



افضل البشر بعد الانبياء حضرت سيدنا ابو بكر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل اور پاکیزہ زندگی پر  
مشتمل کم و بیش 500 کتب سے ماخوذ جامع کتاب

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

# فَيْضُكَ يَا صَدِيقَ الْأَكْبَرِ



دار الفکر  
(مکتبہ اسلامی)

شعبہ فیضانِ صحابہ و اہل بیت



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے  
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَأَنْشُرْ  
عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما!

اے عظمت اور بزرگی والے!

(مُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)



۱۳ سوال المکرم ۱۴۲۸ھ

(اول آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

## قیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: سب سے زیادہ حسرت

قیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سن کر نفع اٹھایا لیکن اس نے نہ اٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

## کتاب کے خریدار متوجہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نمایاں خرابی ہو یا صفحات کم ہوں یا باسٹڈنگ میں آگے پیچھے ہو گئے ہوں تو مکتبۃ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

افضل البشر بعد الانبياء حضرت سيدنا ابو بكر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل  
اور پاکیزہ زندگی پر مشتمل کم و بیش ۵۰۰ کتب سے ماخوذ جامع کتاب

# فِيَصَلِّكَ صِدِّيقًا كَرِيمًا

مَدِينَةُ الْعِلْمِ  
(دعوتِ اسلامی)

مجلس المدینة العلمیة

(دعوتِ اسلامی)

شعبۃ فیضانِ صحابہ و اہل بیت

ناشر  
مکتبۃ المدینہ  
(دعوتِ اسلامی)

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَعَلَىٰ آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

نام کتاب :	فیضان صدیق اکبر
پیش کش :	شعبہ فیضان صحابہ و اہل بیت (مجلس المدینۃ العلمیۃ)
پہلی بار :	رجب المرجب ۱۴۳۳ھ، جون 2012ء
دوسری بار :	ربیع الاول ۱۴۳۴ھ، جنوری 2013ء
تیسری بار :	صفر المظفر ۱۴۳۵ھ، دسمبر 2013ء
ناشر :	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
تعداد: (نو ہزار)	9000
تعداد: (چار ہزار)	4000
تعداد: (پچیس سو)	2500

## تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۱۷۶

تاریخ: ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

”فیضان صدیق اکبر“

(مطبوعہ: مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و مفادیم کے اعتبار سے مقدر و بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوت اسلامی)

18 - 04 - 2012



E.mail: [ilmia@dawateislami.net](mailto:ilmia@dawateislami.net)  
[www.dawateislami.net](http://www.dawateislami.net)

مدنی التجار: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## ”صدیق اکبر سے ہیں“ کے پندرہ حروف کی نیت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”15 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ مُسْلِمَانِ كِي نِيَّتِ اس كے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۵۹۳۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

### دومنی پھول

✽..... بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

✽..... جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

(1) ہر بار حمد و (2) صلوة اور (3) تعوذ و (4) تسمیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی عربی عبارت

پڑھ لینے سے ان نیتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رضائے الہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ (6) حتیٰ

الوُضْءِ اس کا باؤضو اور (7) قبلہ رُو مطالعہ کروں گا (8) قرآنی آیات اور (9) احادیث مبارکہ کی زیارت کروں گا

(10) جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ (11) اور جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا (12) اس حدیث پاک تَهَادَوْا تَحَابُّوا ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت

بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، الحديث: ۴۳۱، ج ۲، ص ۲۰۷) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو

تحفہ دوں گا (13) سیرت صحابہ پر عمل کی کوشش کروں گا (14) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (15)

کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط

صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

## ابواب فیضان صدیق اکبر

191	ہجرت صدیق اکبر	87	أوصاف صدیق اکبر	11	تعارف صدیق اکبر
445	وصال صدیق اکبر	283	خلافت صدیق اکبر	249	غزوات صدیق اکبر
495	أولیات صدیق اکبر	491	خصوصیات صدیق اکبر	477	تفسیر و احادیث
569	أحادیث فضائل	533	کرامات صدیق اکبر	501	أفضلیت صدیق اکبر

## اجمالی فہرست

57	صدیق اکبر کا اظہار و اعلان اسلام	7	تعارف المدینۃ العلمیۃ
57	صدیق اکبر اور دعوت اسلامی	8	پیش لفظ
63	صدیق اکبر کے والدین کریمین	11	..... تعارف صدیق اکبر ..... ❁
67	صدیق اکبر کی ازواج (بیویاں) اور اولاد	19	صدیق اکبر کا اسم گرامی
75	نسل و نسل صحابی	21	صدیق اکبر کے القابات
77	صدیق اکبر کی اہل بیت سے رشتہ داری	21	”عتیق“ لقب کی وجوہات
86	صدیق اکبر کے بھائی	25	”صدیق“ لقب کی وجوہات
86	صدیق اکبر کی بہنیں	29	صادق، صدیق، صدیقیت اور صدیق اکبر
87	..... اوصاف صدیق اکبر ..... ❁	32	”حلیم“ ”بردار“ ”آواہ“ ”کثیر الدعاء“ عاجزی کرنے والا
104	صدیق اکبر کی جرأت و بہادری	33	صدیق اکبر کی پیدائش و جائے پرورش
105	مشرکین سے رسول خدا کا دفاع	34	صدیق اکبر کا حلیہ مبارکہ
114	صدیق اکبر کی سخاوت	35	صدیق اکبر کا بچپن
121	صدیق اکبر اور مختلف علوم	36	صدیق اکبر کی جوانی
146	صدیق اکبر بحیثیت مشیر	36	زمانہ جاہلیت کی زندگی
148	صدیق اکبر کا خوف خدا	37	صدیق اکبر کا کاروبار
152	صدیق اکبر کا تقویٰ و پرہیزگاری	40	صدیق اکبر کی نبی کریم سے دوستی
166	صدیق اکبر کی خشوع و خضوع والی نماز	45	صدیق اکبر کا قبول اسلام
167	صدیق اکبر اور مریضوں کی عیادت	48	صدیق اکبر اور وحدانیت الہی
170	صدیق اکبر اور لوہا حقین سے تعزیت	55	صدیق اکبر اور اولیت قبول اسلام

355	صدیق اکبر اور مختلف قبائل کا ارتداد و بغاوت	172
360	اسلام میں نظریہ زکوٰۃ	181
367	صدیق اکبر اور مرتدین کے خلاف جہاد	184
371	مرتدین سے جہاد کا لائحہ عمل	191
381	مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد	193
390	اسود غنسی کے خلاف جہاد	198
396	ارتداد کی آخری چھ جنگیں	228
402	مجلس انتظامی امور	236
404	دور صدیقی میں فتوحات کا آغاز	240
409	شام و ماحقہ علاقوں کی فتوحات	249
414	فیضان حیات صدیق اکبر	251
415	صدیق اکبر اور جمع قرآن	256
433	خطبات صدیق اکبر	259
437	وصیت خلافت عمر فاروق اعظم	267
445	..... وصال صدیق اکبر.....	268
462	صدیق اکبر کی تجہیز و تکفین و نماز جنازہ وغیرہ	269
464	صدیق اکبر حیات النبی کے قائل تھے	276
477	..... تفسیر و احادیث.....	276
477	صدیق اکبر سے منقول تفسیر قرآن و مروی احادیث مبارکہ	283
491	..... خصوصیات صدیق اکبر.....	285
491	صدیق اکبر کی آٹھ خصوصیات	292
495	..... اولیات صدیق اکبر.....	301
495	صدیق اکبر کی انیس اولیات کی تفصیل	304
501	..... افضلیت صدیق اکبر.....	308
501	آیات افضلیت، احادیث مبارکہ و اقوال اسلاف	311
519	صدیق اکبر صوفیاء کی نظر میں	319
533	..... کرامات صدیق اکبر.....	321
533	صدیق اکبر کی کم و بیش گیارہ کرامات کا بیان	326
569	..... احادیث فضائل.....	335
571	صدیق اکبر کی فضیلت پر کم و بیش ۱۲۰۰ احادیث مبارکہ	338
687	تفصیلی فہرست	342

فراہم صدیق اکبر
صدیق اکبر سے منقول دعائیں
صدیق اکبر کی مختلف وصیتیں
..... ہجرت صدیق اکبر.....
صدیق اکبر اور ہجرت حبشہ
صدیق اکبر اور ہجرت مدینہ
غار ثور سے مدینہ کو روانگی
مدینہ منورہ میں آمد
مسجد قباء کے فضائل
..... غزوات صدیق اکبر.....
غزوہ بدر اور صدیق اکبر
غزوہ احد اور صدیق اکبر
حدیبیہ اور صدیق اکبر
صدیق اکبر اور گھردوڑ
غزوہ تبوک اور صدیق اکبر
صدیق اکبر کی مالی قربانی
جیش صدیق اکبر
صدیق اکبر مسلمانوں کے امیر الحج
..... خلافت صدیق اکبر.....
امامت صفری
رسول اللہ کا وصال ظاہری
امامت کبری، خلافت کا بیان
احادیث مبارکہ اور خلافت صدیق اکبر
مختلف اقوال اور خلافت صدیق اکبر
بیعت صدیق اکبر
بیعت صدیق اکبر اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم
صدیق اکبر کی بیعت خاصہ
بعد بیعت خطبات صدیق اکبر
بعد بیعت ابتدائی معاملات
صدیق اکبر اور غیر والی انگٹھی
بعد خلافت حیات صدیق اکبر



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضبائی <sup>دامت برکاتہم العالیہ</sup>  
 اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى اِحْسَانِهِ وَبِفَضْلِ رِسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علما و مفتیانِ کرام کا مہمِ اللہ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

- |                          |                    |                     |
|--------------------------|--------------------|---------------------|
| (۱) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت | (۲) شعبہ درسی کتب  | (۳) شعبہ اصلاحی کتب |
| (۴) شعبہ تراجم کتب       | (۵) شعبہ تفتیش کتب | (۶) شعبہ تخریج      |

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجتہدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتیٰ الوسع سہل اسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔ اللہ عزوجل ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضر اشہادت، جنت البقیع میں مدفن اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔  
 اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

## پیش لفظ

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ  
اِقْتَدَيْتُمْ أَهْتَدَيْتُمْ“ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

(مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب الصحابة، الحديث: ۶۰۱۸، ج ۲، ص ۴۱۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو تمام صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ ہی مقتدی بہ (یعنی جن کی اقتداء کی جائے) ستاروں کی مانند اور شمع رسالت کے پروانے ہیں لیکن صدیق اکبر وہ ہیں جو انبیاء کرام کے بعد تمام مخلوق میں افضل ہیں۔ جو محبوب حبیب خدا ہیں جو عتیق بھی ہیں، صدیق بھی ہیں، صادق بھی ہیں، صدیق اکبر بھی ہیں۔ حلیم یعنی بردبار بھی ہیں، بچپن و جوانی دونوں میں بت پرستی سے دور رہنے والے، زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دوست، جب بھی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلایا اس وقت آپ کی تصدیق کرنے والے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر اپنا تن من دھن سب کچھ قربان کرنے والے، مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے، سب سے پہلے اظہار اسلام کرنے والے، سب سے پہلے دعوت اسلام دینے والے، جن کے والدین صحابی، اولاد صحابی، اولاد کی اولاد بھی صحابی، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رشتہ دار، جن کی عبادت و ریاضت دیکھ کر لوگ اسلام قبول کریں، شراب سے نفرت کرنے والے، عزت و غیرت کی حفاظت کرنے والے، خلیفہ ہونے کے باوجود انکساری کرنے والے، مشرکین سے رسول خدا کا دفاع کرنے والے، غلاموں کو آزاد کرنے والے، سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو خرید کر بادشاہ حقیقی یعنی اللہ عزوجل سے بہت بڑے متقی کا خطاب پانے والے، جو قرآن و حدیث کے بہت بڑے عالم، علم تعبیر و علم انساب کے ماہر، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے براہ راست درس کتاب و حکمت لینے والے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشیر و وزیر، جن کا خطا کرنا رب کو پسند نہیں، جن کی تائید خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کریں، جو خوف خدا سے گریہ و زاری کرنے والے، جو دکھیااری امت کی خیر خواہی کرنے والے، مریضوں کی عیادت کرنے والے، لواحقین سے تعزیت کرنے والے، جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سفر ہجرت کے دوست اور یار غار، ہجرت کی رات معراج کے دولہا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھانے والے، ایسے یار غار کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر

اپنی جان کی بھی پروا نہ کریں، جن کا صاحب و یار غار ہونا خود اللہ عَزَّوَجَلَّ بیان کرے، جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت کرنے والے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نگہبانی کرنے والے ہیں۔ جن کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے امیر الحج بنایا۔ جنہیں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے امام بنایا۔ جنہوں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں امامت کی۔ جو خلیفہ اول ہیں، جن کی خلافت پر اجماع امت ہے، جن کی خلافت اللہ، رسول، مسلمانوں سب کو پسند و محبوب ہے، جنہوں نے منکرین زکوٰۃ و مرتدین کے خلاف جہاد فرمایا۔ جن کے اوصاف و احسانات کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خود بیان فرمائیں۔ جن کے فضائل کو خود صحابہ کرام و اسلاف کرام بیان کریں۔ جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حیات میں بھی ان کے رفیق ہیں اور مزار میں بھی ان کے رفیق ہیں۔ ”صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس“ یہ ان کی کتاب زندگی کا عنوان تھا۔ آپ کی شخصیت رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں ہے۔ یقیناً کسی شخصیت کی عظمت اس کی سیرت ذکر کرنے میں ہے، اسی طرح ”عظمت صدیق اکبر“، ”سیرت صدیق اکبر“ میں ہے۔ فیضان صدیق اکبر سے مالا مال ہونے کے لیے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی مجلس ”المدينة العلمية“ کے شعبے ”فیضان صحابہ و اہل بیت“ نے عشرہ مبشرہ میں سے چھ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت پر کام کی تکمیل کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت طیبہ بنام ”فیضان صدیق اکبر“ پر کام کرنے کی سعی کی اور کم و بیش چھ ماہ کے قلیل عرصے میں اس کو مکمل کیا گیا، تفصیل کچھ یوں ہے:

(1)..... آپ کی حیات مبارکہ کو تعارف، اوصاف، ہجرت، غزوات، خلافت، وصال پر ملا لیا، منقول تفسیر و مروی احادیث، خصوصیات، اولیات، افضلیت، کرامات اور احادیث فضائل کے بارہ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(2)..... پیدائش سے لے کر وفات تک حیات طیبہ کے تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے، نیز بعض جگہ مختلف اقوال کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں مطابقت بھی ذکر کر دی گئی ہے۔

(3)..... حیات مبارکہ کے تذکرے کے بعد آپ کے فضائل پر مشتمل احادیث مقدسہ بیان کی گئی ہیں اگرچہ ان میں ضمناً کسی اور کی فضیلت بھی مذکور ہو، نیز صحابہ و سلف صالحین سے منقول آپ کے فضائل بھی درج کیے گئے ہیں۔

(4)..... اس کتاب میں حیات صدیق اکبر مع فضائل وغیرہ کو کم و بیش 450 جلی سرخیوں (Main Headings) اور 1100 مخفی سرخیوں (Sub Headings) کے ذریعے نہایت ہی احسن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(5)..... آیات مبارکہ قرآنی رسم الخط میں لکھی گئی ہیں، نیز آیات کے حوالوں کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ترجمہ کنز الایمان کا بھی التزام کیا گیا ہے۔

(6)..... احادیث مبارکہ اور مشکل الفاظ پر ضرورتاً اعراب لگا دیے ہیں نیز احادیث واقوال کی کم و بیش ۱۲۰۰ استخراج بھی کی گئی ہیں۔

(7)..... مختلف مقامات پر احادیث وغیرہ میں مخصوص عربی جملے مع مفہوم ذکر کر دیے ہیں۔

(8)..... اس کتاب کو مرتب کرنے کے لیے عربی، اردو اور فارسی کی کم و بیش ۵۰۰ کتب سے استفادہ کیا گیا ہے البتہ بطور ماخذ اکثر عربی کتب کو ہی معیار بنایا گیا ہے جن کی فہرست کتاب کے آخر میں موجود ہے۔

(9)..... حیات مبارکہ کے مختلف پہلوؤں میں حتی المقدور احادیث کو ترجیح دی گئی ہے بصورت دیگر تفسیر، تاریخ، سیرت وغیرہ کتب کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

(10)..... ترغیب و تخریص کے لیے کئی مقامات پر احادیث، واقعات اور اقوال سے حاصل شدہ درس کو مدنی پھولوں کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔ نیز بعض مقامات پر اہم امور کی وضاحت کے لیے مختلف نقشے بھی دیئے گئے ہیں۔

(11)..... اس کتاب کو دارالافتاء اہلسنت کے مدنی علماء کرام دَامَتْ فُیُوضُهُمْ نے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے۔

اس کتاب میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عطا، اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام کی عنایت و شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کی شفقتوں کا نتیجہ ہیں اور جو خامیاں ہیں اُن میں ہماری کوتاہ فہمی کو دخل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ وہ دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول ”المدينة العلمية“ کو مزید برکتیں عطا فرمائے، اور حقیقی معنوں میں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، نیز اس کتاب کو خود بھی پڑھنے اور دوسرے کو اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

شعبۃ فیضان صحابہ و اہل بیت

المدينة العلمية (دعوت اسلامی)

کتاب



نام و نسب، القابات و عالیہ مبارک کہ قبول اسلام، اولاد و رشتہ دار و غیرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ  
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

## دُرود شریف کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سلام کیا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ اسے دیکھ کر آپ کا رخ انور نکھر گیا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ جب اس شخص کی حاجت پوری ہو گئی تو وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! یہ وہ شخص ہے جس کی ایک نیکی روزانہ آسمان کی طرف بلند کی جاتی ہے جو تمام زمین والوں کی نیکی کی مثل ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اس کی کیا وجہ ہے؟“ فرمایا: ”یہ شخص روزانہ مجھ پر ایک ایسا درود پڑھتا ہے جو تمام مخلوق کے برابر ہو جاتا ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وہ کون سا درود ہے؟“ فرمایا: وہ یہ کہتا ہے: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ مِنْ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ“ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر اس مخلوق کی تعداد کے برابر درود بھیج جو ان پر درود بھیجتی ہے۔ ان پر ایسا درود بھیج جیسا ہمیں بھیجنا چاہیے۔ محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر ایسا درود بھیج جیسا تو نے ہمیں درود بھیجنے کا حکم ارشاد فرمایا۔“ (الذَّارِ الْمَشْهُور، ج ۱، ۲۱، الاحزاب: ۵۶، ج ۶، ص ۶۴۸)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر درود پاک پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے جتنا پانی آگ کو مٹاتا ہے اور وہ جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر سلام بھیجنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور حضور نبی

پاک، صاحبِ کُلُ لاک صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرنا غلاموں کو آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔“ یا یہ فرمایا کہ ”راہِ خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔“ (کنز العمال، کتاب الاذکار، باب فی الصلوٰۃ علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث:

(۳۹۷۹ ج ۱، الجزء ۲، ص ۱۱۷)

دکھوں نے جو تم کو گھیرا ہے تو درود پڑھو  
جو حاضری کی تمنا ہے تو درود پڑھو  
ہر درد کی دوا ہے صَلَّی عَلَی مُحَمَّد  
تعویذ ہر بلا ہے صَلَّی عَلَی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## قریش کا نیک سیرت جوان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعثت نبوی سے قبل اہل مکہ اگر چہ بت پرستی، کفر و شرک، ظلم و ستم، زنا کاری و شراب نوشی، وحشت و بربریت اور ان جیسے کئی دیگر معاملات فاسدہ میں گھرے ہوئے تھے، مگر اس وقت بھی چند ایک ایسے لوگ تھے جو ان تمام معاملات کو نہ صرف غلط سمجھتے بلکہ ان کے خلاف حق کی تلاش میں سرگرداں بھی رہتے، ان ہی لوگوں میں ایک ایسا جوان بھی تھا جس کا شمار قریش کے شرفاء میں ہوتا تھا، اور اس کی نیک نامی کی وجہ سے چھوٹے بڑے سب ہی اس کی عزت کیا کرتے تھے، ایک دن اس کے ساتھ عجیب واقعہ پیش آیا اور جس حق کی تلاش میں وہ سرگرداں تھا وہ حق اسے مل گیا اور اس کی زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کو اسی کی زبانی پڑھیے:

میں کسی اہم کام سے یمن گیا، وہاں ایک بوڑھے عالم سے ملاقات ہو گئی اس نے مجھے دیکھ کر کہا: ”میزاگمان ہے کہ تم حرم (مکہ مکرمہ) کے رہنے والے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں! میں اہل حرم سے ہی ہوں۔“ اس نے کہا: ”تم قریش سے ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں! میں قریش سے ہوں۔“ اس نے پھر کہا: ”تم تیسری بھی ہو؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں!

میں تیم بن مرہ کی اولاد سے ہوں۔ مگر کیا بات ہے آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں؟“ اس نے کہا: ”مجھے تمہاری ایک خاص علامت کا علم ہے۔“ میں نے کہا: ”وہ کیا؟“ اس نے کہا: ”تم اپنا پیٹ دکھاؤ۔“ میں نے کہا: ”نہیں! تم مجھے پہلے ساری بات بتاؤ، پھر میں دکھاؤں گا۔“ اس نے کہا: ”میں اپنے صحیح اور صادق علم کے ذریعہ جانتا ہوں کہ حرم میں ایک نبی مبعوث ہوگا اور دو شخص اس نبی کی مدد کریں گے۔ ان میں سے ایک شخص مہمات کو سر کرنے اور مشکلات کو حل کرنے والا ہوگا اور دوسرا شخص سفید رنگ کا نحیف و کمزور ہوگا اور اس کے پیٹ پر تل ہوگا، اس کی اٹی ران پر ایک علامت ہوگی۔“ میں نے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو اس نے میری ناف کے اوپر ایک سیاہ رنگ کا تل دیکھا۔ اس نے کہا: ”رب کعبہ کی قسم! تم وہی ہو میں تمہارے پاس خود آنے والا تھا۔“ میں نے کہا: ”کس لیے؟“ اس نے کہا: ”یہ بتانے کے لیے کہ تم راہ ہدایت سے نہ ہٹنا اور اللہ تعالیٰ نے تم کو جو نعمت عطا کی ہے اس کے معاملے میں ڈرتے رہنا۔“ جب میں اس سے رخصت ہونے لگا تو اس نے کہا: ”مجھ سے کچھ شعر سنتے جاؤ۔“ اس کے اشعار سن کر جب میں واپس مکہ مکرمہ پہنچا تو میرے واقف کار چند سرداران قریش عقبہ بن ابی معیط، شیبہ، ربیعہ، ابو جہل، ابو لہختری وغیرہ ملے، انہوں نے کہا: ”تم یمن گئے ہوئے تھے یہاں ایک عظیم واقعہ ہو گیا ہے؟ ابو طالب کے بھتیجے نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ اللہ کا نبی ہے؟ اگر تم نہ ہوتے تو ہم اس معاملہ میں انتظار نہ کرتے اور خود ہی کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیتے لیکن اب تم آگئے ہو تو اس کا فیصلہ کرنا تم پر موقوف ہے؟“ میں نے ان کی بات سن کر انہیں احسن طریقے سے واپس کیا اور پھر (حضرت) محمد بن عبد اللہ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے متعلق دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ (حضرت) خدیجہ کے گھر ہیں، میں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر آئے، میں نے کہا: ”اے دوست! آپ نے اپنے آباؤ اجداد کا دین کیوں ترک کر دیا؟“ انہوں نے کہا: ”میں تمہاری اور تمام لوگوں کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تم بھی اللہ پر ایمان لے آؤ۔“ میں نے کہا: ”آپ کی ذات اگرچہ ایسی ہے کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، اور نہایت ہی امانت دار ہیں، لیکن ظاہر ہے یہ بہت بڑا دعویٰ ہے اور یقیناً غیر معمولی دعویٰ کے لیے غیر معمولی ثبوت کی حاجت ہوتی ہے، اگرچہ مجھے کسی ثبوت کی حاجت نہیں



لیکن آپ صرف میرے اطمینان قلبی کے لیے میری ذات سے متعلقہ کوئی غیر معمولی بات بتائیں؟“ انہوں نے کہا: ”ابھی جب تم یمن گئے تھے وہاں تم ایک بوڑھے شخص سے ملے تھے۔“ میں نے کہا: ”میں تو وہاں پر کئی بوڑھوں سے ملا ہوں۔“ انہوں نے کہا: ”نہیں! میں اس بوڑھے کی بات کر رہا ہوں جس نے تمہیں کچھ اشعار بھی سنائے تھے۔“ میں نے کہا: ”آپ کو اس بات کی خبر کس نے دی؟“ انہوں نے کہا: ”مجھے اس معظم فرشتے نے خبر دی ہے جو مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔“ بس یہ سنتے ہی میں حیران و ششدر رہ گیا کہ واقعی اس بات کا تو میرے علاوہ کسی کو بھی علم نہیں تھا، یقیناً یہ اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں۔ میں نے فوراً کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں۔“ پھر میں تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر واپس آ گیا اور میرے اسلام لانے پر پوری وادی میں خاتم المرسلین، رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِينَ، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بڑھ کر کوئی خوش نہیں تھا۔

(اسد الغابۃ، باب العین، عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق، اسلام، ج ۳، ص ۳۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا قریش کا یہ نیک سیرت جوان کوئی اور نہیں بلکہ خلیفہ اول، صدیق اکبر، یارِ غار، امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے۔

## صدیق اکبر کا تعارف

### شخصیت کی پہچان کا اصل ذریعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً کسی بھی شخص کی مزاجی کیفیات اور اس کی ذات میں پائی جانے والی خصوصیات کا اندازہ اس کے نسب کا تذکرہ کرنے سے ہوتا ہے، یوں سمجھئے کہ کسی شخصیت کے ذاتی اور اندرونی کوائف جاننے کے لیے اس کا نسب ایک آئینے کی حیثیت رکھتا ہے جہاں اس کے نسب کا ذکر کیا وہیں اس کی شخصیت اپنے تمام اطوار کے ساتھ نکھر کر سامنے آگئی۔ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ آج تک عربوں میں اس بات کا رواج ہے کہ کسی شخص کی

عادات سے آگاہ ہونے کے لیے اس کے قبیلے کا تذکرہ ضرور کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر کتاب میں کسی شخصیت کا تذکرہ بغیر اس کے نسب کے کیا جائے تو اس کتاب کی اہمیت اہل عرب کے نزدیک بہت کم ہو جاتی ہے۔ لہذا اولاً نسب کا ذکر کرنا ناگزیر ہے۔

### آپ کا سلسلہ نسب

حضرت سیدنا عمرو بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّة بن کعب ہے۔“ مرہ بن کعب تک آپ کے سلسلہ نسب میں کل چھ واسطے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نسب میں بھی مرہ بن کعب تک چھ ہی واسطے ہیں اور مرہ بن کعب پر جا کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا سلسلہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نسب سے جا ملتا ہے۔ آپ کے والد عثمان کی کنیت ابو قحافہ ہے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ کا نام امّ الخیر سلمیٰ بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّة بن کعب ہے۔ امّ الخیر سلمیٰ کی والدہ (یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نانی) کا نام دلاف ہے اور یہی امیمہ بنت عبید بن ناقد خزاعی ہیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دادی (یعنی حضرت سیدنا ابو قحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ) کا نام امینہ بنت عبد العزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عوتج بن عدی بن کعب ہے۔ (المعجم الكبير، نسبة ابي بكر الصديق واسمه، الحديث: ۱، ج ۱، ص ۵۱، الاصابة في تمييز الصحابة، ج ۴، ص ۱۲۴)

سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتویں پشت میں ملنے کا شجرہ نسب ملاحظہ کیجئے:

### نقشہ شجرہ نسب

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
امّ الخیر سلمیٰ (والدہ)	حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ
ابو قحافہ عثمان (والد)	

حضرت سیدنا عبدالمطلب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	عامر	صخر
حضرت سیدنا ہاشم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	عمرو	عامر
حضرت سیدنا عبدمناف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	کعب	
حضرت سیدنا قصی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	سعد	
حضرت سیدنا کلاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	تیم	
حضرت سیدنا مرقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ		
حضرت سیدنا کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ		
حضرت سیدنا لوی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ		
حضرت سیدنا غالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ		
حضرت سیدنا فہر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ		
حضرت سیدنا مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ		
حضرت سیدنا مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۵۸ ویں پشت میں تھے۔		

## آپ کے قبیلے کے اوصاف

مکہ مکرمہ میں جتنے قبیلے آباد تھے ان میں سے ہر قبیلہ اس وقت کے مناصب میں سے کسی نہ کسی منصب سے ضرور سرفراز تھا مثلاً بنو عبدمناف کے پاس حجاج کرام کے لیے پانی اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنے کی ذمہ داری تھی۔ بنو عبد الدار کے پاس جنگی معاملات اور کعبۃ اللہ شریف کے حفاظتی امور کی ذمہ داری تھی۔ بنو مخزوم کے پاس لشکروں کے سپہ سالار ہونے کی ذمہ داری تھی۔ اسی طرح بنو تمیم بن مرہ جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قبیلہ تھا ان کا کام خون بہا اور دیتیں جمع کرنا تھا۔ بنو تمیم کی خصوصیات عرب کے دوسرے قبائل سے مختلف نہ تھیں ان میں بھی وہی

اوصاف پائے جاتے تھے جو دوسرے عرب قبیلوں میں پائے جاتے تھے، جرأت، شجاعت، سخاوت، مروت و ہمدردی، بہادری و جفاکشی، ہمسایہ قبائل کی حمایت و حفاظت، معاہدے کی پابندی وغیرہ تمام اوصاف سے بنو تمیم متصف تھے۔

## صدیق اکبر کا اسم گرامی

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نام کے بارے میں تین قول ہیں:

### پہلا قول، عبد اللہ بن عثمان

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام عبد اللہ بن عثمان ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام عبد اللہ بن عثمان ہے۔ (صحیح ابن حبان، کتاب

الاجار و صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ، ذِكْرُ النَّسَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ تَخَرَّجَ الْعَدِيثُ: ۶۸۲۵، ج ۹، ص ۶)

### دوسرا قول، عبد الكعبه

(۱) جمہور اہل نسب کے نزدیک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قدیم نام عَبْدُ الْكَعْبَةِ تھا مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد اللہ جل و جلال کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تبدیل فرما کر عبد اللہ رکھ دیا۔ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب حرف العين، عبد اللہ بن ابی قحافة ابوبکر الصديق، ج ۳، ص ۹۱، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۷۷)

(۲) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گھر والوں نے عبد الكعبه نام تبدیل کر کے عبد اللہ رکھ دیا۔ اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ جب دعا کرتی تو یوں کہتی: "يَا رَبِّ عَبْدُ الْكَعْبَةِ اَسْءَى عَبْدِ الْكَعْبَةِ كَرَبِّ" (اسد الغابہ، باب العين، عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصديق، ج ۳، ص ۱۰۵، عمدة القاري، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب المهاجرين وفضلهم، ج ۱، ص ۳۸۳)

### تیسرا قول، عتيق

اکثر محدثین کے نزدیک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام عتيق ہے۔ امام ابن اسحاق رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ عتيق

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام ہے اور یہ نام ان کے والد نے رکھا۔ جبکہ حضرت سیدنا موسیٰ بن طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ ”یہ نام آپ کی والدہ نے رکھا۔“ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۷۷)

### ان تمام اقوال میں مطابقت

ان تینوں اقوال میں کوئی تضاد نہیں، مطابقت کی صورت یہ ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کے والدین نے آپ کا نام عبد الکعبہ رکھا، بعد میں انہوں نے یا سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تبدیل کر کے عبد اللہ رکھ دیا، اور عتیق آپ کا لقب تھا، لیکن اسے نام کی حیثیت حاصل ہو گئی۔

### آپ کی کنیت

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کنیت ابوبکر ہے، واضح رہے کہ آپ اپنے نام سے نہیں بلکہ کنیت سے مشہور ہیں، نیز آپ کی اس کنیت کی اتنی شہرت ہے کہ عوام الناس اسے آپ کا اصل نام سمجھتے ہیں حالانکہ آپ کا نام عبد اللہ ہے۔

### ابوبکر کنیت کی وجوہات

(۱) عربی زبان میں ”الْبَكْر“ جو ان اونٹ کو کہتے ہیں، اس کی جمع ”الْبَكْرُ“ اور ”بِكَار“ ہے، جس کے پاس اونٹوں کی کثرت ہوتی یا جس کا قبیلہ بہت بڑا ہوتا یا جو اونٹوں کی دیکھ بھال اور دیگر معاملات میں بہت ماہر ہوتا عرب لوگ اسے ”ابوبکر“ کہتے تھے، چونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قبیلہ بھی بہت بڑا تھا اور بہت مالدار بھی تھے نیز اونٹوں کے تمام معاملات میں بھی آپ مہارت رکھتے تھے اس لیے آپ بھی ”ابوبکر“ کے نام سے مشہور ہو گئے۔

(۲) عربی زبان میں ابو کا معنی ہے ”والا“ اور ”بَكْر“ کے معنی ”اولیت“ کے ہیں، تو ابوبکر کے معنی ہوئے ”اولیت

والا“ چونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلام لانے، مال خرچ کرنے، جان لٹانے، ہجرت کرنے، حضور کی وفات کے بعد وفات، قیامت کے دن قبر کھلنے وغیرہ ہر معاملے میں اولیت رکھتے ہیں اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ابوبکر (یعنی اولیت

(سراة المناجیح، ج ۸، ص ۳۳۷)

(۳) ”کُنِيَ بِأَبِي بَكْرٍ لِابْتِكَارِهِ الْخِصَالِ الْحَمِيدَةِ“ یعنی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کنیت ابو بکر اس لیے ہے کہ

آپ شروع ہی سے خصائل حمیدہ رکھتے تھے۔“ (سیرت خلیفہ، ذکر اول الناس ایماناً، ج ۱، ص ۳۹۰)

## صدیق اکبر کے القابات

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دو لقب زیادہ مشہور ہیں عتیق اور صدیق۔ نیز عتیق وہ پہلا لقب ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے اس لقب سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ہی ملقب کیا گیا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پہلے کسی کو اس لقب سے ملقب نہیں کیا گیا۔ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۷۷)

## ”عتیق“ لقب کی وجوہات

### جہنم سے آزادی کے سبب عتیق

(۱) حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام ”عبد اللہ“ تھا، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں فرمایا: ”أَنْتَ عَتِيقٌ مِنَ النَّارِ تَمَّ جَهَنَّمَ مِنْ آزَادِهِ“ تب سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام عتیق ہو گیا۔ (صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابة، ج ۹، ص ۶)

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں ایک دن اپنے گھر میں تھی، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ صَحْنٌ میں تشریف فرما تھے، میرے اور ان کے مابین چار پائی رکھی تھی، اچانک میرے والد گرامی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لے آئے تو حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی طرف دیکھ کر اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا: ”مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ“ یعنی جسے دوزخ سے آزاد شخص کو دیکھنا ہو وہ ابو بکر کو دیکھ لے۔“ اس کے بعد سے آپ عتیق مشہور

ہو گئے۔ (المعجم الاوسط، بن اسمہ الہشیم، الحدیث: ۹۳۸۴، ج ۶، ص ۳۵۶، معرفة الصحابة لابی نعیم، معرفة نسبة الصديق الخ)

(الرقم: ۵۹، ج ۱، ص ۳۸)

### حسن و جمال کے سبب عتیق

(2) حضرت سیدنا لیث بن سعد، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل، علامہ ابن معین اور دیگر کئی علماء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ ”إِنَّمَا سُمِّيَ عَتِيقًا لِحُسْنِ وَجْهِهِ لِيَعْنَى آدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَوَجْهِهِ كَيْفَ كَرَامَ رَحِمَهُمُ اللهُ سَبَبُ عَتِيقٍ كَمَا جَاءَتْهُ -“ امام طبرانی رَحِمَهُ اللهُ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کی ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو چہرے کے حسن و جمال کے سبب عتیق کہا جاتا تھا۔ (المعجم الكبير، نسبة ابي بكر الصديق واسمه، الحدیث:

ج ۱، ص ۵۲، اسد الغابة، باب العين، عبد الله بن عثمان ابوبكر الصديق، ج ۳، ص ۳۱۶، تاريخ الخلفاء، ص ۲۲)

### خیر میں مقدم ہونے کے سبب عتیق

(3) علامہ ابو نعیم فضل بن دین رَحِمَهُ اللهُ التَّيْمِينُ فرماتے ہیں: ”سُمِّيَ بِذَلِكَ لِأَنَّهُ قَدِيمٌ فِي الْخَيْرِ لِيَعْنَى خَيْرٍ خَيْرٌ فِي سَبَبٍ مِنْ سَبَبٍ أَوْلَى مِنْ سَبَبٍ آخِرٍ“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۷۸، تاريخ الخلفاء، ص ۲۲)

### نسب کی پاکیزگی کے سبب عتیق

(4) حضرت سیدنا زبیر بن بکار رَحِمَهُ اللهُ الْعُقَادُ اور ان کے ساتھ ایک پوری جماعت نے بیان کیا ہے کہ: ”إِنَّمَا سُمِّيَ عَتِيقًا لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي نَسَبِهِ شَيْءٌ يُعَابُ بِهِ لِيَعْنَى حَسْبِ وَنَسَبِ كَيْفَ كَرَامَ رَحِمَهُمُ اللهُ سَبَبُ عَتِيقٍ كَمَا جَاءَتْهُ -“

(تاريخ الخلفاء، ص ۲۲، اسد الغابة، باب العين، عبد الله بن عثمان ابوبكر الصديق، ج ۳، ص ۳۱۶)

## والد کے نام رکھنے کے سبب عتیق

(5) پہلے آپ کا نام عتیق رکھا گیا اور بعد میں آپ کو عبد اللہ کہا جانے لگا، حضرت سیدنا عبد الرحمن بن قاسم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پوچھا: ”آپ کے والد ابو بکر کا نام کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”عبد اللہ“ عرض کیا: ”لوگ تو آپ کو عتیق کہتے ہیں؟“ فرمایا: ”میرے دادا ابو قحافہ کے تین بچے تھے۔ آپ نے ان کے نام عتیق، معتیق، اور معتق رکھے۔“

(المعجم الكبير، نسبة ابي بكر الصديق واسمه، الحديث: ۶، ج ۱، ص ۵۳)

## مال کی دعا کے سبب عتیق

(6) حضرت سیدنا ابو طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا کہ: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عتیق کیوں کہا جاتا ہے؟“ تو آپ نے فرمایا: ”آپ کی والدہ کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، جب آپ کی والدہ نے آپ کو جنم دیا تو آپ کو لے کر بیت اللہ شریف گئیں اور گڑ گڑا کر یوں دعا مانگی: اے میرے پروردگار! اگر میرا یہ فرزند موت سے آزاد ہے تو یہ مجھے عطا فرمادے۔“ تو اس کے بعد آپ کو عتیق کہا جانے لگا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۲، معرفة الصحابة لابی نعیم، معرفة نسبة الصديق العتيق، ج ۱، ص ۳۹)

## غلبہ نام کے سبب عتیق

(7) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ: ”وَإِنَّ اسْمَهُ الَّذِي سَمَّاهُ بِهِ أَهْلُهُ حَيْثُ وُلِدَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَانَ، فَغَلَبَ عَلَيْهِ اسْمُ الْعَتِيقِ“ یعنی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا جو نام آپ کے گھر والوں نے رکھا وہ عبد اللہ بن عثمان ہے لیکن اس پر عتیق نام غالب آ گیا۔“

(معرفة الصحابة لابی نعیم، معرفة نسبة الصديق، ج ۱، ص ۲۸)



## آسمان وزمین میں عتیق

(8) سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”أَبُو بَكْرٍ عَتِيقٌ فِي السَّمَاءِ وَعَتِيقٌ فِي الْأَرْضِ“

یعنی ابوبکر آسمان میں بھی عتیق ہیں اور زمین میں بھی عتیق ہیں۔“ (مسند الفردوس، الحدیث: ۴۸۸، ج ۱، ص ۲۵۰)

## غلام آزاد کرنے کے سبب عتیق

(9) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی شفیق اور مہربان تھے حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے آقا کے

ظلم و ستم اور دیگر کئی مسلمانوں کو کفار کے ظلم و ستم سے آزاد کروایا تو عتیق کے نام سے مشہور ہو گئے۔

(مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۳۲۶)

## ان تمام اقوال میں مطابقت

آپ کے لقب عتیق کے بارے میں جتنے بھی اقوال ذکر کیے گئے ان تمام میں کوئی تضاد نہیں کہہ سکتا ہے آپ کے

والدین نے آپ کو لقب عتیق سے کسی ایک معنی میں پکارا ہو، اور دیگر لوگوں نے اس معنی میں بھی اور کسی دوسرے معنی میں

پکارا ہو۔ پھر قریش میں وہی مستعمل ہو گیا، اور پھر یہ اتنا مشہور ہو گیا کہ اسلام سے پہلے بھی اور بعد میں بھی باقی رہا۔ لہذا

مختلف معانی کے اعتبار سے تمام کا آپ کو عتیق پکارنا درست ہوا۔ (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۷۸)

یقیناً	منع	خوف	خدا	صدیق	اکبر	ہیں
حقیقی	عاشق	عزیز	الوری	صدیق	اکبر	ہیں
نہایت	مستحق	و	پارسا	صدیق	اکبر	ہیں
تقی	ہیں	بلکہ	شاہ	صدیق	اکبر	ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

## ”صدیق“ لقب کی وجوہات

### رب تعالیٰ نے آپ کا نام صدیق رکھا

(1) حضرت سیدتنا نبیہ حبشیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو فرماتے ہوئے سنا: ”يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمَّاكَ الصِّدِّيقَ“ یعنی اے ابو بکر! بے شک اللہ رب العزت نے تمہارا نام ”صدیق“ رکھا۔“  
(الاصابة في تمييز الصحابة، حرف النون، ج ۸، ص ۳۳۲)

### نبی کریم کے نزدیک صدیق

(2) حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ سب جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص کی بھی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔“ پوچھا گیا: ”وہ کیسے؟“ فرمایا: ہم شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جبلِ حراء پر گئے تو اچانک وہ لرز نے لگا۔ محبوبِ ربِّ داور، شفیع روزِ محشر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”أُثْبِتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ“ یعنی اے حراء! ٹھہر جا کہ اس وقت تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں۔“ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا کہ اس وقت پہاڑ پر کون تھے؟ فرمایا: ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد بن ابی وقاص، سیدنا عبد الرحمن بن عوف۔“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔ پھر حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خاموش ہو گئے۔ پوچھا گیا: ”یہ تو نو افراد ہیں، دسویں کون ہیں؟“ فرمایا: ”میں۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، مناقب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل، الحدیث: ۳۷۷۸، ج ۵، ص ۴۲۰)

پیغامِ نبیؐ کی روایت میں صدیق اکبر میرے ہیں

جو حق ہے وہ کہتے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور  
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی

### سیدنا جبریل امین کے نزدیک صدیق

(3) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّى اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے معراج کی رات سیدنا جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: ”يَا جِبْرِيلُ! إِنَّ قَوْمِي

يَتَّهَمُونِي وَلَا يُصَدِّقُونِي یعنی اے جبریل! میری قوم مجھ پر تہمت لگائے گی اور وہ میری تصدیق نہیں کرے

گی۔“ سیدنا جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کی: ”إِنَّ اتَّهَمَكَ قَوْمُكَ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ يُصَدِّقُكَ وَهُوَ الصِّدِّيقُ

یعنی اگر آپ کی قوم آپ پر تہمت لگائے گی تو کیا ہوا ابو بکر تو آپ کی تصدیق کریں گے کیونکہ وہ تو صدیق ہیں۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی، الحدیث: ۱۳۸، ۱۴۳، ۱۴۴، ج ۵، ص ۲۲۶ ملخصاً)

### زبان جبریل سے صدیق

حضرت سیدنا نزال بن سبرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا

كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ خوش طبعی فرما رہے تھے، ہم نے ان سے عرض کیا: ”اپنے

دوستوں کے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے؟“ فرمایا: ”رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے تمام اصحاب میرے

دوست ہیں۔“ ہم نے عرض کی: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں بتائیے؟“ فرمایا: ”ذَآكَ

إِمْرَأٌ سَمَّاهُ اللهُ صِدِّيقًا عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِمَا لِعَنَى ان کے تو کیا کہنے! یہ تو وہ

شخصیت ہیں جن کا نام اللہ تعالیٰ نے جبریل امین اور پیارے آقائے اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زبان سے صِدِّيق

رکھا ہے۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، باب الاحادیث المشعرة بتسمية ابی بکر صدیقاً، الحدیث: ۳۴۶۲، ج ۴، ص ۴)

## زمانہ جاہلیت سے ہی صدیق

(4) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو زمانہ جاہلیت میں لقب صدیق سے پکارا جاتا تھا کیونکہ آپ ہر وقت سچ بولتے تھے سچ کے سوا آپ کے منہ سے کچھ نہ نکلتا تھا۔ ظہور اسلام سے قبل آپ کا شمار قریش کے بڑے سرداروں میں ہوتا تھا، اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کی دیتیں بھی ادا کر دیتے تھے، یعنی اگر کوئی غلطی سے کسی کو قتل کر دیتا تو اس کی طرف سے خون بہا آپ ادا کر دیتے تھے، اگر وہ غریب ہوتا تب بھی قریش آپ کی بات کو اہمیت دیتے اور دیت قبول کر لیتے اور قاتل کو چھوڑ دیتے اور اگر آپ کے علاوہ کوئی دوسرا دیت کی ذمہ داری لیتا تو ہرگز قبول نہ کرتے اور اس کی کوئی اہمیت نہ ہوتی، لوگ آپ کی بات کی تصدیق کرتے تھے، اس لیے آپ زمانہ جاہلیت میں ہی صدیق کے لقب سے مشہور تھے۔

## تصدیق معراج کے سبب صدیق

(5) ”أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ“ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: جب حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دوسری صبح لوگوں کے سامنے اس مکمل واقعے کو بیان فرمایا، مشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: ”هَلْ لَكَ إِلَى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ أُسْرَى بِهِ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ؟“ یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انہوں نے راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی سیر کی؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”أَوْ قَالَ ذَلِكَ؟“ کیا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”جی ہاں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَلِكَ لَقَدْ صَدَقَ“ یعنی اگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔“ انہوں نے کہا: ”أَوْ تُصَدِّقُهُ أَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ إِلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَجَاءَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ؟“

یعنی کیا آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس گئے، اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”نَعَمْ! إِنِّي لِأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ أُصَدِّقُهُ بِخَبْرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ جِي هَا! میں تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آسمانی خبروں کی بھی صبح و شام تصدیق کرتا ہوں۔ اور یقیناً وہ تو اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تعجب والی بات ہے۔“ پس اس واقعے کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صدیق مشہور ہو گئے۔ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، ذکر الاختلاف۔ الخ، الحدیث: ۴۵۱۵، ج ۴، ص ۲۵)

### صدیق لقب آسمان سے اتارا گیا

(6) حضرت سیدنا ابو یحییٰ حکیم بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اللہ کی قسم اٹھا کر کہتے ہوئے سنا کہ ”أَنْزَلَ اسْمُ أَبِي بَكْرٍ مِنَ السَّمَاءِ الصِّدِّيقَ لِعَنِي سَيِّدِنَا ابُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَالْقَبِ صِدِّيقِ آسْمَانٍ سَ اتارا گیا۔“ (المعجم الكبير، نسبة أبي بكر الصديق واسمه، الحدیث: ۱۴، ج ۱، ص ۵۵)

### ہر آسمان پر صدیق لکھا تھا

(7) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ فَمَا مَرَرْتُ بِسَّمَاءٍ إِلَّا وَجَدْتُ اسْمِي مَكْتُوبًا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَأَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ خَلْفِي لِعَنِي شَبَّ مَعْرَاجٍ مُنِّي“ نے ہر آسمان پر اپنا نام یوں لکھا ہوا دیکھا: ”محمد اللہ کے رسول ہیں اور ابو بکر صدیق میرے خلیفہ ہیں۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، الفصل الثانی، فضل ابی بکر، الحدیث: ۳۲۵۷۷، ج ۶، الجزء: ۱، ص ۲۵۱)

### جو آپ کو صدیق نہ کہے۔۔۔؟

حضرت سیدنا عروہ بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا امام باقر ابو جعفر محمد بن علی بن حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے استفسار کیا: ”مَا قَوْلُكَ فِي حَلِيَّةِ“

السُّيُوفُ؟ یعنی تلوار کو آراستہ کرنے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”لَا بَأْسَ قَدْ حُلِيَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ سَيْفَهُ یعنی اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ خود حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی اپنی تلوار کو آراستہ کیا۔“ میں نے کہا: ”آپ نے انہیں صدیق کہا؟“ یہ سننا تھا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جلال فرماتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور قبلے کی طرف منہ کر کے ارشاد فرمایا: ”ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں، ہاں! وہ صدیق ہیں۔ اور جو انہیں صدیق نہ کہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے قول کی تصدیق نہیں فرماتا نہ دنیا میں اور نہ ہی آخرت میں۔“

(فضائل الصحابة، ومن فضائل عمر بن الخطاب من حديث أبي بكر بن مالك، الرقم: ۶۵۵، ج ۱، ص ۲۱۹)

امیر المؤمنین ہیں آپ اِمَامُ المسلمین ہیں آپ  
نبی نے جنتی جن کو کہا صدیق اکبر ہیں  
سبھی اصحاب سے بڑھ کر مقرب ذات ہے ان کی  
رفیق سرور ارض و سما صدیق اکبر ہیں  
صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

## صادق، صدیق، صدیقیت اور صدیق اکبر

صادق کسے کہتے ہیں؟

صادق کا لغوی معنی ہے ”سچا“۔ اور صادق اس شخص کو کہتے ہیں جو بات جیسی ہو ویسے ہی زبان سے بیان کر دے۔

(التعريفات، ص ۹۵)

صدیق اکبر صادق و حکیم ہیں

شیخ اکبر حضرت سیدنا محی الدین ابن عربی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”اگر حضور سید عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر ہوں تو حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ كَمَا يَكُوْنُ لَكُمْ فِيْ حَيٰتِكُمْ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ ۗ وَهُوَ عَلِيْمٌ ذٰكِرٌ  
 وَرَسُوْلُهُ كَمَا يَكُوْنُ لَكُمْ فِيْ حَيٰتِكُمْ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ ۗ وَهُوَ عَلِيْمٌ ذٰكِرٌ

(الفتوحات المكية، الباب الثالث والسبعون، ج ۳، ص ۲۴، فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۲۸۰)

### صدیق کسے کہتے ہیں؟

(۱) صدیق اسے کہتے ہیں جو زبان سے کبھی ہوئی بات کو دل اور اپنے عمل سے مؤکد کر دے۔ (التعريفات، ص ۹۵)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو صدیق اسی لیے کہتے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فقط زبان کے نہیں بلکہ قلب و عمل کے بھی صدیق تھے۔

(۲) صدیق اسے بھی کہتے ہیں جو تصدیق کرنے میں مبالغہ کرے، جب اس کے سامنے کوئی چیز بیان کی جائے

تو اولاً ہی اس کی تصدیق کر دے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی ایسے ہی تھے کہ اولاً ہی سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہر بات کی تصدیق کر دیا کرتے تھے۔

(۳) حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي ارشاد فرماتے ہیں: ”صدیق وہ کہ جیسا وہ کہہ دے بات

ویسی ہی ہو جائے۔ اسی لیے تو حضرت سیدنا یوسف عَلِيهِ السَّلَام وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ جو دو قیدی تھے ان میں سے

شاہی ساتھی یعنی بادشاہ کو شراب پلانے والے نے آپ عَلِيهِ السَّلَام وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو صدیق کہا کیونکہ اس نے دیکھا کہ جو آپ

نے کہا تھا وہ ہی ہوا، عرض کیا: **يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ**۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سیدنا مالک بن

سنان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق جو کہا تھا وہ ہی ہوا کہ وہ شہید ہونے کے بعد زندہ ہو کر آئے۔“

(مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۱۶۲)

### صدیقیت کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددین و ملت پر وائے شمع رسالت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيهِ رَحْمَةُ

الرَّحْمَنُ ارشاد فرماتے ہیں: ”صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام ادق و اخصی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم و اتقی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہے تو اجناس و انواع و اصناف فضائل و کمالات و بلندی درجات میں خصائص و ملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق و اہل ہیں اگرچہ باہم ان میں تفاوت و تفاضل کثیر و وافر ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۵، ص ۶۷۸)

### صدیق اکبر کسے کہتے ہیں؟

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہر معاملے میں صداقت کا عملی مظاہرہ فرمایا حتیٰ کہ واقعہ معراج اور آسمانی خبروں وغیرہ جیسے معاملات کہ جن کو اس وقت کسی کی عقل نے تسلیم نہیں کیا ان میں بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فوراً تصدیق فرمائی۔ سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تمام معاملات میں جیسی تصدیق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کی ویسی کسی نے نہ کی اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ”صدیق اکبر“ کہا جاتا ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددین و ملت پر وائے شمع رسالت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلِيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ فَاوِي رَضَوِيہ، جلد ۱۵، ص ۶۸۰ پر ارشاد فرماتے ہیں: ”سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صدیق اکبر ہیں اور سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صدیق اصغر، صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔“ نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں ہے: ”سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تخصیص اس لئے کہ وہ صدیق اکبر ہیں جو تمام لوگوں میں آگے ہیں کیونکہ انہوں نے جو حضور عَلِيهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی تصدیق کی وہ کسی کو حاصل نہیں اور یونہی سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام صدیق اصغر ہے جو ہرگز کفر سے ملتبس نہ ہوئے اور نہ ہی انہوں نے غیر اللہ کو سجدہ کیا باوجودیکہ وہ نابالغ تھے۔“

(نسیم الریاض فی شرح الشفاء، القسم الاول، فی ثناء اللہ۔ الخ، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۳۳)

بھی علمائے امت کے، امام و پیشوا ہیں آپ  
بلا شک پیشوائے اصفا صدیق اکبر ہیں



خائے پاک کی رحمت سے انسانوں میں ہر اک سے  
فزون تر بعد از گل انبیا صدیق اکبر میں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## لقب ”حَلِیْم“ (برہنہ)

صدیق اکبر آسمانوں میں حلیم

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ سیدنا جبریل امین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے  
غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ایک کونے میں بیٹھ گئے، کافی دیر تک وہیں بیٹھے رہے  
اچانک وہاں سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ گزرے تو جبریل عَلَیْهِ السَّلَام نے عرض کیا: ”یا رسول  
اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ ابو قحافہ کے بیٹے ہیں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے  
جبریل! کیا آپ لوگ بھی انہیں پہچانتے ہو؟“ عرض کیا: ”اس رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے! ابوبکر  
زمین کی نسبت آسمانوں میں زیادہ مشہور ہیں، اور آسمانوں میں ان کا نام ”حلیم“ ہے۔“ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۸۲)

## لقب ”رَوَّاهُ“ (کثیر الدعاء حاجزی کرنے والے)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی عاجزی کرنے والے اور کثیر الدعاء تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى  
عَنْهُ سے کئی مخصوص دعائیں بھی منقول ہیں، حضرت سیدنا ابراہیم نخعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں کہ ”آپ رَضِيَ اللهُ  
تَعَالَى عَنْهُ کی انہیں صفات کی بنا پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا لقب ”رَوَّاهُ“ کثیر الدعاء، عاجزی کرنے والا پڑ گیا۔“

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج ۳، ص ۸۵)

## صدیق اکبر کی پیدائش و جائے پرورش

### دنیا میں تشریف آوری

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عام الفيل کے اڑھائی سال بعد اور سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ولادت کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ۶ ماہ شکمِ مادر میں رہے اور دو سال تک اپنی والدہ کا دودھ پیا۔

(الاصابة فی تمييز الصحابة، ج ۴، ص ۱۴۵، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴، نور العرفان، پ ۲۶، الاحقاف: ۱۵)

### جائے پرورش اور دیگر معاملات

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جائے پرورش مکہ مکرمہ ہے، آپ صرف تجارت کی غرض سے باہر تشریف لے جاتے تھے، اپنی قوم میں بڑے مالدار بامروت، حسن اخلاق کے مالک اور نہایت ہی عزت و شرف والے تھے۔

(اسد الغابة، باب العین، عبد الله بن عثمان ابوبکر الصديق، ج ۳، ص ۳۱۶، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴)

### صدیق اکبر کے تین مبارک گھر

(1) مکہ مکرمہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایک گھر محلہ مسفلہ میں واقع ہے جس میں وہ دو مبارک پتھر لگے ہوئے ہیں جنہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو قبل از اعلان نبوت سلام کیا۔ واضح رہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مکی زندگی اسی مبارک مکان میں بسر کی۔

(2) مدینہ منورہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دو گھر تھے، ایک گھر مسجد نبوی سے متصل تھا جس کی کھڑکی مسجد نبوی کے اندر کھلتی تھی اور اسی کھڑکی کے متعلق سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آخری عمر میں ارشاد فرمایا کہ ”ابوبکر کی کھڑکی کے سوا تمام کھڑکیاں بند کر دو۔“

(3) دوسرا گھر مقام ”بَسْجِج“ میں واقع تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے

وصال ظاہری کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسی گھر سے کاشانہ نبوت حاضر ہوئے تھے۔

(مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۳۳۷، فتح الباری، الحدیث: ۳۶۵۳، ج ۸، ص ۱۲ ملخصاً)

## صدیق اکبر کا حلیہ مبارک

### جسمانی خدوخال

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پوچھا گیا: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے جسمانی خدوخال کیسے تھے؟“ فرمایا: ”آپ کا رنگ سفید، جسم کمزور اور رخسار کم گوشت والے تھے، کمر کی جانب سے تہبند کو مضبوطی سے باندھا کرتے تھے تاکہ لٹکنے سے محفوظ رہے، آپ کے چہرہ اقدس کی رگیں واضح نظر آتی تھیں، اسی طرح ہتھیلیوں کی پچھلی رگیں بھی صاف نظر آتی تھیں۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۸۲، تاریخ الخلفاء، ص ۲۵)

### گندمی رنگ اور کم گوشت والے

حضرت سیدنا قیس بن ابی حازم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں اپنے والد کے ساتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مرض موت میں ان کی عیادت کے لیے حاضر ہوا، میں نے دیکھا آپ گندمی رنگ اور کم گوشت والے ہیں۔“

(الآحاد والمثنی، ذکر الصدیق ومن صفته، ج ۱، ص ۱۶)

### داڑھی میں خضاب کا استعمال

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ ”میرے والد محترم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مہندی اور کتم کا خضاب استعمال فرماتے تھے۔“

(مصنف عبدالرزاق، صباغ و ننف الشعر، الحدیث: ۲۰۳۷، ج ۱، ص ۱۴۳)

### ریش مبارک میں سفید بال

خادم دربار رسالت حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”جب خاتمہ

الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَدِينَةَ تَشْرِيفَ لَائِي تُوَ آيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ  
اصحاب میں صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایسے تھے جن کی ریش مبارک میں سفید بال بھی تھے اس  
لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مہندی اور کتم استعمال فرماتے تھے۔“ (الطبقات الكبرى، ذکر صفة ابی بکر، ج ۳، ص ۱۳۲)

### ”کتم“ کسے کہتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ شریف میں شیخ  
عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ الْقَوِي کے حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں: ”صحیح طور پر یہ بات ہم تک پہنچی کہ  
امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مہندی اور کتم سے خضاب استعمال کیا، کتم ایک گھاس کا نام  
ہے جس کا رنگ سیاہ نہیں بلکہ سرخ مائل سیاہی ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۳، ص ۵۰۲)

## صدیق اکبر کا بچپن

### بچپن کی حیرت انگیز حکایت

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۵۶۱ صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت  
(مکمل حصے)“ صفحہ ۶۱۳ پر ہے: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا۔ چند برس کی  
عمر میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد بت خانے میں لے گئے اور کہا: ”یہ ہیں تمہارے بلند و بالا خدا، انہیں سجدہ کرو۔“  
پھر انہیں اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بت کے سامنے تشریف لے گئے تو فرمایا: ”میں بھوکا  
ہوں مجھے کھانا دے، میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچا۔“ وہ بت بھلا کیا  
جواب دیتا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک پتھر اس کے مارا جس کے لگتے ہی وہ گر پڑا اور قوتِ خدا داد کی تاب نہ لاتے  
ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ باپ نے یہ حالت دیکھی انہیں غصہ آیا، اور وہاں سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ماں کے پاس

لائے، سارا واقعہ بیان کیا۔ ماں نے کہا: اسے اس کے حال پر چھوڑ دو جب یہ پیدا ہوا تھا تو غیب سے آواز آئی تھی کہ: ”اے اللہ عزوجل کی سچی بندی! تجھے خوشخبری ہو یہ بچہ عتیق ہے، آسمانوں میں اس کا نام صدیق ہے، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا صاحب اور رفیق ہے۔“ یہ روایت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود مجلس اقدس میں بیان کی۔ جب یہ بیان کر چکے، حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی: ”صَدَقَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الصِّدِّيقُ یعنی ابوبکر نے سچ کہا اور وہ صدیق ہیں۔“ اور تین بار یہی الفاظ دہرائے۔ (ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام ابی بکر، ج ۸، ص ۳۷۱، ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۶۰ تا ۶۱ بتصرف)

## صدیق اکبر کی جوانی، زمانہ جاہلیت کی زندگی

### عظمت و شرافت

علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”آپ کا شمار زمانہ جاہلیت میں روساء قریش میں ہوتا تھا اور دیگر سردار آپ سے مختلف امور میں مشورے کیا کرتے تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے اچھے برے تمام معاملات کو اچھی طرح جانتے تھے جب اسلام کا پیغام ملا تو اسلام کو دنیا پر ترجیح دی اور صرف اسلام کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا۔“ (اسد الغابۃ، باب العین، عبد اللہ بن عثمان ابوبکر الصدیق، ج ۳، ص ۳۱۶، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴، تہذیب الاسماء واللغات للنووی، ابوبکر الصدیق، الرقم: ۷۲۷، ج ۲، ص ۷۳)

### زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں کی مسلمہ شخصیت

حضرت سیدنا معروف بن خربوذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار قریش کے ان دس مایہ ناز لوگوں میں ہوتا ہے جن کی شرافت زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں تسلیم کی جاتی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لوگ فیصلہ کروانے کے لیے اپنے مقدمات لایا کرتے تھے کیونکہ

اس وقت کوئی انصاف پسند بادشاہ تو تھا نہیں جس کے پاس وہ اپنے تمام معاملات کو پیش کرتے، اس لیے ہر قبیلہ میں اس کے رئیس اور شریف شخص کو اس کی ولایت حاصل ہوتی تھی لہذا لوگ اپنے فیصلے کروانے کے لیے آپ ہی کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۳۵، تاریخ الخلفاء، ص ۲۴)

## صدیق اکبر کا کاروبار

### کپڑے کی تجارت

مکہ کے چھوٹے بڑے تمام قبیلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ تجارت کرتے تھے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جوان ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کپڑے کی تجارت شروع کی اور اپنے اعلیٰ اخلاق، صاف گفتگو، زبان کی سچائی اور ایمان داری سے آپ نے بے حد نفع حاصل کیا اور تھوڑے ہی عرصے میں آپ کا شمار مکہ کے معروف تاجروں میں ہونے لگا۔

### صدیق اکبر کا شام تک تجارتی سفر

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے عہد مبارک میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تجارت کے لیے شام کے شہر بصری کا سفر اختیار فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے گہری وابستگی کی شدید تڑپ کے باوجود آپ نے اس تجارتی سفر کو اہمیت دی اور خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شدید محبت کے باوجود آپ کو یہ سفر کرنے سے منع نہ فرمایا۔

(فتح الباری، ج ۱۰، ص ۱۰۱)

### رزق حلال کی اہمیت

میں نے اپنے اسلامی بھائیوں! اس سفر تجارت سے اس بات کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ مسلمان کے لیے حلال

ذریعے سے اتنا رزق کمانا ضروری ہے جس کی بنا پر اسے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہ آئے۔ چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۱۹۵ صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت جلد دوم ص ۶۰۹ پر ہے: ”اتنا کمانا فرض ہے جو اپنے لیے اور اہل و عیال کے لیے اور جن کا نفقہ اس کے ذمہ واجب ہے ان کے نفقہ کے لیے اور ادائے دین (قرض) کے لیے کفایت کر سکے اس کے بعد اسے اختیار ہے کہ اتنے ہی پر بس کرے یا اپنے اور اہل و عیال کے لیے کچھ پس ماندہ رکھنے کی بھی سعی و کوشش کرے۔ ماں باپ محتاج و تنگ دست ہوں تو فرض ہے کہ کما کر انہیں بقدر کفایت دے۔“

(الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس عشر فی الکسب، ج ۵، ص ۳۲۸، ۳۲۹)

### کسب حلال کے متعلق تین احادیث مبارکہ

(1) ”اُس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہے اور بے شک

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت داود عَلَیْهِ السَّلَام اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔“

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل۔۔۔ الخ، الحدیث: ۲۰۷۲، ج ۲، ص ۱۱)

(2) ”حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔“

(شعب الایمان، باب فی حقوق الاولاد۔۔۔ الخ، الحدیث: ۸۷۴۱، ج ۱، ص ۲۲۰)

(3) ”تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ اُن تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب اُن

کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں اُس کا خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اُس

کی مذمت (برائی) نہ کریں اور جب اپنی چیزیں بیچیں تو اُن کی تعریف میں مبالغہ نہ کریں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے

میں ٹال مٹول نہ کریں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔“

(شعب الایمان، باب فی حفظ اللسان، الحدیث: ۴۸۵۳، ج ۴، ص ۲۲۱)

تاجر ہو تو صدیق اکبر جیسا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک تاجر پیشہ اور کاروباری آدمی تھے،

کاروباری لوگ عموماً گفتگو میں بہت محتاط ہوتے ہیں وہ کوئی بھی ایسی بات زبان سے نہیں نکالتے جو ان کے تعلقات پر منفی اثرات مرتب کرے۔ نہ تو وہ کسی کے مذہب و عقیدے میں دخل دیتے ہیں اور نہ ہی کسی کے عمل و حرکت کے بارے میں کوئی بات کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ یہ لوگ مصلحت اور عافیت کو پسند کرتے ہیں تمام معاملات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں مگر اپنی کاروباری مجبوریوں کی وجہ سے چپ سادھ لیتے ہیں، کسی سے کچھ نہیں کہتے بلکہ اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کرتے اور ان کی رائے کو صحیح قرار دیتے ہیں لیکن جناب صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی فطرت عام کاروباری لوگوں کی فطرت کے بالکل برعکس تھی، انہوں نے اسلام قبول کرتے ہی اسلام کا فوراً اظہار کر دیا بلکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو اپنا اولین فریضہ سمجھ کر اپنے دیگر تاجر بھائیوں کو اسلام کے فوائد سے مطلع کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ جس دن اسلام لائے اسی دن حضرت سیدنا عثمان بن عفان، حضرت سیدنا طلحہ، حضرت سیدنا زبیر اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو اسلام کی دعوت پیش کرنے کے بعد انہیں داخل اسلام کر لیا اور دوسرے دن حضرت سیدنا عثمان بن مظعون، حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح، حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف، حضرت سیدنا ابو سلمہ اور حضرت سیدنا ارقم بن ابی الارقم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو بھی داخل اسلام کر لیا۔

(الاصابة في تمييز الصحابة، حرف العين المهملة، ج ۴، ص ۷۷، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۴۹)

گویا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جیسے ہی اسلام قبول کیا آپ کو دنیوی تجارت سے زیادہ اس دینی تجارت میں نفع نظر آیا لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دنیوی تجارت کی طرح اس دینی تجارت میں بھی اپنے قریبی دوستوں کو شریک کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ نفع کمائیں۔ واقعی ”تاجر ہو تو آپ جیسا ہو“۔

ریں	کے	چومتے	دلیر	بادشاہ	تری
بہت	بلند	ہے	صدیق	بارگاہ	تری
ادا	شاس	رسالت	ری	نگاہ	تری
ہے	زلف	یار	دیرینہ	رسم	تزی

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



## صدیق اکبر کی نبی کریم سے دوستی

### اسلام سے قبل بھی دوست

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور نبی کریم رُوْفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ظہورِ اسلام سے قبل بھی ایک دوسرے کے دوست تھے۔

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۸۴)

### صدیق اکبر کے گھر رسول اللہ کی روزانہ آمد

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور نبی کریم رُوْفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مابین ایسی گہری دوستی تھی کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گھر روزانہ تشریف لاتے تھے، چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہ گزرتا تھا جس کی صبح و شام رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب المسجد یكون فی الطريق من غیر ضرر بالناس، الحدیث: ۴۷۶، ج ۱، ص ۱۸۰)

### دوستی کے وقت آپ کی عمر

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے دوستی کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عمر سولہ یا اٹھارہ سال تھی اور جب آپ اسلام لائے اس وقت آپ کی عمر اڑتیس سال تھی۔ اور یقیناً دوستی کے وقت سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک کم و بیش بیس سال تھی کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے دو یا ڈھائی سال عمر میں بڑے تھے۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۶، الاحقاف: ۱۵، ملخصاً، فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۴۵۷)

### دوستی کی وجوہات

حضور اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی باہم دوستی کی کئی

وجوہات ہیں، ایک وجہ تو وہی ہے جو مذکورہ بالا حدیث پاک میں گزری کہ آپ دونوں تقریباً ہم عمر تھے اور دوہم عمر افراد میں انسیت و محبت ایک فطری عمل ہے۔ نیز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مَكَّةَ مَكْرَمَةَ كَرَّمَ اللهُ عَلَيْكَ اس محلے میں رہتے تھے جس میں شہر کے بڑے اور مشہور تاجروں کا رہائش پذیر تھے اور ان کا کاروبار مکہ مکرمہ سے لے کر یمن اور شام کے مختلف علاقوں تک پھیلا ہوا تھا، سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے شادی کرنے کے بعد ان کے ساتھ ہی تشریف لے آئے تھے تو ایک ہی محلے میں رہنے کی وجہ سے دونوں میں ملاقاتوں کا سلسلہ طویل ہوتا چلا گیا اور پھر دونوں کے درمیان اچھے خاصے مراسم پیدا ہو گئے اور یہ مراسم آہستہ آہستہ گہری دوستی میں تبدیل ہو گئے۔ نیز کاروبار ایک ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں ہستیوں کی طبیعتیں نہایت ہی نفیس تھیں، کفار قریش کی بت پرستی اور مشرکانہ عقائد و نظریات سے دونوں ہی کو سخت نفرت تھی اور یہ ان تمام غلط رسوم و عادات و اطوار سے محفوظ تھے جن میں مکہ مکرمہ کے دیگر لوگ مبتلا تھے۔ الغرض یہی مشترکہ صفات گہری دوستی اور قربت کا ذریعہ بن گئیں نیز اسلام کے بعد اس میں مزید ایسا استحکام پیدا ہوا کہ قیامت تک اس کی مثال نہیں ملتی۔

### غیبی آواز کی پکار

حضرت سیدنا ابو میسرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رُوْفَ رَحِيمٍ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ظہور اسلام سے قبل بعض اوقات باہر نکلتے تو کوئی غیبی شخص پیچھے سے آپ کا نام لے کر یوں آواز دیتا: ”يَا مُحَمَّدُ!“ آپ جب پیچھے دیکھتے تو کوئی نہ ہوتا۔ بڑے حیران ہوتے اور دوبارہ گھر تشریف لے جاتے۔ (تاریخ الاسلام للذہبی، الجزء الاول، ج ۱،

ص ۱۲۷، دلائل النبوة للبيهقي، جامع ابواب المنع، باب من تقدم اسلامه من الصحابة، ج ۲، ص ۱۶۲، تاريخ الخلفاء، ص ۲۷)

### سیدنا ورقہ بن نوفل کے ہاں تشریف آوری

حضرت سیدنا ابو میسرہ عمرو بن شریک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نور مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ام المومنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے فرمایا: ”جب میں تنہا ہوتا ہوں تو مجھے ایک عجیب آواز

سنائی دیتی ہے، اللہ عزوجل کی قسم! ضرور کوئی معاملہ ہے۔“ حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کیا: ”خدا کی پناہ! آپ کے ساتھ ایسا کیوں ہوگا، اللہ کی قسم! آپ تو امانت دار، صلہ رحمی کرنے والے اور نہایت ہی سچے انسان ہیں۔“ بعد میں سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی غیر موجودگی میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لائے تو حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے آپ کو سارا ماجرا سنایا کیونکہ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یہی گہرے دوست تھے اور کہا: ”اے عتیق! ایسا کروا نہیں ورقہ بن نوفل کے پاس لے جاؤ۔“ اتنے میں سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی تشریف لے آئے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کو ساتھ لے کر حضرت سیدنا ورقہ بن نوفل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس چل دیے، راستے میں گفتگو ہوئی تو نبی کریم رُوْفَ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے استفسار فرمایا: ”ابوبکر! تمہیں میرے بارے میں یہ باتیں کس نے بتائیں؟“ عرض کیا: ”حضرت خدیجہ نے۔“ چنانچہ دونوں سیدنا ورقہ بن نوفل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس پہنچے، اور سارا ماجرا بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ”اب اگر آپ کو آواز آئے تو آپ وہیں ٹھرے رہیں اور مکمل بات سنیں پھر مجھے آکر بتائیں۔“ چنانچہ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ویسا ہی کیا اور جب دوبارہ ان کے پاس آئے تو انہیں وہ ساری غیبی بات بیان کر دی۔ انہوں نے سب کچھ سننے کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو نبی مرسل ہونے کی خوش خبری دی۔ (البدایة والنہایة، ج ۲، ص ۳۲۲، دلائل النبوة للبیہقی،

جماع ابواب المبعث، باب اول سورة نزلت من القرآن، ج ۲، ص ۱۵۸ ملخصاً)

### صدیق اکبر اور رسول اللہ کی غمخواری

ماہ رمضان المبارک میں دس بعثت نبوی کو اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا وصال ہو گیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے وصال کے بعد حضور نبی کریم رُوْفَ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بہت غمگین رہنے لگے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے آپ کا حزن و ملال دیکھا نہ گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی لخت جگر حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو بارگاہ رسالت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“

اللہ تعالیٰ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ میری لخت جگر ہے، آپ کا کچھ غم یہ دفع کر دے گی کہ ان میں حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ کی  
خصلتیں موجود ہیں۔“

(سیرت سید الانبیاء، ص ۱۱۹، ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج ۳، ص ۴۲)

### تین چیزیں پسندیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مابین جو دوستی اور محبت کا رشتہ قائم تھا یقیناً وہ کسی غرض کے سبب نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف لِلَّهِتِ وَالْاِرْتِہِ تھا، خود جناب صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی اس عظیم رشتے کو نہایت ہی محبت سے بیان کیا کرتے تھے۔ چنانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کے مطبوعہ ۶۳ صفحات پر مشتمل رسالے ”عاشق اکبر“، صفحہ ۱۴ پر شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہِ ارشاد فرماتے ہیں:

مُشیرِ رَسولِ انور، عاشقِ شہنشاہِ بحر و بر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں، مجھے تین چیزیں پسند ہیں: ”النَّظْرُ اِلَيْكَ وَانْفَاقُ مَالِي عَلَیْكَ وَالْجُلُوسُ بَيْنَ يَدَيْكَ“ یعنی (۱) آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چہرہ پر انوار کا دیدار کرتے رہنا (۲) آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر اپنا مال خرچ کرنا اور (۳) آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔

(تفسیر روح البیان، پ ۱۹، النمل: ۲۲، ج ۶، ص ۳۶۲)

مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم  
میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے  
تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں  
یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## تینوں آرزوئیں برآئیں

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تینوں خواہشیں حب رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے پوری فرمادیں (۱) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفر و حضر میں رفاقت حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب رہی، یہاں تک کہ غار ثور کی تنہائی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کوئی اور زیارت سے مشرف ہونے والا نہ تھا (۲) اسی طرح مالی قربانی کی سعادت اس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال و سامان سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر قربان کر دیا اور (۳) مزار پر انوار میں بھی اپنی دائمی رفاقت و قربت عنایت فرمائی۔

محمد ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا  
پدر مادر سے مال و جان سے اولاد سے پیارا

## کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عشق و محبت بھرے واقعات ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ راہ عشق میں عاشق اپنی ذات کی پرواہ نہیں کرتا بلکہ اس کی دلی تمنا یہی ہوتی ہے کہ رضائے محبوب کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دے۔ کاش! ہمارے اندر بھی ایسا جذبہ صادقہ پیدا ہو جائے کہ خدا و مصطفیٰ عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دیں۔

جان دی، دی ہوئی، دی ہوئی، اسی کی تھی  
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو

## محبت کے کھوکھلے دعوے

افسوس! صد کروڑ افسوس! اب مسلمانوں کی اکثریت کی حالت یہ ہو چکی ہے کہ عشق و محبت کے کھوکھلے دعوے اور

جان و مال لٹانے کے محض نعرے لگاتے ہیں، ظاہری حالت دیکھ کر ایسا لگتا ہے گویا ان کے نزدیک دنیا کی قدر (عزت) اس قدر بڑھ گئی ہے کہ معاذ اللہ اسلامی اقدار کی کوئی پروا نہیں رہی، نبی رحمت، عمگسار اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی نماز) کی پابندی کا کچھ لحاظ نہیں، غیروں کی نقالی میں اس قدر محویت کہ اتباع سنت کا بالکل خیال نہیں۔ اللہ عزوجل ہمیں عاشق اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے و لولہ عشق و محبت اور جذبہ

اتباع سنت عنایت فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

تو	انگریزی	پیشن	سے	ہر	دم	بچا	کر
مجھے	سنتوں	پر	چلا	یا	مصطفیٰ	ابھی!	
غم	مصطفیٰ	دے	غم	یا	مصطفیٰ	دے	
ہو	درد	مدینہ	عطا	یا	ابھی!		
محبت	میں	اپنی	گما	یا	ابھی!		
یہ	پاؤں	میں	اپنا	پتا	یا	ابھی!	

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ عَلَى مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کا قبول اسلام

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کے مختلف واقعات مختلف کتب میں مذکور ہیں۔ چند واقعات پیش خدمت ہیں۔

### (1) بکیر از اہب سے ملاقات

حضرت سیدنا ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام

آسمانی وحی کی مانند تھا، وہ اس طرح کہ آپ ملک شام تجارت کے لیے گئے ہوئے تھے، وہاں آپ نے ایک خواب

دیکھا، جو ”بحیرا“ نامی راہب کو سنایا۔ اس نے آپ سے پوچھا: ”تم کہاں سے آئے ہو؟“ فرمایا: ”مکہ سے۔“ اس نے پھر پوچھا: ”کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟“ فرمایا: ”قریش سے۔“ پوچھا: ”کیا کرتے ہو؟“ فرمایا: تاجر ہوں۔“ وہ راہب کہنے لگا: ”اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے خواب کو سچا فرمادیا تو وہ تمہاری قوم میں ہی ایک نبی مبعوث فرمائے گا، اس کی حیات میں تم اس کے وزیر ہو گے اور وصال کے بعد اس کے جانشین۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس واقعے کو پوشیدہ رکھا، کسی کو نہ بتایا۔ اور جب سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان فرمایا، تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہی واقعہ بطور دلیل آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سامنے پیش کیا۔ یہ سنتے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضور نبی کریم رُؤفِ رَحِيمِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو گلے لگالیا اور پیشانی چومتے ہوئے کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”اس دن میرے اسلام لانے پر مکہ مکرمہ میں سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے زیادہ کوئی خوش نہ تھا۔“

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۸۳)

## (2) آپ کا خواب

ایک بار آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خواب دیکھا کہ ایک چاند مکہ مکرمہ پر نازل ہو کر مختلف اجزاء میں تقسیم ہو گیا اور اس کا ایک ایک ٹکڑا ہر گھر میں داخل ہو گیا اور پھر وہ تمام اجزاء مل کر پورا چاند بن کر ان کی گود میں آ گیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک راہب سے اس کی تعبیر پوچھی تو اس نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نبی کریم رُؤفِ رَحِيمِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ظہور اور ان کے اتباع کی خوشخبری دی۔

(الروض الانقب، اسلام ابی بکر، ج ۱، ص ۲۳۱ مختصراً)

## (3) صدیق اکبر اور درخت کی پراسرار آواز

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خود ارشاد فرماتے ہیں: ”ایام جاہلیت میں ایک دن میں ایک درخت

کے سایہ میں بیٹھا تھا۔ اچانک اُس درخت کی ایک شاخ میری طرف جھکنے لگی یہاں تک کہ وہ اتنا قریب آگئی کہ میرے سر سے آگئی۔ میں اسے دیکھ رہا تھا اور دل میں سوچ رہا تھا کہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اسی درخت سے یہ آواز میرے کانوں میں پہنچی کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک سچا نبی فلاں وقت ظاہر ہوگا تمہیں چاہیے کہ (اس پر ایمان لاؤ اور اس کے دوست بن کر) سب سے زیادہ سعادت مند بنو۔“ میں نے اس سے کہا: ”مجھے واضح کر کے بتاؤ کہ وہ نبی کون ہے اور اس کا نام کیا ہے؟“ اس نے کہا: ”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم۔“ میں نے کہا: ”وہ میرے دوست اور میرے حبیب ہیں۔“ میں نے اس درخت سے عہد لیا کہ جس وقت وہ مبعوث ہو جائیں تو مجھے خوشخبری دے دینا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مبعوث ہو گئے تو اس درخت میں سے آواز آئی کہ ”اے ابو قحافہ کے بیٹے! وہ نبی مبعوث ہو گیا ہے اب کوشش کرو اور قسم ہے رب موسیٰ کی! اسلام میں کوئی تم پر سبقت نہ کرے گا۔“ جب صبح ہوئی تو میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس پہنچا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول کی طرف بلاتا ہوں۔“ میں نے کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو حق دے کر روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے، میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لایا۔“

(ازالہ الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج ۳، ص ۳۱)

### قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ”(قبول اسلام کے وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عمر تھی) ۳۸ (اڑتیس) سال اور سوائے عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے کہ حضور (یعنی سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کی عمر شریف ۸۲ سال ہوئی ہر سہ (یعنی تینوں) خلفائے راشدین رَضُوا اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ (میں سے ہر ایک) کی عمر مبارک نیز عمر شریف حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر مبارک کے برابر ہوئیں یعنی ۶۳ سال۔ اگرچہ اس میں کچھ روز



وماہ کم و بیش ضرور تھی لیکن سال وفات یہی تھا۔ (منفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۶۰)

## صدیق اکبر اور وحدانیت الہی

### صدیق اکبر ہمیشہ سے مسلمان تھے

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ”حضرت امیر المومنین، مولیٰ المسلمین، امام الواصلین، سیدنا علی المرتضیٰ مشکل کشا کَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم اور حضرت امیر المومنین، امام المشاہدین، افضل الاولیاء المحمدیین، سیدنا و مولانا صدیق اکبر، عتیق اطہر عَلَیْہِ الرَّضْوَانُ الْاَجَلُ الْأَظْہَرُ دونوں حضرات عالم ذریت سے روز ولادت، روز ولادت سے سن تمیز، سن تمیز سے ہنگام ظہور پر نور آفتاب بعثت، ظہور بعثت سے وقت وفات، وقت وفات سے اَبَدُ الْاَبَادِتِکَ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی موحد مومن و مسلم و مومن و طیب و زکی و طاہر نقتی تھے اور ہیں اور رہیں گے، کبھی کسی وقت کسی حال میں ایک لحظہ ایک آن کو لوٹ (گندگی) کفر و شرک و انکار ان کے پاک، مبارک، ستھرے دامنوں تک اصلاً نہ پہنچا، نہ پہنچے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا) عالم ذریت سے روز ولادت تک اسلام بیثباتی تھا کہا: ”اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ، قَالُوْا بَلٰی کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ روز ولادت سے سن تمیز تک اسلام فطری کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُّوَلَّدُ عَلٰی الْفِطْرَةِ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب ما قبل فی اولاد المشرکین، الحدیث: ۱۳۸۵، ج ۱، ص ۲۶۶)

### بھی بت کو سجدہ نہ کیا

(سیدنا صدیق اکبر) نے سن تمیز سے روز بعثت تک اسلام توحیدی کہ ان حضرات والاصفات نے زمانہ فترت میں بھی کبھی بت کو سجدہ نہ کیا، کبھی غیر خدا کو خدا نہ قرار دیا ہمیشہ ایک ہی جانا، ایک ہی مانا، ایک ہی کہا، ایک ہی سے کام

رہا۔ ذَلِكِ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ بِهِنَّ اللَّهُ كَافُضْلٍ هِيَ جَسَّ عَطَا فَرَمَاتَا هِيَ  
اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ پھر ظہور بعثت سے ابد الابد تک حال تو ظاہر و قطعی و متواتر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۳۵۸)

### کبھی ذات باری تعالیٰ میں شک نہ ہوا

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیدنا امام زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے جو حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید ہیں روایت کرتے ہیں کہ ”مِنْ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ لَمْ يَشْكُ فِي اللَّهِ سَاعَةً لِعَنَى حَضْرَتِ سَيِّدِنَا ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَ فَضَائِلٍ سَ مِنْ يَهِي هِيَ كَهْ أَنْهِي كَبْهِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي شَكِّ نَهْ هُوَا“

(معرفة الصحابة، ج ۱، ص ۵۲)

### ہمیشہ ہمیشہ تک سردارِ مسلمین

امام عبدالوہاب شعرانی ”ایواقیت و الجواہر“ میں فرماتے ہیں: ”حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: ”أَتَذْكُرُ يَوْمَ يَوْمٍ كُنَّا تَمَّهِي أَسْ دِنِ وَالْأَدْنِ يَادِ هِيَ“ عرض کی: ”ہاں یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ اس دن سب سے پہلے حضور نے بلی فرمایا تھا۔“ بالجملہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزِ الْاَسْتِ سے روزِ ولادت اور روزِ ولادت سے روزِ وفات اور روزِ وفات سے ہمیشہ ہمیشہ تک سردارِ مسلمین ہیں۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۶۲)

### روزِ ”الْاَسْتِ“ کیا ہے؟

”روزِ الْاَسْتِ“ سے مراد وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں سے سوال کیا تھا کہ ”الْاَسْتِ بِرَبِّكُمْ“ ترجمہ کنز الایمان: کیا میں تمہارا رب نہیں؟“ اور روحوں نے جواب میں کہا تھا: ”بلی“ ترجمہ کنز الایمان: کیوں نہیں۔“ (ب، ۹، الاعراف: ۱۰۷)

## توحید میں سب سے بلند کلام، فرمان صدیق اکبر

امام الصوفیاء حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي فرماتے ہیں: ”توحید میں سب سے بلند کلام امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ فرمان ہے: ”سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَجْعَلْ لَخَلْقِهِ سَبِيلاً إِلَّا بِالْعِجْزِ عَنِ مَعْرِفَتِهِ“ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی مخلوق کے لیے اپنی معرفت کی سوائے عاجز ہونے کے کوئی راہ نہیں بنائی۔“

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج ۳، ص ۷۹)

## صدیق اکبر اور وحدانیت الہی بزبان اعلیٰ حضرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وحدانیت الہی سے معمور حیات طیبہ پر مشتمل ”فتاویٰ رضویہ“ جلد ۲۸، صفحہ ۲۵۶ سے ایک جامع فتویٰ بتصرف پیش خدمت ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددین و ملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”بِحَمْدِ اللهِ تَعَالَى یہی فضل اجل واجمل، بلکہ اس سے بھی اعلیٰ و اکمل، نصیب حضرت امیر المؤمنین، امام المشاہدین، افضل الاولیاء المحمدیین، سیدنا و مولانا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہے۔ چند برس کی عمر شریف ہوئی کہ پرتو شان خلیل اللہ بت خانہ میں بت شکنی فرمائی۔ (یعنی حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَي سَلَام عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے جس طرح بت شکنی فرمائی تھی ویسے ہی انہوں نے بھی بت شکنی فرمائی) ان کے والد ماجد حضرت سیدنا ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہ وہ بھی صحابی ہوئے اس زمانہ جاہلیت میں انہیں بت خانے لے گئے اور بتوں کو دکھا کر کہا: ”هَذِهِ إِلَهَتُكَ الْعُلَى فَاسْجُدْ لَهَا“ یعنی یہ تمہارے بلند و بالا خدا ہیں انہیں سجدہ کرو۔ وہ تو یہ کہہ کر باہر گئے، سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قضائے مبرم کی طرح بت کے سامنے تشریف لائے اور براہ اظہار عجز صنم و جہل صنم پرست (یعنی بتوں کی لاچاری اور بت پرستوں کی جہالت کو ظاہر کرنے کے لیے) ارشاد فرمایا: ”إِنِّي جَائِعٌ فَاطْعَمَنِي فِي بَهْوِكَ هُوَ“ ”مجھے کھانا دے۔“ وہ کچھ نہ بولا فرمایا:

”اِنِّی عَارِفَاکُمْ سِنِیْ فِی نِزْکَاہُ فِی نِزْکَاہُ فِی نِزْکَاہُ“ وہ کچھ نہ بولا۔ صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک پتھر ہاتھ میں لے کر فرمایا: ”میں تجھ پر پتھر ڈالتا (مارتا) ہوں۔ فَاِنْ كُنْتَ الْهَافَا مَنَّعَ نَفْسِكَ اِذَا رَأَيْتَهُ خَدَاہُ تُوَاپِنَہُ اَبُوہُ كُوہُ بَاہُ۔“ وہ اب بھی نزابت بنا رہا۔ آخر بقوت صدیقی پتھر پھینکا کہ وہ خدائے گمراہاں منہ کے بل گرا۔ والد ماجد واپس آتے تھے یہ ماجرا دیکھا تو کہا: ”اے میرے بچے! یہ کیا کیا؟“ فرمایا: ”وہی جو آپ دیکھ رہے ہیں؟“ وہ انہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا اُمّ الخیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس کہ وہ صحابیہ ہوئیں لے کر آئے اور سارا واقعہ ان سے بیان کیا انہوں نے فرمایا: ”اس بچے سے کچھ نہ کہو، جس رات یہ پیدا ہوئے میرے پاس کوئی نہ تھا، میں نے سنا کہ ہاتھ (یعنی غیب سے کوئی) کہہ رہا ہے: ”يَا اَمَّةَ اللّٰهِ عَلٰی التَّحْقِيْقِ! اِبْشِرِيْ بِالْوَلَدِ الْعَتِيْقِ اِسْمُهُ فِی السَّمَاءِ الصِّدِّيْقِ لِمُحَمَّدٍ صَاحِبِ وَرَفِيْقِ“ یعنی اے اللہ کی سچی باندی! تجھے خوشخبری ہو اس آزاد بچے کی، اس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے محمد صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا یا رورفتیق ہے۔ (ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام ابی بکر، ج ۸، ص ۳۷۰ تا ۳۷۱، مرقاة المفاتیح، مناقب ابی بکر، تحت الحدیث: ۶۰۳۳، ج ۱۰، ص ۳۸۵)

ص ۳۷۰ تا ۳۷۱، مرقاة المفاتیح، مناقب ابی بکر، تحت الحدیث: ۶۰۳۳، ج ۱۰، ص ۳۸۵

### صدیق اکبر ہمیشہ رسول اللہ کی خوشنودی میں رہے

سولہ برس کی عمر میں حضور پر نور سید عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قدم پکڑے کہ عمر بھر نہ چھوڑے، اب بھی پہلے اقدس میں آرام کرتے ہیں، روز قیامت دست بدست حضور (ہاتھ میں ہاتھ ڈالے) اٹھیں گے، سایہ کی طرح ساتھ ساتھ داخل خلد برس ہوں گے۔ جب حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے فوراً بے تامل (بغیر غور و فکر کے) ایمان لائے، ولہذا سیدنا انام ابوالحسن اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”لَمْ يَزَلْ اَبُو بَكْرٍ يَعْينِ الرَّضَا مِنْهُ“ یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمیشہ سرکار اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خوشنودی

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۲۵۷)

میں رہے۔

## قبل بعثت بھی مومن، بعد بعثت بھی مومن

امام قسطلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں: "اِخْتَلَفَ النَّاسُ فِي مَرَادِهِ بِهَذَا الْكَلَامِ فَقِيلَ لَمْ يَزَلْ مُؤْمِنًا قَبْلَ الْبُعْثَةِ وَبَعْدَهَا وَهُوَ الصَّحِيحُ الْمُرْتَضَى لِعِنِّي اس کلام سے امام اشعری کی مراد میں لوگوں کا اختلاف ہے۔ بیان مراد میں ایک قول یہ ہے کہ وہ ہمیشہ مومن رہے، قبل بعثت بھی، بعد بعثت بھی۔ یہی قول صحیح و پسندیدہ ہے۔

(ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام ابی بکر رضی اللہ عنہ، ج ۸، ص ۳۷۰)

## آپ سے کوئی حالت کفر ثابت نہیں

امام اجل سید ابوالحسن علی بن عبدالکافی تقی الدین سبکی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى فرماتے ہیں: "الصَّوَابُ أَنْ يُقَالَ أَنَّ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لَمْ يَثْبُتْ عَنْهُ حَالَةٌ كُفْرٍ بِاللَّهِ كَمَا ثَبَتَتْ عَنْ غَيْرِهِ مِمَّنْ آمَنَ وَهُوَ الَّذِي سَمِعْنَاهُ مِنْ أَشْيَاحِنَا وَمَنْ يُقْتَدَى بِهِ وَهُوَ الصَّوَابُ أَنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى لِعِنِّي صحیح یہ کہنا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے متعلق کوئی حالت کفر ثابت نہ ہوئی جیسا کہ دوسرے ایمان والوں سے متعلق ثابت ہوئی۔ یہی ہم نے اپنے شیوخ اور پیشواؤں سے سنا ہے اور یہی حق ہے اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ۔

(ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام ابی بکر رضی اللہ عنہ، ج ۸، ص ۳۷۰)

## محبت الہی اور فرمان صدیق اکبر

سیدنا امام غزالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى سے منقول ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ ذَاقَ خَالِصَ مَحَبَّةِ اللهِ يَسْغُلُهُ ذَلِكَ مِنْ طَلَبِ الدُّنْيَا وَأَوْحَشَهُ عَنْ جَمِيعِ الْبَشَرِ لِعِنِّي جس نے خالص محبت الہی کا مزہ چکھ لیا وہ اس کو دنیا کی طلب سے متنفر کر دے گی اور اس میں رہنے والے تمام انسانوں سے متوحش (یعنی متنفر) کر دے گی۔"

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج ۳، ص ۸۰)

## اسلام لانے میں کوئی تردد نہ کیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا دل پہلے ہی ایمان قبول کرنے کی صلاحیت سے پوری طرح معمور تھا۔ صرف دعوت ملنے کی دیر تھی اور جو شمع جلنے کے لیے بیتاب تھی فوراً جل اٹھی۔ چنانچہ، حضرت سیدنا محمد بن عبدالرحمن بن عبد اللہ بن حصین تمیمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے جس شخص کو بھی اسلام کی دعوت دی اس نے تردد اور تھوڑا بہت غور و فکر ضرور کیا، مگر ابوبکر صدیق ایسے ہیں کہ جب میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے بغیر کسی تردد اور غور و فکر کے فوراً کلمہ پڑھ لیا اور اسلام میں داخل ہو گئے۔“ (اسد الغابہ، عبد اللہ بن عثمان اسلامہ، ج ۳، ص ۳۱۷، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۴۴)

## قبول اسلام میں عدم تردد کی وجہ

واقعی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی یہ بہت ہی عظیم خوبی ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسلام کی دعوت سنتے ہی نہ تو کوئی سوال کیا اور نہ ہی اسلام کے بارے میں کوئی بات سمجھنے کی کوشش کی حالانکہ اس وقت جن لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جاتی تھی تو اولاً اس میں تردد یا سکوت کرتے اور ثانیاً اسلام کے فوائد جاننے کی لازماً کوشش کرتے تھے لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کسی قسم کا کوئی تردد، سکوت یا سوال نہ کیا بلکہ ادھر اسلام کی دعوت کانوں میں پڑی اور ادھر کلمہ شہادت پڑھ کر دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، آپ کے اس بلا تردد اسلام قبول کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ بیہقی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى فرماتے ہیں: ”آپ کے بلا تردد قبول اسلام کی وجہ یہ ہے کہ آپ سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اسلام کی دعوت دینے سے قبل ہی تمام دلائل اور شواہد ملاحظہ کر چکے تھے، اس لیے جیسے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اسلام کی دعوت دی گئی فوراً ہی اسلام قبول فرمایا۔“

(دلائل النبوة للبيهقي، باب من تقدم اسلامه، ج ۲، ص ۱۶۲، تاریخ الخلفاء، ص ۲۷)

## ایک اور حیرت انگیز بات

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا بلا چون و چراں اسلام قبول کرنا اگرچہ عجیب بات ہے لیکن اس سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے سے قبل نبی کریم رُوْفَ رَحِيمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ پیش آنے والے کئی واقعات جیسے غار حرا میں سیدنا جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام کا وحی لے کر حاضر ہونا، غیبی آوازوں کا سننا، حیوانات و جمادات کا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سلام کرنا وغیرہ پیش آئے کہ جن کو سن کر ایک عام آدمی اپنی سوچ کے مطابق انہیں کبھی تسلیم نہ کرے، لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایسے واقعات سن کر بھی ذرہ بھر شک کا اظہار نہ کیا بلکہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تمام باتوں پر بغیر کسی تامل کے صحیح ہونے کا یقین کر لیا۔

## عظمت ایمان صدیق اکبر

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہایت محکم اور عظیم تھا، آپ کو ایمان کی حقیقت کا گہرا ادراک تھا۔ کلمہ توحید آپ کے رگ و پے میں سرایت کر گیا تھا، آپ کے دل و دماغ پر ایمان و یقین ہی کی حکمرانی تھی، کلمہ توحید کے آثار و نتائج آپ کے اعضاء و جوارح پر بھی مرتب ہوئے اور انہی آثار کی روشنی میں آپ نے اپنی حیات مستعار کی۔ آپ اعلیٰ اخلاق سے آراستہ اور گھٹیا اخلاق سے پاک و صاف تھے۔ آپ شریعت الہی کو مضبوطی سے تھامنے اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہدایت و رہنمائی کی اقتدا کی بڑی شدید تڑپ رکھتے تھے۔ آپ کا ایمان باللہ سرگرمی و نشاط، عزم و ہمت، جہد مسلسل، عمل پیہم، مجاہدے، جہاد و تربیت، عزت، ترقی اور عالی مرتبے کا باعث تھا، آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت کے بارے میں ایسا ناقابل تسخیر ایمان و یقین تھا کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بلکہ تمام زمین والوں میں سے کسی کا ایمان آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایمان کے ہم پلہ نہیں۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: "لَوْ وَزَنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ بِإِيمَانِ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِم" یعنی اگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایمان

تمام زمیں والوں کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایمان ان سب کے ایمان سے زیادہ وزنی ہو۔“

(شعب الایمان، باب القول فی زیادة الایمان، الحدیث: ۳۶، ج ۱، ص ۶۹)

اور اس روایت کی ایک نظیریہ بھی ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکرہ ثقفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے استفسار فرمایا: ”مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا؟“ یعنی تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟“ ایک صحابی نے عرض کیا: ”جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک میزان نازل ہو اور اس میں آپ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وزن کیا گیا تو آپ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے وزن میں بھاری رہے۔ پھر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وزن کیا گیا تو سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا پلڑا وزنی رہا۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وزن کیا گیا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے بھاری ثابت ہوئے۔ پھر وہ میزان اٹھالی گئی۔“ رسول اللہ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس خواب سے کبیدہ خاطر ہوئے پھر آپ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ تَمَّ يُؤْتِي اللهُ الْمَلِكَ مَنْ يَشَاءُ“ یعنی یہ نبوت کی خلافت ہے، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا بادشاہی عطا فرمائے گا۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، الحدیث: ۶۳۵، ج ۴، ص ۷۵، كشف الخفاء، حرف اللام، الحدیث: ۲۱۲، ج ۲، ص ۱۳۹)

## صدیق اکبر اور اولیت قبول اسلام

سیدنا ابو بکر صدیق پہلے ایمان لائے

حضرت سیدنا ابراہیم نخعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي ارشاد فرماتے ہیں: ”أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ“ یعنی سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی بن ابی طالب، الحدیث: ۳۷۵۲، ج ۵، ص ۳۱۱)



## سیدنا علی المرتضیٰ پہلے ایمان لائے

حضرت سیدنا زید بن ارقم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”إِنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِيْ جَوْشَجْنَ بَرَكَا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِرِسْبٍ مِنْ أَوَّلِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، اولکم وارد علی۔ الخ، الحدیث: ۴۷۱۸، ج ۲، ص ۱۱۰)

## سیدتنا خدیجہ الکبریٰ پہلے ایمان لائیں

حضرت سیدنا مالک بن حویرث رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ عَلِيًّا وَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيجَةَ يَعْنِيْ مَرْدُوْنَ فِي سَبِّهِ مِنْ أَوَّلِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

(المعجم الكبير، مالک بن حویرث، الحدیث: ۶۲۸، ج ۹، ص ۲۹۱ ملقطاً)

## زید بن حارثہ پہلے ایمان لائے

حضرت سیدنا عروہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”أَنَّ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَعْنِيْ حَضْرَتَ سَيْدِنَا زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ“

(الحدیث: ۵۰۰۳، ج ۳، ص ۲۲۶)

## تمام اقوال میں مطابقت

إِمَامُ الْفُقَهَاءِ وَالْمُحَدِّثِينَ إِمَامُ الْعِزْمَةِ أَبُو حَنِيفَةَ نَعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِنْ أَوَّلِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مطابقت یوں منقول ہے کہ ”مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ“

ہیں، اور بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہیں اور عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں۔ امام ترمذی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے بھی یہی منقول ہے، اور غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت سیدنا زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۲۶، سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ج ۵، ص ۳۱۱)

## صدیق اکبر کا اظہار و اعلان اسلام

### سب سے پہلے اظہار اسلام

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”سب سے پہلے سات آدمیوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا۔ (۱) سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (۲) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق (۳) حضرت سیدنا عمار بن یاسر (۴) ان کی والدہ حضرت سیدتنا سُمیہ (۵) حضرت سیدنا مقداد (۶) حضرت سیدنا صہیب (۷) اور حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔“

(سنن ابن ماجہ، فضل سلمان و ابی ذر و المقداد، الحدیث: ۱۵۰، ج ۱، ص ۹۹)

حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”سب سے پہلے جن لوگوں نے اپنا عقیدہ اسلام ظاہر کیا ان میں سے ایک حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے اور دوسرے سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۸۸)

## صدیق اکبر اور دعوتِ اسلامی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قبول اسلام کے لمحہ اول ہی سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دل میں تبلیغ دین اور ترویج حق کا بے پناہ جذبہ پیدا ہو گیا تھا اور اس اہم کام میں وہ پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نہایت ہی مخلص اور انتہائی بچے معاون تھے، زبان سے کلمہ شہادت پڑھتے ہی انہوں نے اپنے

آپ کو اسلام کی نشر و اشاعت اور توحید الہی کی ترویج کے لیے وقف کر دیا تھا، کسی وقت بھی ان کے دل سے اشاعت اسلام کا جذبہ اوجھل نہ ہوتا تھا، وہ چوں کہ ہر طبقے کے لوگوں میں لائق احترام گردانے جاتے تھے اور مکہ مکرمہ کے تقریباً ہر خاص و عام سے ان کا تعلق تھا اس لیے بلا جھجک ایمان لاتے ہی نیکی کی دعوت کی دھو میں مچانی شروع کر دیں، اولاً آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے قریبی تاجر دوستوں کو اسلام کی دعوت دی جو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر مکمل اعتماد کرتے تھے اور آپ کی شخصیت ان کی نظر میں بالکل بے داغ سفید چادر کی مانند تھی۔ چنانچہ،

### آٹھ افراد کا قبول اسلام

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جس دن اسلام لائے اسی دن وہ حضرت سیدنا عثمان بن عفان، حضرت سیدنا طلحہ، حضرت سیدنا زبیر اور حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے پاس پہنچے اور ان پر انفرادی کوشش فرما کر اسلام کی دعوت پیش کی اور انہیں بھی داخل اسلام کر لیا، پھر دوسرے دن حضرت سیدنا عثمان بن مظعون، حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح، حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف، حضرت سیدنا ابوسلمہ اور حضرت سیدنا ارقم بن ابی الارقم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ (الاصابة في تمييز الصحابة، حرف العين المهملة، عثمان بن عثمان الثقفي، ج ۴، ص ۷۷، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹)

### ایک اہم وضاحت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا وہ تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ جو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ پر اسلام لائے ان تمام کی سیرت میں ان کے قبولیت اسلام کے مخصوص واقعات بھی ملتے ہیں، جنہیں پڑھ کر یہ اشتباہ ہوتا ہے کہ شاید یہ حضرات بذات خود سرکارِ صَدِّقِ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے، دراصل مذکورہ بالا صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ زمانہ جاہلیت میں بھی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے تجارت و مراسم کے حوالے سے دوست تھے اسی وجہ سے اسلام لانے کے بعد سب سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان پر انفرادی کوشش فرمائی اور انہیں اسلام کی دعوت پیش کی، اور جب وہ قلبی طور پر مطمئن ہو گئے تو انہیں بارگاہ رسالت میں بھیج دیا یا انہیں خود لے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناتے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت  
 بنا فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا  
 بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
 ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

### سب سے پہلے مبلغ اسلام

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے پہلے اسلام کی تبلیغ فرمانے کا اعزاز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کو حاصل ہے کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا اور جس دن اسلام قبول فرمایا اسی دن سے تبلیغ اسلام بھی شروع فرمادی۔

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۴۹)

### کاش! ہم بھی نیکی کی دعوت دینے والے بنیں

سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ! سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نیکی کی دعوت کا کس قدر جذبہ تھا کہ دامن مصطفیٰ میں پناہ ملتے ہی فوراً دوسروں کو بھی دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دامن کرم سے وابستہ کرنے کی دُھن لگ گئی۔ انہیں کتنا زبردست احساس تھا، کتنی قدر تھی اسلام کی، اے کاش! ہمارے دل میں بھی نیکی کی دعوت کی اہمیت جاگزیں ہو جائے۔ کاش! ہم بھی اپنے اُن بھولے بھالے اسلامی بھائیوں کو راہِ جنت کی طرف لے کر چلنے کی کوششیں تیز تر کر دیں جو گناہوں کی اندھیری وادیوں میں بھٹک رہے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی فرنگی فیشن کی یلغار میں گھرے ہوئے مسلمانوں کو دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی میٹھی میٹھی سنتوں کی

طرف بلانے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اس مدنی کام یعنی نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہفتے میں ایک دن مخصوص کر کے دکانوں، گھروں وغیرہ پر نیکی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ بعض اسلامی بھائی ہفتے میں دو بار، تین بار بھی بلکہ روزانہ بھی اس کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعض عشاق تو جب دیکھا تھا ہی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہتے ہیں! آئیے تنہا نیکی کی دعوت دینے یعنی ”انفرادی کوشش“ کرنے کے متعلق ایک ایمان افروز مدنی بہار سنتے چلیں۔ چنانچہ،

### ایک ناکام عاشق کی توبہ

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر کے ایک اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے انقلاب کے بارے میں کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: ”میں اس فانی دنیا کی رنگینیوں میں کھو کر عشقِ مجازی میں گرفتار ہو گیا تھا، پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی یاد بھلائے شام و سحر عشقِ مجازی کی گمراہیوں میں بسر کر رہا تھا بظاہر ایامِ زندگی بڑے ہی حسین اور رنگین گزر رہے تھے۔ ایک روز مجھے یہ قیامت خیز خبر ملی کہ اس کے گھر والوں نے اس کی شادی کہیں اور کر دی ہے۔ اس کے بعد میری زندگی تو گویا ماتم کدہ بن کر رہ گئی، اس کی یادیں بدن کو درد اور آنکھوں کو رت جگا دے گئیں، ساری ساری رات اسی کی یاد میں جاگ کر گزار دیتا، عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر آخرت کے ساتھ ساتھ، اپنی دنیا بھی داؤ پر لگانے میں مصروف ہو گیا اور بالآخر میرا بھی انجام وہی ہوا جو عشقِ مجازی میں شیطان کے ہاتھوں کھلونا بننے والے سینکڑوں ناکام و نامراد عاشقوں کا ہوا کرتا ہے عشق کی آگ بجھانے اور ماضی کی تلخ یادوں کو دل سے بھلانے کی خاطر میں نے نشے کا سہارا لینا شروع کر دیا۔ عشق میں ناکامی کی وجہ سے میرے ہوش و حواس کھو چکے تھے، نشے کی ایسی لت پڑ چکی تھی کہ میں چرس، افیون، شراب، ہیروئن، صمد بونڈ، پیٹرول اور نشہ آور انجکشن جیسی مہلک منشیات کا عادی بن گیا۔ اپنے ناسدگان میں قلبی سکون پانے کی خاطر شاید ہی کوئی نشہ ہو جو میں نے نہ کیا ہو۔ زندگی سے اس قدر مایوس اور بیزار ہو چکا تھا کہ

مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ میں نے کئی بار خودکشی کرنے کی بھی کوشش کی اور اس کی تکمیل کی خاطر ڈیٹول، پیٹرول اور تیزاب تک پیا لیکن سانسوں کی گنتی ابھی پوری نہ ہوئی تھی اور یقیناً زندگی ابھی میرا مقدر تھی یہی وجہ ہے کہ ہر مرتبہ اپنے ارادے میں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ خیر! وقت کا مرہم آہستہ آہستہ میرے زخموں کو بھرتا رہا، ایک روزیوں ہی اپنے دوست کی دکان پر بیٹھا دل ہی دل میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نئی زندگی کی دعا مانگ رہا تھا، رب عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر قربان جاییے کہ اتنی نافرمانیوں کے باوجود اس نے مجھے رُسوانہ کیا اور میری جھولی گوہر مراد سے بھر دی، ہوا کچھ یوں کہ میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مشکبار مدنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی سے ہو گئی۔ ان کی میٹھی میٹھی باتیں سن کر میرے دل میں از سر نو جینے کی امنگ جاگ اٹھی اور یوں ان کی انفرادی کوشش کی برکت سے ۲۹ شعبان المعظم کو مجھے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ آنے کی سعادت حاصل ہو گئی۔ یہاں ہر سوسبز سبز عمامے والے عاشقانِ رسول کو دیکھ کر میرے سارے غم غلط ہو گئے میں خود کو ہلکا محسوس کرنے لگا اور ہاتھوں ہاتھ ۳۰ روزہ اجتماعی اعتکاف میں شریک ہو گیا۔ ان اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش اور دورانِ اعتکاف امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی محبت کی بدولت مجھ گناہگار کو بھی رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی، مدنی ماحول کی برکت سے میرے سر سے عشقِ مجازی کا بھوت اُتر گیا، دل سے برے خیالات کا خاتمہ ہو گیا، سر پر سبز سبز عمامہ شریف، بدن پر سنت کے مطابق مدنی لباس سجالیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پنج وقتہ نماز کا پابند بن گیا اور تادمِ تحریر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ مدنی مقصد کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے جذبے کے تحت مدنی کاموں میں مصروف ہوں۔

چھوڑیں بدستیاں، اور نشے بازیاں  
چامِ الفت پین، قافلے میں چلو

اے شرابی تو آ، آ جُواری تو آ  
 سب دُھرنے چلیں، قافلے میں چلو  
 صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### صدیق اکبر کا اسلام کی دعوت دینے کا انداز

حضرت سیدنا ابن اسحاق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسلام لاتے ہی اس کا اظہار بھی فرمادیا نیز اس کی دعوت دینا بھی شروع کر دی۔ چونکہ آپ اپنی قوم میں نہایت ہی نرم دل، لوگوں کے دکھ درد میں شریک ہونے والے اور سب کی پسندیدہ شخصیت تھے اور آپ قریش کے حسب و نسب اور ان کی ہر اچھائی برائی سے اچھی طرح واقف تھے، آپ ایک مشہور اور خوش اخلاق تاجر بھی تھے، قریش کے تمام چھوٹے بڑے لوگ علمی و تجارتی خوبیوں نیز پاکیزہ صحبت کے سبب آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے تو آپ ان پر انفرادی کوشش کرتے، اسلام کی خوبیاں بیان فرماتے اور انہیں اسلام کی دعوت دیتے۔“ اس طرح آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے پاس آنے والوں میں سے کئی معتمد حضرات پر انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی اسلام میں داخل کر لیا۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۹۱)

### عبادت و ریاضت دیکھ کر قبول اسلام

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ابتدائے اسلام میں اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی تھی، جہاں وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھا کرتے تھے، لوگ آپ کے اس روح پرور منظر کو دیکھ کر آپ کے آس پاس اکٹھے ہو جاتے، آپ کی تلاوت قرآن، عبادت و ریاضت اور خوف خدا میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا رونا لوگوں کو بہت متاثر کرتا تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس عمل کے سبب کئی لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۹۲)

## اسلام کی طاقت بے مثال طاقت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور حمایت کا جذبہ سب سے پہلے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے دل میں پیدا فرمایا اور اسلام کی سچی محبت سے پوری دنیا کے انسانوں سے قبل انہی کا قلب صافی آشنا ہوا تھا، انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دین اسلام اور مسلمانوں کی طاقت بڑھانے کے لیے جو کوششیں کی وہ اس حقیقت کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اگر خلوص قلب سے ایمان کے ساتھ تعلق قائم کر لیا جائے تو اس صفت کے حامل شخص کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے سامنے جھکا نہیں سکتی، اسلام کی طاقت بے مثال طاقت ہے اسے قبول کرنے والا اگر دل میں جذبہ صادق رکھتا ہو تو وہ بھی بے پناہ طاقت کا حامل ہو سکتا ہے آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی بے مثال سیرت ہمارے سامنے موجود ہے جس میں آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے اپنے اقوال و افعال دونوں کے ذریعے تبلیغ اسلام کا پرچم بلند فرمایا اور یہ قیامت تک ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔

## صدیق اکبر کے والدین کریمین

## آپ کے والد کا تعارف

آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے والد محترم کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر قرشی تیمی اور کنیت ابو قحافہ ہے۔ فتح مکہ کے روز اسلام لائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بیعت کی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے اور ان کے وارث ہوئے، اسلام میں کسی خلیفہ کے بطور والد وارث بننے کا سب سے پہلے انہیں اعزاز حاصل ہوا۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے خلافت فاروقی میں وفات پائی۔

(تہذیب الاسماء واللغات للنووی، باب العین والثناء المثلثة، ج ۱، ص ۲۹۶ تا ۲۹۷)



## آپ کے والد کا قبولِ اسلام

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فتح مکہ سے قبل شہر کے باہر وادی ذی طوی میں ٹھہرے ہوئے تھے، حضرت سیدنا ابوقحافہ عثمان بن عامر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی سب سے چھوٹی بیٹی سے کہا: ”اے بیٹی! مجھے جبل ابوقبیس پر لے چلو۔“ چھوٹی بچی سے اس لیے کہا کہ اس وقت آپ کی نظر تقریباً زائل ہو چکی تھی، دونوں پہاڑ پر چڑھے تو آپ نے پوچھا: ”بیٹی! تمہیں کیا نظر آ رہا ہے؟“ بچی نے کہا: ”بابا! شہر کے باہر ایک قافلہ ہے۔“ بولے: ”کیا یہ کوئی لشکر ہے؟“ بچی بولی: ”ایک آدمی نظر آ رہا ہے جو قافلہ کے آگے پیچھے آ جا رہا ہے۔“ کہنے لگے: ”بیٹی یہ لشکر کا سپہ سالار ہے۔“ بچی کہنے لگی: ”بابا! اب قافلہ منتشر ہو گیا ہے۔“ بولے: ”بیٹی مجھے جلدی سے گھر لے چلو۔“ بچی آپ کو لے کر گھر کی طرف چل دی۔ نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شہر میں فاتحانہ داخل ہوئے اور مسجد حرام میں تشریف فرما ہوئے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد حضرت سیدنا ابوقحافہ عثمان بن عامر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا آتِيهِ فِيهِ لِعَنَى ابوبكر! ان کو گھر ہی میں رہنے دیتے ہم خود ان کے پاس جاتے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا:

”يَا رَسُولَ اللَّهِ! هُوَ أَحَقُّ أَنْ يَمْشِيَ إِلَيْكَ مِنْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَيْهِ لِعَنَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوں نہ کہ آپ ان کے پاس تشریف لے جائیں۔“ چنانچہ سرکارِ رسولِ اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد کو اپنے سامنے بٹھایا اور ان کے سینے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: ”اسلام قبول کرو۔“ اتنا فرمانا تھا کہ وہ بے ساختہ کلمہ پڑھنے لگے اور دائرہ

اسلام میں داخل ہو گئے۔

(مسند امام احمد، حدیث اسماء بنت ابی بکر، الحدیث: ۲۳۰۲۳، ج ۱۰، ص ۲۴۴)

## آپ کی والدہ کا تعارف

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ محترمہ کا نام سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ اور کنیت ”اُمُّ الْخَيْر“ ہے۔ یہ لفظاً اور معنی دونوں طرح اُم الخیر یعنی بھلائی کی اصل ہی ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد کے چچا کی بیٹی ہیں۔ ابتدائے اسلام میں ہی خاتم المرسلین، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بیعت کر کے مشرف بہ اسلام ہو گئیں تھیں، پھر مدینہ منورہ میں ہی اسلام پر دنیا فانی سے تشریف لے گئیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال حضرت سیدنا ابو قحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پہلے جمادی الثانی سن ۱۳ ہجری میں ہوا۔

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳، ص ۱۴، الاصابة فی تمييز الصحابة، کتاب النساء، وفصل فیمن عرف بالکنیة، حرف الخاء المعجمة، ج ۸، ص ۳۸۶، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۴۳)

## آپ کی والدہ کا قبول اسلام

آغاز اسلام میں جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کی تعداد اڑتیس ہو گئی تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اعلان و اظہار اسلام کے لئے اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کو خطبہ اسلام دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے۔ مشرکین مکہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھلا دعوت اسلام دیتے دیکھا تو ان کا خون کھول اٹھا اور وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے مسلمانوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی نہایت ہی بری طرح تکالیف پہنچائیں کہ آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا، نیز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بے ہوش ہو گئے۔ آپ کی والدہ اور اُم جلیل بنت خطاب یہ دونوں آپ کو سہارا دے کر سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں لے گئیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میری والدہ آپ

کی خدمت میں آئی ہیں ان کا اپنے والدین کے ساتھ رویہ بہت اچھا ہے۔ آپ عظیم ہستی ہیں میں چاہتا ہوں آج یہ یہاں سے محروم نہ جائیں لہذا آپ ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں دولت ایمان سے سرفراز فرمائے، مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ سے انہیں دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمائے گا۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے دعا فرمائی اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ وہ مشرف بہ اسلام ہو گئیں۔

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹، البداية والنهاية، تسمية ابی بكر وطلحة، ج ۲، ص ۳۶۹)

### تصدیق کے سبب بخش دیا گیا

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ایمان لانے کا تفصیلی واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رات کے ابتدائی حصہ میں اپنی والدہ محترمہ کے ساتھ سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کچھ گفتگو فرمائی، رات طویل ہو گئی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ سو گئیں۔ جب انہوں نے لوٹنے کا ارادہ کیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے استفسار فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہے؟“ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں تو خیریت سے ہوں مگر یہ میری ماں ہے، اس کے بغیر میرا چارہ نہیں، اے تمام لوگوں کے سردار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ ان کے لئے دعا فرمائیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو اسلام کی توفیق عطا فرمادے۔“ پس آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے ہاتھوں کو کشادہ کیا، ہونٹوں سے دھیمی دھیمی آواز نکالی اور ان کے لئے دعا کی تو وہاں موجود ایک صحابی رسول کا کہنا ہے کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ کو حالت نیند میں کلمہ شہادت پڑھتے سنا۔“ اور جب وہ بیدار ہوئیں تو بلند آواز سے پڑھا: ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ یعنی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور (حضرت سیدنا) محمد صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کے بندے

اور رسول ہیں۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ کو کلام رسول اللہ کی تصدیق کی وجہ سے بیداری سے پہلے ہی بخش دیا گیا۔  
(الروض الفائق، ص ۷)

## صدیق اکبر کی ازواج (بیویاں) اور اولاد

### ازواج کی تعداد

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ازواج کی تعداد چار ہے آپ نے دو نکاح مکہ مکرمہ میں کیے اور دو مدینہ منورہ میں۔

### پہلا نکاح اور اس سے اولاد

پہلا نکاح قریش کے مشہور شخص عبد العزی کی بیٹی ام قتیلہ سے ہوا بعض کے نزدیک اس کا نام ام قتلہ ہے، یہ قریش کے قبیلہ بنو عامر بن لوی سے تعلق رکھتی تھی۔ اس سے آپ کے ایک بڑے بیٹے حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ایک بیٹی حضرت سیدتنا اسماء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پیدا ہوئیں۔

### دوسرا نکاح اور اس سے اولاد

دوسرا نکاح ام رومان (زینب) بنت عامر بن عویمیر سے ہوا یہ قبیلہ فراش بن غنم بن کنانہ سے تعلق رکھتی تھیں، ان سے ایک بیٹے حضرت سیدنا عبد الرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ایک بیٹی ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پیدا ہوئیں۔ حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات کو عمرہ کے لیے لے کر جانے والے یہی حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تھے۔

### جو حور عین کو دیکھنا چاہے۔۔۔!

حضرت سیدتنا ام رومان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا وصال ۶ سن ہجری میں ہوا۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال ہوا تو

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تدفین میں شریک تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی قبر انور میں داخل ہوئے اور ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: ”جو حور عین میں سے کسی عورت کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔“ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دور میں انتقال فرمایا، تذکرۃ القاری میں ہے کہ پہلا قول اصح ہے یعنی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک دور میں ہی انتقال فرمایا۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۳۹۳)

### تیسرا نکاح اور اس سے اولاد

تیسرا نکاح حبیبہ بنت خارجہ بن زید سے ہوا، ان سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت سیدتنا ام کلثوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پیدا ہوئیں۔

### چوتھا نکاح اور اس سے اولاد

چوتھا نکاح سیدتنا اسماء بنت عمیس سے ہوا یہ حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ تھیں، جنگ موتہ میں شام کے اندر حضرت سیدنا جعفر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت ہوگئی تو ان سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نکاح کر لیا۔ جب یہ نبی کریم رُفَّ رَجِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حج کا سفر کرتے ہوئے ۲۵ ذوالقعدہ کو ذوالخليفة میں پہنچیں تو آپ کے بیٹے محمد کی ولادت ہوگئی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی ساتھ ہی تھے، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے ارشاد فرمایا: ”غسل کر کے حج کے ارکان ادا کرتی رہو، ہاں کعبے کا طواف نہ کرنا (کیونکہ طواف کے لیے یقیناً مسجد حرام میں داخل ہونا پڑے گا اور نفاس والی عورت کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے) آپ وہ پہلی خاتون ہیں جنہیں اسلام میں یہ شرعی مسئلہ درپیش آیا یوں قیامت تک یہ مسئلہ آپ کے سبب سے نافذ ہو گیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی پاک دامنی کی شہادت خود حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دی۔ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دنیا سے

پردہ فرمایا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے آپ سے نکاح کر لیا، اس طرح آپ کے بیٹے محمد کی پرورش حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے فرمائی۔ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۲۶۶)

### اولاد کا تذکرہ فضیلت سے خالی نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولاد کا تذکرہ اگرچہ سیرت کے لوازمات میں سے نہیں، مگر جب کسی کا نسب بیان کیا جائے تو اولاد کی طرف ذہن مائل ہو ہی جاتا ہے کہ اولاد کا تذکرہ بھی فضیلت سے خالی نہیں، کیونکہ اولاد کا نیک ہونا بھی والدین کی سرفرازی، عزت و عظمت اور فخر کا باعث ہوتا ہے۔ جبکہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد اور خود آپ کے خصائص میں یہ بھی ہے کہ آپ کی چار پشتیں متواتر دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت سے فیض یافتہ ہیں اور انہیں شرف صحابیت حاصل ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اولاد کی تعداد چھ ہے، تین بیٹیاں اور تین بیٹے۔ تفصیل درج ذیل ہے:

### پہلے بیٹے، سیدنا عبد اللہ بن ابی بکر

یہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں، قدیم الاسلام اور صحابی رسول بھی ہیں۔ مکہ، حنین اور طائف کی فتوحات میں سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ رہے ہیں۔ ہجرت نبوی میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قریش کی دن بھر کی خبریں رات کو غار ثور میں پہنچاتے رات غار میں گزار کر صبح ہی صبح اندھیرے میں مکہ آجاتے۔ سفر ہجرت کا رہبر عبد اللہ بن اریقظ جب نبی اکرم نور مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مدینہ منورہ پہنچا کر واپس لوٹا اور آپ کو ان دونوں کے منزل مقصود پر پہنچنے کی اطلاع دی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عیال صدیقی کو لے کر مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ اور اپنے والد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کے دور خلافت میں وئیائے فانی سے دار آخرت تشریف لے گئے۔ غزوہ طائف میں ایک تیر لگنے سے زخمی ہوئے جسے أَبُو مَحْبَبٍ ثَقَفِي نے چلایا تھا، وہ زخم ٹھیک ہو گیا لیکن بعد میں پھر ہرا ہو گیا اسی سبب سے آپ

کی شہادت ہوئی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا انتقال شوال المکرم سن ۱۱ ہجری میں ہوا اور تر کے میں صرف سات دینار

چھوڑے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے اولاد کا سلسلہ نہیں چلا۔ (الاصابة في معرفة الصحابة، باب عبد الله بن ابي بكر، ج ۳، ص ۱۱،

الاصابة في معرفة الصحابة، عبد الله بن ابي بكر، ج ۳، ص ۲۳)

### دوسرے بیٹے، سیدنا عبد الرحمن بن ابی بکر

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، صلح حدیبیہ کے موقع پر ایمان لائے، ہجرت مدینہ کی سعادت بھی حاصل کی، کاتب وحی مقرر ہوئے، بہت ہی بہادر تھے اور جاہلیت اور دور اسلام دونوں میں ان کی بہادری کے واقعات بہت مشہور ہیں اور خصوصاً فتوحات شام میں ان کی جنگی مہارت اور جذبہ جہاد قابل ستائش ہے، عراق کا مشہور شہر بصرہ آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوا۔ جنگ بدر میں کفار کے ساتھ تھے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر اور ان کی والدہ سیدتنا ام رومان بنت بحار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمایا کہ دونوں اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے آپ کی والدہ نے بھی ہجرت کی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات ۵۳ سن ہجری میں مکہ مکرمہ کے ایک پہاڑ کے قریب ہوئی، آپ کی ہمیشہ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ کے جسد خاکی کو حرم کعبہ میں لائیں اور آپ کو وہیں دفن کیا گیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیٹے محمد بن عبد الرحمن نے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی اور ایمان سے مشرف ہوئے۔

### سیدنا عبد الرحمن بن ابی بکر کی سعادت مندی

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی علالت کے آخری ایام میں ترسواک استعمال فرمائی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی یہ سعادت مندی ہے کہ جو مسواک سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے استعمال فرمائی وہ آپ ہی کے پاس تھی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے وہ مسواک حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اشارہ نبوی کے مطابق لی اسے اپنے دانتوں سے نرم کیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت

میں پیش کی آپ نے خوب مسواک فرمائی اور اس سے زائد فرمائی جتنی عادت شریفہ تھی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دے دی، حضرت سیدتنا اُمّ المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ دنیا کے اس آخری دن میں اللہ عزوجل نے میرے لعاب دہن کو حضور اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لعاب دہن سے ملا دیا جو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آخرت کا پہلا دن تھا۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۲، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۲۲۶)

### تیسرے بیٹے، سیدنا محمد بن ابی بکر

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کنیت ابو القاسم ہے، اور قریش کے بڑے پار سالوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ولادت حجۃ الوداع کے موقع پر ہوئی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پرورش امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمائی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو مصر کا گورنر بنایا تھا مگر وہاں کا چارج سنبھالنے سے قبل حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وصال ہو گیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی انہیں عامل مصر بنایا تھا۔

### پہلی بیٹی، سیدتنا عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سگی بہن ہیں، آپ کی ولادت بعثت نبوی کے چوتھے سال ہوئی نیز نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ سے دس بعثت نبوی میں نکاح فرمایا یعنی نکاح کے وقت آپ کی عمر چھ سال تھی۔ آپ اُمّ المؤمنین یعنی تمام مسلمانوں کی ماں ہیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے یہ بھی ایک عظیم شرف ہے کہ آپ کی یہ بیٹی اُمّ المؤمنین ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضور نبی پاک، صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دیگر تمام ازواج کے مقابلے میں بہت لاڈلی تھیں

اور سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۱۲۰، ۹۴)



## حق مہر صدیق اکبر نے پیش کیا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غریب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور اسی سال سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کا شانہ نبوت میں رخصتی ہوئی اور بارگاہ رسالت میں آپ کے والد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بطور حق مہر ساڑھے بارہ اوقیہ یعنی کم و بیش پانچ سو درہم نذر کیے۔ حضور نبی پاک، صاحب لؤلؤاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک پیالہ دودھ سے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی دعوت و لیمہ فرمائی۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، ذکر اداء الصداق، الحدیث: ۶۷۷۳، ج ۵، ص ۶، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۶۹-۷۰، ملخصاً)

## علم و فضل میں سب سے بڑھ کر

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ ہونے کے باعث آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے علمی حوالے سے بھی بارگاہ رسالت سے کثیر فیض حاصل کیا، صحابیات میں سب سے بڑھ کر علم و فضل والی تھیں اور بڑے بڑے جید صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ بھی کئی مسائل میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ خصوصاً اسلامی بہنوں کے مسائل کو بیان کرنے کے حوالے سے تمام عالم اسلام پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا بہت بڑا احسان ہے۔

## آپ سے مروی احادیث مبارکہ

آپ سے مروی احادیث کی تعداد کم و بیش ۲۲۱۰ ہے ان میں سے تقریباً ۱۷۴ احادیث بخاری و مسلم کے درمیان متفق علیہ (یعنی امام بخاری و امام مسلم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا دونوں نے بیان کی) ہیں۔ جبکہ فقط صحیح بخاری میں ۵۴ اور صحیح مسلم میں ۶۹ احادیث ان کے علاوہ ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ۶۳ سال اور چند ماہ کی عمر میں سن ۷۵ ہجری میں انتقال فرمائیں۔

## اعتماد اور رازداری کی اعلیٰ مثال

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی لاڈلی زوجہ ہونے کے ساتھ

ساتھ رازدار بھی تھیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز وہ اپنے والدین سے بھی پوشیدہ رکھتی تھیں۔ چنانچہ، ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ فتح مکہ کے لیے روانگی کی غرض سے گیہوں چھان رہے تھیں اور نبی کریم رُوْفَ رَحِيم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو یہ معاملہ مخفی رکھنے کا حکم دیا تھا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے ان سے دریافت کیا: ”يَا بَنِيَّ! لِمَ تَصْنَعِينَ هَذَا الطَّعَامَ؟“ یعنی اے بیٹی! تم یہ کھانے کا سامان کیوں تیار کر رہی ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے پوچھا: ”اَيِّرِيْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ يَّعْزُو؟“ یعنی کیا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غزوے کا ارادہ رکھتے ہیں؟“ اس سوال پر بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا خاموش بیٹھی رہیں۔ اسی طرح صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے کئی سوالات پوچھے لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا بالکل خاموش بیٹھی رہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے اپنی بیٹی کی مسلسل خاموشی دیکھی تو سمجھ گئے کہ یہ تربیت یافتہ بیٹی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا راز بھی افشا نہیں کر سکتی۔ چنانچہ وہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ سے مطلوبہ معلومات حاصل کر لیں۔ (البدایة والنهاية، ج ۳، ص ۴۷۵)

### سیدتنا عائشہ صدیقہ کی برکت

ایک سفر میں سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا کا ہار مدینہ طیبہ کے قریب کسی منزل میں گم ہو گیا، سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس منزل پر پڑاؤ ڈالا تاکہ ہار مل جائے، نہ منزل میں پانی تھا نہ ہی لوگوں کے پاس، لوگ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے پاس حضرت سیدتنا عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا کی شکایت لائے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا کے پاس تشریف لائے، دیکھا کہ راحت العاشقین، امام المتقین صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا کی آغوش میں اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا پر سختی کا اظہار کیا لیکن

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنے آپ کو جنبش سے باز رکھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چشمان مبارکہ خواب سے بیدار ہو جائیں چنانچہ صبح ہو گئی اور نماز کے لئے پانی عدم دستیاب، اس وقت اللهُ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے لطف و کرم سے آیت تیمم نازل فرمائی اور لشکر اسلام نے صبح کی نماز تیمم کے ساتھ ادا کی حضرت سیدنا اسید بن حضیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ لِعِنِّي أَسَى أَوْلَادِ ابْنِ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ (مطلب یہ کہ مسلمانوں کو تمہاری بہت سی برکتیں پہنچی ہیں) سیدتنا عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد جب اونٹ اٹھایا گیا تو ہار اونٹ کے نیچے سے مل گیا۔ (گویا حکمت الہی یہی تھی کہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ہار گم ہو جانے کے سبب مسلمان ایسی جگہ ٹھہر جائیں جہاں پانی نہ ہو اور پھر رب کی طرف سے حکم تیمم نازل ہو اور تاقیامت مسلمانوں کے لئے آسانی اور سہولت مہیا کی جائے۔)

(صحیح البخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، الحدیث: ۳۳۳، ج ۱، ص ۱۳۳ ملخصاً)

### دوسری بیٹی، سیدتنا اسماء بنت ابی بکر

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سب سے بڑے بیٹے حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی سگی بہن ہیں اور آپ ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں، ہجرت کے موقع پر زاد سفر باندھنے کے لیے کوئی کپڑا نہ تھا آپ نے ہی اپنے کمر بند کے دو ٹکڑے کر کے باندھا تھا اس وقت سے آپ ذَاتُ النَّطَاقِيْنَ کے لقب سے مشہور ہو گئیں۔ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان سے مکہ مکرمہ میں نکاح کیا جس سے متعدد اولاد ہوئی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے سو سال عمر پائی آخری عمر میں بینائی جاتی رہی اور مکہ مکرمہ میں وصال ہوا۔ آپ کے بیٹے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے شہنشاہ مدینہ قرار قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی اور مقام صحابیت پر فائز ہوئے۔

## تیسری بیٹی: سیدتنا ام کلثوم

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سب سے چھوٹی بیٹی ہیں، آپ اپنی والدہ حبیبہ بنت خارجه بن زید کے پیٹ میں تھیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وصال ہو گیا اور بوقت وصال آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہی کی پیدائش کی بشارت اور وراثت کی وصیت فرمائی تھی<sup>(۱)</sup> اور یوں صدیق اکبر کی وفات کے بعد ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ حضرت سیدتنا ام کلثوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نکاح کیا۔

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۲۶۷)

## فصل در فضل صحابی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گھرانے کو ایک ایسا شرف حاصل ہوا جو اس گھرانے کے علاوہ کسی اور مسلمان گھرانے کو حاصل نہیں ہوا۔ ان کا شرف یہ تھا کہ وہ خود بھی صحابی، ان کے والد بھی صحابی، ان کے بیٹے بھی صحابی اور پھر ان کے پوتے بھی صحابی، ان کی بیٹیاں بھی صحابیات، ان کے نواسے بھی صحابی۔

## والد اور اولاد دونوں صحابی

حضرت سیدنا موسیٰ بن عقبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم صرف چار ایسے افراد کو جانتے ہیں جو خود بھی مشرف بہ اسلام ہوئے اور شرف صحابیت پایا اور ان کے بیٹوں نے بھی اسلام قبول کر کے شرف صحابیت حاصل کیا۔ ان چاروں کے نام یہ ہیں: (۱) ابو قحافہ عثمان بن عمر (۲) ابوبکر عبد اللہ بن عثمان (۳) عبد الرحمن بن ابی بکر (۴) اور محمد بن عبد الرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔

(المعجم الكبير، نسبة ابی بکر الصديق واسمه، الحديث: ۱، ج ۱، ص ۵۴)

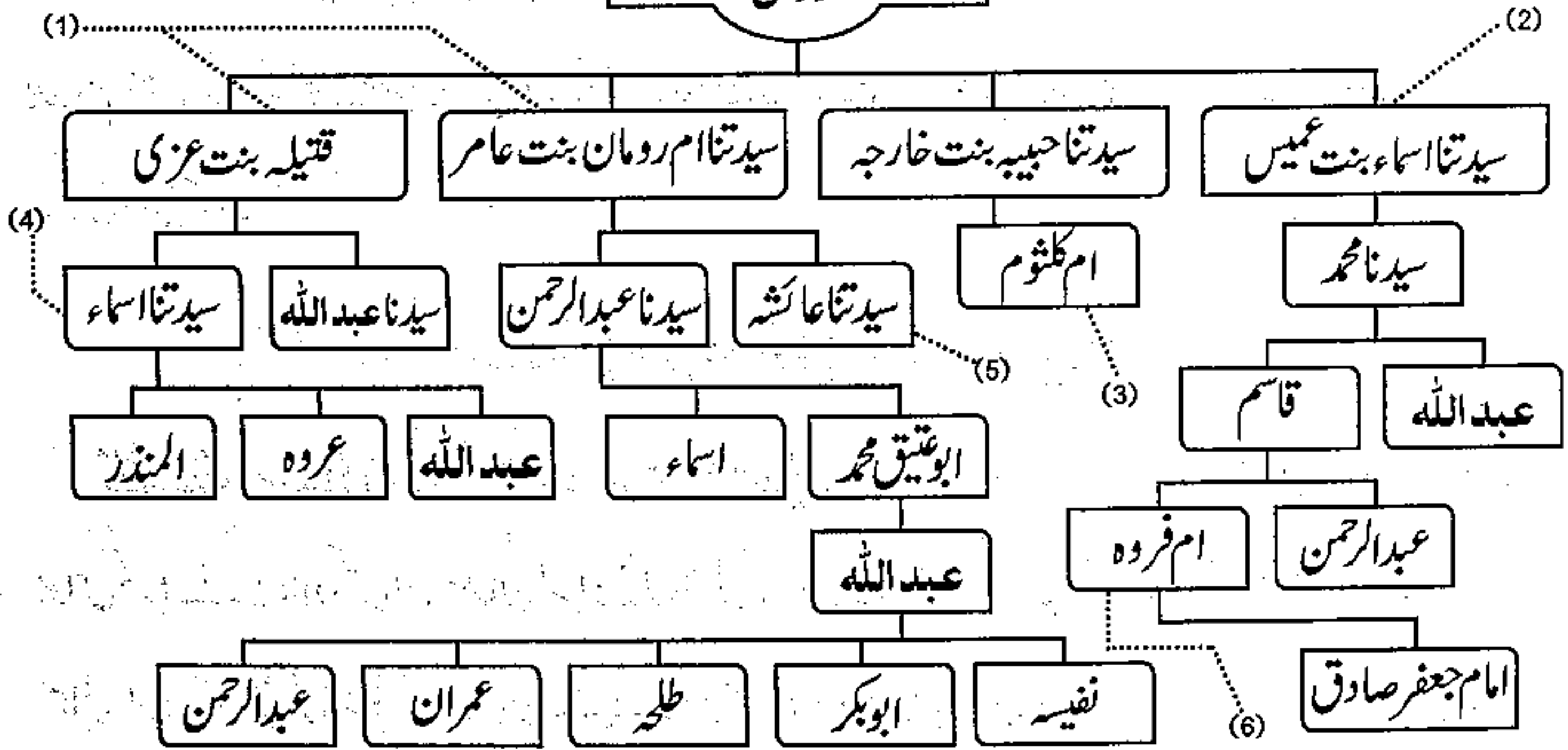
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

(۱)..... تفصیلی واقعہ اسی کتاب کے موضوع ”کرامات صدیق اکبر“ کرامت نمبر ۲ صفحہ ۵۳۶ پر ملاحظہ کیجئے۔

## شجرہ خانہ صدیق اکبر

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ازواج



(1)..... ان دونوں سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے زمانہ جاہلیت میں جبکہ بقیہ دو ازواج سے زمانہ اسلام

میں نکاح فرمایا تھا، قتیلہ بنت عزی نے قبول اسلام نہیں کیا تھا اس لیے آپ نے اسے طلاق دے دی تھی۔

(2)..... آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پہلے حضرت سیدنا جعفر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نکاح میں تھیں اُن کی شہادت کے بعد امیر المؤمنین

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ سے نکاح فرمایا اور اُن کے انتقال کے بعد امیر المؤمنین حضرت

سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ سے نکاح فرمایا۔

(3)..... ان سے عشرہ مبشرہ کے صحابی حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نکاح فرمایا تھا۔

(4)..... ان سے عشرہ مبشرہ کے صحابی حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نکاح فرمایا تھا۔

(5)..... آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا زوجہ رسول اللہ اور تمام مسلمانوں کی ماں ہیں۔

(6)..... ان سے حضرت سیدنا امام محمد باقر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نکاح فرمایا۔

## صدیق اکبر کی اہل بیت سے رشتہ داری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ پیارے صحابی ہیں جو نبی پاک صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ سفر و حضر میں ہر وقت ساتھ ہوتے تھے، اور ہر وقت جلوہ محبوب ان کے پیش نظر ہوتا تھا، اسی طرح دیگر تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ بھی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت سے اپنے قلوب کو تروتازہ رکھا کرتے تھے۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی  
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی اسی عشق و محبت سے معمور حیات طیبہ کو آج ساری دنیا کے مسلمان اپنی حیات کے لیے معیار سمجھتے ہیں اور اسی منور شاہراہ پر چلتے ہوئے جنت کی طرف گامزن ہیں۔ اور عشاق تو سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نعلین مبارک کے بارے میں بھی یہ والہانہ جذبات رکھتے ہیں:

جو سر پہ رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور  
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

جب سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نورانی تلوؤں کو چومنے والی نعلین شریفین کا یہ ادب و احترام ہے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اہل بیت اطہار جو کہ سرور کون و مکاں، وارث زمین و آسمان، محبوب رب دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا خون مبارک ہیں ان کا ادب و احترام اور ان سے عقیدت و محبت کا کیا عالم ہوگا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ وَآلِهِ وَرَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ اٰہل بیت اطہار کی بارگاہ میں نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی

زہرا ہے کلی جس میں حسین۔ اور حسن پھول

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ سے لے کر اپنی وفات تک کبھی بھی اہل بیت کی خدمت میں کمی نہ آنے دی، بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہل بیت سے یہ خصوصی محبت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں بھی منتقل ہوتی رہی اور یوں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہل بیت سے مضبوط رشتہ داری قائم ہوگئی۔ اس رشتہ داری کی ابتداء آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ہی فرمائی تھی، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

### (1) سیدتنا عائشہ صدیقہ کا رسول اللہ سے عقد مبارک

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی لاڈلی شہزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ۱۰ بعثت نبوی، شوال المکرم کے مہینے میں اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کیا۔ اس وقت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چھ سال تھی۔ نکاح کے تین سال بعد شوال المکرم ہی کے مہینے میں ۹ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کا شانہ اقدس میں رخصتی ہوئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ۹ سال اور پانچ ماہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت حاصل رہی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(تہذیب التہذیب، من اسنہ عبد اللہ، ج ۲، ص ۲۹۸، سیرت سید الانبیاء، ص ۱۲۰)

### (2) رسول اللہ اور صدیق اکبر ہم زلف

سرکار والا تبار، ہم بیکسوں کے غم خوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام المؤمنین حضرت سیدتنا میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ دونوں والدہ کی طرف سے بہنیں تھیں، ان کی والدہ محترمہ کا نام ”ہند بنت عوف“ ہے اور انہیں ”خولہ بنت عوف“ بھی کہا جاتا ہے۔ یوں اس مبارک رشتے سے اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہم زلف ہوئے۔

..... سیدتنا میمونہ بنت ہند بنت عوف۔ زوجہ رسول اللہ

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ج ۸، ص ۱۰۳، ۲۲۳)

..... سیدتنا اسماء بنت ہند بنت عوف۔ زوجہ صدیق اکبر

### (3) صدیق اکبر کے نواسے رسول اللہ کے بھتیجے

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نواسے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بھتیجے ہیں، کیوں کہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پھوپھی اور حضرت سیدنا

عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دادی حضرت سیدتنا صفیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں۔

..... عبد اللہ بن عبد المطلب۔۔۔ صفیہ بنت عبد المطلب۔

..... عبد اللہ بن اسماء بنت ابی بکر الصدیق۔

..... عبد اللہ بن زبیر بن صفیہ بنت عبد المطلب۔

### (4) سیدتنا خدیجہ الکبریٰ صدیق اکبر کے نواسے کی پھوپھی دادی

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زوجہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت

سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نواسے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پھوپھی دادی ہیں اور

یوں سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دور شہتے ہوئے:

حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے زوج ہونے کی وجہ سے پھوپھی دادی ہوئے اور حضرت سیدتنا صفیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهَا کے بھتیجے ہونے کی وجہ سے چچا ہوئے۔

..... عبد اللہ بن زبیر بن صفیہ بنت عبد المطلب۔



..... عبد اللہ بن زبیر بن عوام بن خویلد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

..... اُمّ المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ (سیر اعلام النبلاء، عبد اللہ بن زبیر، ج ۴، ص ۲۶۲)

### (5) سیدنا صدیق اکبر کے نواسے سیدنا امام حسن کے داماد

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نواسے یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جن کی والدہ حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں یہ حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے داماد محترم ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیٹی حضرت سیدتنا اُمّ الحسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ ہیں۔ لہذا ان سے ہونے والی اولاد اپنے والد کی طرف سے ”صدیقی“ اور والدہ کی طرف سے ”علوی وفاطمی وحسنی“ ہے۔

### (6) سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا صدیق اکبر کے بیٹے میں رشتہ داری

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے حضرت سیدنا محمد بن ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں جن کی والدہ حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وصال کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نکاح فرمایا۔ چنانچہ،

..... حضرت سیدنا محمد بن ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سوتیلے بیٹے ہوئے۔

البتہ ان سے ہونے والی تمام اولاد صدیقی ہی کہلائے گی۔

..... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وہ اولاد جو حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ہے جیسے حضرت سیدنا امام حسن و حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وغیرہ، یہ تمام حضرت سیدنا محمد بن ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سوتیلے بہن بھائی ہوئے۔

..... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو بیٹے حضرت سیدنا عون اور حضرت سیدنا یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں، یہ دونوں حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخیافی یعنی ماں شریک بھائی ہوئے اور والد کی طرف سے علوی کہلائیں گے۔

..... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دیگر ازواج سے ہونے والی اولاد اور حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہونے والی اولاد علاقائی یعنی باپ شریک بہن بھائی ہوئے اور والد کی طرف سے علوی کہلائیں گے۔

### (7) سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا صدیق اکبر دونوں کی رشتہ داری

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثر اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے صاحب زادے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا شہر بانو رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ دونوں آپس میں سگی بہنیں تھی۔ یعنی سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کی بہویں آپس میں سگی بہنیں تھیں۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں حضرت سیدنا حریث بن جابر جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاہ ایران یزدجرد بن شہریار کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجی تو آپ نے ان میں سے بڑی بیٹی کا نکاح اپنے بیٹے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیا اور چھوٹی بیٹی کا نکاح حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرما دیا۔ ان سے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔ یوں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے حضرت سیدنا محمد بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثر اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بیٹے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم زلف ہوئے۔

(باب الانتساب والالقب والاعقاب، ابناء علی، العلویة الجعفریة والعقبیة، ج ۱، ص ۲۲)

## سیدنا شہر بانو کے نام کی وجہ تسمیہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے جب اپنے بیٹے امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نکاح فرمادیا تو ان کو مبارک باد دینے کے لیے ان دونوں کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا کہ ان کا نام کیا ہے؟ عرض کیا: ”كَيْتِهَانَ بَانُو“ فرمایا: ”اس کا کیا مطلب ہے؟“ عرض کیا: ”سَيِّدَةُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ یعنی دنیا و آخرت کی سردار۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”سَيِّدَةُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ یعنی دنیا و آخرت کی سردار تو رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بیٹی فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں۔ پھر ان کا نام تبدیل کر کے سَيِّدَةُ الْبَلَدَةِ یعنی ”شہر بانو“ رکھ دیا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اسی نام سے مشہور ہو گئیں۔

(باب الانساب والالقب والاعقاب، ابناء علی، العلویة الجعفریة والعقبیة، ج ۱، ص ۲۲)

## (8) حضرت سیدنا امام جعفر صادق کا نسب

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ محترمہ کا اسم گرامی حضرت سیدتنا ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہے۔ جبکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد گرامی کا اسم مبارک حضرت سیدنا امام محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہے۔ یوں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ والدہ کی طرف سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور والد کی طرف سے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے جا ملتے ہیں۔ یعنی آپ والدہ کی طرف سے ”صدیقی“ اور والد کی طرف سے ”علوی وفاطمی“ ہیں۔

..... سیدنا جعفر بن ام فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق۔

..... سیدنا جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی المرتضیٰ۔

(اللیاب فی تہذیب الأنساب، باب الصادق النہمة والالف، ج ۲، ص ۲۱، شرح العقائد، ص ۳۲۸)

## (9) سیدنا امام حسین سیدنا صدیق اکبر کے داماد

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پوتی یعنی حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی بیٹی حضرت سیدتنا حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ ہیں۔ یوں حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے داماد محترم ہوئے۔ لہذا ان سے ہونے والی اولاد اپنے والد کی طرف سے ”علوی وفاطمی“ اور والدہ کی طرف سے ”صدیقی“ ہے۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، تسمية نساء اللواتی — الخ، ج ۸، ص ۳۲۲ ملخصاً)

## خاندان صدیق اکبر اور خاندان اہل بیت میں محبت کا انوکھا انداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خاندان اور اہل بیت میں محبت کا ایک ایسا انوکھا انداز بھی دیکھنے میں آیا جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ان دونوں مبارک خاندانوں میں ظاہری رشتہ داری کے علاوہ بہت ہی گہری الفت و محبت کا باطنی رشتہ بھی قائم تھا وہ یوں کہ ان دونوں خاندانوں کے کئی افراد کے نام مشترک یعنی ایک ہی جیسے تھے اور اس بات کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جب کوئی اپنے بچوں کے نام رکھتا ہے تو عموماً ان لوگوں کے نام پر رکھتا ہے جو اسے بہت ہی زیادہ پسند ہوں اور ان لوگوں کے نام پر نام رکھنے سے بچتا ہے جو اسے ناپسند ہوں۔ خاندان صدیق اکبر اور خاندان اہل بیت میں محبت کے اس انوکھے انداز کو ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اپنا نام ”عبد اللہ“ اور آپ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام بھی ”عبد اللہ“ ہے۔ اسی طرح حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے ایک بیٹے کا نام بھی ”عبد اللہ“ ہے اور حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بھی ایک ایک بیٹے کا نام ”عبد اللہ“ ہے۔

(2) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے کا نام ”محمد“ ہے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے ایک بیٹے کا نام ”محمد“ ہے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیٹے حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے کا نام بھی ”محمد“ ہے۔

(3) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے کا نام ”عبدالرحمن“ ہے۔ اسی طرح حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے کا نام بھی ”عبدالرحمن“ ہے۔

(4) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نواسے کا نام ”قاسم“ ہے اور حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے کا نام ”قاسم“ ہے۔

(5) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سب سے چھوٹی بیٹی کا نام ”اُمّ کلثوم“ ہے۔ جبکہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی دو بیٹیوں کا نام ”اُمّ کلثوم“ ہے۔

(6) حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک بیٹے کا نام ”ابوبکر“ ہے اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے ایک بیٹے محمد اصغر کی کنیت ”ابوبکر“ ہے۔

(ملخص از سوانح کربلا، ص ۱۲۶)

کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی

زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

اہل سنت کا ہے پیرا پار اصحاب حضور

نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی (۴)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



## صدیق اکبر کے بھائی

کتب سیر و احادیث میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے صرف دو بھائیوں کا اجمالاً تعارف ملتا ہے۔ چنانچہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پوچھا گیا: ”آپ کے والد ابو بکر کا نام کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”عبد اللہ“ عرض کیا: ”لوگ تو آپ کو عتیق کہتے ہیں؟“ فرمایا: ”میرے دادا ابو قحافہ کے تین بیٹے تھے۔ آپ نے ان کے نام عتیق، معتیق، اور معتق رکھے۔“

(المعجم الكبير، نسبة ابي بكر الصديق واسمه، الحديث: ۶، ج ۱، ص ۵۳)

## صدیق اکبر کی بہنیں

### پہلی بہن، سیدتنا أم فروہ بنت ابی قحافہ

یہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پہلی سوتیلی بہن ہیں اور ان کی والدہ کا نام ہند بنت نقید بن بکیر بن عبد بن قُصَی ہے۔ ان سے تین بیٹے محمد، اسحاق اور اسماعیل اور دو بیٹیاں حبابہ اور قریبہ پیدا ہوئیں۔

### دوسری بہن، سیدتنا قریبہ بنت ابی قحافہ

یہ بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سوتیلی بہن تھیں اور ان کی والدہ بھی ہند بنت نقید بن بکیر بن عبد بن قُصَی ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کا نکاح حضرت سیدنا قیس بن سعد بن عبادہ بن ولیم الساعدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کیا لیکن ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

### تیسری بہن، سیدتنا أم عامر بنت ابی قحافہ

یہ بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سوتیلی بہن تھیں اور ان کی والدہ بھی ہند بنت نقید بن بکیر بن عبد بن قُصَی ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کا نکاح حضرت سیدنا عامر بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کیا جن سے صرف ایک بیٹی ضعیفہ پیدا ہوئی۔

(الطبقات الكبرى، تسمية النساء المسلمات البایعات بن قريش، ج ۸، ص ۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

دوسرا باب

# اصناف صدیقی کا کرم

بہادری، سخاوت، مختلف علوم، تقویٰ، فرائض، دعا، سیرتیں وغیرہ



## صدیق اکبر کے اوصاف حمیدہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ عقل مندی جہاں انسان کی روشن ضمیری کا باعث بنتی ہے وہاں بعض دفعہ اسے غلط راہوں پر بھی گامزن کر دیتی ہے، لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ خاص فضل و کرم اور احسان تھا کہ وہ اپنے گرد پھیلی ہوئی گمراہیوں، غلط رسوم و رواج، اخلاقی و معاشرتی برائیوں اور اپنی قوم کے ناروا سلوک سے ہمیشہ دامن کشاں رہے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اخلاقِ رذیلہ سے پاک صاف ہونے کے ساتھ ساتھ اوصاف حمیدہ سے بھی متصف تھے، بلند اخلاق، عالی کردار، سلامت رو، ملنسار، وعدے کے سچے، عہد کے پکے اور نہایت ہی ایماندار تاجر تھے، آپ کے تمام دوست، احباب، رشتہ دار آپ کے محاسن و کمالات کا برملا اعتراف کرتے تھے اور انہی خوبیوں کی بنا پر مکہ مکرمہ اور اس کے قرب و جوار میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو محبت و عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تمام خصائل کے جامع تھے۔ چنانچہ،

### تین سوساٹھ خصائل

حضرت سیدنا سلیمان بن یسار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اچھی خصلتیں تین سوساٹھ ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی ذات میں ایک خصلت پیدا فرمادیتا ہے اور اسی کے سبب اسے جنت میں بھی داخل فرمادیتا ہے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا میرے اندر بھی ان میں سے کوئی خصلت موجود ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! تمہارے اندر تو ساری خصلتیں موجود ہیں۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۰۳)

### پیر کامل اور مرید کامل

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلِيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ ”فتاویٰ رضویہ شریف“ میں

فرماتے ہیں: ”اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ پوری کائنات میں مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جیسا نہ کوئی

بیر ہے اور نہ ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسا کوئی مرید۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱، ص ۳۲۶)

عقل ہے تیری سپر، عشق ہے شمشیر تری  
میرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تری  
مَا سِوَا اللهِ کے لئے آگ ہے تکبیر تری  
تو مسلمان ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری  
کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں  
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کی صفت و پاکدامنی

### شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زمانہ جاہلیت میں بھی عربوں میں رائج متعدد عیوب اور اخلاقی بے راہ رویوں سے مکمل طور پر بچے ہوئے تھے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نفیس فطرت میں ہی ایسی غلیظ چیزوں کی نفرت بسی ہوئی تھی، خصوصاً شراب جیسی اُمّ الخبائث شے کو آپ نے کبھی ہاتھ نہ لگایا۔ چنانچہ،

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ نے زمانہ جاہلیت میں بھی شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا اور آپ نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں شراب پی اور نہ ہی

زمانہ اسلام میں۔

(معرفة الصحابة لابی نعیم، معرفة نسبة الضدیق، ج ۱، ص ۵۸)

## شراب سے سخت نفرت ہوگئی

ایک مرتبہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو شراب کے نشے میں مدہوش تھا، وہ گندگی میں اپنا ہاتھ ڈالتا اور اسے اپنے منہ کے قریب کرتا جب اس کی بدبو محسوس ہوتی تو دور کر دیتا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اسے معلوم ہی نہیں کہ یہ کیا کر رہا ہے؟“ بس اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شراب سے سخت نفرت ہوگئی اور اسے اپنے اوپر حرام کر لیا۔

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۸۸، ج ۱۱، ص ۲۶، حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۱۰۱۲۰، ج ۷، ص ۱۸۳)

## عزت وغیرت کی حفاظت

حضرت سیدنا ابوالعالیہ ریاحی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا: ”کیا آپ نے زمانہ جاہلیت میں کبھی شراب پی ہے؟“ فرمایا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔“ جب وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: ”میں اپنی عزت اور غیرت کی حفاظت کے لیے شراب نہیں پیا کرتا تھا کیونکہ جو شراب پیتا ہے اس کی عزت وغیرت دونوں ضائع ہو جاتی ہیں۔“ جب سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دو دفعہ ارشاد فرمایا: ”ابوبکر نے سچ کہا۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۵۹۳، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۰)

## کبھی کوئی بے ہودہ شعر نہ کہا

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے فرماتی ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں کبھی کوئی (بے ہودہ) شعر نہیں کہا۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۳۲)

نہایت متقی و پارنا صدیق اکبر ہیں

تقی بلکہ شاہ اتقیا صدیق اکبر ہیں

## صدیق اکبر کی عاجزی و انکساری

### خلیفہ ہونے کے باوجود انکساری

حضرت سیدتنا امیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفہ بننے کے تین سال پہلے اور خلیفہ بننے کے ایک سال بعد بھی ہمارے پڑوس میں رہے، محلے کی بچیاں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس اپنی بکریاں لے کر آتیں، آپ ان کی دلجوئی کے لیے دودھ دودھ دیا کرتے تھے۔ حضرت سیدنا محمد بن سعد وغیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلیفہ بنایا گیا تو محلے کی ایک بچی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس آئی اور کہنے لگی: ”اب تو آپ خلیفہ بن گئے ہیں، آپ ہمیں دودھ دودھ کر نہیں دیں گے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”کیوں نہیں! اب بھی میں تمہیں دودھ دودھ کر دیا کروں گا اور مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے یقین ہے کہ تمہارے ساتھ میرے رویے میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔“ چنانچہ خلیفہ بننے کے بعد بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان بچیوں کو دودھ دودھ کر دیا کرتے تھے۔ (تہذیب الاسماء واللغات، باب ابی بکر، فصل فی علمہ وزہدہ وتواضعہ، ج ۲، ص ۲۸۰)

### سلام کی خصوصیت پر اظہار تعجب

حضرت سیدنا میمون بن مہران رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر یوں سلام عرض کیا: ”اے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ! آپ پر سلام ہو۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نہایت ہی تعجب کے ساتھ ارشاد فرمایا: ”اتنے لوگوں میں تم نے صرف مجھے خاص کر کے سلام کیا۔“ (آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی تواضع فرماتے تھے اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس بات کو ناپسند فرمایا کہ مجلس میں انہیں کوئی خاص کر کے سلام کرے۔)

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الادب، باب بن کان یکرہ اذا سلم۔ الخ، الحدیث: ۲، ج ۶، ص ۱۳۵)

## شکر کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے رہے

حضرت سیدنا امام مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ملک شام کی طرف چند لشکر بھیجے۔ ان میں حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا لشکر بھی تھا انہیں ملک شام کے چوتھائی حصے کا امیر مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی روانگی کے وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انہیں چھوڑنے کے لیے ان کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے اور یہ گھوڑے پر سوار تھے۔ حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے: ”إِنَّمَا أَنْ تَرَكَبَ وَإِنَّمَا أَنْ أَنْزَلَ يَعْنِي أَيْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَخَلِيفَةٍ! يَا تُوَّابُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَّارٌ هُوَ جَائِكُمْ يَا مَعْ كَهَوَّارٍ مِنْكُمْ سَوَّارٌ هُوَ جَائِكُمْ يَا مَعْ كَهَوَّارٍ مِنْكُمْ“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”مَا أَنْتَ بِتَنَازِلٍ وَلَا أَنَا بِرَأْسِ إِيَّائِي أَحْتَسِبُ خُطَايَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَعْنِي نَهْ تَوْتَمُّ بِأَنْتَ كَهَوَّارٍ مِنْكُمْ سَوَّارٌ هُوَ جَائِكُمْ يَا مَعْ كَهَوَّارٍ مِنْكُمْ“ اور نہ ہی میں سوار ہوں گا بلکہ میں تو اپنے ان قدموں کو راہ خدا میں شمار کرتا ہوں۔“

(موطا امام مالک، کتاب الجہاد، باب النهی عن قتل النساء، الحدیث: ۱۰۰۳، ج ۲، ص ۸)

## عوامی امور کی ادائیگی

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رات کے وقت مدینہ منورہ کے کسی محلے میں رہنے والی ایک نابینا بوڑھی عورت کے گھریلو کام کاج کر دیا کرتے تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کے لیے پانی بھراتے اور اس کے تمام کام سرانجام دیتے، حسب معمول ایک مرتبہ بڑھیا کے گھر آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سارے کام ان سے پہلے ہی کوئی کر گیا تھا۔ بہر حال دوسرے دن تھوڑا جلدی آئے تو بھی وہی صورت حال تھی کہ سب کام پہلے ہی ہو چکے تھے، جب دو تین دن ایسا ہوا تو آپ کو بہت تشویش ہوئی کہ ایسا کون ہے جو مجھ سے نیکیوں میں سبقت لے جاتا ہے؟ ایک دن آپ دن میں ہی آکر کہیں چھپ گئے جب رات ہوئی تو دیکھا کہ خلیفہ وقت امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور اس نابینا بڑھیا کے سارے کام کر دیے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بڑے حیران ہوئے کہ خلیفہ وقت ہونے کے باوجود ایسی انکساری! ارشاد فرمایا: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تو ہیں جو مجھ سے نیکیوں میں سبقت لے جاتے ہیں۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۰۲، ج ۱۲، ص ۲۲۱)

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں  
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبر کا  
پیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
ہے یار غار، محبوب خدا صدیق اکبر کا

## صدیق اکبر کی خودداری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ عاجزی و انکساری کرنے والا اپنی بے احتیاطی کے سبب لوگوں کی نظر میں خودداری کھو بیٹھتا ہے لیکن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شخصیت وہ ہے جو نہایت ہی منکسر المزاج ہونے کے ساتھ ساتھ خودداری میں بھی اپنی مثال آپ تھی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کسی بھی موقع پر اپنی خودداری کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ چنانچہ،

### اوٹنی کی نکیل بھی خود اٹھاتے

حضرت سیدنا ابن ابی ملیکہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ سے اوٹنی کی نکیل گر پڑتی تو اسے اٹھانے کے لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنا ہاتھ اوٹنی پر مارتے اور اسے بٹھا دیتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے رفقاء عرض کرتے کہ ”حضور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہمیں حکم دیا ہوتا ہم یہ اٹھا کر پیش خدمت کر دیتے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے: ”إِنَّ حَبِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي أَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا لِعَنِي مِرَّةٍ يَرَى مَجُوبٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعْمًا لِي فِي سَأَلِي مَنْ سَأَلَنِي مِنْكُمْ“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۶۵، ج ۱، ص ۳۳)

## خلیفہ ہونے کے باوجود خودداری

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سب سے بڑی خودداری یہ ہے کہ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ منصب خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو بیت المال سے اپنے لیے کوئی وظیفہ مقرر کرنے کے بجائے تجارت کو ترجیح دی اور بازار کی طرف چل پڑے لیکن حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو زبردستی اس بات پر راضی کیا کہ آپ کی تجارت امور خلافت میں مخل ہوگی لہذا ہم آپ کے لیے بیت المال سے وظیفہ مقرر کر دیتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۵۹)

## صدیق اکبر کا حکم و بردباری و رحمت دلی

## آسمانوں میں حلیم

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت میں حاضر سیدنا جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا: ”اس ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے! سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زمین کی نسبت آسمانوں میں زیادہ مشہور ہیں اور آسمانوں میں ان کا نام حلیم ہے۔“ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۸۲ ملخصاً)

## صدیق اکبر کی اہل بیت پر شفقت

حضرت سیدنا عقبہ بن حارث رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نماز عصر پڑھ کر باہر نکلے اور حضرت سیدنا علی الرضی شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس سے گزرے جو اس وقت بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نہایت ہی شفقت سے انہیں اٹھا کر اپنی گردن پر بٹھالیا اور فرمایا: ”مجھے میرے والد کی قسم! تو

میرے محبوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے مشابہ ہے۔ اپنے والد حضرت علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مشابہ نہیں۔ ”یہ سن کر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسکرانے لگ گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی، الحدیث: ۵۲۲، ج ۲، ص ۴۸۶)

### زارو قطار رو پڑے

حضرت سیدنا عبدالرحمن اصہبائی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا حسن بن علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا جب چھوٹے سے مدنی منے تھے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس آئے، آپ اس وقت خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے منبر پر رونق افروز تھے، حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے چونکہ ہمیشہ منبر پر اپنے نانا جان صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی کو بیٹھے دیکھا تھا اس لیے ایک نئے شخص کو دیکھ کر اپنی ننھی سوچ کے مطابق کہنے لگے: ”آپ میرے بابا جان کی جگہ سے نیچے اترو۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ گوارا نہ فرمایا کہ شہزادہ اہل بیت کی دل شکنی ہو، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فوراً نیچے تشریف لے آئے اور فرمایا: اے حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! تو نے سچ کہا یہ تیرے بابا جان ہی کی جگہ ہے۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو فرض محبت سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھالیا اور گویا اس مدنی منے نے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ذکر کر کے ایک عاشق صادق کے دل کے تار چھیڑ دیے، محبوب کے ساتھ بیٹے ہوئے وہ انمول آیام یاد آگئے، محبوب کی میٹھی اور دل ربا ادائیں یاد آگئیں، ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا اور جدائی کے وہ جذبات جو بڑی مشکل سے دل میں رُکے ہوئے تھے آنسوؤں کی صورت میں آنکھوں سے بہہ نکلے اور فراق یار میں زارو قطار رو پڑے۔ حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے جب امیر المؤمنین کو زارو قطار روتے دیکھا تو وہ بھی پریشان ہو گئے، اور دل میں یہ خیال آیا کہ شاید امیر المؤمنین اس لیے روئے ہیں کہ میں نے اسے سکھایا ہے تو فرمانے لگے: ”خدا کی قسم! یہ میرے حکم سے نہیں ہوا۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کی طرف پیار بھرے انداز میں دیکھ



کر فرمایا: ”تم نے سچ کہا واللہ میں تمہیں متہم نہیں کرتا کہ تمہارے کہنے پر اس نے یہ کہا۔“ (یعنی مدنی منا ہے اگر کہہ بھی دیا تو کوئی بات نہیں آپ پریشان نہ ہوں۔)

(کنز العمال، کتاب الخلفاء مع الامارۃ، الباب الاول فی خلافة الخلفاء، الحدیث: ۱۳۰۸۱، ج ۳، الجزء: ۵، ص ۲۳۶)

کیوں آنکھ لڑائی تھی، کیوں بات بنائی تھی  
اب رخ کو چھپا بیٹھے کر کے مجھے دیوانہ  
بے خود کیے دیتے ہیں انداز حجابانہ  
آسول میں تجھے رکھ لوں اے جلوۂ جاناناں  
سرکار کے جلووں سے روشن ہے دل نوری  
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

### منبر منور کے زینے کا احترام

میٹھے میٹھے سلام بھائیو! واضح رہے کہ مذکورہ بالا حکایت میں جناب صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے منبر پر بیٹھنے کا ذکر ہے یہ وہ جگہ نہیں تھی جہاں سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حیات طیبہ میں تشریف رکھتے تھے کیونکہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُما بیان فرماتے ہیں کہ زندگی بھر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ منبر منور پر اس جگہ نہیں بیٹھے جہاں اللہ غَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف فرما ہوتے تھے، اسی طرح حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جگہ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، کی جگہ پر جب تک زندہ رہے کبھی نہیں بیٹھے۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۵۵)

یقیناً منبع خوف خدا صدیق اکبر ہیں  
حقیقی عاشق خیر الوری صدیق اکبر ہیں

## خلفائے راشدین اور منبر رسول

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ قَاوِی رَضْوِیہ جلد ۸، صفحہ ۳۴۳ پر منبر رسول کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مقدس منبر کے تین زینے اس تخت کے علاوہ تھے جس پر بیٹھا جاتا ہے۔ حضور سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ درجہ بالا پر خطبہ فرمایا کرتے، صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے دوسرے پر پڑھا، فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تیسرے پر، جب زمانہ ذوالنورین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا آیا پھر اول پر خطبہ فرمایا، سبب پوچھا گیا، فرمایا: ”اگر دوسرے پر پڑھتا لوگ گمان کرتے کہ میں صدیق کا ہمسر ہوں اور تیسرے پر تو وہم ہوتا کہ فاروق کے برابر ہوں۔ لہذا وہاں پڑھا جہاں یہ احتمال متصور ہی نہیں۔“ اصل سنت اول درجہ پر قیام ہے۔ حضرت صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ادب کی بنا پر ایسا کیا اور حضرت فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ادب کی خاطر۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## صدیق اکبر رسول اللہ کے والد

## رسول اللہ کے راز کا پاس

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی لخت جگر حضرت سیدتنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرت سیدنا خنیس بن حذافہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے نکاح میں تھیں۔ جب غزوہ بدر میں حضرت سیدنا خنیس بن حذافہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ شہید ہو گئے تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدتنا حفصہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح کے سلسلے میں حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے گفتگو کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر

فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں نے اپنی بیٹی حفصہ کے معاملے میں حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ملاقات کی اور ان سے اپنی بیٹی کے نکاح کے معاملے کی بات کی تو انہوں نے جواب دیا کہ میں غور کروں گا، پھر جب دوبارہ میری ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے نکاح کا ارادہ نہ ہونا ظاہر فرمایا۔ میں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے اس سلسلے میں ملاقات کی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سکوت فرمایا اور کوئی جواب نہ دیا مجھے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مقابلے میں آپ کا رویہ پسند نہ آیا۔ (کیونکہ آپ دونوں میں محبت کا گہرا رشتہ تھا) چند دنوں کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حفصہ کے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے اپنی بیٹی رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نکاح میں دے دی۔ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”اے عمر! شاید میرے سکوت پر آپ ناراض ہیں؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں!“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمانے لگے: ”اے عمر! مجھے کوئی عذر تو نہیں تھا۔ مگر میرے سکوت کی اصل وجہ میرے دل میں پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ایک راز تھا اور وہ یہ کہ نبی کریم رُوِيَ رَحِيمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک بار حفصہ (سے نکاح کرنے) کا ذکر کیا تھا اور میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا یہ راز فاش نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ آپ کو اصل وجہ ضرور بتا دیتا اور اگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نکاح نہ فرماتے تو یقیناً میں اُن سے عقد کر لیتا۔“ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، شہود الملائكة بدن الحديث: ۲۰۰۵، ج ۳، ص ۲۰)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کی غیر تالیفاتی

میٹھے میٹھے اسلامی جہانوں عام حالات میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی نرم مزاج تھے ایسے معلوم ہوتا تھا کہ سختی، خفگی اور غصے سے تو آشنا ہی نہیں ہیں، دھیمے انداز میں آہستہ آہستہ بات کرتے مگر اسلام کے معاملے میں انتہائی غیرت مند اور بہت سخت تھے۔ مدینہ منورہ کے یہودیوں اور منافقوں کو اسلام کے متعلق تمسخرانہ

اور طنزیہ باتیں کرنے کی عادت تھی۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان سے اس طرح کی باتیں سنتے تو آپ کے غصے کی انتہا نہ رہتی۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرَّوْر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہجرت کر کے جب مدینہ تشریف لائے تو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان یہ معاہدہ طے پایا کہ یہودی اور مسلمان اپنے اپنے دین کی نشرو اشاعت میں آزاد ہوں گے اور اپنے اپنے اطوار پر عمل کرنے میں کوئی فریق کسی فریق کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ یہودیوں کا ابتدا میں یہ خیال تھا کہ وہ مہاجرین پر اثر انداز ہو کر انہیں مدینہ منورہ کے دو مشہور اور بڑے قبیلوں اوس اور خزرج کے خلاف استعمال کریں گے، لیکن کچھ ہی دنوں بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے کیوں کہ مہاجرین اور اہل مدینہ کے درمیان ایسا مضبوط تعلق قائم ہو گیا تھا جو ہرگز منقطع نہیں ہو سکتا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مہاجرین و انصار میں رشتہ اخوت قائم فرمادیا تھا۔ لہذا یہودیوں نے یہ خیال تو دل سے نکال دیا البتہ مسلمانوں کے خلاف اس طرح کمر بستہ ہو گئے کہ اسلام کا مذاق اڑانے لگے اور یہ ان کا روزانہ کا معمول تھا۔ اسی پس منظر میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی غیرت ایمانی کی ایک ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

### غیرت صدیق اکبر اور یہودی عالم

ایک دن چند یہودی اپنے ایک عالم کے مکان میں بیٹھے تھے جس کا نام فخاص تھا، اتفاق سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی وہاں تشریف لے آئے، یہودیوں کے اس گروپ کو غنیمت جان کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وہاں اسلام کی تبلیغ شروع کر دی اور فخاص سے فرمایا:

”اتَّقِ اللَّهَ وَأَسْلِمَ فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّ مُحَمَّدَ الرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

جَاءَكُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِهِ تَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَكُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ

یعنی اے فخاص! اللہ سے ڈرا اور اس پر ایمان لے آ، اللہ کی قسم! تمہیں معلوم ہے کہ محمد صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اللہ عزوجل کے رسول ہیں، اور اسی کی طرف سے تمہارے پاس وہ حق لے کر آئے ہیں جیسا کہ تمہاری کتاب تورات میں لکھا ہوا ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے یہ الفاظ سن کر فخاص نے تمسخر آمیز مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا: ”اے ابو بکر! کان کھول کے سن! ہمیں تمہارے خدا سے کسی چیز کی ضرورت نہیں، ہاں! تمہارے خدا کو ضرور ہماری ضرورت ہے، ہم اس کی طرف نہیں جھکتے بلکہ وہ ہماری طرف جھکنے پر مجبور ہے، ہمیں اس کی مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہاں اسے ہماری مدد کی ضرور حاجت ہے اگر وہ ہماری مدد سے بے نیاز ہوتا تو کبھی ہمارے مال بطور قرض ہم سے نہ مانگتا اور تمہارا خدا ہمیں سود لینے سے منع کرتا ہے لیکن خود ہمیں سود دیتا ہے اگر وہ ہم سے بے نیاز ہوتا تو ہمیں سود کیوں دیتا۔“ فخاص کی یہ گفتگو نہایت ہی گھٹیا اور کفر و ضلالت سے غلیظ و انتہائی احمقانہ بکواسات پر مشتمل تھی، اس کا مقصد قرآن پاک کی آیات کا مذاق اڑانا تھا، جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کی یہ بکواس سنی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی غیرت ایمانی جوش مارنے لگی اور اتنا شدید غصہ آیا کہ برداشت سے باہر ہو گیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قطعاً اس بات کی پرواہ نہ کی کہ میرے سامنے یہودیوں کا کوئی عالم کھڑا ہے یا جاہل، گھما کر اس زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مارا کہ اسے دن میں بھی تارتے نظر آگئے، ارشاد فرمایا:

”لَوْلَا الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْعَهْدِ لَضَرَبْتُ عَنْقَكَ لِيَعْنِي اے خدا کے دشمن! اگر مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔“ (تفسیر کبیر، پ ۳، آل عمران: ۱۸۲، ج ۳، ص ۲۳۶، مشکل الآثار للطحاوی،

باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله - الخ، الحدیث: ۱۹۲۸، ج ۱، الجزء: ۲، ص ۲۳۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی کتنی حیران کن بات ہے کہ ایک طرف تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی نرم دل اور متحمل مزاج ہیں اور دوسری طرف یہ حالت ہے کہ اللہ عزوجل، رسول اللہ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور کلام الہی کے خلاف کوئی بات سننا گوارا نہیں اگرچہ بات کرنے والا کتنا ہی بڑا آدمی ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ان کی غیرت ایمانی اور اس بات کی دلیل ہے کہ آیات قرآنیہ کے خلاف تمسخر اور رسول خدا پر استہزا سننا ان کے لیے ممکن نہ تھا۔

رَحْمَاءُ	بَيْنَهُمْ	كِي	اِك	تَقْسِيْر	جَمِيْل
ہیں	اَشِدَّاءُ	عَلَى	اَلْكُفَّارِ	یَارِ	مِصْطَفَا
منظہر	شَان	رِسَالَتِ	پِکْر	صِدْقِ	وَوَفَا
واہ	کِیَا	ہیں	صَاحِبِ	کِرْدَارِ	یَارِ
				مِصْطَفَا	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

### غیرت صدیق اکبر اور آپ کے والد

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد ابو قحافہ نے (قبول اسلام سے پہلے) ایک بار سرکارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان میں نازیبا کلمات کہہ دیے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں اتنے زور سے دھکا دیا کہ وہ دور جا گرے، بعد میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکارِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سارا ماجرا سنایا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے استفسار فرمایا: ”اے ابوبکر! کیا واقعی تم نے ایسا کیا؟“ عرض کیا: ”جی ہاں!“ فرمایا: ”آئندہ ایسا نہ کرنا۔“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر اس وقت میرے پاس تلوار ہوتی تو میں ان کا سر قلم کر دیتا۔“ اس وقت سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر ۲۲ آپ کے حق میں نازل ہوئی: ﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۲۸﴾ (ب، المجادلہ: ۲۲) ترجمہ کنز الایمان: ”تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں

میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔“ (تفسیر روح المعانی، پ ۲۸، المجادلۃ: ۲۲، الجزء: ۲۸، ص ۳۲۳)

### غیرت صدیق اکبر اور آپ کے بیٹے

غزوہ بدر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے مشرکین کے ساتھ اسلام کے خلاف برسر پیکار تھے، جب وہ اسلام لے آئے تو ایک روز حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں ہمکلام ہوئے: ”اباجان! میدان بدر میں آپ میری تلوار کی زد میں آئے لیکن میں نے آپ سے قطع نظر کی اور آپ کو باپ سمجھ کر چھوڑ دیا۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غیرت ایمانی سے بھرپور جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”لِكِنَّكَ لَوْ اَهْدَفْتَ لِي لَمْ اَنْصَرِفْ عَنْكَ لِيَكُنْ تَوْبًا لِي مِنْ تَجْهِدِ سِوَاكَ“ یعنی اے بیٹے! اس دن تم نے تو مجھے اس لیے چھوڑ دیا کہ میں تمہارا باپ ہوں، لیکن اگر تم میری زد میں آجاتے تو میں کبھی نہ دیکھتا کہ تم میرے بیٹے ہو بلکہ اس وقت تمہیں دشمن رسول سمجھ کر تمہاری گردن اڑا دیتا۔

(نوادراصول، الاصل الخامس والعشرون والمائة، الحدیث: ۷۱۰، ج ۱، ص ۳۹۶-۳۹۷، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۲۸)

### غیرت صدیق اکبر اور آپ کی بیٹی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہر معاملہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی خاطر ہوتا تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس معاملے میں اپنے والدین اور اولاد وغیرہ کا بھی لحاظ نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی بیٹی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بلند آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا کر آگے بڑھے: ”أَلَا أَرَاكِ تَرِافِعِينَ صَوْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَهْرَبُ مِنْ رِجْلَيْهِ“ (آہ آراہی ترفیعین صوتک علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ تم رسول اللہ صلی اللہ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے اپنی آواز بلند کر رہی ہو۔“ یہ حالت دیکھ کر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تھپڑ مارنے سے روکا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسی طرح غصے کی حالت میں واپس تشریف لے گئے۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فوراً سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے فرمایا: ”كَيْفَ رَأَيْتَنِي أَنْقَذْتُكَ مِنَ الرَّجُلِ“ دیکھا! میں نے تمہیں ان سے کس طرح بچایا۔“ چند دنوں کے بعد سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا شانہ نبوی میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو باہم راضی اور خوش دیکھا تو بارگاہ رسالت میں یوں عرض گزار ہوئے: ”أَدْخَلَانِي فِي سَلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا لِعَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! جس طرح آپ نے مجھے اپنی شکر رنجی میں شریک کیا تھا اسی طرح مجھے اپنی صلح (خوش) میں بھی شریک فرما لیجئے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا لِعَنِي هُمْ نَعَىٰ أَيْ شَرِيكَ كَرَلِيَا، شَرِيكَ كَرَلِيَا۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب ماجاء فی المزاج، الحدیث: ۴۹۹۹، ج ۴، ص ۳۹۰)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

## صدیق اکبر کی جرأت و بہادری

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جیسے ہی اسلام قبول فرمایا اور اس کی تبلیغ کھلے عام شروع کی تو مشرکین نکلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور سرکارِ دو عالم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جانی دشمن بن گئے، آپ دونوں کو اذیت میں مبتلا کرنا ان کے نزدیک ایک ضروری امر تھا، لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حفاظت اور ان کی حمایت و مدد کو اساس ایمان قرار دے رکھا تھا اور یہ اساس ہی حقیقی ایمان ہے، یقیناً سچا اور حقیقی مسلمان وہی ہے جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت کے مقابل اپنی جان، مال اولاد وغیرہ کسی چیز کی قطعاً پرواہ نہ کرے اور نہ ہی دنیا کی ظاہری عزت ووجاہت اس کی راہ میں حائل ہو، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ بے مثال



کردار آپ کی بے نظیر جرات و بہادری ہے جس کا انہوں نے ہر موقع پر شاندار مظاہرہ فرمایا، یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ آپ کی جرات و بہادری کے تذکرے کرتے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ،

### سب سے زیادہ بہادر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”غزوہ بدر کے روز ہم نے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت اور نگہداشت کے لیے ایک سا بان بنایا تا کہ کوئی کافر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر حملہ کر کے تکلیف نہ پہنچا سکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا، صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ننگی تلوار ہاتھ میں لیے آگے تشریف لائے اور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی کافر کو یہ جرات نہ ہو سکی کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قریب بھی پھلکے۔ اس لیے ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصعابة، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۸۵، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۳۵)

## مشرکین سے رسول خدا کا دفاع

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کا اعلان کرنے کے بعد جب مشرکین نے آپ کو اور حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اذیتیں پہنچانا شروع کیں اس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مشرکین کی طرف سے پہنچائی جانے والی تکالیف کو بڑے صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیا اور رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نہایت ہی جرات و بہادری کے ساتھ مشرکین کے شر سے دفاع بھی کیا۔ چنانچہ،

### بزدختوا! ہلاک ہو جاؤ

حضرت سیدنا اسماء بنت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پوچھا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کیا فرمایا؟

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مشرکین کے ہاتھوں سب سے زیادہ تکلیف کب پہنچی؟ فرمایا: ”ایک بار مشرکین مسجد حرام میں بیٹھے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دین اسلام کے متعلق تبصرہ کر رہے تھے کہ اچانک خود حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھی وہاں تشریف لے آئے، جب انہوں نے آپ کو دیکھا تو سب نے آپ کو گھیر لیا۔ وہ آپ سے جو بھی پوچھتے آپ سچ بیان فرما دیتے۔ کہنے لگے: ”تم ہمارے خداؤں کے متعلق فلاں فلاں بات نہیں کرتے؟“ فرمایا: ”ہاں! کہتا ہوں۔“ بس یہ سننا تھا کہ وہ آپ پر پل پڑے اور آپ کو تکلیفیں دینا شروع کر دیں۔ ایک شخص دوڑتا ہوا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا اور کہا: ”تمہارے دوست کو مشرکین تکالیف پہنچا رہے ہیں ان کی مدد کو پہنچو۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوڑتے ہوئے مسجد میں آئے، دیکھا کہ مشرکین حضور نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پکڑے ہوئے ہیں۔ آپ نے آتے ہی ارشاد فرمایا: ”ارے بد بختو! ہلاک ہو جاؤ، کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب صرف اللہ ہے۔“ مشرکین نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں: ”جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تو آپ کی تکالیف اور زخموں کا یہ حال تھا کہ آپ کے سر مبارک پر کہیں ہاتھ لگایا جاتا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زلفوں کے بال اکھڑ کر ہاتھ کے ساتھ ہی آجاتے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے جاتے تھے: ”اے رب ذو الجلال والاکرام! تو بڑی برکتوں والا ہے۔“

(نوادرا اصول، الاصل الثانی عشر والمائتان، الحدیث: ۷۵، ج ۲، ص ۷۷۸)

### ایک پاگل سے سامنا

حضرت سیدنا قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبۃ اللہ شریف جا رہے تھے کہ قریش کے ایک پاگل نے آپ کے سر پر مٹی ڈال دی۔ اتنے میں وہاں سے ولید بن مغیرہ یا عاص بن وائل گزرا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا: ”اس بے وقوف کی گندی حرکت تم

نے دیکھ لی؟“ تو وہ کہنے لگا: ”اس کے ذمہ دار تم خود ہو (یعنی تمہیں کس نے کہا تھا کہ اپنے آباء و اجداد کا دین چھوڑ کر مسلمان ہو جاؤ، یہ تمہارے مسلمان ہونے کی سزا ہے) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ سنا تو تین بار بار گاہ خداوندی میں عرض کیا: ”يا اللهُ عَزَّوَجَلَّ تو سب سے بڑا حلیم ہے۔“

(البدایة والنہایة، ج ۲، ص ۴۵۲، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۹۴)

### گردن میں کپڑے کا پھندا

حضرت سیدنا عمرو بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا کہ ”مشرکین نے خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سب سے بڑی تکلیف کب دی؟“ فرمایا: ”ایک بار میں نے دیکھا کہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کعبۃ اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے ہیں، اتنے میں عقبہ بن ابی معیط نے آکر آپ کی گردن میں کپڑے کا پھندا ڈال دیا اور اسے زور سے کھینچنے ہی والا تھا کہ اچانک وہاں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آگئے اور عقبہ کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر دور پھینکا اور آپ کو چھڑا لیا۔ فرمایا: ”کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے میرا رب صرف اللہ ہے اور اس پر تمہارے سامنے اپنے رب کی طرف سے قوی دلائل بھی پیش کر چکا ہے۔“

(صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت۔۔ الخ، الحدیث: ۳۶۷۸، ج ۲، ص ۵۲۳، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۹۴)

### مرے محبوب کا کیا حال ہے؟

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ آغاز اسلام میں جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کی تعداد اڑتیس ہو گئی تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اعلان و اظہار اسلام کے لئے اجازت طلب کی، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! ہم ابھی تعداد میں کم ہیں۔“ مگر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اصرار فرماتے رہے یہاں تک کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اظہار اسلام کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مسلمان مسجد

حرام کے آس پاس کے علاقے میں پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کو خطبہ اسلام دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور وہاں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی تشریف فرما تھے۔ اس طرح آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اعلانیہ لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف بلانے والے پہلے خطیب کا شرف حاصل ہوا۔ مشرکین مکہ نے جب مسلمانوں کو کھلم کھلا دعوت اسلام دیتے دیکھا تو اُن کا خون کھول اٹھا اور وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے مسلمانوں کو مارنا پیننا شروع کر دیا، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی نہایت ہی بری طرح مارا اور نہیں پاؤں سے روند ا حتیٰ کہ عتبہ بن ربیعہ خبیث آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے قریب آیا اور اپنے ناپاک جوتے آپ کے مبارک چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر اچھل کود کرنے لگا اور آپ کو مار مار کے اتنا زخمی کر دیا کہ آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا، نیز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بے ہوش ہو گئے۔ جب آپ کے قبیلے بنو تیم کے لوگوں کو پتا چلا تو وہ دوڑتے ہوئے آئے اور مشرکین کو آپ سے دور کیا، اور ایک کپڑے میں ڈال کر آپ کے گھر لے گئے، آپ کی تشویشناک حالت دیکھ کر انہیں ایسا لگا کہ آپ زندہ نہ رہ پائیں گے اس لئے انہوں نے بیت اللہ میں آکر اعلان کیا کہ ”اگر ابو بکر زندہ نہ رہے تو ہم ان کے بدلے میں عتبہ بن ربیعہ کو ضرور قتل کریں گے۔“ یہ اعلان کر کے وہ دوبارہ آپ کے پاس آ گئے، آپ کے والد ابو قحافہ اور بنو تیم کے لوگ بہت پریشان تھے، مسلسل آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ بالآخر دن کے آخری حصے میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ہوش آ گیا۔ جب انہوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے خیریت دریافت کی تو آپ کی زبان سے سب سے پہلا جملہ یہ نکلا کہ ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟“ آپ کی یہ بات سن کر قبیلے کے کئی لوگ ناراض ہو کر چلے گئے کہ جس کی خاطر یہ نوبت آئی ابھی تک اسی کا نام لے رہے ہیں۔ لوگوں نے آپ کی والدہ اُمّ الخیر کو کہا کہ ”انہیں کچھ کھلائیں پلائیں۔“ آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ صرف ایک ہی جملہ کہتے: ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟ مجھے

صرف ان کی خبر دو۔ یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں: ”اللہ کی قسم! مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں؟“ آپ نے کہا: ”آپ امّ جمیل بنت خطاب (یعنی حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بہن اور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ) کے پاس چلی جائیں اور ان سے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بارے میں دریافت کریں۔“ آپ کی والدہ دوڑی دوڑی امّ جمیل بنت خطاب کے پاس آئیں اور کہا کہ ”میرا بیٹا ابو بکر آپ سے اپنے دوست محمد بن عبد اللہ کے بارے میں پوچھ رہا ہے کہ وہ کیسے ہیں؟“ (امّ جمیل بھی اسلام لا چکی تھیں چونکہ انہیں ابھی اسلام خفیہ رکھنے کا حکم تھا اس لئے) انہوں نے کہا: ”میں ابو بکر اور ان کے دوست محمد بن عبد اللہ کو نہیں جانتی، ہاں! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلتی ہوں۔“ دونوں حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس پہنچیں تو امّ جمیل بنت خطاب آپ کو زخمی اور نڈھال دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھیں: ”خدا کی قسم! ان لوگوں نے فاسقوں اور کافروں کی خاطر آپ کو یہ اذیت دی ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ضرور بدلہ لے گا۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان سے یہی پوچھا کہ: ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کس حال میں ہیں؟“ انہوں نے آپ کی والدہ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ سن رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”ان کی فکر نہ کرو تم بیان کرو۔“ انہوں نے کہا: ”آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ محفوظ ہیں اور بالکل خیریت سے ہیں۔“ آپ نے پوچھا: ”حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس وقت کہاں ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: ”دار ارقم میں تشریف فرما ہیں۔“ فرمایا: ”خدا کی قسم! میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا جب تک سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بذات خود نہ دیکھ لوں۔“ بہر حال جب سب لوگ چلے گئے تو آپ کی والدہ اور امّ جمیل بنت خطاب یہ دونوں آپ کو سہارا دے کر سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں لے گئیں۔ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے اس عاشق زار کو دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے اور آگے بڑھ کر تھام لیا، ان کے بوسے لینے لگے۔ یہ پر بہار معاملہ دیکھ کر تمام مسلمان بھی فرط جذبات میں آپ کی طرف لپکے۔ آپ کو زخمی دیکھ کر سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ

تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، میں ٹھیک ہوں بس چہرہ تھوڑا زخمی ہو گیا ہے۔“ جس دن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تکالیف دی گئیں اسی روز آپ کی والدہ حضرت سیدتنا ام سلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اور حضرت سیدنا امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی اسلام لے آئے تھے۔

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۴۹، البدایة والنہایة، ج ۲، ص ۳۶۹)

مُحَمَّدُ كِي مَحَبَّتِ فِي هَؤُلَاءِ عِلْمٌ سَهِي تَحِي  
 خَدَا فِي نَظَرِهَا كِي زَبَانِ سَي كُفَّ نَه كَهْتِي تَحِي  
 نَيْسِي سِرْكَارَا ذَاتِي دَشْمَنِي مِيرِي نَحْسِي سَي بَحِي  
 مَرِي هِي هِي كِي خَاطِرِ لَوَائِي يَا رَسُولَ اللهِ!  
 يَهِي هِي جَرْمِ مِيرَا هِي كِي فِي ادْنِي خَادِمِ هِي  
 هِي فِي نِي هِي سَي هِي لَوَا كِي يَا رَسُولَ اللهِ!  
 كَسِي صَوْرَتِ بَهْكِ سَكْتَا نَيْسِي فِي تِيرِي اَلْفَتِ سَي  
 مَحِي مَاصِلِ هِي تِيرِي رَهْنَمَائِي يَا رَسُولَ اللهِ!  
 صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

### طواف کعبہ سے روک دیا

حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اس دن سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو مشرکین مکہ سے سب سے زیادہ اذیت پہنچی تھی جب آپ چاشت کے وقت طوافِ کعبہ فرما رہے تھے کہ مشرکین آپ کے راستے میں حائل ہو گئے اور طواف سے روک دیا اور آپ کے دونوں کندھے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولے: ”کیا تم ہی ہو جو ہمیں اپنے آباء و اجداد کے خداؤں کی پرستش سے منع کرتے ہو؟“ آپ نے فرمایا: ”ہاں! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کے پیچھے پیچھے تھے، جب یہ معاملہ دیکھا تو فوراً سامنے آگئے اور روتے

ہوئے ارشاد فرمانے لگے: ”کیا تم ایسے شخص کو مارنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا معبود صرف ایک اللہ ہے اور وہ اپنی نبوت پر واضح دلائل بھی پیش کر چکا ہے، اگر وہ غلط بیانی اور جھوٹ سے کام لیتا ہے تو یہ خود اس کے لیے وبال ہے اور اگر وہ اپنی بات میں سچا ہے تو اس کی بات مان لینے میں تمہاری عاقبت کی خیر ہے۔“ (السنن الكبرى للنسائی، سورة غافر،

الحديث: ۱۲۶۲، ج ۶، ص ۴۲۹، نوادر الاصول، الاصل الثاني عشر والمائتان الحديث: ۱۰۷۵، ج ۲، ص ۷۷، الرياض النضرة، ج ۲، ص ۹۴)

## دشمن کی نظروں سے اوجھل

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۝ (پ ۳۰، اللہب: ۱) ترجمہ کنز الایمان: تباہ ہو جائیں ابو لہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔“ تو ابو لہب کی بیوی اُمّ جمیل عور بنت حرب چیختی چنگاڑتی ہاتھ میں پتھر لیے آئی اور کہنے لگی: ”ہم اپنی مذمت کرنے والے کی مخالفت کرتے ہیں، اس کے دین کے دشمن ہیں اور جس بات کی وہ دعوت دے رہا ہے اسے کبھی تسلیم نہ کریں گے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد حرام میں جلوہ گر تھے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی آپ کے ساتھ ہی تھے، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ عورت آپ کی طرف آرہی ہے کہیں آپ کو دیکھ نہ لے۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”یہ ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گی، پھر آپ نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۴۵ میں ارشاد فرماتا ہے: ”وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا“ ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب! تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا۔“ جب وہ عورت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس آ کر کھڑی ہوئی تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو نہ دیکھ پائی، بولی: ”ابو بکر! تیرے دوست نے میری مذمت کی ہے۔“ فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم! انہوں نے

ہرگز تیری مذمت نہیں کی۔“ تو وہ یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ ”سارے قریش کو پتا ہے کہ میں ان کے سردار کی بیٹی ہوں۔“

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج ۱، ص ۱۲۶، المطالب العالیہ للعسقلانی، کتاب التفسیر، سورۃ تبت، الحدیث: ۷۹۷، ج ۸، ص ۳۰۶، الرياض النضرة،

ج ۱، ص ۹۵)

## آل فرعون کے مومن سے بہتر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ کفار قریش نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو گھیر رکھا ہے اور آپ کو مختلف قسم کی تکلیفیں دے رہے ہیں، ایک شخص آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دست درازی کر رہا ہے تو دوسرا نہایت ہی سختی سے زد و کوب کر رہا ہے اور وہ ساتھ ہی ساتھ یہ بکواس بھی کرتا جا رہا ہے کہ ”تو ہی ہے جس نے تمام خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا بنا لیا ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”خدا کی قسم! اس وقت پیارے آقا، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کوئی بھی قریب نہ گیا سوائے حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے، آپ ایک قریشی کو پیٹتے اور دوسرے کو دکھا دیتے تیسرے پر دباؤ ڈالتے ہوئے سب کو پیچھے ہٹانے لگے اور ساتھ ساتھ یہ بھی فرماتے جاتے: ”انسوس ہے تم پر! ایسی شخصیت کو شہید کرنا چاہتے ہو جس کا کہنا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔“

یہ فرمانے کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے اپنے اوپر سے چادر اٹھائی اور زارو قطار رونے لگے اور اتنا روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی، پھر ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ کہ ”آل فرعون کا مومن برتر تھا یا حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ؟“ تمام لوگ خاموش رہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ خدا کی قسم! حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات طیبہ کا ایک لمحہ آل فرعون کے مومن جیسے شخص کے ہزاروں لمحات سے بہتر ہے، ارے وہ شخص تو اپنے ایمان کو چھپایا کرتا تھا اور یہ پاکیزہ ہستی اپنے ایمان کا اعلانیہ اظہار کرتی تھی۔“

(مسند البزاز وسماروی بمحمد بن عقیل عن علی، الحدیث: ۷۹۱، ج ۳، ص ۱۲، تاریخ الخلفاء، ص ۲۸)



## آل فرعون کا مومن کون تھا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا حدیث میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے آل فرعون کے جس مومن کا ذکر فرمایا ہے وہ قبلی قوم کا ایک فرد تھا جو حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ پر ایمان لا چکا تھا لیکن اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا، اپنی قوم کو اپنے ایمان سے آگاہ نہیں کیا تھا اس نے جب سنا کہ فرعون اپنے رفقاء کے ساتھ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے تو اس نے ان کو اس ارادے سے باز رکھنے کی تلقین شروع کی، پہلے تو اس نے انہیں جھڑکا کہ ”تم موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) کے درپے کیوں ہو، اس نے تمہارا کیا جرم کیا ہے؟ اس نے کون سی قانون شکنی کی ہے؟ محض اس لیے تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور اس نے اپنے عقیدہ کی حقانیت دلائل و معجزات سے ثابت کر دی ہے تمہارا معاشرہ تو بڑا ترقی یافتہ ہے تم ان کے ذاتی عقیدے میں کیوں دخل دیتے ہو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اگر بالفرض وہ غلط ہے تو خود ہی اپنے انجام تک پہنچ جائے گا ہمیں اپنے ہاتھ اس کے خون سے رنگنے کی کیا ضرورت ہے۔“ اس مومن کا ذکر پارہ ۲۴، سورۃ المؤمن، آیت نمبر ۲۸ میں یوں کیا گیا ہے: ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں بے شک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو۔“

## سب سے پہلے پلٹنے والے محافظ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی وفاؤں کے مہکتے پھول جو سرورِ دو عالم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں نچھاور کیے اس کا ایک عظیم مظاہرہ جنگِ احد کے دن دیکھا گیا جب خارا شگاف تلواریں میدانِ کارزار میں چل رہی تھیں، ہر طرف جنگی نعروں کا شور برپا تھا ان ہوش ربا مناظر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک کوہ بے ستون نظر آ رہے تھے اور حضور نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں اپنی جان کو طشتِ اخلاص میں رکھ کر پیش کر رہے تھے، وہ احد کی جنگ جس میں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی جانی قربانیاں دیکھ کر شیروں کا پتلا بھی پانی ہو رہا تھا حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ طیبہ کے پہلے معلمِ علمبردارِ اسلام، نیز حضرت سیدنا حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی جامِ شہادت نوش کر چکے تھے، یقیناً ان جانِ گاہِ و جگر فرسا مناظر کو دیکھ کر جگر کو تھامنا مشکل ہو جاتا ہے ایسے میں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ جنگ میں اس طرح مصروف ہوئے کہ لڑتے لڑتے بہت دور نکل گئے اگر کوئی محبوبِ خدا کے قریب تھا تو وہ صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تھے۔ چنانچہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے فرماتی ہیں:

”أحد کے دن جب تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے جدا ہو گئے تھے تو سب سے پہلے سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس آپ کی حفاظت کے لیے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واپس پلٹے۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۲، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کی سخاوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نہ صرف اسلام کی تبلیغ کی بلکہ دین

اسلام کی مدد و نصرت کے لیے کھلے دل سے اپنا ذاتی مال بھی خرچ کیا، مظلوم و مساکین مسلمانوں کی جو مالی امداد آپ نے کی اس دور میں کسی نے نہ کی، اعلیٰ درجے کے سخی اور نہایت ہی وسیع ظرف تھے۔ مشرکین مکہ ان لوگوں کو خاص طور پر بے دردی کے ساتھ ظلم و ستم کا ہدف بناتے تھے جن کا تعلق کمزور گھرانوں سے ہوتا یا جو غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے اور کوئی ان کا پرسان حال نہ تھا، ایسے مظلوم و مقہور اور ستم زدہ لوگوں کو ظلم و ستم اور قہر و جبر سے آزاد کروانا آپ کی اعلیٰ صفات میں شامل تھا بلکہ آپ مظلومین و مستحقین کی تلاش میں رہا کرتے تھے جہاں کوئی ایسا شخص ملتا اس کی مدد کرنا اپنے اوپر لازم کر لیتے، جس طرح آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی گفتار میں حلیم تھے اسی طرح اپنی عادات و اطوار میں بھی مسلمانوں کے سچے معین تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سخاوت کے چند گوشے پیش خدمت ہیں:

### آیت مبارکہ اور سخاوت صدیق اکبر

﴿الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى﴾ (پ، ۳۰، اللیل: ۱۸) ترجمہ کنز الایمان: ”جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو۔“ یہ آیت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مالی سخاوت پر دلیل ہے اور مفسرین کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت مبارکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کے حق میں نازل ہوئی۔

### اسلام کی مالی خدمت

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چونکہ ایک کاروباری آدمی تھے اور کپڑے کا وسیع کاروبار کرتے تھے، لہذا جس دن اسلام لائے آپ کے پاس چالیس ہزار درہم یا دینار تھے، سارے کے سارے راہ خدا میں خرچ کر دیے۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، عبد اللہ بن ابی قحافة، الرقم: ۱۶۵۱، ج ۳، ص ۹۴، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۶۶)

### حاقبت اللہ کے ذمہ کرم پر

ایک بار آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سرکارِ مصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے اور چھپا کر

اسے پیش کیا اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللهُ عَزَّوَجَلَّ کے ذمہ کرم پر ہی میری عاقبت موقوف ہے۔“

(حلیۃ الاولیاء، ابوبکر الصدیق، الحدیث: ۶۹، ج ۱، ص ۶۶)

### رسول اللہ کی مالی خدمت

اسلام قبول کرنے کے بعد سے ہجرت مدینہ تک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلام کی مالی خدمت کرتے رہے لہذا ہجرت کے وقت آپ کے پاس کل مال پانچ یا چھ ہزار درہم تھا جو آپ نے اپنے ساتھ لے لیے۔ (اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر صرف کر دیے۔)

(السيرة النبوية لابن هشام، هجرة الرسول، ابوقحافة واسماء بعد هجرة ابي بكر، ج ۱، ص ۲۴۱)

### رسول خدا کی گواہی

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نبی کریم رُوِيَ رَحِيمُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اتنی مالی خدمت کی کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خود ارشاد فرمایا: ”مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہ دیا جتنا ابوبکر صدیق کے مال نے دیا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، الحدیث: ۹۴، ج ۱، ص ۷۲)

### اپنے ہی مال جیسا تصرف

آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مال میں اپنے مال جیسا ہی تصرف فرماتے تھے۔

(المصنف لعبد الرزاق، کتاب الجامع، باب اصحاب النبی، الحدیث: ۲۸۳۸، ج ۱۰، ص ۲۲۲)

### مسلمانوں کی مالی خدمت

غزوہ تبوک کے موقع پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مالی خدمت کا ایسا عظیم مظاہرہ فرمایا کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا سارا مال اسلام اور مسلمانوں پر نچھاور کر دیا حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ببول کے کانٹوں والا چوغہ پہنے ہوئے تھے۔

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳، ص ۷۱)

## صدیق اکبر کا غلاموں کو آزاد کرنا

### خیر خواہی کا بے مثال جذبہ

حضرت سیدنا عروہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایسے سات غلام خرید کر آزاد کیے جنہیں راہ خدا میں بہت تکالیف دی جاتی تھیں۔ ان میں حضرت سیدنا بلال حبشی اور سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی ہیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب جامع من فضله، الحدیث: ۱۳۳۴۰، ج ۹، ص ۳۵)

### سات غلاموں کے نام

حضرت ہشام بن عروہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے راہ خدا میں ستائے جانے والے جن غلاموں کو خرید کر آزاد کیا ان کے نام یہ ہیں: (۱) سیدنا بلال (۲) سیدنا عامر بن فہیرہ (۳) سیدنا زبیرہ (۴) سیدنا اُمّ عیس (۵) سیدنا نہد یہ (۶) ان کی بیٹی (۷) اور ابن عمرو بن موہل کی لونڈی۔ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ)

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳۳)

### 100 اوقیہ سونا

حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اسلام لانے کے بعد بہت اذیتیں دی جاتی تھیں، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پانچ اوقیہ (تقریباً ۳۲ تولے) سونا ادا کرنے کے خرید اتو فروخت کرنے والوں نے کہا: ”ابو بکر! اگر تم صرف ایک اوقیہ سونے پر اڑ جاتے تو ہم اتنی قیمت میں ہی اسے فروخت کر دیتے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر تم سو اوقیہ سونا مانگتے تو میں وہ بھی دے دیتا اور بلال کو ضرور خریدتا۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳۳)

## سخت آزمائش

حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جن کی والدہ کا نام حمامہ ہے، یہ سچے مومن اور پاکیزہ دل غلام تھے، ان کا مالک اُمیہ بن خلف انہیں سخت کڑکتی دھوپ میں لے جا کر مکہ سے باہر دکھتی ہوئی ریت پر چت لٹا کر سینے پر ایک بڑا پتھر رکھ دیتا اور کہتا: ”مُحَمَّدُ كَانْكَارُ كَرُوْهُمَارِے خَدَاوْں كِی پْرَسْتَشْ كَرُو، نِهْمِيسْ تُو یُوْنَهی بَلَكْتِے مَرْجَاوْگے۔“ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صرف یہی جواب دیتے: ”اَحَدٌ اَحَدٌ (یعنی اللہ صرف ایک ہے، وہ لاشریک ہے) بسا اوقات سیدنا ورقہ بن نوفل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كا وہاں سے گزر رہوتا تو سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِی آواز سن كر وه بھي اَحَدٌ اَحَدٌ پكاراٹھتے، پھر وه اُمیہ سے مخاطب ہوتے: ”اگر تم نے اسے اسی طرح جان سے مار دیا تو مجھے انتہائی صدمہ ہوگا۔“

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۳۳ تا ۱۳۴)

## حضرت سیدنا بلال کی آزادی

ایک دن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس جگہ سے گزرے جہاں حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كو ظلم كا نشانہ بنایا جا رہا تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كا مکی گھربنی جُصَح میں تھا آپ نے اُمیہ بن خلف كو ڈانتے ہوئے کہا: ”اس مسکین کو ستاتے ہوئے تجھے اللہ سے ڈر نہیں لگتا؟ کب تک ایسا کرتا رہے گا؟“ وہ کہنے لگا: ”ابو بکر! تم نے ہی اسے خراب (یعنی مسلمان) کیا ہے تم ہی اسے چھڑالو۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میرے پاس بلال سے زیادہ تندرست تو انا غلام ہے، بلال مجھے دے کر وہ تم لے لو۔“ کہنے لگا: ”منظور ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کچھ رقم اور غلام کے عوض انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مزید چھ ایسے ہی غلام آزاد کیے۔ سیدنا عامر بن فہیرہ، سیدتنا اُم عیسیٰ، سیدتنا زبیرہ۔ سیدتنا زبیرہ کو جیسے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آزاد کیا تو ان کی بینائی زائل ہو گئی۔ قریش نے یہ دیکھ کر کہا: ”لات وعزیٰ نے اس کی بینائی سلب کر لی ہے۔“ سیدتنا زبیرہ کہنے لگیں: یہ جھوٹ کہتے ہیں، بیت اللہ کی قسم! لات وعزیٰ نہ تو کسی کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی نقصان، یہ کہنا تھا کہ ان کی بینائی لوٹ آئی۔

اسی طرح سیدتنا نہدیہ اور ان کی بیٹی دونوں بنی عبدالدار کی ایک عورت کی لونڈیاں تھیں ایک روز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں سے گزرے تو دیکھا کہ ان کی مالکین نے ان دونوں کو چکی پر کام کرنے کے لیے بھیجا ہوا ہے اور وہ غصے میں کہہ رہی تھی: ”خدا کی قسم! میں ان دونوں کو کبھی آزاد نہیں کروں گی۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اے فلاں عورت! قسم نہ اٹھا۔“ اس نے کہا: ”اے ابوبکر! تو نے ہی انہیں خراب کیا ہے (یعنی مسلمان بنا دیا ہے) تو ہی انہیں آزاد کروالے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”ان کی کتنی قیمت ہے؟“ جیسے ہی اس نے قیمت بتائی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کی ادائیگی کر دی اور ارشاد فرمایا: ”یہ دونوں آزاد ہیں۔“ پھر ان دونوں سے فرمایا: ”اس کی چکی اسے واپس کر دو۔“ وہ دونوں کہنے لگیں: ”کام سے فارغ ہو کر آیا بھی؟“ فرمایا: ”جیسے تمہاری مرضی۔“ اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک اور لونڈی کے پاس سے گزرے، جو بنی عدی کے ایک خاندان بنی مؤمل کے ہاں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس تھی وہ اسے بہت سخت تکلیفیں دیا کرتے تھے تاکہ وہ اسلام چھوڑ دے کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس وقت اسلام نہیں لائے تھے، جب اسے مارنا کر تھک جاتے تو کہتے: ”میں نے تجھ پر رحم کر کے نہیں چھوڑا، میں تھک گیا ہوں ابھی پھر سزا دوں گا۔“ وہ بھی انہیں برا بھلا کہتی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس لونڈی کو بھی خرید کر آزاد کر دیا۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳۳)

### شان صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی شفیق و مہربان تھے، کسی مومن کو تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ سکتے تھے، بلکہ اپنے مال و متاع کو اس کی جان پر فروقیت دیتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سات غلاموں کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ دوسرا یہ کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شروع سے ہی نیک خصلت تھے اور کفار بھی جانتے تھے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نیکوں میں سبقت کرتے ہیں۔

## اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے

ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے ارشاد فرمایا کہ ”اپنا مال راہِ خدا میں جہاد کے لیے صدقہ کرو۔“ اس فرمانِ عالیشان کی تعمیل میں مختلف صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے حسبِ توفیق اپنا مال راہِ خدا میں جہاد کے لیے تصدق کیا۔ عاشقِ اکبر، یارِ غارِ مصطفیٰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنا سارا مال لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور استفسار فرمایا: ”اے ابوبکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے محبت بھرے لہجے میں یوں عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبَقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ يَحْنِي أَيْ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ ”میں کبھی بھی ابوبکر صدیق سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، الحدیث: ۳۶۹۵، ج ۵، ص ۳۸۰، سنن دارمی، کتاب الزکوٰۃ، باب

الرجل يتصدق ما عنده، الحدیث: ۱۶۶۰، ج ۱، ص ۲۸۰، تاریخ الخلفاء، ص ۳۰)

گھر بار لٹا کر کہتے ہیں اللہ نبی ہی کافی ہے  
 کیا بات اجاگر کہتے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں  
 کیا پیش کریں جاننا کیا چیز ہماری ہے  
 یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے  
 میرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم  
 میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ



## صدیق اکبر اور مختلف علوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دیگر صفات کے جامع ہونے کے ساتھ ساتھ کئی علوم میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ مختلف علوم کا فیض پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بحالت رویت خود عطا فرمایا تھا۔ چنانچہ،

### دودھ سے بھرا پیالہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے دودھ سے بھرا ایک پیالہ پیش کیا گیا میں نے اس سے اتنا پیا کہ پیٹ بھر گیا اور میرے جسم کی تمام رگوں میں دودھ گردش کرنے لگا۔ چونچ گیا وہ میں نے ابوبکر کو دے دیا۔“ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ فورا خواب کی تعبیر سمجھ گئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! دودھ سے مراد وہ علم ہوگا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو عطا فرمایا اور آپ نے اپنا بچا ہوا وہی علم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عطا فر دیا۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم نے درست کہا۔“

(صحیح ابن حبان، اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة، ذکر ابی بکر بن ابی قحافة، الحدیث: ۶۸۱۵، ج ۶، الجزء: ۹، ص ۳)

## علم قرآن اور صدیق اکبر

### قرآن کے سب سے بڑے عالم

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ میں قرآن کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے، اسی لیے حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا امام مقرر فرمایا، کیونکہ خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، ہم گناہگاروں کے طبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کسی قوم کی

امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ ہے جو کتاب اللہ کا سب سے بڑا عالم ہے۔ اور حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس قوم میں ابوبکر ہوں اس قوم کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کے علاوہ کسی اور کو امام بنائے۔“ اور امامت کا وہی حق دار ہے جو قرآن کا سب سے بڑا عالم ہو، لہذا ثابت ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب من احق بالامامة، الحدیث: ۶۸۹، ص ۳۳۷، سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب

فی مناقب ابی بکر و عمر کلہما، الحدیث: ۳۶۹۳، ج ۵، ص ۳۷۹، تاریخ الخلفاء، ص ۳۱ تا ۳۲)

## علم حدیث اور صدیق اکبر

زمانہ نبوی میں مسلمانوں کو جب بھی کوئی شرعی مسئلہ درپیش آتا تو وہ فوراً بارگاہ رسالت میں حاضر ہو جاتے اور اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی رہنمائی فرماتے لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان مسائل شرعیہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع فرماتے تھے کیونکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ چنانچہ،

### حدیث کے بہت بڑے عالم

جلیل القدر محدث و مفسر قرآن حضرت امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث کے بہت بڑے عالم تھے، جب کبھی کسی موقع پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو سب ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف رجوع کرتے تو آپ انہیں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث طیبہ سناتے جو آپ کے قلب و باطن میں نقش ہوتی تھیں۔ عموماً ضرورت کے وقت وہ حدیث پاک پیش کرتے جس کے متعلق صحابہ کرام علیہم الرضوان کو علم نہیں ہوتا تھا اور کیوں نہ ہو کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو بعثت نبوی سے لے کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ظاہری تک سفر و حضر ہر جگہ

آپ کی صحبت میں ہی رہے۔

### احادیث کے معاملے میں سب سے پہلے احتیاط کرنے والے

حضرت علامہ شمس الدین ذہبی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، رَحْمَةُ اللهِ لِلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی احادیث مبارکہ لینے میں سب سے پہلے احتیاط فرمائی۔“

(تذكرة الحفاظ للذهبي، ج ۱، ص ۹)

### بہت کم احادیث مروی ہونے کی وجہ

اگرچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حدیث کے بہت بڑے عالم تھے لیکن آپ سے بہت کم احادیث مروی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھوڑا ہی عرصہ زندہ رہے اگر آپ کی مدت خلافت مزید طول پکڑتی تو یقیناً آپ سے بے شمار احادیث مروی ہوتیں، آپ سے حدیث نقل کرنے والوں نے ہر حدیث نقل کر لی لیکن آپ کی مدت خلافت میں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ میں سے کوئی بھی اس بات کا محتاج نہ تھا کہ وہ آپ سے وہی روایت آگے نقل کرے جس میں وہ بذات خود آپ کے ساتھ شریک ہے اس لیے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے صرف وہی احادیث نقل کرتے تھے جو ان کے پاس نہیں ہوتی تھیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۳۲)

## علم تعبیر اور صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! احادیث مبارکہ میں ہے کہ علم تعبیر یعنی خوابوں کی تعبیر کا علم حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام کا ایک علمی معجزہ تھا اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ جو چیز نبی اللہ کا معجزہ ہوتی ہے وہ یقیناً افضل و اعلیٰ ہوا کرتی ہے۔ علم تعبیر ایک ایسا علم ہے جس کو جاننے کے لیے کئی علوم کی معرفت ضروری ہے حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم تعبیر میں بھی ماہر تھے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امت محمدیہ کے سب سے بڑے مُعَبِّر یعنی خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والے کا اعزاز حاصل تھا۔ چنانچہ،

### علم تعبیر میں مہارت

حضرت سیدنا محمد بن سیرین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد امت میں سب سے بڑے مُعَبِّر یعنی خوابوں کی تعبیر بیان کرنے والے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

(کنز العمال، کتاب المعيشة، باب التبعير، الحديث: ۲۲۰۰۲، ج ۸، الجزء: ۱۵، ص ۲۱۹)

### علم تعبیر میں مہارت کا راز

علم تعبیر میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مہارت کا راز یہ ہے کہ آپ نے یہ علم خود رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سیکھا ہے۔ چنانچہ، حضرت سیدنا سمرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، امانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے خوابوں کی تعبیر بتانے کا حکم دیا گیا ہے نیز یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ یہ علم میں ابوبکر کو سکھاؤں۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۳۳)

### تعبیر بتانے کے لیے آپ کی تقرری

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نہ صرف علم تعبیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سیکھا بلکہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خود انہیں اس کام کے لیے مقرر فرمانے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ، حضرت سیدنا سمرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ خوابوں کی تعبیر بتانے کے لیے ابوبکر صدیق کو مقرر کروں۔“

(الروض الانيق في فضل الصديق، الحديث التاسع والعشرون، ص ۸۷)

## صدیق اکبر اور خوابوں کی تعبیر

### آنکھ میں تین چاند

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے خواب دیکھا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے آنکھ میں تین چاند آگرے ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سامنے اپنا یہ خواب بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تمہارا خواب سچا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تمہارے گھر میں روئے زمین کی تین بہترین شخصیات کی تدفین ہوگی۔“ جب حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ہوئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اے عائشہ! یہ تیرے خواب والے تین چاندوں میں سب سے بہتر چاند ہیں۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۱، جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصديق، الحديث: ۹۳۵، ج ۱۱، ص ۱۹۰)

### سیاہ و سفید بکریاں

حضرت سیدنا عمرو بن شریبیل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک دن اپنا خواب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”میں نے دیکھا کہ میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں، تو کچھ سیاہ بکریاں میرے پیچھے آگئیں، پھر چند سفید بکریاں ان کالی بکریوں کے پیچھے آگئیں اور سفید بکریاں بڑھتے بڑھتے اتنی تعداد میں ہو گئیں کہ سیاہ بکریاں ان میں دکھائی نہ دیتی تھیں۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اس خواب کی میں تعبیر بیان کرتا ہوں، سیاہ بکریاں عرب کے لوگ ہیں جو آپ پر ایمان لائیں گے، جبکہ سفید بکریوں سے مراد آپ پر ایمان لانے والے عجمی لوگ ہیں جن کی اتنی کثیر تعداد آپ پر ایمان لائے گی کہ ان کی کثرت کی وجہ سے عرب دکھائی نہیں دیں گے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی یہ تعبیر سن کر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اسی طرح کی تعبیر سحری کے وقت فرشتے نے بھی بتائی ہے۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۸۳، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۰)

### بارگاہ الہی میں پہلے حاضری

حضرت سیدنا ابن شہاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک خواب دیکھا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے یوں ارشاد فرمایا: ”اے صدیق! میں نے خواب دیکھا ہے کہ ہم دونوں ایک ساتھ دوڑے پھر میں تم سے اڑھائی زینے آگے نکل گیا۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے جوار رحمت میں پہلے طلب کرے گا (یعنی آپ مجھ سے پہلے دنیا سے تشریف لے جائیں گے) اور میں آپ کے بعد اڑھائی سال زندہ رہوں گا۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۱۸، الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر الغار والهجرة الى المدينة، ج ۳، ص ۱۳۲)

### حالت حیض میں زوجہ سے صحبت

حضرت سیدنا ابوقلابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہا: ”حضور! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں خونی پیشاب کر رہا ہوں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تو اپنی بیوی کے پاس حالت حیض میں جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور دوبارہ ایسا نہ کر۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الایمان والندور والکفارات، يقع علی المرأة وهي حائض ما علیہ، الحدیث: ۲، ج ۳، ص ۳۸۸)

### آپ کی تعبیر، زبان نبوت سے تصدیق

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے خواب میں دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے سے شہد

اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ اپنے ہاتھوں کے چلو بنا کر اس شہد اور گھی کو لینے کی تگ و دو کر رہے ہیں، کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی بہت کم۔ پھر میں نے آسمان سے ایک رسی لٹکی دیکھی، جسے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پکڑ کر اوپر چڑھ گئے، آپ کے بعد ایک شخص آیا اور رسی پکڑ کر اوپر چڑھ گیا، پھر ایک اور شخص آیا اور وہ بھی رسی پکڑ کر اوپر چڑھ گیا، اس کے بعد تیسرا شخص آیا اور اس نے اوپر چڑھنا چاہا تو رسی ٹوٹ گئی، پھر وہ رسی جڑ گئی اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خواب سننے کے بعد عرض کیا: ”یا رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر آپ کی اجازت ہو تو اس خواب کی تعبیر میں بیان کروں؟“ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں ابوبکر بیان کرو۔“ عرض کرنے لگے: ”یا رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! بادل سے مراد اسلام ہے، گھی اور شہد سے مراد قرآن، اس کی مٹھاس اور نرمی ہے اور جو لوگ اسے لے رہے ہیں وہ قرآن کی تلاوت کرنے والے ہیں کہ کوئی قرآن پاک کی تلاوت زیادہ کرے گا اور کوئی بہت کم۔ آسمان سے لٹکی ہوئی رسی سے مراد وہ راہ حق ہے جس پر آپ قائم ہیں، اور آپ کے رب عزوجل نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو رفعت و بلندی عطا فرمائی۔ آپ کے بعد ایک شخص آئے گا جو اسی راستے پر چلتا رہے گا اور وہ بھی کامیاب ہو جائے گا، اس کے بعد بھی ایک شخص بغیر کسی پریشانی کے کامیابی حاصل کر لے گا، البتہ اس کے بعد جو تیسرا شخص آئے گا اسے اس راہ میں تکالیف اور پریشانیاں لاحق ہوں گی لیکن بالآخر وہ بھی کامیابی کا زینہ طے کر لے گا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الروایا، باب فی تاویل الروایا، الحدیث: ۲۲۶۹، ص ۱۲۲۶، صحیح البخاری، من

لم یر الزویدا لاول عابر۔۔ الخ، الحدیث: ۲۲۶۹، ج ۳، ص ۲۲۳)

### آئندہ کافر ہو جانے کی پیشین گوئی

علمائے حق کے رہبر، علم و عمل کے عظیم پیکر، باذن رب داور غیب کی باتوں سے باخبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت سراپا علم و حکمت میں حاضر ہو کر ربیعہ بن اُمیہ بن خلف نے عرض کی: ”میں نے کل رات خواب دیکھا ہے کہ میں سر سبز جگہ پر تھا پھر بنجر زمین میں پہنچ گیا جہاں کوئی پیداوار نہیں ہے اور یہ بھی دیکھا ہے کہ دونوں ہاتھ مل گئے

اور طوق کی طرح گردن میں لٹک گئے ہیں۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر تو نے واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہے کہ تو اسلام کو چھوڑ کر کفر اختیار کرے گا (یعنی مُرد ہو جائے گا) البتہ میرے معاملات درست رہیں گے اور میرے دونوں ہاتھ دنیا کی آلائشوں سے پاک رہیں گے۔“ راوی کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خلافت میں ربیعہ مدینہ منورہ ذَا اَهِلَّ اللهُ شَرَفًا وَ تَعْظِيمًا سے روم پہنچا اور قیصر روم کے یہاں جا کر نصرانی یعنی کرسچین ہو گیا۔

(تعبیر الرؤیا، ص ۵۴)

## علم انساب اور صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام کے ابتدائی دور میں کوئی شعبہ ریکارڈ نہیں تھا حالانکہ جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ اور خاندانی وراثت کی تقسیم کے لیے ایسے ریکارڈ کا ہونا ناگزیر ہے، اسی طرح نکاح کی حلت و حرمت، ثبوت رضاعت وغیرہ امور کے لیے انساب کا جاننا نہایت ہی ضروری ہے اور اس وقت کاغذ بھی ایجاد نہیں ہوا تھا کہ اس میں ایسے تمام ریکارڈ محفوظ کر لیے جاتے۔ ان حالات میں پیش آمدہ مسائل کے حل کے لیے ایک ایسے شخص کی سخت ضرورت تھی جو کاغذی ریکارڈ کے متبادل اپنے ذاتی حافظے کی مدد سے جملہ قبائل عرب کے انساب کو اچھی طرح جانے اور پوری معلومات کو ایک پورے شعبے کی طرح صحیح اور بروقت استعمال بھی کرے، اس تمام قبائل عرب میں صرف ایک شخصیت کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ وہ ان تمام خصوصیات کی جامع تھی اور وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انساب عرب یعنی عربوں کے نسب کے بہت بڑے عالم تھے بالخصوص قبائل قریش کے ماہر انساب تھے۔ چنانچہ،

## علم انساب کے استاد

حضرت ابن اسحاق حضرت یعقوب بن عتبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا جبیر بن



مطعم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پورے عرب خصوصاً قبیلہ قریش کے نسب بیان کرنے میں مہارت رکھتے تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے تھے: ”میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے علم نسب حاصل کیا ہے اس علم میں میرے وہی استاد ہیں کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پورے عرب کے ماہر انساب تھے۔“

(الاستيعاب في معرفة الاصحاب، باب جبر، ج ۱، ص ۳۰۴)

### انساب قریش میں آپ سے مشاورت

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کفار قریش کی ہجو کرو، کیونکہ ان پر اپنی ہجو تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔“ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابن رواحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف پیغام بھیجا کہ کفار قریش کی ہجو کرو۔ انہوں نے کفار قریش کی ہجو کی لیکن آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو پسند نہ آئی۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف پیغام بھیجا اور پھر حضرت سیدنا حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف پیغام بھیجا، جب حضرت سیدنا حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آئے تو آتے ہی عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اب وقت آ گیا ہے آپ نے شیر کی طرف پیغام بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے۔“ پھر اپنی زبان نکال کر اس کو ہلانے لگے اور ساتھ ہی عرض کرنے لگے: ”اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں ان کو اپنی زبان سے اس طرح چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا جس طرح چمڑے کو پھاڑتے ہیں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے حسان! جلدی نہ کرو کیونکہ تم قریش کی کیسے ہجو کرو گے جبکہ میں بھی قریش سے ہوں، میرے چچا کا بیٹا ابوسفیان بھی قریش سے ہے، لہذا تم ابوبکر صدیق سے مشورہ کر لو کیونکہ وہ قریش کے ماہر انساب ہیں۔“ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس گئے اور ان سے اس معاملہ میں مشاورت کی، انہوں نے فرمایا: ”ہجو سے فلاں فلاں کو نکال دو اور فلاں فلاں کو شامل کر لو۔“ حضرت سیدنا حسان بن

ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر لوٹ آئے اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کا نسب الگ کر دیا گیا ہے، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں آپ کو ان سے اس طرح نکال لوں گا جس طرح آٹے میں سے بال کھینچ لیا جاتا ہے۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قریش کی ہجو کی تو قریش نے سن کر کہا: ”حسان کے ان اشعار کو سن کر لگتا ہے ان کی ابو بکر نے معاونت کی ہے۔“ جب سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ اشعار سنے تو ارشاد فرمایا: ”حسان نے کفار قریش کی ہجو کر کے مسلمانوں کو شفا دی یعنی ان کا دل ٹھنڈا کر دیا اور کفار کے دلوں کو بیمار کر دیا یعنی انہیں بہت سخت تکلیف دی۔“ (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل حسان بن ثابت،

الحديث: ۲۲۹۰، ص ۱۳۵۲، اسد الغابہ، باب الحاء والسين، حسان بن ثابت، ج ۲، ص ۸، الاستيعاب في معرفة الاصحاب، حسان بن ثابت الانصاری، ج ۱، ص ۲۰۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہ صرف انساب قریش کے ماہر تھے بلکہ قبائل قریش کے مختلف افراد کی انفرادی صفات پر بھی اچھی طرح مطلع تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے علم انساب میں مہارت پر دال ایک منفرد واقعہ پیش خدمت ہے۔ چنانچہ،

### علم انساب میں مہارت کا حیرت انگیز واقعہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ اَرْحَمَهُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو قبائل عرب کے پاس پہنچ کر انہیں اپنا تعارف کروانے اور اسلام کی دعوت پیش کرنے کا حکم دیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنے ساتھ لے لیا اور مختلف مجالس عرب کا دورہ کیا۔ (غالباً یہ وہ مجالس تھیں جہاں عربی لوگ ایام حج میں اپنے اپنے خیموں کے اندر بیٹھ کر سیاسی امور پر تبادلہ خیال کیا کرتے تھے) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ بیان فرماتے ہیں کہ ہم ایک عام لوگوں کی مجلس

میں پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آگے بڑھے کیونکہ وہ ہمیشہ نیکی میں آگے آگے ہی رہتے تھے اور علم

انساب میں بھی ماہر تھے، آپ نے اہل مجلس کو سلام کیا اور ان سے پوچھا کہ:

..... ”تمہارا تعلق کس قوم سے ہے؟“ وہ بولے: ”بنو ربیعہ سے۔“

..... آپ نے فرمایا: ”بنو ربیعہ کے کسی بڑے قبیلے سے ہو یا چھوٹے قبیلے سے؟“ وہ کہنے لگے: ”بڑے

قبیلے سے۔“

..... آپ نے فرمایا: ”کون سے بڑے قبیلے سے؟“ کہنے لگے: ”ہم ذہل اکبر سے ہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”عوف تم ہی میں سے ہے جس کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ عوف کے صحراؤں میں

گرمی نہیں۔“ کہنے لگے: ”ایسا عوف ہم میں سے نہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”جساس بن مزہ تم میں سے ہے جوڑنے بھڑنے میں بڑا تیز اور خصوصاً پڑوسیوں کا

بڑا دشمن ہے؟“ وہ بولے: ”نہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”بسطام بن قیس جھنڈے والا اور زندوں کو ختم کرنے والا تم میں سے ہے؟“ کہنے

لگے: ”نہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”بادشاہوں کی جانیں لینے اور انہیں قتل کرنے والا حوفزان تم میں سے ہے؟“

بولے: ”نہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”منقر و عمامہ باندھنے والا مزدلف تم میں سے ہے؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”بنی کندہ کے بادشاہوں کے نہال تم میں سے ہیں؟“ کہنے لگے: ”نہیں۔“

..... آپ نے پوچھا: ”تم شاہان بنی لخم کے سسرال ہو؟“ بولے: ”نہیں۔“

..... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا: ”پھر تم ذہل اکبر کی اولاد ہرگز نہیں ہو سکتے بلکہ تم لوگ

ذہل اصغر سے ہو۔“ (کہ ذہل اکبر کی تو میں نے کئی نشانیاں تم سے پوچھیں اور تم نے سب کے جواب نفی میں دیے، اگر تم ذہل اکبر میں سے ہوتے تو ان میں موجود کوئی ایک بات تو تمہیں معلوم ہوتی، لہذا تمہارا جھوٹ ظاہر ہو گیا۔)

یہ سن کر بنو شیبان قبیلے کا دغفل نامی ایک نوجوان جس کی داڑھی نئی نئی نکل رہی تھی اس نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہو کر یہ شعر پڑھا:

إِنَّ عَلَى مَسَائِلِنَا أَنْ نَسْأَلَهُ --- وَالْعَبَاءُ لَا تَعْرِفُهُ أَوْ تَحْمِلُهُ

”یعنی آپ نے جو پوچھنا تھا پوچھ لیا اب ہمیں بھی اپنے سوال پوچھنے کا پورا حق ہے کیونکہ کہا جاتا ہے گٹھری کو یا تو پہچانو ہی نہیں اگر پہچان لیا ہے تو پھر اسے اٹھا لو اور اس کے مالک تک پہنچاؤ۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چونکہ ماہر انساب تھے اور خصوصاً قبائل قریش کے انساب کی معرفت میں تو آپ کا کوئی ثانی نہ تھا، آپ نے ان سے مختلف قسم کے سوالات کر کے ان کے جھوٹ کر ظاہر فرما دیا تھا اپنی اسی رسوائی کی وجہ سے اس نوجوان نے بدلہ لینے کے لیے یہ شعر پڑھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ تم نے تو ہم سے بہت سے سوالات کیے اور ہم نے ان کے جوابات بھی دیے اب تمہارا یہ حق بنتا ہے کہ ہمارے بھی سوالوں کے جواب دو یا یہ کہ تم ہم سے کوئی سوال ہی نہ کرتے، پھر اس نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پریشان کرنے کے لیے مختلف اقسام کے اٹھ سیدھے سوالات کرنا شروع کیے اور کہنے لگا:

..... ”اے محترم! تم اپنا تعارف تو کراؤ کہ تم کون ہو؟“ حضرت سیدنا ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”میں قریش سے ہوں اور مجھے ابو بکر کہتے ہیں۔“

..... نوجوان: ”واہ کیا بات ہے! تم تو شرافت و امارت والے ٹھہرے، مگر قریش کے کس قبیلہ سے ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”تیم بن مرہ کی اولاد سے۔“

.....نوجوان: ”قسم بخدا! آپ گڑھا بھرنے پر قادر ہیں یعنی آپ کا نسب بہت اچھا ہے۔ کیا قصی تم ہی میں سے ہے جس نے فہری قبائل اکٹھے کیے اور وہ قریش میں سردار ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”ہاشم تم ہی میں سے ہے جس نے اپنی قوم کے لیے شہید تیار کی جبکہ اس کے لوگ دبلے پتلے ہو چکے تھے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”آسمانی پرندوں کو دانہ ڈالنے والا، اندھیری راتوں میں چمکتے چہرے والا عبد المطلب بھی تم ہی میں سے ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”کیا لوگوں کو مصیبتوں میں دھکیلنے والے تم ہی ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”کیا چوکیداری کرنے والے بھی تم ہی لوگ ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”کیا آبِ رسانی یعنی گھروں میں پانی پہنچانے کا کام بھی تم ہی لوگ کرتے ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”کیا بحث مباحثہ اور مشورے کرنے والے تم ہی لوگ ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

.....نوجوان: ”کیا آپ ہی لوگ اہلِ رِہَادَہ یعنی غریب حجاج کی ضیافت کرنے والے ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“

یہ کہہ کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیزاری سے اپنی اونٹنی کی لگام کھینچ کر چل دیے تو بنی شیبان کے

اس نوجوان نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تنگ کرنے کے لیے ایک اور شعر پڑھا:

صَادَفَ دَرَّةُ السَّيْلِ دَرَّةً أَيْدَفَعُهُ -- بَهِيضَةٌ حِينًا وَحِينًا يَصْدَعُهُ

”یعنی شراپنے سے بڑے شر سے ٹکرا کر اس طرح مغلوب ہو گیا کہ جب اس پر بوجھ پڑا تو بوجھ پڑنے سے اسی

وقت پھٹ گیا۔“ اور ساتھ ہی کہنے لگا: ”اگر تم کچھ دیر مزید ٹھہرتے تو میں ضرور تمہیں قریش کے بارے میں بتاتا۔“

اللَّهُ غَزْوَنُكَلِّكَ كَيْدًا دَانَا عِيُوبَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَه سَارَا مَا جَرَادِي كِهْ كَر مَسْكَرَا دِيَّيْ -- حضرت سیدنا علی

المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں کہ: ”میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عرض

کی: ”اس دیہاتی نوجوان سے آپ کو بڑی فتنج گفتگو کرنا پڑی۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جواب دیا: ”اے

ابوالحسن! ہر مصیبت کے اوپر ایک مصیبت ہے اور مصیبت بولنے کے ساتھ موکل ہے۔“ (یعنی جہاں بولے وہیں مصیبت

آگئی) حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں: ”پھر ہم ایک اور مجلس میں گئے جو پڑھے

لکھے اور باوقار لوگوں کی مجلس تھی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آگے بڑھے اور انہیں سلام کیا اور پوچھا

کہ: ”آپ لوگوں کا کس قوم سے تعلق ہے؟“ وہ بولے: ”شیبان بن ثعلبہ کی اولاد سے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف دیکھ کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ لوگوں کے سردار ہیں۔“ وہاں مجلس میں مفروق بن عمرو، ہانی بن قبیصہ، ثنی

بن حارثہ اور نعمان بن شریک بھی موجود تھے ان سرداروں میں مفروق حسن و جمال میں اور گفتگو کرنے میں بہت تیز

تھا اس کے بالوں کی دو چٹیا پشت پر لٹک رہی تھیں۔ چونکہ وہ سامنے ہی بیٹھا تھا اس لیے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

تَعَالَى عَنْهُ نے اسی سے گفتگو شروع کر دی اور پوچھا: ”تمہاری تعداد کتنی ہے؟“ وہ بولا: ”ہم ہزار سے زائد ہیں۔ اور اتنی

تعداد کبھی کم لوگوں سے مغلوب نہیں ہوتی۔“ (بلکہ اسے مغلوب کرنے کے لیے اتنی ہی تعداد کی ضرورت ہے) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ نے پوچھا: ”تم لوگ اپنا دفاع کیسے کرتے ہو؟“ تو وہ بولا: ”ہم اس کی تیاری اور کوشش کرتے رہتے ہیں اور یقیناً ہر

قوم تیاری کرتی ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: ”دشمنوں سے تمہاری لڑائی کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟“ وہ کہنے لگا: ”جب دشمن سے ہمارا مقابلہ ہوتا ہے تو میدان جنگ میں ہم سے بڑھ کر کوئی غضب ناک نہیں ہوتا۔ ہم اپنے جنگی گھوڑوں کو اپنی اولاد پر اور اسلحہ جمع کرنے کو عیش و عشرت پر ترجیح دیتے ہیں اور مدد تو اللہ کی طرف سے ہوتی ہے جو کبھی ہمیں فتح دلاتی ہے اور کبھی ہمارے دشمنوں کو۔“ پھر اس نے ہماری طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”آپ لوگ شاید قریش سے ہیں۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کی خبر تو پہنچی ہوگی۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول ہیں۔“ مفروق کہنے لگا: ”ہاں ہمیں اس بارے میں کچھ اطلاعات تو مل رہی ہیں۔ بہر حال اے قرشی بھائی! یہ بتاؤ آپ لوگ کس بات کی دعوت دے رہے ہو؟“ جیسے ہی اس نے یہ پوچھا تو پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انہیں اسلام کی دعوت پیش کرنے کے لیے آگے تشریف لے آئے اور ان کے قریب ہی بیٹھ گئے۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کھڑے ہو کر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر اپنے کپڑوں سے سایہ کرنے لگے۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور میں تمہیں اس بات کی بھی دعوت دیتا ہوں کہ تم لوگ میری مدد کرو کیونکہ قریش نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے اس کے رسول کو جھٹلایا اور حق کی بجائے باطل اختیار کیا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ غنی یعنی بے پرواہ ہے اور وہی تعریف کے لائق ہے۔“ مفروق بولا: ”اس کے علاوہ اور آپ کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ ویسے آپ کا کلام بہت ہی عمدہ ہے۔“ سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پارہ ۸، سورۃ الانعام، ۱۵۱ تا ۱۵۳ آیات مبارکہ تلاوت فرمائیں: ﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبِّي عَلَيَّكُمْ اِلَّا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ مِنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاٰتَاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ اِلَّا

بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصُكُّم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿۱۱۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَصُكُّم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۱۱۲﴾ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصُكُّم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿۱۱۳﴾ (پ، الانعام: ۱۵۱ تا ۱۵۳) ترجمہ کنز الایمان: ”تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو یہ تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تمہیں عقل ہو، اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقے سے جب تک وہ اپنی جوانی کو پہنچے اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پوری کرو ہم کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتے مگر اس کے مقدور بھر اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد پورا کرو یہ تمہیں تاکید فرمائی کہ کہیں تم نصیحت مانو اور یہ کہ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اس پر چلو اور، اور راہیں نہ چلو کہ تمہیں اس کی راہ سے جدا کر دیں گی یہ تمہیں حکم فرمایا کہ کہیں تمہیں پر ہیز گاری ملے۔“

یہ آیات سن کر مفروق بولا: ”آپ لوگ اور کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ اور ابھی جو آپ نے کلام پڑھا یہ کسی زمین والے کا کلام نہیں ہے۔“ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیات مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُم لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ (پارہ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۹۰) ترجمہ کنز الایمان: ”بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف اور نیکی اور رشتہ داروں کے دینے کا اور منع فرماتا ہے بے حیائی اور بری بات اور سرکشی سے تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ تم دھیان کرو۔“ مفروق بولا: ”خدا کی قسم! آپ نے تو بہترین اخلاق اور نہایت ہی عمدہ اعمال کی دعوت دی ہے، یقیناً آپ کو



جھٹلانے اور مخالفت کرنے والی قوم نے آپ پر صریح بہتان باندھا ہے۔ ”ساتھ ہی مفروق نے ہانی بن قبیصہ کی تائید حاصل کرنے کے لیے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”یہ ہانی بن قبیصہ ہمارے شیخ اور ہمارے دین کے عالم ہیں۔“ (یعنی یہ بھی میری تائید کریں گے) ہانی بن قبیصہ کہنے لگا: ”اے قرشی بھائی! ہم لوگوں نے آپ کی ساری گفتگو سنی ہے، ہمیں کرنا تو یہی چاہیے کہ سابقہ دین کو چھوڑ کر آپ کی اتباع کریں اور آپ کے ساتھ ایسی مجلس میں بیٹھ کر گفتگو کریں جس کی ابتدا و انتہا نہ ہو (یعنی بس آپ کی پیاری پیاری گفتگو ہی سنتے رہیں)، تاہم ایسا کرنے میں انجام پر غور کیے بغیر کسی کی رائے ماننے میں جلدی کرنا ہوگا اور یقیناً جلد بازی میں کیے جانے والے فیصلے عموماً غلط ہوتے ہیں۔ (ہم یہ فیصلہ فی الحال اس لیے نہیں کر سکتے کہ) ہمارے پیچھے ایک قوم ہے جس کی مرضی کے خلاف ہم کوئی عہد نہیں کر سکتے لہذا ایسا کرتے ہیں کہ ابھی ہم بھی چلتے ہیں اور آپ بھی تشریف لے جائیں، آپ بھی سوچیں اور ہم بھی مزید اس پر غور و فکر کرتے ہیں۔“ پھر اس نے ثنی بن حارثہ کی تائید حاصل کرنے کے لیے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: ”یہ ثنی بن حارثہ ہیں ہمارے بزرگ اور جنگی سپہ سالار ہیں۔“ (یعنی یہ بھی میری تائید کریں گے) ثنی کہنے لگا: اے قرشی بھائی! ”تمہاری دعوت سن کر ہمارا بھی وہی جواب ہے جو ہانی بن قبیصہ نے دیا کیونکہ ہم دوسو کنوں یمامہ اور سامہ کے درمیان پھنسے ہوئے ہیں۔“ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”یہ دوسو کنیں کونسی ہیں؟“ کہنے لگا: ”ایک طرف کسریٰ کی نہریں ہیں اور دوسری طرف عرب کا پانی۔ کسریٰ کی مخالفت معاف نہیں ہو سکتی اور نہ ہی وہاں کوئی عذر قبول ہوگا کیونکہ ہمارا ان سے مخالفت نہ کرنے پر معاہدہ ہے، جبکہ عرب کی مخالفت معاف ہو سکتی ہے اور یہاں عذر بھی قبول ہو سکتا ہے۔ آپ نے جن باتوں کی ہمیں دعوت دی ہے یہ تو وہ باتیں ہیں جنہیں عرب اور کسریٰ دونوں کے بادشاہ پسند نہیں کرتے، اب اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہم آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی عرب کے خلاف معاونت کریں تو ایسا ہم کر سکتے ہیں کیونکہ ہمارا ان سے کوئی معاہدہ نہیں ہے۔“ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ”تم نے بڑا اچھا جواب دیا ہے کیونکہ صاف اور سچی بات کہی ہے، مگر اللہ کے دین کا صرف وہی مددگار ہو سکتا ہے جو مکمل طور پر اس دین

میں داخل ہو جائے۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”اچھا یہ بتاؤ کہ اگر کچھ عرصہ بعد (غلبہ اسلام کے سبب) ان کی زمیں، گھر بار، مال و متاع، ان کی عورتیں وغیرہ سب کچھ تمہارے قبضے میں آجائے تو کیا تم اسلام قبول کر کے اللہ عزوجل کی تسبیح و تقدیس کرو گے؟“ نعمان بن شریک نے کہا: ”خدا کی قسم! پھر ہم مسلمان ہو کر آپ کی غلامی میں آجائیں گے۔“ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۝ وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۶، ۴۵) ترجمہ کنز الایمان: ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنا تا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکادینے والا آفتاب۔“

یہ کہہ کر نبی کریم روف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہاتھ تھامے اٹھ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”جاہلیت میں بھی بعض لوگوں کا اخلاق کتنا اچھا ہے اور اللہ عزوجل ان ہی کفار میں سے بعض کے ہاتھوں بعض کے شر کو دفع فرمائے گا اور بعض کو بعض سے دور رکھے گا۔“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: ”پھر ہم قبیلہ اوس و خزرج کی مجلس میں پہنچے اور انہیں بھی اسلام کی دعوت پیش کی اور اس وقت تک واپس نہ لوٹے جب تک انہوں نے نبی کریم روف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیعت نہ کر لی۔ اور اس سفر میں میں نے دیکھا کہ پیارے آقا کی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مختلف مجالس سے ہونے والے مکالمات اور علم الانساب میں مہارت والی بھرپور گفتگو سے بہت زیادہ خوش ہوئے۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فضل ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۳۵۹۷۹، ج ۱، ص ۲۳۲ تا ۲۳۴)

### نیکی کی دعوت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا روایت سے نیکی کی دعوت کے کئی مدنی پھول حاصل ہوئے: (۱) چند اسلامی بھائیوں کا اکٹھے ہو کر نیکی کی دعوت کے لیے اپنے علاقے میں مختلف لوگوں کے پاس جانا اور انہیں نیکی کی دعوت

پیش کرنا پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی سنت مبارکہ ہے۔  
 (۲) جب بھی کسی کے پاس جائیں تو سب سے پہلے سلام کریں، ہو سکے تو جب بس میں سوار ہوں، کسی اسپتال میں جانا پڑ جائے، کسی ہوٹل میں داخل ہوں، جہاں لوگ فارغ بیٹھے ہوں، جہاں جہاں مسلمان اکٹھے ہوں سلام کر دیا کریں کہ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقرب ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ صدیق بن عجلان الباہلی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب وہی شخص ہے جو انہیں پہلے سلام کرے۔“ (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فصل من الخ، الحدیث: ۵۱۹۷، ج ۳، ص ۴۳۹)

آج کل اگر کوئی کسی کے پاس آ کر سلام کر بھی دیتا ہے تو جاتے ہوئے ”میں چلتا ہوں، خدا حافظ، اچھا، بائے بائے“ وغیرہ کلمات کہتا ہے لہذا مجلس کے اختتام پر ان سب الفاظ کے بجائے سلام کیا کریں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں: ”جس وقت تم میں سے کوئی کسی مجلس کی طرف پہنچے، سلام کہے۔ اگر ضرورت محسوس کرے، وہاں بیٹھ جائے۔ پھر جب کھڑا ہو سلام کہے اس لئے کہ پہلا سلام دوسرے سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔“ (سنن الترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی الخ، الحدیث: ۲۷۱۵، ج ۳، ص ۳۲۳)

(۳) جب بھی کسی کو نیکی کی دعوت پیش کی جائے تو اولاً رہنما اسلامی بھائی تعارف وغیرہ کی ترکیب بنائے اور بعد میں داعی دعوت دے کہ اس طرح گفتگو کرنے میں آسانی ہوتی ہے اور جسے نیکی کی دعوت پیش کی جا رہی ہے وہ بھی توجہ کے ساتھ دعوت کو سنتا اور قبول کرتا ہے۔ (۴) تعارف کروانے اور نیکی کی دعوت دینے والے دو افراد ہوں یعنی ایک اسلامی بھائی رہنما جو جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ اپنا تعارف پیش کرے اور سامنے والوں سے تعارف لے اور پھر دوسرا اسلامی بھائی نیکی کی دعوت پیش کرے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تعارف وغیرہ کی ترکیب بنائی اور خود رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نیکی کی دعوت پیش کی۔ (۵) جسے نیکی کی دعوت دینی ہے اگر وہ کوئی بات کہے تو اسے بھی سنا جائے کہ آپ اس کی بات سنیں گے تو وہ آپ کی دعوت کو

سنے گا۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس نوجوان کی گفتگو سنی۔ (۶) البتہ اگر سامنے والا فضول گفتگو کرنا شروع کر دے اور وقت کے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو اعراض کیا جائے۔ (۷) نیکی کی دعوت دینے کے بعد اس کو قبول کروانے میں جلدی نہ کی جائے بلکہ ترغیب سے کام لیا جائے اور مخاطب کے اعدا کو بھی سنا جائے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مخاطب کے اعدا کو سن کر حکمت عملی کے ساتھ اُن کا حل ارشاد فرمایا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ نے بھی نیکی کی دعوت کے عظیم جذبے کے تحت اپنے متعلقین کو ہفتہ میں ایک دن علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت والا مدنی انعام عطا فرمایا ہے اور سیکڑوں اسلامی بھائی اس سعادت سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اسی ضمن میں ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔ چنانچہ،

### غیر مسلموں کا قبول اسلام

ضلع غازی پور (یوپی، ہند) کے شہر گرام چوکیاں کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ صفر المظفر ۱۴۲۶ھ بمطابق اپریل ۲۰۰۵ء میں ہند کے مشہور شہر بمبئی میں ہونے والے مدنی قافلہ کورس کے دوران ایک مدنی قافلہ ۳ دن کے لیے کرا لاکھانی کی ایک مسجد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ تیسرے دن مدنی قافلے کے عاشقان رسول عصر کی نماز کے بعد ”علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت“ کے سلسلے میں ایک حجام کی دوکان پر پہنچے جہاں چند ماڈرن نوجوان خوش گپیوں میں مصروف تھے، رہنما اسلامی بھائی نے آگے بڑھ کر جوں ہی مدنی قافلے کا تعارف کروایا تو داعی یعنی نیکی کی دعوت دینے والے اسلامی بھائی نے فوراً درد بھرے انداز میں نیکی کی دعوت دینا شروع کر دی۔ نیکی کی دعوت کے بعد انہیں مسجد چلنے کی دعوت دی انہوں نے انکار کیا مگر عاشقان رسول کے محبت بھرے اصرار پر بالآخر وہ نماز کے بعد ہونے والے بیان میں شرکت کرنے پر راضی ہو گئے۔ نماز کے بعد جو نبی بیان کا آغاز ہوا وہ سبھی آ موجود ہوئے۔ ایک اسلامی بھائی نے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ کا رسالہ ”قبر کا امتحان“ پڑھ کر سنایا، بیان کے اختتام پر دولت ایمان کی اہمیت

اجاگر کرتے ہوئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرتے رہنے کا ذہن دیا اور ساتھ ہی ساتھ مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب بھی دلائی جس پر ان نوجوانوں نے مدنی قافلے میں سفر کی نیت کا اظہار کیا، اس کے بعد وہ مسجد سے باہر چلے گئے۔ ابھی چند ساعتیں ہی گزری ہوں گی کہ وہ دوبارہ پلٹ آئے ان کے چہروں کے تاثرات کسی بڑے انقلاب کا پتہ دے رہے تھے، وہ لوگ کہنے لگے: ہم غیر مسلم ہیں آپ ہمیں کلمہ طیبہ پڑھا کر مسلمان کر دیجیے! ہم دائرہ اسلام میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ امیر قافلہ نے فوراً کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ پڑھا کر ان سب کو مسلمان کر دیا۔ پھر امیر قافلہ نے حلقہ بگوش اسلام ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں مبارک باد دی اور پوچھا کہ کس بات سے متاثر ہو کر آپ نے دین اسلام قبول کیا تو کہنے لگے بیان میں قبر کے حالات سننے کہ اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ وہ کیا معاملہ کرتی ہے اور بُرے کام کرنے والوں کے ساتھ کیسا بھیانک سلوک کرتی ہے جبکہ ہمارے مذہب میں اس کا کوئی تصور نہیں نیز اسلامی تعلیمات کے مطابق آپ کا سنت کا آئینہ دار لباس اور بے مثال کردار بالخصوص نگاہیں جھکا کر چلنا، محبت اور نرمی سے گفتگو کرنا، دوسروں کو حقیر نہ جاننا، اپنے دین سے محبت کرنا اور دین و ایمان کی حفاظت کے لئے کڑھنا دیکھ کر دل و دماغ نے گواہی دی کہ اہل اسلام ہی حق و سچ کے داعی اور راہِ نجات کے راہی ہیں، یوں ہم دین اسلام سے متاثر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پھر ان نوجوانوں نے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر اختیار کر لیا اور دو دن بعد جب ذاتی ضروریات کا سامان لینے اپنے اپنے گھر گئے تو واپسی پر ان کے ہمراہ دونو جوان اور بھی تھے۔ وہ دونوں بھی دین اسلام قبول کر کے دارین کی سرفرازیاں حاصل کرنے کے خواہش مند تھے چنانچہ مدنی قافلے کے عاشقانِ رسول نے موقعِ غنیمت جانتے ہوئے انہیں بھی ہاتھوں ہاتھ کلمہ طیبہ پڑھا کر کفر و شرک کے تپتے ریگستان سے نکال کر شجرِ اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں کے نیچے لاکھڑا کیا اور یوں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں ہونے والے علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت کی برکت سے کئی غیر مسلموں کو اسلام کی سرمدی نعمت نصیب ہو گئی۔

کافروں کو چلیں، مشرکوں کو چلیں

دعوت دین دین دیں قافلے میں چلو

دین دین پھیلائیے سب چلے آئیے

مل کے سارے چلیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## علم توحید اور صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ علم تعبیر اور علم انساب میں ماہر ہونے کے ساتھ علم توحید کی معرفت بھی رکھتے تھے بلکہ بارہا پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے علم توحید کے متعلق گفتگو بھی فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ،

### علم توحید کے متعلق مکالمہ

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں کئی بار بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور میٹھے میٹھے آقا، نبی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دونوں کو علم توحید کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے دیکھا۔ کافی دیر تک دونوں کے درمیان ایک عجمی شخص کی طرح بیٹھا رہا لیکن ان کی گفتگو کو نہ سمجھ سکا۔“  
(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۵۱)

## صدیق اکبر اور فتویٰ نویسی

### زمانہ نبوی کے مقتیان کرام

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا کہ ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں کون کون فتوے دیا کرتا تھا؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”میں صرف دو شخصیات کو جانتا ہوں اور وہ

شیخین کریمین یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں، ان دو کے علاوہ میرے علم میں کوئی نہیں جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں فتویٰ دیا کرتا ہو۔“

(اسد الغابۃ، عبد اللہ بن عثمان ابوبکر، علمہ، ج ۳، ص ۳۳۰)

## صدیق اکبر اور کتابت وحی

علامہ ابن جوزی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي ارشاد فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کئی اصحاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ایسے ہیں جو کتابت وحی تھے بعض کے اسماء یہ ہیں: (۱) حضرت سیدنا ابوبکر (۲) حضرت سیدنا عمر (۳) حضرت سیدنا عثمان (۴) حضرت سیدنا علی المرتضیٰ (۵) حضرت سیدنا ابی بن کعب (۶) حضرت سیدنا زید (۷) حضرت سیدنا امیر معاویہ (۸) حضرت سیدنا حنظلہ بن ربیع (۹) حضرت سیدنا خالد بن سعید بن عاص (۱۰) حضرت سیدنا ابان بن سعید (۱۱) حضرت سیدنا علاء بن حضرمی۔ رَضَوْنَا اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔ (کشف المشکل من حدیث الصحیحین، ج ۱، ص ۳۷۲)

## صدیق اکبر کی فراست

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیخ طریقت امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ نے اپنی مایہ ناز مشہور زمانہ تصنیف ”فیضان سنت“ جلد دوم کے باب ”نیکی کی دعوت“ حصہ اول صفحہ ۷۰ پر فراست کی تعریف کچھ یوں بیان فرمائی ہے: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اپنے اولیاء کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے انہیں بعض لوگوں کے حالات کا علم ہو جاتا ہے۔“ واقعی مومن کے لیے یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عطا کردہ نور ہے۔ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ راحۃ قلب وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مؤمن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔“

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الحجر الحدیث: ۳۱۳۸، ج ۵، ص ۸۸)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس نور سے بدرجہ اتم معمور تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی فراست کا

ایک انوکھا واقعہ ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

### صدیق اکبر کی بے مثال فراست

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے اور منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ) نے یوں خطبہ ارشاد فرمایا:

”ایک بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیا کہ چاہے تو ہمیشہ دنیا میں رہے اور اس کی بہاریں لوٹتا رہے اور چاہے تو اس کے ہاں تیار کردہ نعمتوں کو اختیار کر لے۔ تو اس بندے نے جو اس کے رب کے پاس نعمتیں ہیں انہیں اختیار کر لیا۔“ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اس بات کو کوئی نہ سمجھ سکا کہ کیا معاملہ ہے؟ لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ فہم و فراست سے فوراً سمجھ گئے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور عرض کرنے لگے:

”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان۔“ تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ آپ کے یہ کلمات سن کر بہت متعجب ہوئے کہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تو صرف ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جسے یہ اختیار دیا گیا۔ لیکن حقیقت وہی تھی جسے حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی فراست سے پالیا کہ جس بندے کو اختیار ملا وہ خود نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تھے، مگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے واضح طور پر نہ بتایا تا کہ لوگ غمزدہ نہ ہوں، لیکن یہ راز سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی سمجھ پائے کیونکہ وہ فہم و فراست کے اعتبار سے تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ میں کامل تھے۔ (صحيح البخاري، كتاب فضائل اصحاب النبي، باب قول النبي

سد و اسناد الخ، الحديث: ۳۶۵۳، ج ۲، ص ۵۱۷)

## صدیق اکبر کی معاملہ فہمی

### معاملہ فہمی کی اعلیٰ مثال

جب کفار قریش کے ظلم و ستم اور ان کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے



غُیُوبَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ مکہ سے مدینہ ہجرت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سواری پر آگے تشریف فرما تھے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کے پیچھے بیٹھے تھے۔ چونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تجارتی حوالے سے کافی مشہور تھے اور لوگوں میں آپ کی جان پہچان بھی بہت تھی اس لیے راستے سے گزرنے والے لوگ تعجب سے پوچھتے کہ ”اے ابوبکر! یہ تمہارے ساتھ کون ہے؟“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حکمت سے بھرپور جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے: ”هَادٍ يَهْدِينِي لَعْنِي يَهْدِينِي“ یہ میرے رہنما ہیں اور راستہ بتانے میں میری رہنمائی کر رہے ہیں۔“

(مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۲۲۳۶، ج ۳، ص ۲۴۶)

اور حقیقت میں بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ راہِ جنت کے ہادی ہیں، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا پیارا جواب آپ کی معاملہ فہمی کی بھرپور عکاسی کرتا ہے کہ اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا اسم گرامی بتانا یا ان کا کوئی بھی تعارف کرنا سراسر نقصان دہ تھا اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تو یہ (یعنی ذومعنی بات) سے کام لیا۔

### جنگی امور میں معاملہ فہمی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن یزید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ایک لشکر کا سپہ سالار بنا کر بھیجا، اس لشکر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی موجود تھے، جب وہ مقام جنگ پر پہنچے تو حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حکم دیا کہ لشکر میں آگ روشن نہ کریں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ بات پسند نہ آئی اور حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو معاملہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو روک دیا اور فرمایا: ”حضور نبی کریم رَوِّفْ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

حضرت عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جنگی امور میں مہارت کی وجہ سے ہم پر امیر مقرر فرمایا ہے۔ ”یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رک گئے۔ (السنن الکبری للبیہقی، کتاب السیر، باب ما علی النالی من امر الجیش، الحدیث: ۴۹۰۰، ج ۹، ص ۷۰)

## صدیق اکبر بحیثیت مشیر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی فراست اور معاملہ کے سبب حضور نبی کریم رُوفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ سے امور مسلمین میں اکثر مشاورت فرمایا کرتے تھے بلکہ خود رب تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مشاورت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ چنانچہ،

### آپ سے مشاورت کے لیے حکم الہی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں میں نے نبی کریم رُوفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”حضرت جبریل عَلَيهِ السَّلَام میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مشورہ کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔“

(جامع الاحادیث، الهمزة مع التاء، الحدیث: ۳۲۷، ج ۱، ص ۲۰۵)

### مسلمانوں کے معاملات میں مشاورت

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رُوفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اکثر رات گئے تک مسلمانوں کے معاملات پر مشاورت اور گفتگو کرتے رہتے تھے، ایک دن حسب معمول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ سے مصروف کلام رہے، میں بھی بارگاہ رسالت میں حاضر تھا، نبی کریم رُوفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باہر تشریف لائے۔ ہم بھی باہر آگئے دیکھا کہ ایک شخص مسجد میں نماز پڑھ رہا ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کی تلاوت قرآن سننے لگے اور ارشاد فرمایا:

”اگر کوئی قرآن کی تلاوت اسی طریقے اور ہیئت پر کرنا چاہے جیسا وہ نازل ہوا تو اسے چاہیے کہ وہ ابن ام عبد (یعنی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی طرح قرآن پڑھے۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر،

الحدیث: ۲۸۹۳، ج ۲، ص ۲۲۶، مستدرک احمد بن حنبل، مستدرک عمر بن خطاب، الحدیث: ۷۵، ج ۱، ص ۲۵)

### آپ کا خاطی ہونا رب کو پسند نہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشاورت کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصیب الرائے تھے اور کیوں نہ ہوتے کہ خود رب عزوجل کو بھی آپ کا خاطی ہونا یعنی غلطی کرنا پسند نہیں۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن بھیجنے سے قبل صحابہ کرام علیہم الرضوان سے مشورہ فرمایا، اس مشورے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیدنا طلحہ و حضرت سیدنا زبیر اور حضرت سیدنا سعید بن حضیر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حاضر تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ نے مشورہ طلب نہ کیا ہوتا تو ہم کبھی لب کشائی نہ کرتے۔“ چنانچہ ہر شخص نے اپنی سمجھ کے مطابق مشورہ دیا۔ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاذ! ان مشوروں کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟“ میں نے عرض کیا: ”مجھے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے پسند آئی ہے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کو ابوبکر صدیق کا خاطی ہونا (یعنی غلطی کرنا) پسند نہیں ہے۔“

(المعجم الکبیر، معاذ بن جبل الانصاری۔ الخ، الحدیث: ۱۲۳، ج ۲۰، ص ۶۷)

### آپ کا مشورہ اور رسول اللہ کی تائید

جب اہل ثقیف نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے امان

تحریر فرمادی۔ اور ان پر کسی کو امیر مقرر کرنا چاہا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مشورہ دیا کہ ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امیر مقرر فرمائیں۔“ حالانکہ وہ عمر میں ابھی چھوٹے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذَا الْغُلَامَ مِنْ أَحْرَصِهِمْ عَلَى التَّفَقُّهِ فِي الْإِسْلَامِ، وَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ لِعَنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے دیکھا ہے یہ نوجوان اسلام کا گہرا فہم حاصل کرنے اور قرآن کریم سیکھنے کا سب سے بڑھ کر خواہش مند ہے۔“ حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا معمول تھا کہ جب ان کے وفد کے لوگ دوپہر کو چلے جاتے تو یہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کے متعلق سوالات کرتے اور قرآن کریم سیکھتے اور اس طرح انہوں نے دین کا تفقہ (یعنی سمجھ بوجھ) اور پختہ علم حاصل کر لیا۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آرام فرما رہے ہیں تو یہ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس چلے جاتے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ سے بہت محبت فرمایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سفارش کو قبول فرمایا اور انہیں بنی ثقیف کا امیر مقرر فرمادیا۔

(اسد الغابۃ، عثمان بن ابی العاص، ج ۳، ص ۲۰۰)

## صدیق اکبر کا خوف خدا

کاش! ابوبکر بھی تیری طرح ہوتا

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک باغ میں داخل ہوئے، درخت کے سائے میں ایک چڑیا کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو آپ نے ایک آہ سرد دل پرورد سے کھینچ کر ارشاد فرمایا: ”اے پرندے! تو کتنا خوش نصیب ہے کہ ایک درخت سے کھاتا ہے اور دوسرے کے نیچے بیٹھ جاتا ہے

پھر تو بغیر حساب کتاب کے اپنی منزل پہ پہنچ جائے گا۔ اے کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فصل فی تفضیلہم، فضل الصدیق، خوفہ الحدیث: ۳۵۶۹۶، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۳۷،

شعب الایمان، باب فی خوف من اللہ، الحدیث: ۷۸۸، ج ۱، ص ۲۸۵)

### تعریف پر بارگاہ خداوندی میں التجا

حضرت سیدنا ابو حاتم اصمعی عَلیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تعریف کی جاتی تو بارگاہ خداوندی میں التجا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے: ”اے اَللّٰهُ الْعَالَمِیْنَ! تو میری ذات کو مجھ سے بہتر جاننے والا ہے اور میں اپنی ذات کو ان لوگوں سے بہتر جانتا ہوں۔ اے رَبِّ الْعَالَمِیْنَ! مجھے ان لوگوں سے اچھا بنا دے اور میرے اُن تمام گناہوں کو معاف فرما دے جن کا انہیں علم نہیں اور میرے متعلق جو کچھ وہ کہتے ہیں اُن پر میرا

مواخذہ نہ فرما۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابه، فضل الصدیق، شمائلہ و اخلاقہ، الحدیث: ۳۵۶۹۹، ج ۶، الجزء: ۱۲،

ص ۲۳۸، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۲۲)

### مومن صالح کا کوئی بال ہوتا

حضرت سیدنا ابو عمران جوئی عَلیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”کاش! میں ایک مومن صالح کے پہلو کا کوئی بال ہوتا۔“

(الزهد للامام احمد، زهد ابی بکر الصدیق، الرقم: ۵۶۰، ص ۱۳۸)

### کاش! میں ایک درخت ہوتا

حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”خدا کی قسم میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میں یہ درخت ہوتا جسے کھایا اور کاٹا جاتا۔“

(الزهد للامام احمد، زهد ابی بکر الصدیق، الرقم: ۵۸۱، ص ۱۴۱)

## کاش! میں سبزہ ہوتا

حضرت سیدنا قتادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر ملی کہ ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یوں فرمایا: ”اے کاش! میں سبزہ ہوتا جسے جانور کھا جاتے۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصديق، الحديث: ۷۴، ج ۱، ص ۱۱، الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر وصية ابی بکر، ج ۳، ص ۱۲۸)

## شعر بطور نصیحت

حضرت سیدنا ثابت بنانی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ شعر بطور نصیحت پڑھا کرتے تھے:

لَا تَزَالُ تَنْعِي حَبِيبًا حَتَّى تَكُونَ  
وَقَدْ يَرْجُو الْفَتَى الرَّجَا يَمُوتُ دُونَهُ

یعنی اے غافل نوجوان! تو اپنے دوستوں کے مرنے کی خبر تو دیتا رہتا ہے کیا کبھی سوچا کہ ایک دن تو بھی ان کی طرح بے جان ہو جائے گا کیونکہ بسا اوقات کوئی نوجوان امیدیں پوری ہونے سے پہلے ہی سفر آخرت پر روانہ ہو جاتا ہے۔

(الزهد للإمام احمد، زهد ابی بکر الصديق، الرقم: ۵۹۱، ص ۱۲۲، تاریخ الخلفاء، ص ۸۲)

## سب سے زیادہ ڈرنے والے

حضرت سیدنا محمد بن سیرین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”سرکارِ مدینہ راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واحد شخص تھے جو ایسی بات کہنے سے سب سے زیادہ ڈرتے جو ان کے علم میں نہ ہوتی۔“ (الطبقات الكبرى لابن سعد، طبقات البدرين، ابوبکر الصديق، ذکر الغار والهجرة الى المدينة، ج ۳، ص ۱۳۲)

## فرمانِ رسول کے سبب گریہ وزاری

حضرت سیدنا زید بن ارقم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی

بارگاہ میں بیٹھے تھے کہ پانی اور شہد لایا گیا اور جیسے ہی آپ کے قریب کیا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور روتے رہے یہاں تک کہ تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ بھی رونے لگ گئے۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ رورو کے چپ ہو گئے لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روتے رہے، صحابہ آپ کو دیکھ کر پھر رونے لگ گئے، یہاں تک کہ صحابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو یہ گمان ہوا کہ ہمیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ کیا بات ہے؟ پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی آنکھیں صاف کی تو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ کو کس چیز نے رلایا؟“ فرمایا: ”ایک بار میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غریب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اچانک میں نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات سے کوئی شے ہٹا رہے ہیں حالانکہ اس وقت مجھے کوئی شے نظر نہیں آرہی تھی، میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کس شے کو ہٹا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”دنیا نے میرا ارادہ کیا تھا میں نے اس سے کہا کہ ”دور ہو جا۔“ تو اس نے مجھے کہا: ”آپ نے اپنے آپ کو تو مجھ سے بچا لیا لیکن آپ کے بعد والے مجھ سے نہیں بچ پائیں گے۔“

(شعب الایمان، باب فی الزهد وقصر الاسل، الحدیث: ۱۰۵۱۸، ج ۷، ص ۳۳۳)

### امید و خوف کی اعلیٰ مثال

حضرت سیدنا مظرف بن عبد اللہ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر آسمان سے کوئی با آواز بلند صدا دے کہ جنت میں صرف ایک آدمی داخل ہوگا تو مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا اور اگر آسمان سے یہ آواز آئے کہ دوزخ میں صرف ایک ہی شخص داخل ہوگا تو مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ بھی میں ہی نہ ہوں۔“

(اللمع، مترجم، ص ۲۳۳)

### خوف خدا کے سبب شدید تکلیف

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی

سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھا قرآن پاک کی جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا﴾ (ب، ۵، النساء: ۱۲۳) ترجمہ کنز الایمان: ”جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوانہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار۔“ تو نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! کیا میں تمہیں وہ آیت نہ سناؤں جو مجھ پر ابھی نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا: ”جی ہاں کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہی آیت مبارکہ تلاوت فرمائی۔ جیسے ہی میں نے یہ آیت مبارکہ سنی تو (اللہ عزوجل کے خوف کے سبب) مجھے ایسا لگا کہ میری کمر کی ہڈی ٹوٹ جائے گی میں نے درد کی وجہ سے انگڑائی لی تو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! (گھبراؤ نہیں) تم اور تمہارے مؤمنین دوستوں کو اس کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ عزوجل سے ایسی حالت میں ملاقات کرو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن دیگر لوگوں کے گناہ جمع ہوتے رہے گے یہاں تک کہ ان کو قیامت کے دن ان کا بدلہ دیا جائے گا۔“ (سنن الترمذی، کتاب التفسیر عن رسول اللہ، ومن سورة النساء، الحدیث: ۳۰۵۰، ج ۵، ص ۳۱)

## صدیق اکبر کا تقویٰ و پرہیزگاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر تقویٰ و مجاہدہ رضائے الہی کے لیے ہو تو یہی تقویٰ باعث نجات ہے اور جب کسی انسان کا دل تقویٰ سے خالی ہو جائے تو اس کا ساری عمر رونا بھی اسے کام نہ دے گا کہ سب سے افضل چیز تقویٰ و پرہیزگاری ہے۔ چنانچہ رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”سب سے بڑی عبادت فقہ یعنی دین میں غور و فکر کرنا اور دین کی سب سے افضل چیز تقویٰ یعنی پرہیزگاری ہے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی فضل العلم، الحدیث: ۳۷۹، ج ۱، ص ۳۲۵)

اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے بچانے والا تقویٰ

سید المبلغین، رَحْمَةُ اللّٰعَالَمِينَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”تین خصلتیں ایسی



ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو کتا اس سے بہتر ہے: (۱) ایسا تقویٰ جو اسے اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے بچائے (۲) ایسا علم یعنی بردباری جس سے وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے اور (۳) ایسا حسن اخلاق جس سے وہ لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔“ (شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی العلم۔۔ الخ، الحدیث: ۸۲۲۳، ج ۶، ص ۲۳۹)

### صدیق اکبر کے زہد و تقویٰ پر قرآن کی گواہی

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو وہ متقی ہیں جن کے تقوے کو خود قرآن عظیم بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ پارہ ۳۰، سورۃ اللیل، آیت نمبر ۱ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار۔“ اس آیت مبارکہ میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۳۰، اللیل: ۱۷)

### زہد و تقویٰ میں عیسیٰ علیہ السلام کی مثل

حضرت سیدنا ابو برداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ عَلَى مِثْلِ عِيسَى فِي الزُّهْدِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ لِيَعْنَى جُوزُ هَدْوٍ وَتَقْوَىٰ“ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثل کسی کو دیکھنا چاہے تو وہ ابو بکر صدیق کو دیکھ لے۔“ (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۸۲)

### آپ کے پاس صرف ایک فدی کپڑا تھا

حضرت سیدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا رفیق رہا ہوں اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک فدی کپڑا تھا سواری کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کانٹوں سے جوڑ کر اوڑھ لیا کرتے تھے اور جب سواری نہ فرماتے تو پھر ہم دونوں اسے استعمال کیا کرتے تھے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب اللباس والزینۃ، فی لبس الصوف، الحدیث: ۱، ج ۶، ص ۳۹)

## کھاتے ہی قے کر دی

تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۵۴۸ صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضان سنت“ جلد اول، باب پیٹ کا قفل مدینہ، ص ۷۷ پر شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے تقویٰ و پرہیزگاری کا ایک انوکھا واقعہ کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا غلام آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں دودھ لایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسے پی لیا۔ غلام نے عرض کی: میں پہلے جب بھی کوئی چیز پیش کرتا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کے متعلق دریافت فرماتے تھے لیکن اس دودھ کے متعلق کوئی استفسار نہیں فرمایا؟ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: ”یہ دودھ کیسا ہے؟“ غلام نے جواب دیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بیمار پر منتر پھونکا تھا جس کے معاوضے میں آج اس نے یہ دودھ دیا ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ سن کر اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور دودھ اُگل دیا۔ اس کے بعد نہایت عاجزی سے دربارِ الہی میں عرض کیا: ”اے اللہ عزوجل! جس پر میں قادر تھا وہ میں نے کر دیا۔ اس کا تھوڑا بہت حصہ جو رگوں میں رہ گیا ہے وہ مُعَاف فرمادے۔“

(صحیح البخاری، مناقب الانصار، ایام الجاہلیۃ، الحدیث: ۳۸۲۲، ج ۲، ص ۵۷۱، منهاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظہ، ص ۹۷)

## منبع خوف خدا صدیق اکبر ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کتنے زبردست متقی تھے۔ کفار اکثر کفریہ کلمات پڑھ کر مریضوں پر جھاڑ پھونک کرتے ہیں۔ دور جاہلیت میں بھی اسی طرح ہوتا تھا، اُس غلام نے چونکہ زمانہ جاہلیت میں دم کیا تھا، لہذا اس خوف کے سبب کہ اس نے کفریہ منتر پڑھ کر دم کیا ہوگا، اُس کی اجرت کا دودھ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قے کر کے نکال دیا۔

## گناہ سے باز رہنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں

یقیناً فرض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں سے بچانے ہی کا نام تقویٰ ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابوذر! تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور گناہ سے باز رہنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں اور حسنِ اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الخلق الحسن، الحدیث: ۳۰۵۹، ج ۳، ص ۳۲۷)

یقیناً	منبع	خوف	خدا	صدیق	اکبر	ہیں
حقیقی	عاشق	خیر الوری	صدق	اکبر	ہیں	
نہایت	مشقی	وپارسا	صدق	اکبر	ہیں	
تقی	ہیں	بلکہ	شاہ	اتقیا	صدق	ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

## صدیق اکبر اور قتلِ مدینہ

## زبان کی سختی کی شکایت

حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ”اے خلیفہ رسول اللہ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟“ فرمایا: ”بہی وہ شے ہے جس نے مجھے ہلاکتوں میں ڈال دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جسم کا کوئی عضو ایسا نہیں جو زبان کی سختی کی شکایت نہ کرتا ہو۔“

(شعب الایمان، باب حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت۔ الخ، الحدیث: ۴۹۳۷، ج ۴، ص ۲۴۴)

### قفل مدینہ کے لیے منہ میں پتھر

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ ۴۱۵ صفحات پر مشتمل کتاب ”احیاء العلوم کا خلاصہ“ ص ۲۳۴ پر ہے: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے منہ میں چھوٹے چھوٹے پتھر رکھتے تھے، جن کے ذریعے (فضول) گفتگو سے پرہیز کرتے۔“

### زبان کا قفل مدینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضول بات سے بچنے کے مدنی نسخے کی کیا بات ہے۔ واقعی اگر زبان کا قفل مدینہ لگانا نصیب ہو جائے تو ہم بہت سارے گناہوں سے بچ سکتے ہیں، زبان کے قفل مدینہ کے بارے میں دو احادیث پیش خدمت ہیں:

(1) حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَمَتَ نَجًّا لِعِنِّي جَوْحِ رَهَائِسَ لَمْ يَنْجُ إِلَّا بِأَنَّهَا لَمْ يَكُنْ يَتَكَلَّمُ“

(سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق، باب ما جاء في صفة اواني الحوض، الحدیث: ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

(2) حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبیوں کے تاجدار، رسولوں کے سالار صَلَّى اللهُ تَعَالَى

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”خاموشی پر قائم رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

(شعب الایمان، باب حفظ اللسان، فصل فی فضل السکوت۔ الخ، الحدیث: ۴۹۵۳، ج ۴، ص ۲۴۵)

### جوانی کاروائی پر شیطان کی آمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر وقت زبان کا قفل مدینہ لگانے کی کوشش کیجئے خصوصاً جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا

بھلا کہے اُس وقت خاموشی میں ہی عافیت ہے اگرچہ شیطان لاکھ سو سے ڈالے کہ ”تو بھی اس کو جواب دے ورنہ لوگ تجھے بزدل کہیں گے، میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے اس طرح تو لوگ تجھے جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس واقعے پر غور فرمائیے، آپ کو اندازہ ہوگا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وقت خاموش رہنے والا رحمت الہی کے کس قدر نزدیک تر ہوتا ہے۔ چنانچہ،

کسی شخص نے سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بُرا کہا، جب اُس نے بہت زیادتی کی تو انہوں نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کاروائی معصیت سے پاک تھی مگر) سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وہاں سے اُٹھ گئے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے پہنچے، عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وہ مجھے بُرا کہتا رہا آپ تشریف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے۔“ فرمایا: ”تیرے ساتھ فرشتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا پھر جب تو نے خود اسے جواب دینا شروع کیا، تو شیطان درمیان میں آکودا۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، الحدیث: ۹۶۳۰، ج ۳، ص ۴۳۳)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## صدیق اکبر اور تلاوت قرآن

تلاوت کرتے ہوئے گریہ وزاری

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا یعنی زار و قطار رونے لگ جاتے۔

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، الحدیث: ۸۰۶، ج ۱، ص ۲۹۳)

## تلاوت میں رونا کا ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مستحب ہے۔ فرمان مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ”قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے روؤ اور رونہ سکو تو رونے کی سی شکل بناؤ۔“

(سنن ابن ماجہ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، الحدیث: ۱۳۳۷، ج ۲، ص ۱۲۹)

عطا	کر	مجھے	ایسی	رقت	خدایا
کروں	روتے	روتے	تلاوت	خدایا	خدایا

## گرمیوں میں روزے

حضرت سیدنا ابوبکر بن حفص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ گرمیوں میں (نظلی) روزے رکھتے اور سردیوں میں چھوڑ دیتے تھے۔

(الزهد للإمام احمد، زهد ابی بکر الصديق، الرقم: ۵۸۵، ص ۱۳۱ تا ۱۳۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی یہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا حد درجہ تقویٰ و اخلاص تھا کہ فرض روزوں کے علاوہ نظلی روزے بھی گرمیوں میں رکھتے، اگر آج ہم اپنی حالت پر غور کریں تو سردیوں میں فرض روزے بھی بہت مشقت کے ساتھ رکھتے ہیں حالانکہ سردیوں میں عموماً دن بہت چھوٹے اور راتیں بہت طویل ہوتی ہیں، اور دن میں پیاس غیرہ بھی بہت کم لگتی ہے جبکہ گرمیوں میں عموماً دن بہت طویل اور راتیں بہت چھوٹیں ہوتی ہیں اور دن میں پیاس کی شدت بھی زیادہ ہوتی ہے۔ یقیناً یہ دنیا کی گرمی آخرت کی گرمی کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور سورج سوا میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شدت پیاس سے زبانیں باہر نکل پڑی ہوں گی، لوگ اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لگا رہے ہوں گے۔ اس وقت کی گرمی برداشت کرنا یقیناً ہمارے بس میں نہیں، لہذا دنیا میں ہی اچھے اعمال کر لیجئے، رب کی رضا کو حاصل کر لیجئے، اللہ ورسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو منا لیجئے اور بروز

قیامت اللہ کی رحمت سے سایہ عرش پانے کے لیے آج دنیا میں نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائیے اور اللہ غُزُفَل کی جناب میں سایہ عرش کی بھیک بھی مانگتے رہیے:

یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن  
 دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو  
 یا الہی جب زبائیں باہر آئیں پیاس سے  
 صاحب کوثر شہہ جوود عطا کا ساتھ ہو  
 یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشید حشر  
 سید بے سایہ کے قل لوا کا ساتھ ہو

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت  
 بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددین و ملت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ  
 الرَّحْمٰن کے اس مبارک کلام (مناجات) کے تینوں اشعار کی بالترتیب شرح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:  
 ”(۱) اے میرے معبود! جب محشر پھاہوگا اور وہاں کی ہوش ربا گرمی سے لوگوں کے بدن تپ اور جل رہے ہوں گے اُس  
 وقت ہم غلامانِ مصطفیٰ کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ کرم کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نصیب کرنا  
 (۲) اے میرے پاک پروردگار! قیامت کی خوفناک تپش اور جان لیوا پیاس کی شدت سے جب زبائیں سوکھ کر کاٹا ہوا  
 جائیں اور باہر نکل پڑیں! ایسے دل ہلا دینے والے ماحول میں صاحبِ جوود سخاوت، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ  
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نصیب کرنا، کاش! کاش! کاش! ہم پیاس کے ماروں کو صاحبِ کوثر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے  
 پیارے پیارے ہاتھوں سے کوثر کے چھلکتے جامِ نصیب ہو جائیں (۳) اے ربِ کریم! قیامت کے تپتے ہوئے میدان  
 میں کہ جب سورج خوب پھرا ہوا آگ برسا رہا ہو، آہ! ایسی جان گھلانے والی سخت کڑی دھوپ میں جبکہ بھیجے کھول رہے  
 ہوں، ہمارے اُس سید و سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جن کا دھوپ میں سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کے عظیم الشان

جھنڈے کا ہمیں سایہ عطا کرنا۔ (آمین)

(نیکی کی دعوت، حصہ اول، ص ۲۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

### عبادت کی مٹھاس

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِیْ فرماتے ہیں: ”پیٹ بھر کر کھانے سے عبادت کی خلاوت مفقود (یعنی مٹھاس غائب) ہو جاتی ہے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا، تاکہ عبادت کی خلاوت (مٹھاس) نصیب ہو اور جب سے میں مسلمان ہوا ہوں دیدار الہی کے جام پینے کے شوق میں کبھی سیر ہو کر نہیں پیا۔“

(منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۹۳)

بھوک کی اور پیاس کی مولیٰ مجھے سوغات دے  
یا الہی! خشر میں دیدار کی خیرات دے

حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِیْ کا ارشاد ہے: ”عبادت ایک فن ہے جس کے سیکھنے کی جگہ خلوت (یعنی

تہائی) ہے اور اس کا آلہ بھوک ہے۔“

(منہاج العابدین، الفصل الخامس، البطن وحفظه، ص ۹۳)

### کئی کئی روز تک فاقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اولیائے عظام رَحْمَتُهُمُ اللهُ السَّلَامُ میں سے بعض کئی کئی روز

تک نہیں کھاتے تھے۔ چنانچہ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِیْ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چھ دن تک کچھ تناول نہ فرماتے، حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سات دن تک نہ کھاتے،

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے شاگرد رشید حضرت سیدنا ابوالجوزاء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سات دن

بھوکے رہتے، حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیدنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِمَا ہر تین دن کے بعد کھانا

بھوکے رہتے، حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم اور حضرت سیدنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْهِمَا ہر تین دن کے بعد کھانا



تناول فرماتے۔ یہ تمام حضرات بھوک کے ذریعے آخرت کے راستے پر چلنے میں مدد حاصل کرتے تھے۔

(احیاء العلوم، کتاب کسر الشهوتین، ج ۳، ص ۱۱۲)

ناقہ مستوں کا واسطہ مولیٰ  
بخش دے میری ہر خطا مولیٰ

### پورے سال بھر کا فاقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کئی کئی روز تک بھوکا رہنا ہر ایک کے بس کا روگ نہیں، یہ انہیں حضرات کا حصہ اور ان کی کرامت تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ انہیں روحانی غذا حاصل تھی۔ اللہ عزوجل کی عطا سے بعض اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَامُ چالیس چالیس دن تک نہیں کھاتے تھے بلکہ ہمارے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ نے بعض اوقات ایک ایک سال بغیر کھائے پئے گزارا ہے۔ شہنشاہ بغداد ہمارے غوثِ پاک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ خود کھلاتا پلاتا تھا۔ چنانچہ میرے آقا علی حضرت عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ کا ایک مبارک شعر ہے:

دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے  
پیارا اللہ ترا چاہنے والا تیرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

### صدیق اکبر کا یومیہ وظیفہ

حضرت سیدنا ابن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عطاء بن سائب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیعتِ خلافت کے دوسرے روز کچھ چادریں لے کر بازار جا رہے تھے، حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دریافت کیا کہ ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”بغرض تجارت بازار جا رہا ہوں۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”اب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ“

اللہ تعالیٰ عنہ یہ کام چھوڑ دیجئے، اب آپ لوگوں کے خلیفہ (امیر) ہو گئے ہیں۔“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر میں یہ کام چھوڑ دوں تو پھر میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں گے؟“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واپس چلئے، اب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے یہ اخراجات حضرت سیدنا ابو عبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ طے کریں گے۔ پھر یہ دونوں حضرات حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس تشریف لائے اور ان سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”آپ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ان کے اہل و عیال کے واسطے ایک اوسط درجے کے مہاجر کی خوراک کا اندازہ کر کے روزانہ کی خوراک اور موسم گرما و سرما کا لباس مقرر کیجئے، لیکن اس طرح کہ جب پھٹ جائے تو واپس لے کر اس کے عوض نیا دے دیا جائے۔“ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے آدھی بکری کا گوشت، لباس اور روٹی مقرر کر دی۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۵۹)

### ترک کس کے لیے افضل ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِ اِحْيَاءُ الْعُلُومِ مِیْنِ نَقْلِ فَرَمَاتے ہیں: ”ترک کسب (نہ کمانا) چار قسم کے آدمیوں کے لئے افضل ہے: (۱) جو عبادات بدنیہ میں مصروف رہتا ہے (۲) وہ شخص جو احوال و مکاشفات کے علوم میں باطنی سیر اور قلبی عمل میں مشغول ہوتا ہے (۳) وہ عالم جو علم ظاہر کی تربیت کرتا ہے، جس کے ذریعے لوگوں کو ان کے دین کے بارے میں نفع حاصل ہوتا ہے، جیسے مفتی، مفسر، محدث وغیرہ (۴) وہ شخص جو مسلمانوں کے معاملات میں مصروف ہوتا ہے اور اس نے ان کے کاموں کی ذمہ داری اٹھائی ہے، جیسے بادشاہ، قاضی، اور گواہ۔“ یہ لوگ جب ان اموال سے کفایت کیے جائیں جو (مسلمانوں کے) مصالح یعنی بھلائیوں کے لئے مقرر ہیں یا اوقاف کے مال سے فقراء و علماء کو دیا جائے تو ان کے لئے مال کمانے میں مشغولیت کی نسبت یہ امور افضل ہیں، اسی لئے سرکارِ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف وحی بھیجی گئی کہ آپ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیں اور آپ صلی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی

طرف یہ وحی نہیں بھیجی گئی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تاجروں میں سے ہو جائیں، کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں یہ چاروں باتیں جمع تھیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اُمور کہ جو بیان سے باہر ہیں، اسی لئے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو مشورہ دیا تھا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ تجارت چھوڑ دیں، جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ مسلمانوں کے اُمور کے ولی بنے تھے کیونکہ یہ عمل اُمت کے مسائل کے راستے میں رکاوٹ بن سکتا تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ بیت المال سے ضرورت کے مطابق لیتے تھے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے اسی کو بہتر سمجھا پھر جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے یہ مال بیت المال کی طرف لوٹانے کی وصیت فرمائی لیکن ابتداء میں اسے لینا بہتر سمجھا۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الکسب والمعاش، الباب الاول فی فضل الکسب والحث علیہ، جلد ۲، ص ۸۲)

### حصول علم دین کے لیے سفر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دورِ حاضر میں دین اسلام کا نظام یعنی مسجد، مدرسہ، جامعہ اور نیکی کی دعوت وغیرہ کے حالات انتہائی ناگفتہ بہ (ناقابل بیان) ہیں۔ یقیناً فرائضِ علوم کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ملت اسلامیہ کا ہر فرد اپنا گھر بار چھوڑ کر دین اسلام کی تعلیمات و احکامات کی نشر و اشاعت کے لئے سفر کرے، کیونکہ اس طرح تو تجارت، زراعت اور صنعت وغیرہ میں خلل واقع ہو جائے گا، لیکن بلاشبہ یہ تو ممکن ہے کہ ہر علاقہ و شہر سے کچھ نہ کچھ افراد حصول علم دین اور اس کی ترویج کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں چنانچہ، پارہ ۱۱ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۲ میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آ کر اپنی قوم کو ڈر سنا لیں اس امید پر کہ وہ بچیں۔

حضرت صدر الافاضل مولانا مفتی سید حافظ محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي اس آیت کے تحت ”تفسیر خزائن العرفان“ میں لکھتے ہیں: حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلے سے جماعتیں سید عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے حضور حاضر ہوئیں اور وہ (لوگ) حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے دین کے مسائل سیکھتے اور تَفَقُّهُ یعنی (علم دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کرتے اور اپنی قوم کے لیے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی فرمانبرداری کا حکم دیتے اور نماز، زکوٰۃ وغیرہ کی تعلیم کے لئے انہیں ان کی قوم پر مامور فرماتے۔ جب وہ لوگ اپنی قوم پر پہنچتے تو اعلان کر دیتے کہ جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم فرما دیتے (خازن) یہ رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا معجزہ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو بہت تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا ہادی بنا دیتے تھے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### اخراجات سے زائد رقم کم کروادی

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اہلیہ محترمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو کھانے کی خواہش ہوئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے پاس اتنی رقم نہیں کہ ہم حلوا خرید سکیں۔“ عرض کی: ”میں اپنے گھریلو اخراجات میں سے چند دنوں میں تھوڑے تھوڑے پیسے بچا کر کچھ رقم جمع کر لوں گی اسی سے حلوا خرید لیں گے۔“ فرمایا: ”ٹھیک ہے ایسا کر لینا۔“ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ محترمہ نے رقم جمع کرنا شروع کی۔ کافی دنوں بعد تھوڑی سی رقم جمع ہو گئی، جب انہوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بتایا تا کہ آپ حلوا خرید لیں تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وہ رقم لی اور بیت المال میں لوٹا دی اور فرمایا کہ ”یہ ہمارے اخراجات سے زائد ہے۔ اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آئندہ کیلئے بیت

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۷۱)

المال سے ملنے والے اخراجات سے اتنی رقم کم کروادی۔“

## اس کا مشاہرہ تو اتنا زیادہ اور میرا اتنا کم۔۔۔؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت کو سن کر فقط نعرہ داد و تحسین بلند کر کے دل کو خوش کر لینے کے بجائے ہمیں بھی تقویٰ اور قناعت کا درس حاصل کرنا چاہئے۔ بالخصوص ارباب اقتدار و حکومتی افسران، نیز آئمہ مساجد، دینی مدارس کے مدرسین اور مختلف اسلامی شعبہ جات سے وابستہ اسلامی بھائیوں کیلئے اس حکایت میں قناعت و خودداری اپنانے، حرص و طمع سے خود کو بچانے اور اپنی آخرت کو بہتر بنانے کیلئے خوب خوب سامان عبرت ہے۔ کاش! ہم سب محض نفس کی تحریک پر مشاہرے کی کمی بیشی یعنی ”اُس کا مشاہرہ تو اتنا زیادہ اور میرا اتنا کم“ کہہ کہہ کر اس طرح کے معاملات میں الجھنے کے بجائے قلیل آمدنی پر قناعت کرتے ہوئے نیکیوں میں کثرت کے تمنائی بن جائیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تقویٰ و پرہیزگاری اور دنیوی دولت سے بے رغبتی کے متعلق ایک اور حکایت ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ،

## وقف کی چیزوں کے بارے میں احتیاط

امام عالی مقام، امام عرش مقام، امام الہمام حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے وقت اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: ”دیکھو! یہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں یہ سب بیت المال سے لیا گیا ہے۔ ہم ان سے اسی وقت تک نفع اٹھا سکتے ہیں جب تک میں مسلمانوں کے امور خلافت انجام دیتا رہوں گا۔ جس وقت میں وفات پا جاؤں تو یہ تمام سامان حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دینا۔ چنانچہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا تو اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ تمام چیزیں حسب وصیت واپس کر دیں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چیزیں واپس پا کر فرمایا:

”اے ابوبکر! اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے کہ آپ نے تو اپنے بعد میں آنے والوں کو تھکا دیا ہے۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کی خشوع و خضوع والی نماز

### نماز میں خشوع و خضوع

حضرت سیدنا مجاہد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب نماز میں قیام فرماتے تو خشوع و خضوع کی وجہ سے ایک سیدھی لکڑی کی مانند ہوتے۔ (جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصديق، الحديث: ۱۶۳، ج ۱، ص ۴۰، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، باب ابواب الخشوع في الصلاة، الحديث: ۳۵۲۲، ج ۲، ص ۳۹۸)

### یکسوئی کے ساتھ نماز کی ادائیگی

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرنے کا اہتمام کیا کرتے تھے، اور عبادت نہایت احسن انداز میں ادا کرنے کے شائق تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا اہل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَعْنِي حَضْرَتُ سَيِّدِنَا ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نَمَازِ كِے دَوْرَانِ اِدْهَرِ اِدْهَرِ بِالْكُلِّ مَتَوَجِّهٍ نَهِيں ہوتے تھے۔“ (فضائل الصحابة للانام احمد، بقية قوله: سر و ابابكر يصلي بالناس، ج ۱، ص ۲۰۲)

### آپ نے نماز کس سے سیکھی؟

اہل مکہ کہا کرتے تھے کہ حضرت سیدنا ابن جریج رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے نماز حضرت سیدنا عطاء بن ابی رباح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه سے سیکھی ہے اور امام عطاء نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے سیکھی ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے نانا محترم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے سیکھی۔ اور حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھی تھی۔

(فضائل الصحابة للإمام احمد، بقية قوله: مروا بأبى بكر يصلى بالناس، ج ۱، ص ۲۰۸)

### صدیق اکبر اور نماز تہجد

حضرت سیدنا ابوقحادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار فرمایا: ”مَتَى تُوتِرُ یعنی اے ابوبکر! تم کس وقت وتر ادا کرتے ہو؟“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”أُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں رات کے اول حصے میں پڑھ لیتا ہوں۔“ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفسار فرمایا: ”مَتَى تُوتِرُ یعنی اے عمر! تم کس وقت وتر ادا کرتے ہو؟“ انہوں نے عرض کیا: ”أَخِرَ اللَّيْلِ یعنی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں رات کے آخری حصے میں پڑھ لیتا ہوں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ارشاد فرمایا: ”أَخَذَ هَذَا بِالْحَزْمِ ابوبکر نے یہ طریقہ احتیاط کی وجہ سے اختیار کیا۔“ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے ارشاد فرمایا: ”أَخَذَ هَذَا بِالْقُوَّةِ یعنی عمر نے یہ طریقہ قوت کی بناء پر اختیار کیا۔“ (سنن ابی داود، کتاب الصلوٰۃ، باب الوتر قبل النوم، الحدیث: ۱۳۳۳، ج ۲، ص ۹۴)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

### صدیق اکبر اور مریضوں کی عیادت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی غم خوار تھے، اور قلبی طور پر اس قدر رحم دل اور حساس تھے کہ کسی مسلمان کو بڑی مصیبت تو کجا چھوٹی سی تکلیف میں دیکھنا بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گوارا نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی ایسے مسلمان غلاموں کو اپنی ذاتی رقم ادا کر کے آزاد کروایا جو اپنے آقا کے ہاتھوں ظلم و ستم کا نشانہ بنتے تھے۔ اسی طرح بیمار اصحاب کی غم خواری کرتے ہوئے ان کی عیادت کرنا بھی

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عادت میں شامل تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی عیادت کرنے اور اس دوران ہونے والے ایک علمی مکالمے پر مشتمل، نفیس و لطیف اور نہایت ہی دلچسپ حکایت پیش خدمت ہے۔ چنانچہ،

### خلفاء راشدین کا مدنی مکالمہ

ایک بار حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ بیمار ہو گئے، جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو معلوم ہوا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دونوں سے ارشاد فرمایا: ”حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیمار ہو گئے ہیں، ہمیں ان کی عیادت کے لیے ضرور جانا چاہیے۔“ یہ سن کر وہ بھی تیار ہو گئے۔ لہذا تینوں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے گھر پہنچے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے مرض میں کمی آچکی تھی اور آپ کی طبیعت بھی کافی بہتر ہو چکی تھی۔ دروازہ کھول کر جیسے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان تینوں بزرگ ہستیوں کو دیکھا تو خوشی سے دل باغ باغ ہو گیا اور انہیں اندر بلا لیا۔ تینوں مدنی مہمانوں کو دیکھ کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا دریاے سخاوت جوش میں آ گیا۔ اور ان مبارک مہمانوں کی ضیافت کے لیے اندر تشریف لے گئے تاکہ کچھ کھانے کے لیے لائیں لیکن ان مدنی مہمانوں کی ضیافت کے لیے اس وقت گھر میں کچھ بھی نہ تھا۔ البتہ صرف ایک صاف اور شفاف برتن میں فقط ایک فرد کے لیے تھوڑا سا شہد موجود تھا اور اس میں بھی ایک کالا بال پڑا تھا۔ بہر حال آپ وہی لے کر ان تینوں مبارک مدنی مہمانوں کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور اس شہد والے برتن کو سامنے رکھ دیا۔ جس برتن میں شہد تھا وہ سفید رنگ کا تھا اور اس وقت بہت چمک رہا تھا۔ سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اس پر خلوص میزبانی کو دیکھ کر ان تینوں مبارک مدنی مہمانوں کے دل بھی خوشی و مسرت سے جھوم اٹھے۔ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے چاروں دوستوں کی اس پیاری محفل کو مزید خوشگوار بنانے کے لیے ارشاد فرمایا:



”لَا يَلِيْقُ الْأَكْمَلُ قَبْلَ الْمَقَالَةِ“ کچھ کہنے سے قبل کھانا لائق نہیں ہے یعنی ہمارے سامنے ایک سفید چمکدار برتن میں تھوڑا سا شہد ہے اور اس میں بھی سیاہ بال ہے، لہذا کھانے سے قبل اس تینوں چیزوں یعنی اس برتن، شہد اور سیاہ بال کے بارے میں سب کچھ نہ کچھ گفتگو کریں گے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ مدنی مشورہ سب کو بہت پسند آیا اور سب نے رضامندی کا اظہار کیا۔ البتہ یہ مطالبہ کیا گیا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چونکہ ہم میں سب سے زیادہ عزیز و مکرم اور ہمارے سردار ہیں لہذا گفتگو کی ابتداء آپ ہی سے ہوگی۔ آپ نے فرمایا: ”ٹھیک ہے۔“ پھر ارشاد فرمایا:

”الَّذِينَ أَنْوَرُوا مِنَ الطَّسْتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ تَعَالَى أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالشَّرِيعَةُ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ“ یعنی اللہ عزوجل کا دین اس برتن سے بھی زیادہ نورانی ہے، اور اللہ عزوجل کا ذکر اس شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے، اور شریعت اس بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یوں لب کشائی کی:

”الْجَنَّةُ أَنْوَرُ مِنَ الطَّسْتِ وَنَعِيمُهَا أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالصِّرَاطُ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ“ یعنی جنت اس برتن سے بھی زیادہ نورانی ہے، اور اس کی نعمتیں اس شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہیں، اور پل صراط اس بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یوں گویا ہوئے:

”الْقُرْآنُ أَنْوَرُ مِنَ الطَّسْتِ وَقِرَاءَتُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَتَفْسِيرُهُ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ“ یعنی قرآن پاک اس برتن سے بھی زیادہ نورانی ہے، اور اس کی تلاوت اس شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہے، اور اس کی تفسیر اس بال سے بھی زیادہ باریک ہے۔“ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ نے یوں فرمایا:

”الضَّيْفُ أَنْوَرُ مِنَ الطَّسْتِ وَكَلَامُ الضَّيْفِ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقَلْبُهُ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرِ“ یعنی میرے

گھر میں تشریف لانے والے مہمان اس برتن سے بھی زیادہ شفاف و نورانی ہیں اور ان کا کلام اس شہد سے بھی زیادہ

میٹھا ہے اور ان کا دل اس بال سے بھی زیادہ باریک یعنی نازک ہے۔“ (تفسیر روح البیان، تحت سورة الرعد، ج ۴، ص ۳۷۷)

اہلسنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور  
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی  
اللہ میرا حشر بوبکر اور عمر  
عثمان غنی حضرت مولیٰ علی کے ساتھ  
پہنچوں مدینے کاش! اس بے خودی کے ساتھ  
روتا پھروں گلی گلی دیوانگی کے ساتھ

### سیدنا صدیق اکبر کی اپنی بیٹی پر شفقت

حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ منورہ تشریف لائے میں ان کے ساتھ ان کے گھر گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کی صاحبزادی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بخار میں مبتلا ہیں اور لیٹی ہوئی ہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کی عیادت کرتے ہوئے پوچھا ”میری بیٹی! طبیعت کیسی ہے؟“ اور پھر (ازراہ

شفقت) ان کے رخسار پر بوسہ دیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی قبلة الغد، الحدیث: ۵۲۲۲، ج ۴، ص ۳۵۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر اور لواحقین سے تعزیت

### تعزیت کا مدنی انداز

حضرت سیدنا قاسم بن محمد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کے اولیاء سے تعزیت کرتے تو یوں فرماتے: ”تسکین میں کوئی مصیبت نہیں، رونے دھونے کا کوئی فائدہ نہیں، موت اپنے مابعد کے لیے آسان اور ماقبل کے لیے سخت ہے، تم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُورِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کو یاد کرو تمہاری مصیبت کم ہو جائے گی اور تمہارا اجر بڑھ جائے گا۔“

(التمهيد لمافی المؤمنین المعانی والاسانید، عبدالرحمن بن قاسم بن محمد، ج ۸، ص ۹۷)

### تعزیت کرنا باعث ثواب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی مصیبت زدہ مسلمان سے تعزیت کرنا بھی باعث ثواب ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی بہت فضیلت بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں تین احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں:

(1) ”جو بندہ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، الحدیث: ۱۶۰۱، ج ۲، ص ۲۶۸)

(2) حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ عَدَلٌ نَبِيْنَا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ نے بارگاہ رب العزت میں عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! وہ کون ہے جو تیرے عرش کے سائے میں ہوگا جس دن اُس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام)! وہ لوگ جو مریضوں کی عیادت کرتے ہیں، جنازہ کے ساتھ جاتے ہیں اور کسی کا بچہ فوت ہو جائے اس سے تعزیت کرتے ہیں۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث: ۴۷۰۶، ج ۲، ص ۲۸)

(3) ”جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔“

(المعجم الاوسط للطبرانی، من اسمہ ہاشم، الحدیث: ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۲۳۹)

## تعزیت کرنے کے آداب

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۳۶۰ صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد اول، حصہ چہارم صفحہ ۸۵۲ پر ہے:

(1) تعزیت مسنون (یعنی سنت) ہے۔ (2) تعزیت کا وقت موت سے تین دن تک ہے، اس کے بعد مکروہ ہے کہ غم تازہ ہوگا مگر جب تعزیت کرنے والا یا جس کی تعزیت کی جائے وہاں موجود نہ ہو یا موجود ہے مگر اسے علم نہیں تو بعد میں حرج نہیں۔ (3) دفن سے پیشتر بھی تعزیت جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ دفن کے بعد ہو یہ اس وقت ہے کہ اولیائے میت جزع و فزع نہ کرتے ہوں، ورنہ ان کی تسلی کے لیے دفن سے پیشتر ہی کرے۔ (4) مستحب یہ ہے کہ میت کے تمام اقارب کو تعزیت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اس کے محارم ہی تعزیت کریں۔ تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ میت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی (یعنی عطا) کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ (مزید تفصیل کے لیے بہار شریعت جلد اول، ص ۸۵۲ ملاحظہ کیجئے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## فرامین صدیق اکبر

## (1) خوش قسمت شخص

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”بہت خوش قسمت ہے وہ شخص جو ابتدائے اسلام میں (یعنی فتنوں کے سر اٹھانے سے پہلے) دنیا سے چلا گیا۔“ (مسند الفردوس، باب الطاء، الحدیث: ۷۴۷، ج ۲، ص ۲۶)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا  
قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا

جان کنی کی تکلیفیں ذبح سے ہیں بڑھ کر کاش!  
 مرغ بن کے طیبہ میں ذبح ہو گیا ہوتا  
 آہ! کثرت عصیاں ہائے! خوف دوزخ کا  
 کاش! اس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا

### دنیا تو زری آزمائش ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس فرمان میں عبرت کے بے شمار مدنی پھول ہیں، واقعی دنیا تو زری آزمائش ہے، بلکہ جو اس دنیا میں آگیا یقیناً وہ پھنس گیا۔ اور جو جتنا جلدی ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس سے چلا گیا وہ اتنا ہی فائدے میں رہا۔

### چار چیزوں کے سوا دنیا ملعون ہے

سلطان مدینہ قراب قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے: ”ہوشیار رہو، دنیا لعنتی چیز ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ ملعون ہے، سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس چیز کے جو رب تعالیٰ کے قریب کر دے اور عالم اور طالب علم کے۔“

(سنن الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی ہوان الدنیا علی اللہ، الحدیث: ۲۳۲۹، ج ۳، ص ۱۳۳)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”جو چیز اللہ ورسول سے غافل کر دے وہ دنیا ہے یا جو اللہ ورسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، غذا، لباس، گھر وغیرہ۔ (شریعت کی نافرمانی سے بچتے ہوئے) حاصل کرنا سنت انبیاء کرام ہے یہ دنیا نہیں۔“

(مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۱۷۷)

دولت دنیا سے بے رغبتی مجھے کر دیجئے

جان میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

حسن گلشن میں سراسر ہے فریب اے دوستو  
دیکھنا ہے حسن تو دیکھو عرب کے گزار

### کینسر کا مرض ختم ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فانی لذتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا جذبہ بڑھانے اور دُنیوی نعمتوں کے سبب ہونے والے حسابِ آخرت سے خود کو ڈرانے، نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے، سنتوں پر عمل کرنے، نیکیوں کا ثواب کمانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہیے، نمازوں کی پابندی جاری رکھیے، سنتوں پر عمل کرتے رہیے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارئیے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ پر کرتے رہیے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیں اور اپنے اس مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھر سفر کیجئے۔ ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔ چنانچہ مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً تین سال سے میری امی جان کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں، ہر دو ماہ بعد ان کے ٹیسٹ ہوتے تھے۔ امی جان کے بڑھتے ہوئے مرض اور روز بروز ڈاکٹروں کے پاس چکر لگانے کی پریشانی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ایسے میں رمضان المبارک ۱۴۳۰ سن ہجری کی تشریف آوری ہوئی اور میں نے عاشقانِ رسول کے ساتھ اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی، وہاں اپنی امی جان کے لیے خوب دعا کی اور مدنی ماحول کی برکت سے عاشقانِ رسول کے ساتھ ۱۲ ماہ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ ۱۲ رمضان المبارک کو والدہ کے ٹیسٹ ہوئے اور دو دن بعد جب رپورٹس ملیں تو پڑھ کر میری خوشی کی انتہاء نہ رہی کیونکہ رپورٹس بالکل نارمل تھیں اور تین سال سے کینسر کا جو مرض امی جان

کی جان نہیں چھوڑ رہا تھا وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرا حسن ظن ہے کہ مدنی قافلے میں ۱۲ ماہ سفر کی نیت کرنے کی برکت سے ختم ہو چکا تھا۔

سر	وینسر	یا	ہو	درد	کمر
دیگا	مولیٰ	شفا،	قافلے	میں	چلو
دور	بیماریاں،	اور	اور	پریشانیاں	
ہوں	بفضل	خدا،	قافلے	میں	چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (2) پڑوسی سے جھگڑامت کرو

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن قاسم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس سے گزرے تو وہ اپنے پڑوسی کو ڈانٹ رہے تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان سے فرمایا: ”اپنے پڑوسی کے ساتھ جھگڑامت کرو کیونکہ یہ تو یہیں رہے گا لیکن جو لوگ تمہاری لڑائی کو دیکھیں گے وہ یہاں سے چلے جائیں گے اور مختلف قسم کی باتیں بنائیں گے۔“

(کنز العمال، کتاب الضحبة، باب فی حقوق تتعلق بضحبة الجار، الحدیث: ۲۵۵۹۹، ج ۵، الجزء: ۹، ص ۷۹)

## پڑوسی کے حقوق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسلام میں پڑوسی کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔“ پھر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پڑوسیوں کے اس قدر حقوق بیان فرمائے کہ ایسے لگا جیسے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اسے وراثت میں حصہ دار بنا دیں گے۔ (المعجم الكبير، محمد زناد الالهانی عن ابی امامة، الحدیث: ۷۵۲۳، ج ۸، ص ۱۱۱)

## تین احادیث مبارکہ

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی پڑوسی کے ساتھ جھگڑنے والے شخص کو کس طرح احسن انداز میں نیکی کی دعوت پیش کی، اور واقعی عموماً ہوتا بھی ایسا ہی ہے کہ جب پڑوسی آپس میں کسی بات پر جھگڑتے ہیں تو سراسر ان ہی کا نقصان ہوتا ہے کیونکہ لڑائی کے بعد بھی انہیں ایک ساتھ ہی رہنا ہے، اور ان کا آپس میں جھگڑا کرنا دیگر لوگوں کے لیے تماشا بن جاتا ہے۔ احادیث مبارکہ میں پڑوسی کے کئی حقوق بیان کیے گئے ہیں چنانچہ تین احادیث مبارکہ پیش خدمت ہیں:

(1) ”بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی شرارتوں سے محفوظ نہ رکھے۔“

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فی الشیخ المجهول۔۔ الخ، الحدیث: ۱۳۰۲، ج ۸، ص ۱۳۵)

(2) ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کا اکرام کرے، جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور

قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام العجار۔۔ الخ، الحدیث: ۴۷، ص ۴۳)

(3) ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے بہترین رفیق وہ ہے جو اپنے دوستوں کے لئے زیادہ بہتر ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

زودیک سب سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کے لئے زیادہ بہتر ہو۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ناجاء فی حق الجوار، الحدیث: ۱۹۵۱، ج ۳، ص ۳۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

## (3) رونے جیسی صورت ہی بنا لو

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”جو رونے کی طاقت رکھتا ہو اسے رونا چاہیے ورنہ

رونے جیسی صورت ہی بنا لے۔“

(شعب الایمان، باب فی الخوف من الله، الحدیث: ۸۰۶، ج ۱، ص ۴۹۳)



## اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۱۶ صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضان سنت“ جلد دوم، باب ”نیک کی دعوت“ صفحہ ۲۸۰ پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کا مذکورہ بالا فرمان ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے، دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۱۸ صفحات پر مشتمل کتاب ”فضائل دعا“ صفحہ ۸۱ پر دعا کی قبولیت کے آداب میں ادب نمبر ۳۳ ہے: (دعا کے دوران) ”آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیل اجابت (یعنی قبولیت کی دلیل) ہے۔ رونانہ آئے تو رونے کا سامنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک (یعنی اچھی) ہے۔“ دعا کے بیان کردہ ادب کی شرح میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْہ فرماتے ہیں: یہ (رونے جیسی) صورت بنانا بہ نیت تَشَبُّہ (یعنی رونے والوں کی نقالی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور (یعنی بارگاہِ الہی میں) ہے نہ کہ اوروں کے دکھانے کو کہ وہ (یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے کرنا) ریا ہے اور حرام، یہ نکتہ یاد رہے۔

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا

مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (4) سحری کا وقت

حضرت سیدنا سالم بن عبید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہ مجھ سے

فرمایا کرتے تھے: ”میرے اور فجر (یعنی طلوع صبح صادق) کے مابین کھڑے ہو جاؤ تا کہ میں سحری کر لوں۔“ یعنی سحری کا وقت ختم ہو تو بتانا۔ حضرت سیدنا ابو قلابہ اور حضرت سیدنا ابوسفر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے تھے: ”میرے سحری کرنے تک دروازہ بند کر دو۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۷۵)

### (5) چھوٹی سی تکلیف پر بھی اجر

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے یہ بھی منقول ہے کہ ”بلاشبہ مسلمانوں کو ہر چیز پر اجر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ چھوٹی سی مصیبت اور تسمے کے ٹوٹنے پر بھی نیز اس مال پر بھی جو اس کی آستین میں پڑا ہوا ہو پھر وہ مسلمان اسے ڈھونڈتا پھرے اور اسے اس مال کے گم ہونے کا اندیشہ ہو پھر اسے ذہن پر زور دے کر حاصل کرے۔“

(الزهد للإمام احمد، زهد ابی بکر الصديق، الرقم: ۵۶۵، ص ۱۳۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ہر طرح کی دنیوی تکلیف و مصیبت پر صبر کر کے اجر حاصل کرنا چاہیے کیوں کہ آفات و بلیات یعنی بلائیں اور آفتیں، گناہوں کے کفارے اور باعثِ ترقی درجات ہوتی ہیں۔ چنانچہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکرِ جود و سخاوت، سراپا رحمت و رافت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اسے دنیا ہی میں دے دیتا ہے۔“

(مسند امام احمد، مسند المدینین، حدیث عبد اللہ بن مغفل المزنی، الحدیث: ۱۶۸۰۶، ج ۵، ص ۶۳۰)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

### (6) پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی

حضرت سیدنا ابوصالح رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے زمانہ خلافت میں اہل یمن کا ایک وفد حاضر ہوا جب انہوں نے قرآن سنا تو رونے لگے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی لیکن اب دل سخت ہو گئے ہیں۔“

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزهد، باب ما قالوا فی... الخ، الحدیث: ۳، ج ۸، ص ۲۹۶)

## سیدنا امام غزالی کی تشریح

حضرت سیدنا امام غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَالِیْیْنَ فرماتے ہیں: ”تمہیں یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا دل عربی بدوؤں کے دلوں سے زیادہ سخت تھا یا آپ کو اللهُ غَزَوَلَّ اور اس کے کلام سے اس قدر محبت نہ تھی جس قدر اُن کو تھی۔ بلکہ دل پر بار بار گزرنے سے آپ اس کے عادی ہو گئے تھے اور اس کا اثر کم معلوم ہوتا تھا۔ کیوں کہ کثرت سماع (بار بار سننے) کی وجہ سے اس سے اُنس حاصل ہو گیا تھا کیونکہ عادتاً یہ بات محال ہے کہ کوئی سننے والا قرآن پاک کی آیت سے جو پہلے نہ سنی اور اس پر روئے اور بیس ۲۰ سال تک اسے بار بار پڑھ کر روتارہے اور پہلی اور آخری حالت میں کوئی فرق نہ ہو۔ ہاں کوئی نئی بات ہو تو متاثر ہوگا کیونکہ کہ ہر نئی چیز میں لذت ہوتی ہے اور ہر نئی بات کا ایک صدمہ ہوتا ہے۔ ہر وہ چیز جس سے الفت ہو اس کے ساتھ اُنس ہوتا ہے جو صدمہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اسی لیے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارادہ فرمایا کہ لوگوں کو زیادہ طواف سے منع کر دیں اور ارشاد فرمایا: ”مجھے ڈر ہے کہ کہیں لوگ اس گھر (خانہ کعبہ) سے مانوس نہ ہو جائیں اور یوں اس کی وقعت کم ہو جائے۔“ جو شخص حج کرنے آتا ہے اور پہلی مرتبہ خانہ کعبہ کو دیکھتا ہے وہ روتا ہے اور چلاتا ہے اور بعض اوقات بے ہوش بھی ہو جاتا ہے جب اس کی نگاہ بیت اللہ شریف پر پڑتی ہے اور بعض اوقات وہ مہینہ بھر مکہ مکرمہ میں ٹھہرتا ہے تو وہ بات اپنے دل میں نہیں پاتا۔

(احیاء العلوم، کتاب آداب السماع والوجد، ج ۲، ص ۳۶۹)

## صاحبِ حلیۃ الاولیاء کی وضاحت

حضرت سیدنا امام حافظ ابو نعیم احمد بن عیید اللہ اصفہانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فرمان ”دل سخت ہو گئے“ سے مراد یہ ہے کہ دل مضبوط اور اللهُ غَزَوَلَّ کی معرفت سے مطمئن ہو گئے۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث: ۷۵، ج ۱، ص ۲۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (7) ذکر اللہ سے غفلت کا انجام

حضرت سیدنا میمون بن مهران علیہ رحمۃ اللہ الخٹان سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک بڑے پروں والا کوا پیش کیا گیا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے پروں کو ہاتھ لگا کر دیکھا اور ارشاد فرمایا: ”کوئی شکار اس وقت تک شکار نہیں کیا جاتا اور نہ ہی کوئی درخت اس وقت تک کاٹا جاتا ہے جب تک کہ ذکر اللہ سے غافل نہ ہو جائے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، کلام ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۱۰۱، ج ۸، ص ۱۲۶، الزہد للامام احمد، زہد ابی

بکر الصدیق، الرقم: ۵۶۷، ص ۱۳۹)

## دلوں کا طینان اللہ کی یاد میں ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ساری دنیا میں ایک عالمگیر بے چینی پائی جا رہی ہے کوئی ملک، کوئی شہر، اور کوئی گاؤں بلکہ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں بدامنی اور بے چینی نہ پائی جاتی ہو، آج ہر شخص بے چینی کا شکار نظر آ رہا ہے۔ آہ! نادان انسان شراب و کباب کی محفلوں، سینما گھروں کی گیلریوں، ڈرامہ گاہوں اور نجانے کون کونسے جنسی و رومانی ناولوں کے مطالعہ میں سکون کی تلاش میں سرگرداں ہے۔ آخر سکون کہاں ملے گا؟ آئیے قرآن سے سوال کرتے ہیں، اے اللہ تعالیٰ کے سچے اور پاکیزہ کلام تو ہی ہماری رہنمائی فرما اور ہمیں ارشاد فرما کہ سکون کہاں ملتا ہے؟ جب ہم نے قرآن مجید کی خدمت میں استفسار کیا تو جواب ملا: ﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (پ ۱۳، الرعد: ۲۸) ترجمہ کنز الایمان: ”سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔“ گویا یہ بے چینی اور بے طینانی ذکر اللہ سے غفلت کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر دل کی غذا ہے اور دل اگر اپنی غذا نہ پائے تو بے چین نہ ہو تو کیا ہو؟ معلوم ہوا کہ یہ پریشانیاں اور حیرانیاں محض اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کے باعث ہیں۔

مجت میں اپنی گما یا ابی  
پاؤں میں اپنی گما یا ابی

رہوں مت بے خود میں تیری ولا میں  
پلا جام ایسا پلا یا الہی  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### (8) رضائے الہی کے سبب دعا قبول

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کے حق میں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کی خاطر کی جائے قبول ہو جاتی ہے۔“ (الزهد للإمام احمد، زهد ابی بکر الصديق، الرقم: ۵۷۴، ص ۱۴۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل عموماً لوگوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں، رورو کے دعائیں کرتے ہیں تو بھی قبول نہیں ہوتیں۔ لیکن یاد رکھیے کہ دعائے مانگنے کے بھی کچھ آداب ہیں، دعا کی قبولیت کے بھی اسباب ہیں۔ دعا کے تفصیلی آداب جاننے کے لیے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۲۶ صفحات پر مشتمل، اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت شاہ امام احمد رخان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے والد گرامی حضرت علامہ مولانا تقی علی خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی کتاب ”فضائل دعا“ کا مطالعہ فرمائیے۔

## صدیق اکبر سے منقول دعائیں

### (1) صبح و شام مانگی جانے والی دعا

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میرے والد گرامی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صبح و شام ایک دعا مانگا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے: ”اللّٰهُمَّ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِمَهُ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری عمر، عمل اور میرے ایام زندگی کی بھلائیوں کو میری عمر کے خاتمے والے دن تک باقی رکھ جب میں تجھ سے ملاقات کروں گا۔ عرض کی گئی: ”اے ابو بکر! آپ کو یہ دعا مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تو صحابی رسول ہیں، ثانی الثنین فی الغار ہیں۔“ فرمایا:

”بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی پوری زندگی جنتیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ جہنمیوں والے عمل پر ہو جاتا ہے، اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی پوری زندگی جہنمیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ جنتیوں والے عمل پر ہو جاتا ہے۔“ (یعنی ہمیشہ اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہو)

(کنز العمال، کتاب الایمان، الباب الاول، الفصل السابع، الحدیث: ۱۵۳۷، ج ۱، الجزء: ۱، ص ۱۷۶)

## (2) جنازہ پڑھانے کے بعد دعا

حضرت سیدنا ابوما لک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب کسی میت کا جنازہ پڑھا لیتے تو یوں دعا فرماتے: ”اللَّهُمَّ عَبْدُكَ الْأَهْلُ وَالْمَالُ وَالْعَشِيرَةُ وَالذَّنْبُ عَظِيمٌ وَأَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ“ یعنی اے اللہ عزوجل! تیرے اس بندے کو اس کے اہل و عیال، مال و متاع اور دیگر رشتہ داروں نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے اس کے گناہ بہت زیادہ ہیں لیکن تو غفور رحیم ہے۔“ (اس کے تمام گناہوں کو بخش دے)

(المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الجنائز، باب ما قالوا فی الصلاة علی الجنائز، الحدیث: ۵، ج ۳، ص ۱۷۷)

## (3) جنات النعیم کے اعلیٰ درجات

حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی دعا میں یہ فرمایا کرتے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فِي عَاقِبَةِ أَمْرِي اللَّهُمَّ اجْعَلْ مَا تُعْطِينِي الْخَيْرَ رِضْوَانِكَ وَالذَّرَجَاتِ الْعُلَى فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ“ یعنی اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے اسی شے کا سوال کرتا ہوں جو میری عاقبت کے لیے اچھی ہو۔ اے اللہ! تو جو بھی مجھے بھلائی عطا فرما اس کا انجام اپنی خوشنودی اور جنات النعیم کے اعلیٰ درجات بنا دے۔“

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الادعية المطلقة، الحدیث: ۵۰۲۶، ج ۱، الجزء: ۲، ص ۲۸۳)

## (4) اشیاء میں تمام نعمت کا سوال

حضرت سیدنا عبدالعزیز بن ابوسلمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

عنه یوں دعا کیا کرتے تھے: "أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ كُلِّهَا، وَالشُّكْرُ لَكَ عَلَيْهَا حَتَّى تَرْضَى وَبَعْدَ الرِّضَا وَالْخَيْرَةَ فِي جَمِيعِ مَا يَكُونُ فِيهِ الْخَيْرَةُ بِجَمِيعِ مَيْسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورِهَا يَا كَرِيمُ" یعنی اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے تمام اشیاء میں تمام نعمت (یعنی جنت میں داخلے اور جہنم سے آزادی) کا سوالی ہوں، اور اس پر مجھے اپنا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما حتیٰ کہ تو مجھ سے راضی ہو جائے، اور اے رب کریم! مجھے جتنے بھی بھلائی والے کام ہیں ان تمام کی خیر بغیر کسی مشکل کے آسانی کے ساتھ عطا فرما۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الادعية المطلقة، الحديث: ۵۰۳۱، ج ۱، الجزء: ۲، ص ۲۸۵)

### (5) ایمان کامل، یقین صادق کی دعا

حضرت سیدنا ابویزید مدائنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دعائیں یہ کلمات بھی ہوتے تھے: "اللَّهُمَّ هَبْ لِي إِيمَانًا وَيَقِينًا وَمُعَافَاةً وَنِيَّةً" یعنی اے اللہ عزوجل! مجھے ایمان کامل، یقین صادق، تمام آفات و بلیات سے حفاظت اور سچی نیت عطا فرما۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الادعية المطلقة، الحديث: ۵۰۲۸، ج ۱، الجزء: ۲، ص ۲۸۵)

### (6) حرام سے حفاظت کی دعا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رَوَيْتُ رَجِيمَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے: "اللَّهُمَّ اغْنِنَا بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنَا مِنْ فَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ" یعنی اے اللہ عزوجل! ہمیں اپنے حلال کے سبب حرام سے غنی فرما اور اپنے فضل کے سبب اپنے ما سوا سے غنی فرما۔

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الادعية المطلقة، الحديث: ۵۰۲۹، ج ۱، الجزء: ۲، ص ۲۸۵)

### (7) رحمت الہی کا سوال

حضرت سیدنا عبدالعزیز بن ابوسلمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اس طرح دعا کیا کرتے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي لَا تَنَالُ مِنْكَ إِلَّا بِالْخُرُوجِ لِعِنِّي أَعَى اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کا سوال کرتا ہوں جو تو اپنی راہ میں نکلنے والوں کو عطا فرماتا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الادعية المطلقة، الحديث: ۵۰۳۰، ج ۱، الجزء: ۲، ص ۲۸۵)

### (8) مجھ پر حق کو واضح فرما

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی ہے: ”اللَّهُمَّ أَرِنِي الْحَقَّ حَقًّا

وَأَرِّزْ قِنِي اتِّبَاعَهُ وَارِنِي الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنِي اجْتِنَابَهُ وَ لَا تَجْعَلُهُ مُتَشَابِهًا عَلَيَّ فَاتَّبِعَ

الْهَوَىٰ لِعِنِّي أَعَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر حق کو واضح فرما اور مجھے اس کی اتباع کی توفیق عطا فرما اور باطل کو میرے سامنے واضح

فرما اور مجھے اس سے بچنے کی توفیق عطا فرما اور اسے میرے لئے مشتبه نہ بنا کہ میں خواہشوں کی پیروی کرنے لگوں۔“

(احیاء العلوم، کتاب المراقبة والمحاسبة، بیان حقيقة المراقبة ودرجاتها، ج ۵، ص ۱۳۳)

## صدیق اکبر کی مختلف وصیتیں

### (1) دس باتوں کی وصیت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ملک شام کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس پر سیدنا یزید بن ابوسفیان

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امیر مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں دس چیزوں کی وصیت کرتا ہوں: (۱) کسی عورت کو قتل نہ کرنا

(۲) کسی بچے کو قتل نہ کرنا (۳) بوڑھے کو بھی قتل نہ کرنا (۴) پھل دار درخت نہ کاٹنا (۵) آبادی کو خراب نہ کرنا (۶) کسی

بکری یا اونٹ کی کوچیں (یعنی ایڑیوں کے اوپر موٹے پٹھے) نہ کاٹنا صرف کھانے کے لیے کاٹنی ہوں تو اجازت ہے (۷)

کھجور کے درخت نہ اکھاڑنا (۸) نہ ہی انہیں جلانا (۹) خیانت نہ کرنا (۱۰) کہیں بھی بزدلی نہ دکھانا۔“

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الجهاد، باب عقر الشجر بارض العدو الحديث: ۳۴۹، ج ۵، ص ۱۳۱، تاریخ الخلفاء، ص ۷۶)



## (2) دنیا سے بقدر ضرورت ہی لینا

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ ۸۲ صفحات پر مشتمل کتاب ”الزهد وقصدا لامل“ صفحہ ۷۲ پر ہے: حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یقیناً اللہ عزوجل نے تمہارے لئے دنیا کو پھیلا دیا ہے تو تم اس میں سے بقدر ضرورت ہی حصہ لینا“

## (3) صبح وشام اللہ کے ذمہ کرم پر

حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: حضور! مجھے کچھ وصیت فرمائیے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”اے سلمان! اللہ سے ڈرو اور جان لو عنقریب تمہیں فتوحات حاصل ہوں گی، البتہ میں یہ نہیں جانتا کہ اس سے جو تمہیں حصہ ملے گا تم اسے اپنے کام میں لاؤ گے یا ضائع کر دو گے؟ لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا کہ جس نے پنجگانہ نمازیں ادا کیں وہ صبح وشام اللہ کے ذمہ کرم پر ہوتا ہے اور جو اللہ کے ذمہ کرم پر ہیں ان میں سے کسی کو قتل نہ کرنا، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اللہ عزوجل کے ذمہ کو نوج ڈالو پھر اللہ عزوجل تمہیں جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۸۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## نام محمد پر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر لگانا

انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا متحب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ڈو جہان کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم کا نام نامی اسم گرامی من

کر انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگانا جائز و مستحب اور باعث رحمت و برکت ہے، نیز ایسا کرنا حضرت سیدنا آدم علی نبینا

وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ثابت ہے۔ چنانچہ،

### صدیق اکبر نے انگوٹھے آنکھوں پر لگائے

حضرت سیدنا شیخ ابوطالب مکی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي حضرت سیدنا ابن عیینہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار دس محرم الحرام کو خاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد نبوی میں ایک ستون کے قریب تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے برابر بیٹھے تھے۔ مؤذن رسول حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اذان دینا شروع کی اور جب انہوں نے ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ“ کہا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھا اور کہا: ”قُرَّةُ عَيْنِي بَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ!“ جب حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اذان دے چکے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! جو شخص ایسا کرے جیسا تم نے کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دے گا۔“

(روح البیان، الاخراب: ۵۷، ج ۷، ص ۲۲۹)

### سیدنا آدم عَلَيْهِ السَّلَامُ نے انگوٹھے چومے

جب حضرت سیدنا آدم علی نبینا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو جنت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ملاقات کا اشتیاق ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی طرف وحی فرمائی کہ وہ آپ کی صلب میں ہیں اور آخری زمانے میں ظہور فرمائیں گے۔ پھر حضرت سیدنا آدم عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے دائیں ہاتھ کے اگلے کی انگلی میں نور محمدی چمکایا، تو اس نور نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تسبیح پڑھی، اسی لیے اس انگلی کا نام گلے کی انگلی ہوا۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ جَمَالَ مُحَمَّدِي كُو حَضْرَت سِيدِنَا آدَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَيْ دُونِوَن اَنگُوٹھوں كَيْ نَاخَنُوَن مِیْن مِثْل  
 آئینہ ظاہر فرمایا تو آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے اپنے انگوٹھوں كَيْ نَاخَنُوَن كُو چوم كرا اپنی آنکھوں پر پھیرا، پس یہ سنت آپ  
 كِي اولاد مِیْن جَارِي ہوئی۔ سیدنا جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَامُ نے نبی كَرِیْم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي بارگاہ مِیْن جب یہ  
 واقعہ ذكر كیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو اذان مِیْن میرا نام سنے اور انگوٹھے چوم كرا آنکھوں  
 سے لگائے تو ایسا شخص كبھی اندھانہ ہوگا۔“ (تفسیر روح البیان، الاحزاب: ۵۶، ج ۷، ص ۲۲۹)

## انگوٹھے چوم كرا آنکھوں پر لگانے كے فضائل و برکات

### (1) شفاعت رسول كا حق دار

علامہ ویلمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں كہ حضرت سیدنا ابوبكر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَيْ آنکھوں پر انگوٹھے  
 لگانے كے بعد رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيلِي فَقَدْ  
 حَلَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي یعنی جو شخص میرے اس پیارے دوست كِي طرح كرے گا میری شفاعت اس كے لیے حلال  
 ہوگی۔“ (المقاصد الحسنه للسغاوی، حرف الميم، الحدیث: ۱۰۲۱، ص ۳۹۰، كشف الغفاء، حرف الميم، الحدیث: ۲۲۹۳، ج ۲، ص ۱۸۳)

### (2) آنکھیں كبھی نہ دھیں گی

امام سخاوی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي نقل فرماتے ہیں كہ حضرت سیدنا خضر عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص  
 مؤذن سے ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ“ سن كرے: ”مَرَّ حَبَابًا حَبِيبِي وَفَرَّةٌ عَيْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ  
 اللهِ“ پھر دونوں انگوٹھے چوم كرا آنکھوں پر رکھے، تو اس كِي آنکھیں كبھی نہ دھیں گی۔“

(المقاصد الحسنه للسغاوی، حرف الميم، الحدیث: ۱۰۲۱، ص ۳۹۱)

## (3) نام نامی مصیبت میں کام آگیا

حضرت فقیہ محمد بن نسیا رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَے بارے میں منقول ہے کہ ایک بار آندھی چلی تو ان کی آنکھ میں چھوٹا سا پتھر چلا گیا، اسے نکلنے کی کوشش کرتے تو شدید درد ہوتا، جب مؤذن نے ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ“ کہا تو یہ کلمات سن کر آپ نے ”مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَفَرَّةٌ عَيْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ“ کہا، پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگائے تو اس کی برکت سے فوراً وہ پتھر آنکھ سے نکل گیا اور آپ کو اس آزمائش سے نجات مل گئی۔

(المقاصد الحسنہ للسخاوی، حرف الميم، الحديث: ۱۰۲۱، ص ۳۹۱)

تمہارا	نام	مصیبت	میں	جب	لیا	ہوگا
ہمارا	بگوا	ہوا	کام	بن	گیا	ہوگا

## (4) انگوٹھے چومنے والا کبھی اندھانہ ہوگا

حضرت سیدنا زاہد بلالی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي سے روایت ہے کہ سیدنا امام حسن رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: ”جو شخص مؤذن سے ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ“ سن کر کہے: ”مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَفَرَّةٌ عَيْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ“ پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے، وہ کبھی اندھانہ ہوگا اور نہ ہی اس کی آنکھیں کبھی دکھیں گی۔“

(المقاصد الحسنہ للسخاوی، حرف الميم، الحديث: ۱۰۲۱، ص ۳۹۱)

## (5) جنت میں سرکار کے پیچھے پیچھے

حضرت علامہ ابن عابدین شامی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”اذان میں پہلی مرتبہ ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ“ سننے پر ”صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!“ کہنا اور دوسری مرتبہ ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ“ سننے

پر ”قُرَّةُ عَيْنِي بِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ“ کہنا مستحب ہے۔ پھر اپنے انگوٹھوں کو اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے: ”اللَّهُمَّ  
مَتِّعْنِي بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“ تو ایسا کرنے والے کو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
اپنے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔“ (ردالمحتار علی الدر المختار کتاب الصلوۃ، فی کراہۃ تکرار۔ الخ، ج ۲، ص ۸۴)

### (6) جنت کی صفوں میں داخلہ

علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”جو شخص اذان میں ”أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہِ“  
سن کر اپنے انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے تو ایسے شخص کے لیے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ میں اس کا  
قائد بنوں گا اور اسے جنت کی صفوں میں داخل کروں گا۔“  
(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلوۃ، فی کراہۃ تکرار الجماعة فی المسجد، ج ۲، ص ۸۴)

### (7) انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے کی برکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عشاقِ تو آج بھی نام نامی اسمِ گرامی کو چوم کر آنکھوں پر لگانے کی برکتیں لوٹ رہے  
ہیں، اسی ضمن میں ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔ چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر ہالٹ کے ایک ذمہ  
دار اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے: ”۲۹ رمضان المبارک ۱۴۲۸ سن ہجری کی بات ہے، عالمی مدنی مرکز فیضان  
مدینہ باب المدینہ کراچی میں اجتماعی اعتکاف کے پر کیف مناظر تھے اور نماز فجر کے بعد معتکفین اسلامی بھائی شیخ  
طریقت، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دیدار کی برکتیں  
لوٹ رہے تھے۔ اعتکاف کے جدول کے مطابق شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ عطار یہ پڑھا جانے لگا تو میں پہلی صف میں آکر  
بیٹھ گیا۔ سب اسلامی بھائی مل کر بلند آواز سے شجرہ عالیہ قادریہ رضویہ کے منظوم دعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے جب سرکار  
مدینہ سرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر مبارک آیا تو میں نے اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے

لگائے۔ یکا یک مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی، سر کی آنکھیں کیا بند ہوئیں میرے دل کی آنکھیں کھل گئیں۔ میں نے دیکھا کہ امیر اہلسنت دامت بركاتہم العالیہ کے ہمراہ شجرہ شریف پڑھنے والے تمام اسلامی بھائی سنہری جالیوں کے زور پر حاضر ہیں۔ ہمارے مدنی آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وہاں اپنے عشاق کو شربت دیدار پلا رہے ہیں۔ حاضرین شجرہ عالیہ کے دعائیہ اشعار پڑھ رہے تھے اور ہمارے پیٹھے پیٹھے آقا کی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنے دست پر انوار بلند کئے ان دعائیہ اشعار پر امین فرما رہے تھے۔ "سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ"

آنکھوں	کا	تارا	نام	محمد
دل	کا	اجالا	نام	محمد
دولت	جو	چاہو	دونوں	جہاں کی
کرو	وظیفہ	نام	محمد	
رکھو	لحد	میں	جس	دم
مجھ	کو	سنانا	نام	محمد
پوچھے	گا	مولا	ہے	لایا
میں	یہ	کہوں	گا	نام
اپنے	جمیل	رضوی	کے	دل
آجا	سما	جا	نام	محمد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسرا باب



ہجرتِ حبشہ و ہجرتِ مدینہ اور اس سے متعلقہ واقعات

## صدیق اکبر اور ہجرت حبشہ

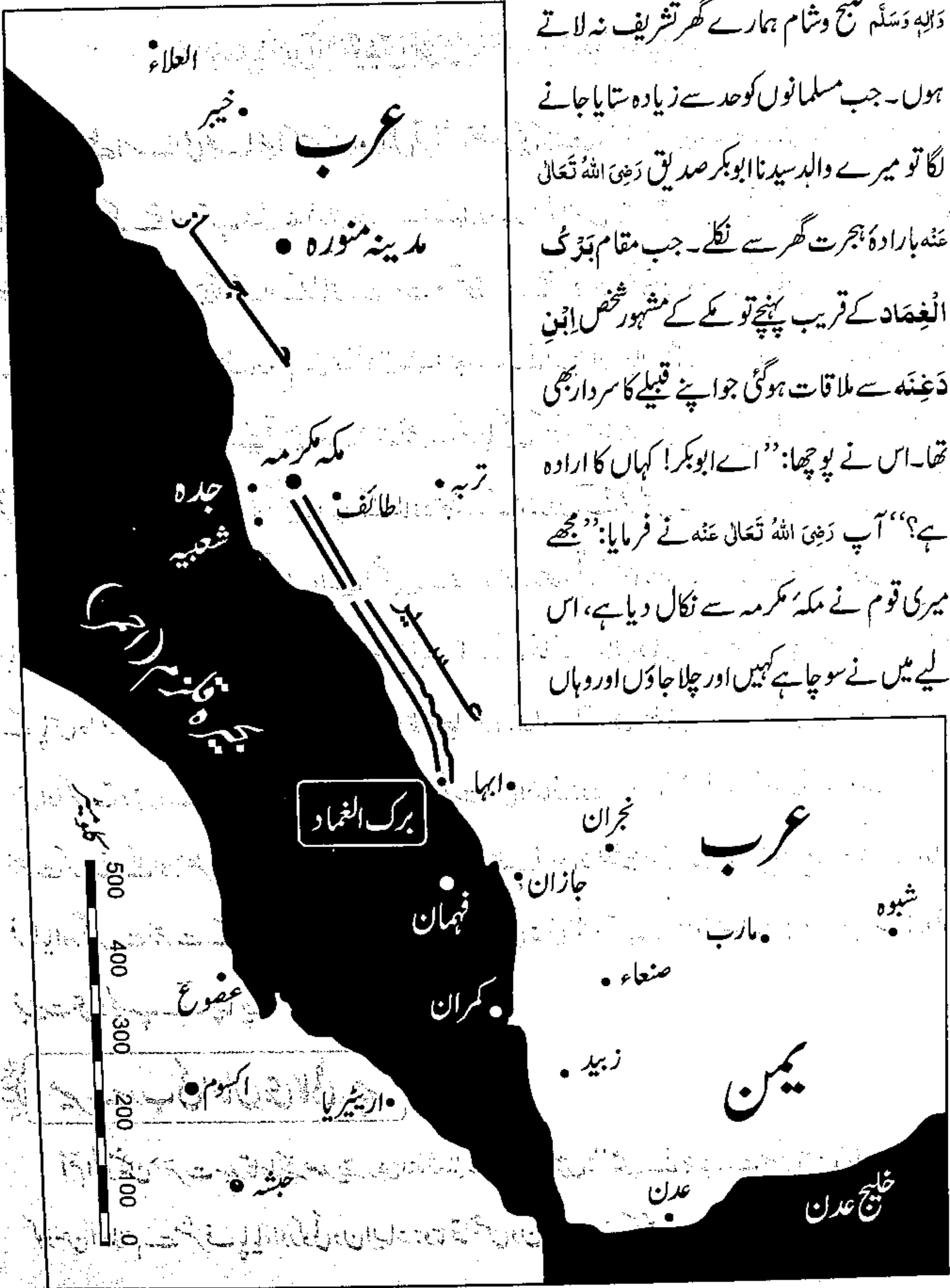
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کفار مکہ اور اہل قریش حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جانی دشمن ہو چکے تھے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر مسلمانوں کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتے رہنا ان کا وطیرہ بن چکا تھا۔ مسلمان چونکہ تعداد کے لحاظ سے بہت ہی تھوڑے تھے اور ان تکلیفوں کا سامنا کرنا ان کے بس میں نہیں تھا، اس لیے حضور نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ان جاں نثاروں اور اسلام کے فدائیوں کو حکم فرمایا کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے قریبی ملک حبشہ ہجرت کر جائیں کیونکہ حبشہ عربوں کے لیے کوئی نیا ملک نہیں تھا بلکہ قریش کی وہ ایک قدیم تجارت گاہ تھی۔ اس کے علاوہ حبشہ کے تاجروں نے قریش کے تاجروں کو کئی طرح کی تجارتی سہولتیں اور مراعات بھی دے رکھی تھیں، اپنے انہی پرانے مراسم اور تجارتی تعلقات کے حوالے سے مسلمانوں کو حبشہ کی جانب ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس ہجرت حبشہ کا ایک فائدہ تو یہ تھا کہ مسلمان وہاں کے انصاف پسند اور عادل حکمران کے پاس جا کر کفار مکہ کے مظالم سے ممکنہ حد تک محفوظ ہو جائیں گے اور ساتھ ہی مسلمان اس ملک میں تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی ادا کرتے رہیں گے جس سے مسلمانوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہوگا۔ بہر حال مسلمان آہستہ آہستہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے لگے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ۵ بعثت نبوی بمطابق ۶۱۳ء ہجرت حبشہ کا ارادہ فرمایا اور گھر سے ہجرت کے لیے نکل پڑے۔ اگرچہ ہجرت مکمل نہ کی لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہجرت حبشہ کا واقعہ نہایت ہی دلچسپ ہے۔ چنانچہ،

میرے رب کی امان ہی کافی ہے

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ”میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین اسلام سے مشرف پایا، اور کوئی دن ایسا نہ ہوتا تھا جس دن اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ



ذالہِ وَسَلَّم صبح و شام ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔ جب مسلمانوں کو حد سے زیادہ ستایا جانے لگا تو میرے والد سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بارادہ ہجرت گھر سے نکلے۔ جب مقام بَرْزُک الغَمَاد کے قریب پہنچے تو مکے کے مشہور شخص ابنِ دَعْنَه سے ملاقات ہو گئی جو اپنے قبیلے کا سردار بھی تھا۔ اس نے پوچھا: ”اے ابو بکر! کہاں کا ارادہ ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”مجھے میری قوم نے مکہ مکرمہ سے نکال دیا ہے، اس لیے میں نے سوچا ہے کہیں اور چلا جاؤں اور وہاں



جا کے سکون سے اپنے رب کی عبادت کروں۔“ اِبْنِ دَعْنَه چونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عظمت و شرافت سے اچھی طرح واقف تھا، فوراً سمجھ گیا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ کفار مکہ نے زیادتی کی ہے لہذا اس نے فرط محبت سے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ”اے ابو بکر! تم کہیں نہیں جاؤ گے، تمہارے جیسا آدمی نہ تو کسی کو گھر سے نکال سکتا ہے اور نہ ہی اسے اپنے گھر سے نکالا جاسکتا ہے کیونکہ تم فقراء کی مدد، رشتہ داروں سے حسن سلوک، بیگسوں کی کفالت، مہمانوں کی میزبانی اور راہ حق میں پیش آنے والی مصیبتوں پر لوگوں کی بہت مدد کرتے ہو، میں تمہارے ساتھ ہوں اور تمہیں اپنی امان میں رکھوں گا۔ واپس چلو اور اپنے ہی علاقے میں اپنے رب کی عبادت کرو۔“ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِبْنِ دَعْنَه کی درخواست پر اس کے ساتھ ہی مکہ مکرمہ واپس آ گئے۔ جب شام ہوئی تو اِبْنِ دَعْنَه قریش کے بڑے بڑے سرداروں کے پاس گیا اور ان کو ملامت کرتے ہوئے کہنے لگا: ”بڑے افسوس کی بات ہے! ابو بکر جیسے شریف شخص کو تم نے شہر چھوڑنے پر مجبور کر دیا، ایسے عظیم لوگوں سے شہروں کو بسایا جاتا ہے نہ کہ انہیں شہر بدر کیا جاتا ہے۔ یاد رکھو! میرے ہوتے ہوئے ایسا شخص نہ تو خود شہر چھوڑ کر جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی میں ہمت ہے کہ اسے شہر سے باہر نکلنے پر مجبور کرے۔ ارے کم بختو! سوچو، تم ایک ایسے عظیم شخص کو شہر سے نکالنا چاہتے ہو جو فقیروں کی مدد، رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور مصائب و آلام میں لوگوں کی مدد کرتا ہے۔“ اِبْنِ دَعْنَه کی اس سرزنش پر قریش کے سرداروں میں سے کسی کو انکار کی جرأت نہ ہوئی البتہ انہوں نے یہ کہنے کی جسارت ضرور کی کہ ”اے اِبْنِ دَعْنَه! ٹھیک ہے ہم تمہارے کہنے پر ابو بکر کو شہر بدر ہونے پر مجبور نہیں کریں گے لیکن ہماری بھی ایک شرط ہے وہ یہ کہ تم ابو بکر سے کہہ دو اپنے رب کی عبادت، نماز وغیرہ جو کچھ بھی کرنا ہے صرف اپنے گھر میں ہی کرے اور ہاں! اسے جو کرنا ہے آہستہ آواز میں کرے تاکہ ہمیں کوئی پریشانی نہ ہو کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ اس کی عبادت وغیرہ کو دیکھ کر کہیں ہمارے بیوی بچے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائیں۔“ اِبْنِ دَعْنَه نے ان کی یہ شرط قبول کر لی اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی اس معاہدے سے آگاہ کر دیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے چند دنوں تک ویسا ہی کیا لیکن اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی غیرت ایمانی نے

گوارا نہ کیا کہ چھپ کر عبادت و ریاضت کروں لہذا آپ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور اس میں نماز کی ادائیگی و قرآن پاک کی تلاوت وغیرہ شروع کر دی۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور خوش ہو کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عبادت و ریاضت کو بڑے انہماک سے دیکھتے کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نہایت ہی رقیق القلب تھے، جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو بے اختیار رونے لگ جاتے۔ سردارانِ قریش نے جب اپنی عورتوں اور بچوں کی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عبادت و ریاضت میں دلچسپی دیکھی تو غصے سے تلملا اٹھے اور فوراً اِبْنِ دَعْنَةَ کو بلایا۔ جب وہ ان کے پاس گیا تو کہنے لگے: ”اے اِبْنِ دَعْنَةَ دیکھو! ہم نے تمہاری وجہ سے ابوبکر کو اجازت دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں بیٹھ کر عبادت وغیرہ کرتا رہے مگر وہ تو حد سے بڑھ گیا ہے، اس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بھی بنالی ہے اور ہمارے معاہدے میں یہ بات بھی شامل تھی کہ وہ جو کرے گا آہستہ آواز سے کرے گا لیکن اب تو اس نے بلند آواز سے قرآن کی تلاوت بھی شروع کر دی ہے اور اس سے ہمارے بچوں اور عورتوں کے گمراہ ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اب ہم صرف تمہاری وجہ سے اسے آخری وارنگ دے رہے ہیں کہ اگر وہ اپنی عبادت وغیرہ اپنے گھر ہی میں کر سکتا ہے تو ٹھیک! ورنہ وہ تمہاری امان سے نکل جائے گا۔“ اِبْنِ دَعْنَةَ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس آیا اور کہنے لگا: ”اے ابوبکر! میں نے تم سے کفار قریش کی طرف سے جو معاہدہ کیا تھا وہ یقیناً تمہیں یاد ہوگا، اب تمہارے پاس صرف دو آپشن ہیں: ایک تو یہ کہ تم اس معاہدے کی پاسداری کرو اور جیسا قریش کہتے ہیں ویسا ہی کرو۔ دوسرا یہ کہ اگر تم ایسا نہیں کر سکتے تو پھر میری طرف سے معذرت قبول کرو، میں تمہارے معاملے میں کچھ نہیں کر سکتا کیونکہ میں بھی ایک سردار ہوں مجھے یہ گوارا نہیں کہ میرے متعلق اہل عرب یہ کہیں کہ اِبْنِ دَعْنَةَ نے کسی شخص کے معاملے میں معاہدہ کیا تھا لیکن اس کی بات کی کوئی اہمیت نہ رہی۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”ٹھیک ہے! مجھے تمہاری امان کی کوئی ضرورت نہیں، میرے لیے میرے رب کی امان ہی کافی ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصاف باب ہجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۱)

## حبشہ کی دو ہجرتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حبشہ کی جانب دو ہجرتیں کی گئیں، پہلی ہجرت پانچ بعث نبوی کو ہوئی، اس میں بارہ صحابہ کرام اور پانچ صحابیات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ شامل تھیں۔ جبکہ دوسری ہجرت حبشہ بعثت نبوی کے پانچویں سال کے آخر میں یا چھٹے سال کے شروع میں کی گئی، اس ہجرت میں تراسی صحابہ کرام اور گیارہ قرشی اور سات غیر قرشی صحابیات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے شرکت کی، بعض علماء کرام نے فرمایا کہ اس میں شرکت کرنے والوں کی تعداد مذکورہ بالا تعداد سے زائد تھی۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۹۸ تا ۹۷)

## تاریخ اسلام کا ایک منفرد اور عجیب واقعہ

صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی پہلی اور دوسری ہجرت حبشہ کے بعد قریش نے حبشہ کے بادشاہ سیدنا نجاشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دربار میں ان اہل ایمان کو واپس لانے کے لیے سفارتی رابطہ کیا، دونوں طرف سے رابطے میں حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شامل تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر خصوصی کرم فرمایا اور انہوں نے نجاشی بادشاہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اور دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت سے مشرف ہو کر درجہ صحابیت پر فائز ہوئے۔ اس طرح یہ تاریخ اسلام کا ایک منفرد اور عجیب واقعہ ظہور پذیر ہوا کہ صحابی حضرت سیدنا عمرو بن العاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تابعی یعنی حضرت سیدنا نجاشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ پر ایمان قبول کیا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، الهجرة الاولى الى الحبشة، ج ۱، ص ۵۰۶ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حبشہ کی ان دونوں ہجرتوں کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم ارشاد فرمایا تو جن لوگوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی مدینہ منورہ ہجرت کر گئے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے لیے روانہ ہو گئے۔

## صدیق اکبر اور ہجرت مدینہ

### ہجرت رسول اللہ میں حکمت

حضرت سیدنا احمد بن محمد قسطلانی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ التَّوَّابِ ہجرت مدینہ کی حکمت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا حکم اس لیے ارشاد فرمایا کہ اشیاء آپ کے ذریعے مشرف ہوں نہ یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ذریعے شرف حاصل کریں، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکہ مکرمہ ہی میں رہتے اور وہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ہوتا تو یہ وہم ہو سکتا تھا کہ مکہ مکرمہ کی وجہ سے آپ کو شرف حاصل ہوا کیونکہ مکہ مکرمہ کو حضرت سیدنا ابراہیم و اسماعیل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے شرف حاصل ہو چکا تھا، اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے ارادہ فرمایا کہ آپ کا شرف ظاہر ہو تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا، جب آپ نے اس کی طرف ہجرت فرمائی تو وہ مدینہ طیبہ آپ کے ذریعے مشرف ہو گیا حتیٰ کہ اس بات پر اجماع ہے کہ زمین کا وہ حصہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعضاء مبارک سے مس ہے وہ تمام مقامات حتیٰ کہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے۔“

(المواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، ہجرتہ، ج ۱، ص ۱۲۵، فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۷۱۱)

### ہجرت مدینہ کس تاریخ کو ہوئی؟

امام حاکم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ”بیعت عقبہ کے تین مہینے بعد یا اس کے قریب قریب نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت فرمائی۔“ اور امام ابن اسحاق رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غریب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یکم ربیع الاول (۶۲۲ء) جمعرات کی رات کو مکہ مکرمہ سے نکل کر غار ثور میں تشریف لے گئے۔ غار ثور میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عنه کے ساتھ تین راتیں یعنی جمعہ، ہفتہ اور اتوار کی راتیں قیام فرمایا۔ وہاں سے پیر کی رات ۵ ربیع الاول کو مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(المواہب اللدنیة، المقصد الاول، ہجرتہ، ج ۱، ص ۱۲۵، سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۱)

### مقام ہجرت کا تعین

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! مجھے تمہاری ہجرت کا علاقہ دکھایا گیا ہے، مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جہاں تم نے بسیرا کرنا ہے وہاں دو پتھر لے میدانوں کے درمیان واقع ایک نخلستان ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرة النبی واصحابہ الی المدینة، الحدیث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۲)

### ہجرت کے لیے مدینہ ہی کا تعین کیوں؟

نبوت کے تیرہویں سال ہجرت اور اس کے ابتدائی واقعات رونما ہوئے، کفار قریش کے ظلم و ستم کے سبب حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس انتظار میں رہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا سبب پیدا فرمادے اور کوئی ایسی قوم مل جائے جو دین اسلام کی ناصر و مؤید ہو اور دین اسلام کے دشمنوں کے معارض و متصادم رہے۔ اسی لیے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مختلف قبائل عرب کے مجموعوں میں تشریف لے جاتے اور انہیں دین اسلام کی دعوت دیتے، لیکن وہ صاف جواب دیتے کہ اگر آپ کے قبیلے کے لوگ آپ کو تسلیم کر لیں تو ہم بھی تسلیم کر لیں گے۔ بہر حال مختلف فود آتے اور مختلف تبصرے کرتے اور چلے جاتے، ایک بار حج کے موسم میں خزرج قبیلے کا ایک مدنی قافلہ مکہ مکرمہ آیا، سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اسلام کی دعوت پیش کی تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نصرت کا عہد قبول کر کے مدینہ منورہ کی طرف لوٹ گئے اس کو ”بیعت عقبہ اولیٰ“ کہتے ہیں، کیونکہ یہ بیعت منیٰ کی پہاڑی میں عقبہ کے قریب ہوئی جسے حجرۃ العقبہ بھی کہتے ہیں۔ جب یہ مبارک جماعت مدینہ منورہ پہنچی تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ذکر مبارک کا مدینہ منورہ کی مجالس اور گھروں میں بہت چرچا ہوا اور خوب

اسلام کی اشاعت ہوئی۔ اگلے سال حج پر پھر ایک مدنی قافلہ آیا، اس بار دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے ساتھ احکام شرعیہ سکھانے کے لیے حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو مدینہ منورہ روانہ کیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے وہاں خوب احکام اسلام کی تبلیغ فرمائی اور پھر تقریباً قبیلہ اوس و خزرج کے پانچ سو، ایک روایت کے مطابق تین سو افراد کا مدنی قافلہ لے کر حاضر ہوئے اور ان سب نے اسلام قبول کیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نصرت کا عہد کیا اسے ”عقبہ ثانیہ“ کہتے ہیں۔ قافلے کے اعتبار سے یہ ”عقبہ ثالثہ“ ہے یہ تیسرا قافلہ تھا، بہر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کو فی الفور قبول کرنے، ان کی نصرت و حمایت کا عہد کرنے والی قوم کا تعلق مدینہ منورہ سے تھا، اور وہاں اسلام کو بہت پذیرائی ملی اور ان سے مسلمانوں کو کوئی خدشہ نہیں تھا اس لیے ہجرت کے لیے مدینہ شریف معین کیا گیا۔

(مدارج النبوة، ج ۲، ص ۵۲)

### مسلمانوں کو ہجرت کا حکم

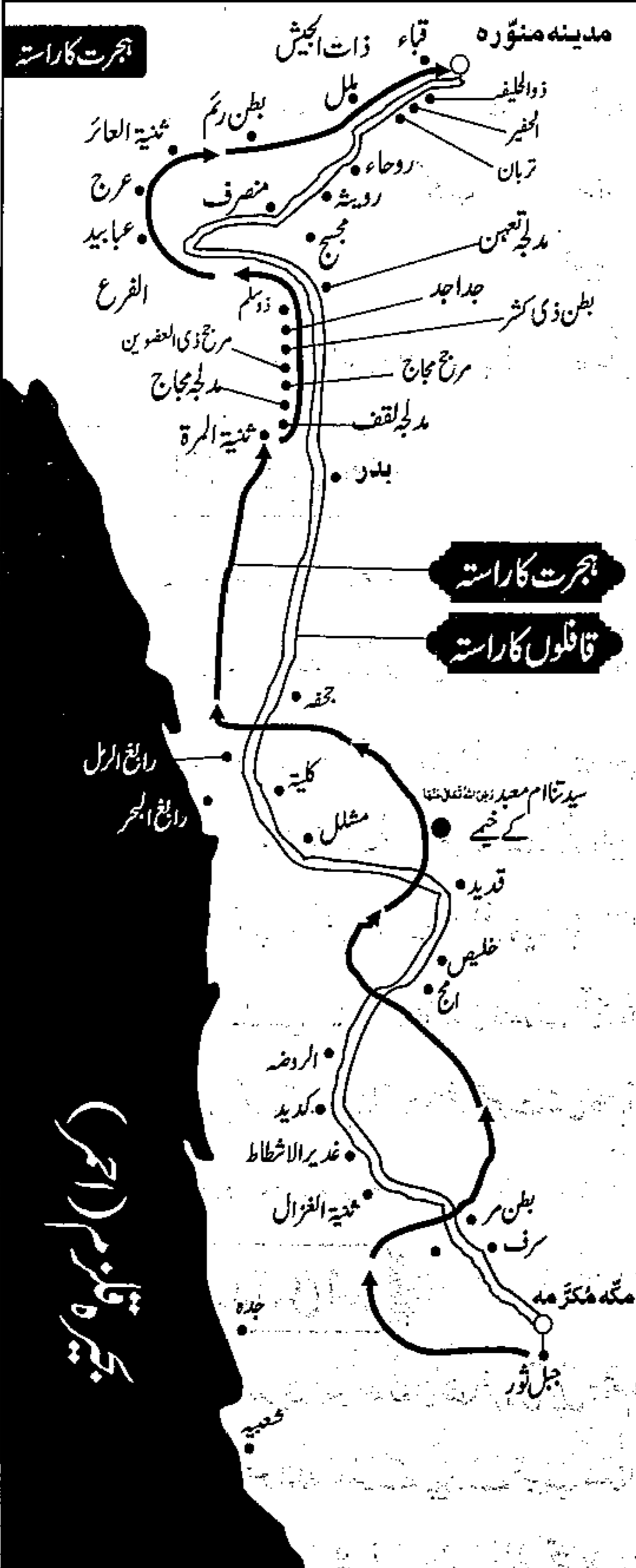
سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس فرمان کے بعد سب لوگ مدینہ منورہ (جو اس وقت یثرب کے نام سے مشہور تھا) کی طرف ہجرت کرتے رہے، کیونکہ وہی ایسا نخلستان ہے جو دو ۲ ریگستانوں کے مابین واقع ہے اور ہجرت اول کے مسلمان یعنی مکہ سے حبشہ ہجرت کر کے جانے والے بھی مدینہ منورہ پہنچنا شروع ہو گئے۔

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصاف باب ہجرة النبی واصحابہ الی المدینة، الحدیث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۲)

ادھر مکے میں دنیا تنگ تھی ایمان داروں پر  
کہ روندے جا رہے تھے پھول کے سے جسم غاروں پر  
نبوت نے اجازت دی تھی کہ یثرب چلے جاؤ  
وطن دالوں کے اس علم و تعدی سے امان پاؤ  
صحابہ پر اگرچہ قہر کے بادل برستے تھے  
بچارے سانس آزادی کو لینے کو ترستے تھے

## ہجرت کا راستہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ  
راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
نے جب کفارِ مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر مکہ  
مکرمہ سے مدینہ منورہ حضرت سیدنا ابوبکر  
صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے ساتھ ہجرت  
فرمائی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے  
وہ راستہ اختیار نہ فرمایا جسے عموماً لوگ مکہ مکرمہ  
سے مدینہ منورہ جانے کے لیے استعمال کیا  
کرتے تھے کیونکہ اس راستے میں آبادی  
بہت زیادہ تھی اور کفارِ مکہ نے آپ دونوں کو  
پکڑنے یا مخبری کرنے والے کے لیے سو  
اونٹ بطور انعام دینے کا اعلان بھی کر دیا  
تھا۔ اس لیے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم  
نے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے وہ  
راستہ اختیار فرمایا جس میں آبادی بہت کم  
تھی۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے  
راستے کا تفصیلی نقشہ ملاحظہ کیجئے۔





نہ تھا آسان منہ اپنے وطن سے موڑ کر جانا  
 رسول پاک کو مکے میں تنہا چھوڑ کر جانا  
 مگر فرمان محبوب خدا، فرمان باری تھا  
 مسلمانوں کا شیوہ، شیوہ طاعت گزاری تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

### صدیق اکبر کا ارادہ ہجرت

نبی کریم رؤف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے چونکہ مسلمانوں کو ہجرت کا حکم مل چکا تھا اس لیے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی مدینہ طیبہ ہجرت کا ارادہ کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان سے فرمایا: ”ابھی ٹھہر جاؤ! کیونکہ امید ہے مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرط مسرت سے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے باپ آپ پر قربان! کیا آپ کو ایسی امید ہے؟“ فرمایا: ”ہاں“ تو سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہجرت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رک گئے، اور جو دو اونٹنیاں آپ کے پاس تھیں انہیں چار ماہ تک کیکر کے پتے کھلا کر فریبہ کرتے رہے تاکہ وہ سفر ہجرت میں کام آئیں۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار باب ہجرة النبي و

اصحابه الى المدينة، الحديث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۲)

### گھر میں رسول اللہ کی آمد

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ہم ایک روز اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر کہا: ”اے ابوبکر! وہ دیکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چہرے پر چادر ڈالے تشریف لارہے ہیں۔“ یہ ایسا وقت تھا جس میں آپ ہمارے ہاں تشریف نہ لاتے تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ نَعْرَضُ كَيْفًا: "يا رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ميرے باپ آپ پر قربان! ضرور کوئی خاص بات ہے جب ہی تو آپ اس وقت کڑکتی دھوپ میں تشریف لائے ہیں۔" حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: "آپ نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور پھر اندر تشریف لے آئے، ارشاد فرمایا: "اے ابوبکر! اپنے پاس سے دیگر لوگوں کو ہٹا دو۔" آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: "يا رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ميرے باپ آپ پر قربان! یہاں صرف آپ کی شریک حیات عائشہ ہی ہیں۔" فرمایا: "مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے۔" حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: "يا رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ميرے باپ آپ پر قربان! کیا مجھے بھی آپ کی ہمراہی کا شرف ملے گا؟" فرمایا: "ہاں! تم ہی میرے رفیق سفر ہو گے۔"

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۲)

### ہجرت مدینہ اور کفار کا ناپاک منصوبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کفار قریش مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے کے باوجود اسلام کے تیزی سے پھیلنے پر تشویش میں مبتلا تھے، پھر مسلمانوں کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت ان کے لیے مزید تشویش کا باعث بن گئی کہ مسلمان مدینہ منورہ جا کر کہیں ان کے خلاف جنگی تیاریاں نہ شروع کر دیں لہذا انہوں نے حضور سید المرسلین، خاتم النبیین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو معاذ اللہ شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا اور اس کی تکمیل کے لیے مختلف قبائل کے چند نوجوانوں کو تیار کر کے کاشانہ نبوت کا محاصرہ کر لیا لیکن وہ اپنے ناپاک مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے، اللہ عزوجل نے آپ کی حفاظت فرمائی اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بخیر و عافیت اُن کے سامنے سے تشریف لے گئے اور اپنے کاشانہ اقدس سے نکل کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گھر تشریف لے گئے اور پورا دن ٹھہرنے کے بعد اگلی رات مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے غار ثور کی طرف تشریف لے گئے۔ (السيرة الحلبية، باب عرض رسول الله - الخ، ج ۲، ص ۳۶، تفسیر روح البیان، تحت سورة التوبة، آیت ۴۰، ج ۳، ص ۳۳۱، سبل الہدی والرشاد، الباب الرابع فی ہجرة رسول الله، ج ۳، ص ۲۳۹)

## ۱۰۰ سواونٹ بطور انعام

سارے مشرکین مکہ آپ کی تلاش میں نکلے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مکان پر پہنچے، اس وقت حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کھانا تیار کر رہی تھیں، مشرکین مکہ کو دیکھ کر انہوں نے ”ویا“ روشن کر دیا تاکہ اس کے دھوئیں کی بوسالین کی خوشبو پر غالب ہو جائے اور کفار کو شک نہ گزرے۔ کفار نے ان دونوں مبارک ہستیوں کے متعلق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پوچھا۔ کہا: ”میں تو کام کر رہی ہوں۔“ یہ سن کر وہ مشرکین چلے گئے اور سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو شہید کرنے والے کے لیے ۱۰۰ اونٹ دینے کا اعلان کر دیا۔

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۰۲)

کفار قریش نے بڑے بڑے شہہ سواروں سے بھی ان سواونٹوں والے انعام کا معاہدہ کر لیا تھا۔ اور مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مابین ان علاقوں میں بھی اس کی اطلاع دے دے تھی جن سے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے گزرنا تھا۔

## صدیق اکبر کی اونٹنی کی پیش کش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس چونکہ دو اونٹنیاں تھیں، لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دونوں میں جو سب سے بہتر تھی آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دی اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ پر میرے ماں باپ قربان! آپ اس پر سواری فرمائیے۔“ سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں اپنی سواری کے سوا کسی پر نہ بیٹھوں گا۔“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ آپ ہی کی ہے۔“ فرمایا: ”نہیں! بلکہ میں اسے خریدوں گا اور وہ قیمت دوں گا جس پر تم نے اسے خریدا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرۃ النبی واصحابہ الی المدینۃ، الحدیث: ۳۹۰۰۵، ج ۲، ص ۵۹۳، الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۰۰)

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب  
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

## اونٹنی آٹھ سو درہم میں خریدی

حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ”سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ اونٹنی آٹھ سو درہم میں خریدی مگر قرض، مگر یہ ثابت نہیں کہ یہ قرض صدیق اکبر نے وصول کیا یا نہیں؟ اگر کیا ہوگا تو آپ ہی پر خرچ کیا ہوگا۔“  
(مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۲۳۸)

## اونٹنی خریدنے میں حکمت

(1) حضرت علامہ محب طبری علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرورِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونٹنی اس لیے خریدی تاکہ آپ کی ہجرت کا ثواب خاص آپ کے لیے ہو اس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو۔ ورنہ اونٹنی کو قیمتاً لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال کو اپنا مال سمجھتے تھے اور اس میں اپنے مال جیسا ہی تصرف فرماتے تھے۔“  
(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۰۰)

(2) حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ”سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونٹنی اس لیے خریدی تاکہ آپ کی ہجرت خاص آپ ہی کے مال سے ہو۔“  
(فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرة النبی واصحابہ الی المدینة، ج ۸، ص ۲۰۰)

## ہجرت کے رفیق سفر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: ”میرے ساتھ ہجرت کون کرے گا؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے ساتھ ابوبکر ہجرت کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔“  
(کنز العمال، کتاب الہجرتین، الحدیث: ۲۶۲۸۳، ج ۸، الجزء: ۱۶، ص ۲۸۵، الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۰۳)

## صدیق اکبر کے خوشی کے آنسو

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ روزانہ ہمارے پاس تشریف لاتے تھے کبھی تو صبح تشریف لاتے اور کبھی شام۔ پھر جب وہ دن آیا جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ہجرت کی اجازت عطا فرمائی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہجرت میں رفاقت کے لیے عرض کیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ ”ہاں تم میرے ساتھ رہو گے۔“ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”مجھے اس سے پہلے اس بات کا شعور بھی نہ تھا کہ کوئی خوشی کے مارے بھی روتا ہے۔ لیکن اس دن فرط جذبات سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔“ (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۰۱)

## سفر کے لیے زادراہ

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”ہم نے دونوں کے زاد سفر کے لئے جلدی جلدی جو ہو سکا تیار کر دیا اور چمڑے کی ایک تھیلی میں تھوڑا سا کھانا رکھ دیا۔“ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۳)

## بیٹی کی خدمت گزاری

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور میرے والد ماجد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب ہمارے گھر سے ہجرت کے سفر پر روانہ ہونے والے تھے تو میں نے ان کا کھانا تیار کیا، روٹی اور پانی کا برتن باندھنے کے لیے کوئی کپڑا گھر میں نہ تھا، میں نے اپنے والد سے کہا: ”میرے کمر بند کے سوا اور کوئی کپڑا گھر میں نہیں ہے۔“ انہوں نے فرمایا: ”اسے درمیان سے پھاڑ دو، ایک میں پانی کا برتن اور دوسرے میں کھانا باندھ دو۔“ میں نے ایسے ہی کیا۔ اس دن سے مجھے ذَاتُ النَّطَاقِينَ یعنی دو کمر بند والی کہا جانے لگا۔“ (چستی حاصل کرنے کے لیے جو کپڑا کمر میں باندھا جاتا ہے اسے کمر بند کہتے ہیں۔)

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسير، باب حمل الزاد في الغزوة الحديث: ۲۹۷۹، ج ۲، ص ۳۰۳)

## ایک اہم مدنی پھول

عموما ایسا ہوتا ہے کہ مسافر اپنے لیے زاد سفر کا بھی خاص اہتمام کرتا ہے، لیکن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے عشق پر قربان! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ گھر سے پانی کا ایک مشکیزہ، ایک کھال اور کچھ پیسے بھی اپنے ہمراہ لائے تھے، لیکن وہ اپنے لیے نہیں بلکہ اپنے محبوب اور پیارے دوست جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لیے، اور اپنے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو لائے تھے۔

(سراة المناجیح، ج ۸، ص ۶۳ بتصرف)

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس  
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس  
مہی جاؤں میں اگر اس سے جاؤں دو قدم  
سما بیچے بیمار غم قرب میجا چھوڑ کر

## سرزمین مکہ سے خطاب

حضرت سیدنا حمراء زہری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَزْوَرَه ٹیلے پر کھڑے ہوئے اور سرزمین مکہ سے یوں خطاب فرمایا: ”اے مکہ کی زمین! خدا کی قسم! تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ساری زمینوں سے زیادہ پیاری اور محبوب جگہ ہے اور اگر مجھے کفار یہاں سے تکالیف دے کر نہ نکالتے تو میں ہرگز تجھ سے نہ نکلتا۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، فضل فی مکة، الحدیث: ۳۹۵۱، ج ۵، ۳۸۶)

نبی نے خانہ کعبہ کو دیکھا اور فرمایا  
اے پیارے تیری میری فرقت کا وقت ہے آیا  
تیرے فرزند اب مجھ کو یہاں رہنے نہیں دیتے

تیری پاکیزگی کا وعظ تک کہنے نہیں دیتے  
جدائی عارضی ہے پھر بھی مجھ کو بے قراری ہے  
کہ تو اور تیری رفاقت مجھ کو دنیا سے پیاری ہے

### صدیق اکبر کی انوکھی آرزو

جب محبوب ربِّ داور، شفیع روزِ محشر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مکہ سے ہجرت کر کے رات کے وقت نکل پڑے۔  
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی آپ کے ساتھ تھے، جو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کبھی آگے چلتے اور کبھی پیچھے، کبھی دائیں، کبھی بائیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: ”يَا  
أَبَا بَكْرُ! مَا لَكَ تَمْشِي سَاعَةً بَيْنَ يَدَيَّ وَ سَاعَةً خَلْفِي یعنی اے ابوبکر! یہ کیا ہے، کبھی تم میرے آگے چلتے ہو اور  
کبھی پیچھے، تم پہلے تو کبھی اس طرح نہیں چلے؟“ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مجھے  
جب خوف آتا ہے کہ کوئی دشمن آگے گھات لگائے نہ بیٹھا ہو تو آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں اور جب یہ خیال آتا ہے کہ کوئی  
پیچھا کرنے والا پیچھے سے حملہ آور نہ ہو تو آپ کے پیچھے چلنے لگ جاتا ہوں۔“ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى  
الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”يَا أَبَا بَكْرُ! لَوْ كَانَ شَيْءٌ أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ لَكَ دُونِي؟ یعنی اے ابوبکر!  
کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اگر کوئی تکلیف پہنچے تو تمہیں پہنچے مجھے کچھ نہ ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”نَعَمْ!  
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَانَتْ لَتَكُنَّ مِنْ مَلِئَةٍ إِلَّا أَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ لِي دُونَكَ جی ہاں! یا رسول اللہ صَلَّى  
الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اس رب ذوالجلال کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں تو یہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی  
بھی تکلیف و مصیبت ہو تو مجھے پہنچے لیکن آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کچھ بھی نہ ہو۔“

(دلائل النبوة، باب خروج النبي مع صاحبه ابي بكر، ج ۲، ص ۲۷۶)

یوں مجھ کو موت آئے تو کیا پوچھنا میرا  
میں خاک، پر نگاہ در پیار کی طرف

### صدیق اکبر کی انگلی کا زخمی ہونا

حضرت سیدنا جناب بن عبد اللہ بن سفیان علقمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نبی کریم رُفِیَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ غار کی طرف جا رہے تھے تو راستے میں ان کے ہاتھ پر زخم آ گیا، جس سے خون صاف کرتے ہوئے وہ یہ کہہ رہے تھے: ”هَلْ أَنْتِ إِلَّا أَصْبَعٌ ذَمِيَّتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيَّتِ“ یعنی اے انگلی! تجھ سے صرف خون ہی تو بہا ہے، اور تجھے جو تکلیف آئی ہے کیا وہ اللہ کی راہ میں نہیں؟“

(سیر اعلام النبلاء، الرقم ۱۵۱۸، یحییٰ بن آدم بن سلیمان، ج ۸، ص ۲۴۱)

### غار ثور میں داخلہ

حضور نبی پاک، صاحب کواکب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رات بھر اپنے پیروں کی انگلیوں پر چلتے رہے تاکہ قدموں کے نشان نہ ثابت ہوں جس کے سبب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قدمین مبارکہ جا بجا زخمی ہو گئے، جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کے قدموں کی تکلیف دیکھی تو آپ کو کندھوں پر اٹھالیا اور غار کے دھانے تک لے آئے، وہاں آپ کو اتارا، پھر عرض کیا: ”پہلے میں غار میں جاتا ہوں، اگر کوئی چیز ہوگی تو آپ سے پہلے مجھے نقصان دے گی، ابو بکر اندر گئے اور اسے اچھی طرح صاف کیا، غار میں موجود تمام سوراخوں کو (ایک کپڑے کے ذریعے) بند کیا، کوئی موذی شے نہ پائی تو آپ کو اٹھا کر غار میں لے آئے اور سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ کی گود میں سر رکھ کر استراحت فرمانے لگے۔ البتہ غار میں ایک سوراخ باقی رہ گیا اور اسی میں سانپ تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ڈر ہوا کہ کہیں کوئی موذی شے نکل کر رسول خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تکلیف نہ پہنچائے انہوں نے اس پر اپنے پاؤں کی ایڑی رکھ دی، تو اس سوراخ میں موجود سانپ نے آپ کے پاؤں پر ڈس لیا، آپ نے جنبش نہ کی کہ کہیں حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آرام میں خلل واقع نہ ہو جائے مگر تکلیف کے سبب آنسو چھلک پڑے اور، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نرم و نازک مبارک رخسار کے بوسے لینے لگے۔ آپ صَلَّى اللهُ



تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بیدار ہو گئے اور فرمایا: اے ابوبکر! کیا بات ہے؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! سانپ نے ڈس لیا ہے۔“ فرمایا: ”لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا یعنی اے ابوبکر! غم نہ کرو، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“ پس آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اس بات سے اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کے دل پر سکون نازل کر دیا۔ اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس حصے پر اپنا لعاب وَهْن (یعنی تھوک شریف) لگایا تو فوراً آرام مل گیا۔“ (شکاة المصابیح، کتاب المناقب والفضائل، الفصل الثالث، الحدیث: ۶۰۳۳، ج ۳، ص ۳۳۸، دلائل النبوة، باب خروج النبی مع صاحبه ابی بکر، ج ۲، ص ۷۷، تفسیر روح البیان، التوبة: ۴۰، ج ۳، ص ۳۳۳)

نہ کیوں کر کہوں  
اسی نام سے ہر مصیبت  
آغٹنی! علی ہے

منزل صدق و عشق کے رہبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عظمت اور غار ثور والے واقعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

یار کے نام پہ مرنے والا، سب کچھ صدقہ کرنے والا  
ایڑی تو رکھی سانپ کے بل پر، زہر کا صدمہ نہ لیا، دل پر  
منزل صدق و عشق کا زہر، یہ سب کچھ ہے دلِ خاطر دلبران  
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

### صدیق اکبر کے حق میں جنت کی دعا

حضرت سیدنا امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے غار ثور میں موجود تمام سوراخ اپنی کپڑے کے ذریعے بند کر دیے، جب صبح ہوئی تو حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے استفسار فرمایا: ”اے ابوبکر! تمہارا کپڑا کہاں ہے؟“ انہوں نے

سورخ بند کرنے والا سارا ماجرا بیان کر دیا تو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے حق میں یوں دعا فرمائی: ”اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَبَا بَكْرٍ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ“ یعنی اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ! قیامت کے دن ابوبکر کو جنت میں میرے ساتھ جگہ عطا فرما۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی کہ ”بے شک آپ کے رب نے آپ کی دعا قبول فرمائی ہے۔“

(حلیۃ الاولیاء، الحدیث: ۱، ج ۱، ص ۶۷)

### صدیقی حضرات کے انگوٹھے میں نشان

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ۶۳ صفحات پر مشتمل رسالے ”عاشق اکبر“ صفحہ ۵۶ پر شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ و مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اولاد کو ”صدیقی“ بولتے ہیں، ان کے پاؤں کے انگوٹھے میں آج بھی سانپ کے کاٹنے کا نشان نظر آنا ممکن ہے۔ مگر دکھائی نہ دینے پر کسی صدیقی صاحب کی صدیقیت پر بدگمانی جائز نہیں کہ ہر ایک میں یہ علامت واضح نہیں ہوتی۔ سگ مدینہ عَفْوِ عَنْهُ نے ایک صدیقی عالم صاحب سے ”انگوٹھے کا نشان“ دکھانے کی درخواست کی تو کہا کہ میرے والد صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے گھر چھوڑ کر ظاہر کیا تھا مگر اب پھر چھپ گیا ہے۔ مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْخَاتَمَان ”مراۃ المناجیح“ جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ پر فرماتے ہیں: ”بعض صالحین کو فرماتے سنا گیا کہ جو شیخ صدیقی (سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے شہزادے جو کہ صحابی تھے اُن یعنی) حضرت محمد بن ابوبکر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) کی اولاد سے ہیں، انہیں سانپ یا تو کاٹتا نہیں اگر کاٹے تو (زہر) اثر نہیں کرتا۔ (یہ) اُس لعاب شریف کا اثر ہے (جو کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے انگوٹھے پر غار ثور میں سانپ کے ڈسنے کی جگہ لگایا تھا) اور ان کی اولاد کے پاؤں کے انگوٹھے میں ”سیاہ تل“ ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر ماں باپ دونوں کی طرف سے شیخ صدیقی ہو تو دونوں پاؤں کے انگوٹھے میں تل ہوگا۔ میں نے بہت (سے) صدیقی حضرات کے پاؤں کے انگوٹھے میں یہ تل دیکھے ہیں۔ غرضیکہ یہ

عجیب معجزات ہیں۔“ (یعنی صدیقیوں کو سانپ کا نہ کاٹنا، کائے ٹے تو زہر کا اثر نہ کرنا اور آج تک پاؤں کے انگوٹھے میں تل

کا پایا جانا یہ سب سرکار رسالت مآب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک لعاب کے معجزات ہیں۔)

ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دیں  
سہارا لیں ضعیف و اقویا صدیق اکبر کا  
پیاں ہوں کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
کہ یار غار ہے محبوب خدا صدیق اکبر کا

### بار نبوت

فتح مکہ کے دن سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ میں موجود تمام بتوں کو گرایا، چند بت جو بلند جگہ پر تھے وہ رہ گئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ موجود حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ اپنے قدم ناز میرے کندھوں پر رکھیے اور ان بتوں کو گرا دیجئے۔“ حضور نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! تم میں بار نبوت اٹھانے کی طاقت نہیں، تم میرے کندھوں پہ آؤ اور ان بتوں کو گراؤ۔“ حضرت سیدنا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا حکم بجالاتے ہوئے آپ کے کندھوں پر آئے اور بتوں کو گرا دیا۔

(مدارج النبوة، ج ۲، ص ۲۹۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! بیت اللہ شریف میں حضور اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرمائیں کہ: ”اے علی! تم بار نبوت نہ اٹھا سکو گے۔“ اور ہجرت کی رات دشوار گزار چٹانیں ہیں، میلوں میل کا سفر ہے اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عرض کریں: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے کندھوں پر حضور نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سوار ہو جائیں وہاں یہ نہ فرمایا کہ: ”اے ابوبکر! تم بار نبوت نہ اٹھا سکو گے۔“ اور صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کو اندھیری رات میں کندھوں پر اٹھا کر پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں، یہ کس قدر طاقت و شجاعت ہے۔ سُبْحَانَ

اللہ عزوجل! سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت یہ ہے کہ ہجرت کی رات حضور امام الانبیاء محبوب کبریاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر آرام فرمائیں اور دشمنوں سے قطعاً کوئی خوف نہ کھائیں، اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت یہ ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے کاندھوں پر اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ جائیں۔ جی تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کو خود بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”اے لوگو! تمام لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔“

(کنز العمال، باب فضائل الصحابة، فصل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۹۰، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۳۵)

### عاشق رسول سانپ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس سانپ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں مبارک پر ڈسا وہ سانپ ایک عاشق رسول سانپ تھا۔ چنانچہ منقول ہے کہ ایک روز ایک سانپ حضرت سیدنا عیسیٰ زوٰج اللہ علی نبینا وعلیہ السلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”یا زوٰج اللہ! مکہ مکرمہ کو کونسا راستہ جاتا ہے؟“ آپ علیہ السلام بڑے حیران ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”اے سانپ! تجھے مکہ مکرمہ سے کیا کام؟“ اس سانپ نے گویا اپنے عشق کا اظہار کرتے ہوئے عرض کی: ”حضور ۶۰۰ چھ سو سال سے میں اپنے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت دل میں لیے تڑپ رہا ہوں اور ان سے ملنے کے لیے بے قرار ہوں، بس اب تو محبت کا غلبہ ہو چکا ہے اور محبت عشق میں تبدیل ہو چکی ہے، سنا ہے کہ میرے محبوب مکہ مکرمہ کی وادی میں تشریف لائیں گے اور وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جائیں گے اور اس سفر میں وہ ایک پہاڑ کے اندر غار ثور میں بھی ٹھہریں گے، یقیناً میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تو جانے سے رہا کہ وہاں انسانوں کی آبادی ہے بس محبوب سے ملاقات اور زیارت کا ایک ہی طریقہ ہے کہ میں اس غار میں پہنچ جاؤں اور اپنے محبوب کی آمد کا انتظار کروں۔ اس لیے آپ سے مکہ مکرمہ کا راستہ پوچھ رہا ہوں۔“

حضرت سیدنا عیسیٰ زوٰج اللہ علی نبینا وعلیہ السلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”میرے اور ان کے درمیان ۶۰۰ چھ سو سال کا زمانہ ہے، کیا تو اتنے عرصے تک وہاں انتظار کر رہے گا؟“ اس سانپ نے عرض کی: ”اگرچہ عرصہ بہت طویل ہے لیکن میں

نامید نہیں ہوں۔“ آپ عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نے اسے مکے کا راستہ بتا دیا اور وہ عاشق رسول سانپ شوق زیارت لیے وہاں سے روانہ ہوا اور غار ثور میں پہنچ گیا۔ غار میں پہنچ کر اس نے ستر ۷۰ سوراخ کیے۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر مشاہدہ محبوب میں ایک راستہ بند کر دیا جائے تو دوسرے راستے سے مشاہدہ کر سکے کیونکہ وہ سانپ جانتا تھا کہ اگر میرے جیسا دیدار کا طالب عاشق غار میں موجود ہے تو محبوب کے ساتھ بھی ایک عاشق ہے جو محبوب کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ بہر حال جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے غار کے تمام سوراخ بند کر دیے اور جو ایک سوراخ رہ گیا تھا اس پر بھی اپنی ایڑی رکھ دی تو اس عاشق سانپ نے ہر سوراخ کو چیک کیا، ایک سوراخ کے منہ پر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نرم نرم ایڑی نظر آئی تو اس نے اؤلا اس پر اپنا سر رگڑا تا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنا پاؤں ہٹالیں، مگر آپ نے پاؤں نہ ہٹایا تو اس سانپ کو اس کے بغیر کوئی راستہ نہ دکھائی دیا کہ پاؤں پر کاٹے تاکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پاؤں ہٹالیں، اس نے بار بار پاؤں کو کاٹا مگر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پاؤں نہ ہٹایا۔

(معارج النبوة، دکن چہارم، ص ۸)

امام عشق و محبت، یار ماہ رسالت حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سفر ہجرت کی بے مثال اُلفت و عقیدت کو سراہتے ہوئے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

صدیق بلکہ غار میں جاں اس پہ دے چکے  
 اور حفظ جاں تو جان فروض غر کی ہے  
 ہاں! تو نے ان کو جان، انہیں پھیر دی نماز  
 پر وہ تو کر چکے تھے جو کرنی بشر کی ہے  
 ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع میں  
 اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## آپ جیسا وفادار دوست نہیں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب غار میں نبی کریم رَوْفٌ رَحِيمٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی پہلی رات آئی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے ساتھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا: ”کیا تم سوئے ہو؟“ عرض کیا: ”نہیں یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں تو آپ کے رخ زیبا پر نظریں جمائے بیٹھا ہوں، آپ کیسے ہیں؟“ فرمایا: ”میں نے اس طرف ایک سوراخ میں کسی کو حرکت کرتے دیکھا ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی اُلُو (یا سانپ) وغیرہ نکل کر مجھے یا تمہیں نقصان نہ پہنچا دے۔“ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”وہ سوراخ ہے کہاں؟“ نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کی نشاندہی کی جس پر سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وہاں اپنی ایڑی رکھ دی، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے صدیق! اللہ تجھ پر رحمت نازل کرے، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو تو نے میری تصدیق کی، جب لوگوں نے مجھے در بدر کرنا چاہا تو تو نے میری مدد کی، جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا اس وقت تو مجھ پر ایمان لایا، پھر غار میں وحشت کے وقت تم نے مجھ سے انس کیا، تو کسی شخص کو تم سادوست مل سکتا ہے؟“ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۰۸)

## کفار قریش فار تک آ پہنچے

کفار قریش رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور جناب صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا پیچھا کرتے ہوئے قدموں کے نشانات کی مدد سے غار تک آ پہنچے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غار کے باہر ان دونوں کے قدموں کے نشانات اپنی قدرت سے مٹا ڈالے، چنانچہ انہیں پتہ نہ چل سکا کہ غار کے اندر کوئی موجود ہے۔ ان میں سے ایک شخص غار کے منہ پر بیٹھ کر پیشاب کرنے لگا۔ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! لگتا ہے کافروں نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”نہیں ابوبکر! اگر انہوں نے ہمیں دیکھا ہوتا تو یہ شخص ہماری طرف منہ کر کے ہمارے سامنے پیشاب نہ کرتا۔“ بہر حال کفار واپس چلے گئے۔

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۰۲)

## غار ثور کی اندرونی ساخت

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی غار ثور کی ہیئت کے متعلق فرماتے ہیں: ”اس غار کے دو دروازے ہیں، کفار اُس دروازے پر پہنچے جس سے حضور داخل ہوئے تھے۔ اس دروازے کی لمبائی ایک ہاتھ ہے چوڑائی صرف ایک بالشت۔ یہ فقیر اس غار شریف سے نکلتے وقت دروازے میں پھنس گیا تھا گڑ سے کچھ سر کے بال اڑ گئے وہاں پہلے بہت سوراخ تھے مگر اب کوئی سوراخ نہیں ہے۔ اندر چھ سات آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اس غار میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر کفار اپنے قدموں کو دیکھ لیں تو ہمیں بھی دیکھ لیں۔ فرمایا: ﴿لَا تَحْزَنُ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ (ب، التوبة: ۴۰) جو قرآن کریم نے نقل فرمایا، جناب صدیق کو تو اس غار میں مار یعنی سانپ نے کاٹا حیرت ہے کہ کفار نے جو کچھ کہا حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اندر سب کچھ سن لیا مگر ان حضرات نے جو اندر باتیں کیں وہ کفار نہ سن سکے۔ حالانکہ فاصلہ ایک ہی تھا یہ ہے حضور کا معجزہ۔ جناب صدیق اکبر کو اس وقت اپنی جان کا خوف نہیں تھا اپنی جان تو آپ پہلے ہی فدا کر چکے تھے کہ اکیلے اندھیرے غار میں گھس گئے سانپ سے کٹو الیا خوف حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تکلیف کا تھا یہ خوف بہترین عبادت تھا جس پر ساری عبادات قربان ہوں۔“ (مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۱۶۲-۱۶۳، ۲۵۶ ماخوذاً)

## بیٹے کی خدمت گزاری

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لخت جگر حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت ہوشیار اور ذہین نوجوان تھے، رات اپنے والد حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ غار میں گزارتے اور صبح اندھیرے منہ مکہ مکرمہ آ پہنچتے تھے، اہل مکہ یہی تصور کرتے کہ یہ رات انھوں نے مکہ مکرمہ ہی میں گزاری، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق قریش جو باتیں بھی کرتے یہ سارا دن انہیں نوٹ کرتے اور رات کو غار میں پہنچ کر ان دونوں مبارک ہستیوں کی خدمت میں پیش کر دیا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث:

۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۳)

### غلام کی خدمت گزاری

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آزاد کردہ غلام حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ غار ثور والے پہاڑ کے آس پاس دن بھر بکریاں چراتے رہتے، اور رات کو غار میں دودھ لیکر پہنچ جاتے تھے، یہ دونوں مبارک ہستیاں دودھ پی کر رات آرام سے گزارتیں، اور وہ غلام صبح بکریاں ہانک کر دوبارہ انہیں چرانے کے لیے لے جاتا، تین راتوں تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۳)

### سیدنا عامر بن فہیرہ کون تھے؟

حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پہلے طفیل بن عبد اللہ کے غلام تھے اور اسی کی ملکیت میں تھے۔ جب اسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو خرید کر آزاد فرما دیا۔ غزوہ بدر اور غزوہ أحد میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کی۔

### جہد مبارک سے ایک نور نکلا

”بیر معونہ“ کے سانحہ میں چالیس برس کی عمر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ ان کو شہید کرنے والے سیدنا عامر بن طفیل ہیں جو بعد میں اسلام لے آئے اور درجہ صحابیت پر فائز ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا بیان ہے کہ: ”جب میں نے حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر نیزے سے پہلا وار کیا تو ان سے ایک نور نکلا۔“ بعد ازاں حضرت سیدنا عامر بن طفیل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے استفسار کیا:



”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون تھے جو شہید ہوئے تو میں نے دیکھا کہ انہیں آسمان اور زمین کے درمیان اٹھالیا گیا یہاں تک کہ آسمان ان سے نیچے رہ گیا۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”وہ عامر بن فہیرہ تھے۔“ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) (الاستيعاب في معرفة الاصحاب، الرقم: ۱۳۲۶، ج ۲، ص ۳۳۵، الاصابة في معرفة الصحابة، الرقم: ۴۲۳۳، ج ۳، ص ۲۸۲)

### واقعہ غار ثور قرآن پاک سے

قرآن پاک میں بھی اس مبارکہ واقعہ کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ، آیت ۴۰ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿اَلَا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِي اَثْنَيْنِ اِذْ هَبَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَاۗۙ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَاهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا السُّفْلٰىۗ وَكَلِمَةَ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَاۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (طمینان) اتارا اور ان فوجوں سے اس کی مدد کی جو تم نے نہ دیکھیں اور کافروں کی بات نیچے ڈالی اللہ ہی کا بول بالا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔“

### سکینہ کسے کہتے ہیں؟

مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِيْ ارشاد فرماتے ہیں: ”فرشتوں کی ایک جماعت کا نام سکینہ ہے چونکہ ان کے اترنے سے مومن کے دل کو سکون و چین حاصل ہوتا ہے اس لیے اسے سکینہ کہتے ہیں مومن پر بعض خاص حالات میں بھی اور خاص عبادات کے موقع پر بھی یہ فرشتے اترتے ہیں رب تعالیٰ ہجرت کے غار کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق فرماتا ہے: ﴿فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ﴾ صدیق

اکبر کو اس وقت حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بہت غم اور کفار کا اندیشہ تھا اسی لیے ان پر سکینہ اتری، خیال رہے کہ بزرگوں کے تبرکات سے بھی سکون قلبی نصیب ہوتا ہے انہیں بھی رب تعالیٰ نے سکینہ فرمایا ہے چنانچہ تابوت سکینہ جس میں حضرت سیدنا موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تبرکات عمامہ نعلین وغیرہ تھے ان کے متعلق رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ﴾ (البقرة: ۲۴۸) بعض لوگ قبروں پر تلاوت قرآن پاک کراتے ہیں تاکہ اس تلاوت سے میت کو سکون قلبی نصیب ہو اس کا ماخذ یہ حدیث ہے اور بعض لوگ اپنی قبروں میں اپنے بزرگوں کے تبرکات عمامہ وغیرہ اور اپنا شجرہ آیات قرآنیہ رکھ دینے کی وصیت کرتے ہیں تاکہ سکون قبر میسر ہو ان کا ماخذ قرآن کریم کی مذکورہ آیت ہے صحابہ کرام نے اپنے کفنوں میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ناخن، بال، تہبند شریف رکھوائے، خود حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی بی بی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کفن میں اپنا تہبند شریف رکھا۔

(سراة المناجیح، ج ۳، ص ۲۲۲)

### حیات صدیق کا ایک دن اور ایک رات

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چھڑ گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روتے ہوئے فرمایا: ”میرا یہ تمنا ہے کہ اے کاش! میرے تمام اعمال صالحہ کے بدلے میں مجھے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دن اور ایک رات کا عمل دے دیا جائے، ان کا ایک رات کا عمل تو ہجرت کے موقع پر تھا جب وہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار کو چلے تھے، وہاں پہنچنے پر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جب تک میں اندر نہ جاؤں آپ داخل نہ ہوں، اگر اس میں کوئی نقصان دہ چیز ہوگی تو آپ سے پہلے مجھ تک پہنچے گی۔“ تو وہ اندر گئے غار صاف کیا، غار میں چاروں طرف سوراخ تھے، جنہیں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تہبند کے ٹکڑے کر کے پر کیا۔ دو سوراخ رہ گئے ان پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا پاؤں رکھ دیا اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم“

وَسَلَّمَ! اندر تشریف لے آئے۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ داخل ہوئے اور سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی گود میں سر انور رکھ کر استراحت فرمانے لگے، سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سوراخ میں سے کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا۔ مگر حضور نبی کریم، رءوف رحيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نیند میں خلل آجانے کے خوف سے انہوں نے ذرا جنبش تک نہ کی، مگر آنسو ٹپک پڑے جو رسول اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رخ انور کے بوسے لینے لگے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے اور فرمایا: ”ابوبکر! تمہیں کیا ہوا؟“ عرض کیا: ”کسی (سانپ) نے ڈس لیا، آپ پر میرے ماں باپ قربان!“ ہر کار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے متاثرہ جگہ پر لعاب دہن لگایا تو وہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اور ایک دن کا عمل یہ ہے کہ جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو عرب قبائل مرتد ہو گئے وہ کہنے لگے کہ ”ہم زکوٰۃ نہیں دیں گے۔“ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر وہ زکوٰۃ کی ایک رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا، میں نے (یعنی سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے) عرض کیا: ”اے خلیفہ رسول! لوگوں سے نرمی برتیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مجھے فرمایا: ”تم جاہلیت میں بڑے سخت تھے، اب اسلام میں آکر اتنے نرم کیوں ہو گئے ہو؟“ وحی ختم ہو چکی اور دین مکمل ہو چکا، اب کسی نرمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا، کیا میرے زندہ ہوتے ہوئے دین میں کمی کر دی جائے گی؟“ (جامع الاصول فی احادیث الرسول، الكتاب السابع فی الغدن الباب الرابع، الفرع الثاني فی فضائل الرجال علی الانفراد، الحدیث: ۶۴۲۶، ج ۸، ص ۵۸)

### کائنات کی منفرد عبادت

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّوَّابِ فرماتے ہیں ”جناب صدیق کی یہ خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ سُبْحَانَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ جب جناب صدیق (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا سر مبارک اپنے زانو پر رکھ کر بیٹھے ہوں گے اور خوب جی بھر بھر کر چہرہ انور کو دیکھتے ہوں گے اس وقت ان کے دل کا کیا حال ہوگا وہ اس رات ایسی عبادت کر رہے تھے جو فرش و عرش پر کوئی نہ کر رہا تھا۔ ان کا زانو حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی رحل بنی تھی سامنے جمال یار تھا۔“ (مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۱۶۳)

## پوری زندگی کے جملہ اعمال سے بہتر

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں کچھ لوگوں کے متعلق عرض کیا گیا کہ وہ آپ کو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر فضیلت دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور ارشاد فرمایا: ”خدا کی قسم! سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ایک رات اور ایک دن کی نیکی میری زندگی کے جملہ نیک اعمال سے کہیں بہتر ہے، اگر کہو تو تمہیں سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایک دن اور ایک رات بتلاؤں؟“ عرض کیا گیا: ”امیر المؤمنین! ضرور بتلائیے۔“ فرمایا: ”رات تو وہ ہے جب محبوب ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے رات کے وقت نکل پڑے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی آپ کے ساتھ تھے، جو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کبھی آگے چلتے اور کبھی پیچھے، کبھی دائیں کبھی بائیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پوچھا: ”ابوبکر! یہ کیا ہے، تم پہلے تو کبھی اس طرح نہیں چلے؟“ انہوں نے عرض کیا: ”مجھے جب خوف آتا ہے کہ کوئی دشمن آگے گھات لگائے نہ بیٹھا ہو تو آپ کے آگے چلنے لگتا ہوں اور جب یہ خیال آتا ہے کوئی پیچھا کرنے والا پیچھے سے حملہ آور نہ ہو تو آپ کے پیچھے چلنے لگ جاتا ہوں، اور چونکہ امن نہیں اس لیے دائیں بائیں بھی چل رہا ہوں۔“ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رات بھر اپنے پیروں کی انگلیوں پر چلتے رہے تاکہ قدموں کے نشان نہ ثابت ہوں جس کے سبب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قدمین مبارکہ جا بجا زخمی ہو گئے، جب سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کے قدموں کی تکلیف دیکھی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کندھوں پر اٹھالیا اور غار کے دھانے تک لے آئے، وہاں آپ کو اتارا پھر عرض کیا: ”غار میں پہلے میں جاتا ہوں، اگر کوئی چیز ہوگی تو آپ سے پہلے مجھے نقصان دے گی۔“ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اندر گئے اور کوئی موذی شے نہ پائی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اٹھا کر غار میں لے آئے، جہاں ایک سوراخ تھا، جس

میں بچھو اور سانپ تھے، سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ڈر ہوا کہیں کوئی موذی شے نکل کر رسول خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تکلیف نہ پہنچائے انہوں نے اس پر اپنا قدم رکھ دیا، تو اس سوراخ میں موجود سانپ نے آپ کے قدم پر ڈس لیا، آپ نے جنبش نہ کی کہ کہیں حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آرام میں خلل واقع نہ ہو جائے مگر تکلیف کے سبب آنسو چھلک پڑے، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! غم نہ کر، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔“ پس آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اس بات سے اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دل پر سکون نازل کر دیا تو یہ تھی ابو بکر کی ایک رات۔ اور دن وہ ہے جس میں سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انتقال فرمایا، اور کئی عرب قبائل مرتد ہو گئے تو اس موقع پر میرے منع کرنے کے باوجود حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کمال فہم و فراست اور دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے مرتد قبائل کے خلاف جہاد کر کے اس فتنے کو ہمیشہ کے لئے زمیں برد کر دیا۔“ اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر فضیلت دینے والوں کو ایک تہدید آمیز (یعنی سخت الفاظ والا) خط لکھا جس میں انہیں آئندہ ایسا کرنے سے سختی سے منع فرما دیا۔

(دلائل النبوة، باب خروج النبی مع صاحبه ابی بکر الصدیق، ج ۲، ص ۲۷۶-۲۷۷)

### کبوتروں کے حق میں دعا

حضرت سیدنا ابو مصعب مکی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا انس بن مالک، حضرت سیدنا زید بن ارقم اور حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی صحبت حاصل کی اور ان سب سے یہ حدیث سنی کہ ”جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غار میں تھے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے منہ پر ایک درخت پیدا ہو گیا جس سے وہ چھپ گئے اور خدا تعالیٰ کے حکم سے مکڑی نے جالا بھی بن دیا اور اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے دو جنگلی کبوتریاں غار کے منہ پر آ کر بیٹھ گئیں۔ قبائل قریش کے نوجوان لائٹھیاں، ڈنڈے اور تلواریں لیے دونوں کی تلاش میں سرگرداں غار تک آ پہنچے، اور ان کا فاصلہ صرف چالیس ہاتھ رہ گیا، تو ان میں سے

ایک نوجوان غار کا اندرونی جائزہ لینے کے لیے آگے بڑھا اس نے دیکھا کہ دو کبوتریاں غار کے منہ پر گھونسلا بنائے ہوئے ہیں وہ واپس چلا گیا، اس کے ساتھیوں نے کہا: ”تم نے غار میں کیوں نہیں جھانکا؟“ وہ کہنے لگا: ”غار کے منہ پر تو دو کبوتریوں نے گھونسلا بنائے ہوئے ہیں، اندر کوئی نہیں ہے کیونکہ اگر کوئی اندر گیا ہوتا تو گھونسلا کیسے قائم رہتا؟“ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غار میں اس آدمی کی یہ بات سن لی اور جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کبوتریوں کے سبب اس غار سے اس مصیبت کو دور کر دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے حق میں دعا فرمائی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کبوتروں کا اس خدمت کے صلہ میں حرم کعبہ اور حرم نبوی میں بسیرا بنا دیا۔“

(المعجم الکبیر، مسند ابومصعب المکی، الحدیث: ۱۰۸۲، ج ۲۰، ص ۲۳۳)

### غار پر خدائی پہرہ لگا دیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل نے ان دونوں مقدس ہستیوں کی حفاظت کے ظاہری اسباب بھی پیدا فرما دیئے کہ جو نبی جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی مَعِيَّت (یعنی ہمراہی) میں غارِ ثور میں داخل ہوئے تو خدائی پہرہ لگا دیا گیا کہ غار کے منہ پر مکڑی نے جالاتن دیا اور کنارے پر کبوتری نے انڈے دے دیئے۔ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۶۸۰ صفحات پر مشتمل کتاب ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ“ کے صفحہ ۱۳۲ پر ہے: یہ سب کچھ کفار مکہ کو غار کی تلاشی سے باز رکھنے کے لئے کیا گیا، اُن دو کبوتروں کو اللہ عزوجل نے ایسی بے مثال جزادی کہ آج تک حرم مکہ میں جتنے کبوتر ہیں وہ انہی دو کی اولاد ہیں، جیسے انہوں نے اللہ عزوجل کے حکم سے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حفاظت کی تھی ویسے ہی ربِّ عزوجل نے بھی حرم میں اُن کے شکار پر پابندی عاید فرمادی۔

فانوس بن زید کے جین کی حفاظت کے لئے وہ کبوتر لگا دیئے گئے۔

جب کفار قریش نے وہاں کبوتروں کا گھونسلا اور اُس میں انڈے دیکھے تو کہنے لگے: اگر اس غار میں کوئی انسان

موجود ہوتا تو نہ مکڑی جالالتی نہ کبوتری انڈے دیتی۔ کفار کی آہٹ پا کر عاشق اکبر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ گھبرا گئے اور عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! اب دشمن ہمارے اس قدر قریب آگئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں پر نظر ڈالیں گے تو ہمیں دیکھ لیں گے۔“ حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ﴿لَا تَحْزَنَنَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾ (پ ۱۰، التوبة: ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: ”غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔“ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے مدینے کے سلطان، سرورِ ذیشان، سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس معجزہ عالی شان اور خواری دشمنان کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جان	ہیں،	جان	کیا	نظر	آئے
کیوں	عدو	گرد	غار	پھرتے	ہیں
وہ	سوئے	لالہ	زار	پھرتے	ہیں
تیرے	دن	اے	بہار	پھرتے	ہیں

پھر عاشق اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سکینہ اتر پڑا کہ وہ بالکل ہی مطمئن اور بے خوف ہو گئے اور چوتھے دن یکم ربیع النور بروز دوشنبہ (یعنی پیر شریف) حضور نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غار سے باہر تشریف لائے اور مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔

(ماخوذ از عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۳۰۳ تا ۳۰۴)

### واہ رے مکڑی تیرا مقدر۔۔۔!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامیاب و باامراد ہوئے اور تلاش کرنے والے کفار بداطوار ناکام و نامراد ہوئے۔ مکڑی نے جستجو کا دروازہ بند کر کے غار کا دہانہ یعنی منہ ایسا بنا دیا کہ وہاں تک سُرَاغ رسنانوں (یعنی جاسوسوں) کی سوچ بھی نہ پہنچ سکی اور وہ مایوس ہو کر واپس پلٹے اور مکڑی کو لازوال سعادت میسر آئی جس کو ”مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ“ میں حضرت سیدنا ابن نقیب علیہ رحمۃ اللہ العسیب نے کچھ یوں بیان کیا: ”ریشم کے کیڑوں نے ایسا ریشم بنا جو حسن میں یکتا (یعنی بے مثال) ہے مگر وہ مکڑی ان

سے لاکھ درجے بہتر ہے اس لئے کہ اس نے غار ثور میں سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے غار کے دہانے (یعنی منہ) پر جالابنا تھا۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۵۷)

### غار کے اس پار سمندر نظر آیا

بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جب دشمن کے دیکھ لینے کا خدشہ ظاہر کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اگر یہ لوگ ادھر سے داخل ہوئے تو ہم ادھر سے نکل جائیں گے۔“ عاشق اکبر سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جوں ہی ادھر نگاہ کی تو دوسری طرف ایک دروازہ نظر آیا جس کے ساتھ ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا اور غار کے دروازے پر ایک کشتی بندھی ہوئی تھی۔

(مکاشفۃ القلوب، ص ۵۸)

تم ہو حفیظ و صغیت کیا ہے وہ دشمن غیث  
تم ہو تو پھر خون کیا تم پہ کروڑوں دُور  
اس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے اس  
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروڑوں دُور

### مصیبت میں آقا سے مدد مانگنا صحابہ کا طریقہ ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سرورِ فِیْضَان، رحمتِ عالمیان، شاہِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہِ راحت نشان ملاحظہ فرمایا کہ غار ثور کی دوسری طرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہ پُر انوار کی برکت سے یار غار و یار مزار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو کشتی و سمندر نظر آئے اور یوں فیضانِ رسالت سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چین و راحت محسوس فرمانے لگے۔ اس واقعے سے مزید یہ بھی پتا چلا کہ محبوبِ ربِّ العباد، راحت ہر قلب ناشاد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاجت و مصیبت کے وقت طلب امداد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کا طریقہ ہے:

وَاللّٰہُ! وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے  
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے



فریاد اتنی جو کرے حال زار میں  
ممکن نہیں خیر بشر کو خبر نہ ہو

### غار میں جنت کا پانی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ غار میں جناب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے، جب سخت پیاس لگی تو انہوں نے نبی کریم رُؤفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”غار میں اندر تک جاؤ اور پانی پی آؤ۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں اندر گیا اور دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار پانی پی کر آیا۔“ آپ نے فرمایا: ”پی آئے؟“ عرض کیا: ”جی“ فرمایا: ”ابوبکر! تمہیں بشارت نہ دوں؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیوں نہیں۔“ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے جنتی نہروں کے نگران فرشتے سے فرمایا ہے کہ جنت الفردوس سے لے کر غار ثور تک نہر بنا دو تا کہ ابوبکر سیراب ہو جائے۔“ میں نے عرض کیا: ”کیا اللہ کے ہاں میری اتنی قدر و منزلت ہے؟“ فرمایا: ”ہاں! اس سے بھی زیادہ ہے، اور مجھے قسم ہے اس خدا کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! تم سے بغض و حسد رکھنے والا جنت میں نہ جائے گا۔ خواہ ستر انبیاء کے اعمالِ صالحہ کا حامل ہو۔“ (تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۵۰)

### صدیق کی کہانی صدیق کی زبانی

حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے میرے والد حضرت سیدنا عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے تیرہ ۱۳ درہم میں کجاوہ خریدا اور فرمایا: ”اپنے برخوردار براء سے کہیے کہ اسے ہمارے گھر تک چھوڑ آئے۔“ حضرت سیدنا عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”ہرگز نہیں! پہلے آپ مجھے سفر ہجرت کا حال سنائیں۔ آپ لوگ کیسے مکہ مکرمہ سے نکلے اور مشرکین کی تلاش کے باوجود ان کے شر سے کیسے

محفوظ رہے۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قصہ ہجرت سنانا شروع کیا اور فرمایا: ہم مکہ سے نکل کر رات بھر چلتے رہے، جب ظہر ہو گئی اور گرمی اپنی آخری حد کو پہنچ گئی میں نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی کہ کہیں سایہ نظر آئے اور پناہ لی جاسکے، اچانک مجھے ایک بڑی چٹان دکھائی دی، میں نے اس تک پہنچ کر دیکھا کہ ابھی اس کا کچھ سایہ باقی تھا، میں نے وہاں جگہ صاف کی اور کپڑا بچھایا اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہاں آکر آرام فرما لیجئے۔“ آپ وہاں تشریف لائے اور لیٹ گئے، میں ماحول کا جائزہ لینے لگا کہ کوئی آتو نہیں رہا۔ دیکھا تو ایک چرواہا گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے میری طرف چٹان کے سایہ کے لیے بکریاں ہانکتے ہوئے آ رہا ہے، جیسے ہی وہ قریب آیا میں نے پوچھا: ”تم کس کے غلام ہو؟“ اس نے ایک ٹکی یا مدنی شخص کا نام لیا کہ میں اس کا غلام ہوں۔ پھر میں نے کہا: ”تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟“ بولا: ”ہاں!“ میں نے کہا: ”کیا میرے لیے دودھ دودھ دے سکتے ہو؟“ اس نے کہا: ”ہاں!“ پھر اس نے دودھ دھونے کے لیے ایک بکری دبوچ لی۔ میں نے کہا: ”اس کے تھنوں سے گرد وغبار صاف کرو اور اپنے ہاتھ بھی اچھی طرح صاف کر لو۔“ چنانچہ اس نے میرے حکم کی تعمیل کی اور دودھ دودھ کر ایک کٹورا بھر لیا۔ نبی کریم رَوَفَ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لیے میرے پاس پانی کا ایک برتن بھی تھا جس سے آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پانی بھی نوش فرماتے اور وضو وغیرہ بھی کیا کرتے تھے۔ میں دودھ لے کر آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ آرام فرما رہے تھے میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا لہذا وہیں بیٹھ کر آپ کے جاگنے کا انتظار کرنے لگ گیا۔ جب آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں پانی ملا کر اسے ٹھنڈا کیا اور آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! نوش فرمائیے۔“ تو سرکارِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے نوش فرمایا۔ جب آپ پی چکے تو ارشاد فرمایا: ”کیا چلنے کا وقت نہیں ہوا؟“ میں نے عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیوں نہیں۔“ پھر ہم نے اپنا سفر دوبارہ شروع کر دیا۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب المهاجرین وفضلہم، الحدیث: ۳۶۵۲، ج ۲، ص ۵۱۶)

## راہبر کی خدمت گزاری

تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قبیلہ بنی وائل کے ایک آدمی کو جو قبیلہ بنی عبد بن عدی سے تعلق رکھتا تھا اپنے ساتھ مزدور رکھ لیا، وہ راستوں کا بڑا شائسا، بہترین راہبر اور عاص بن وائل کا حلیف اور قریش کے دین پر تھا۔ آپ لوگوں نے اسے دونوں اونٹنیاں بطور امانت دے دیں، اور اس سے تین دن کے بعد وقت صبح غار کے باہر دونوں سواریاں لانے کا وعدہ لے لیا۔ چنانچہ وہ تین دن بعد حسب وعدہ وہاں آ گیا اور سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آزاد کردہ غلام سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سمیت تینوں کو لے کر ساحل سمندر کے راستے مدینہ چلا گیا۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار باب هجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث:

۳۹۰۵ ج ۲، ص ۵۹۳)

## غار ثور سے مدینہ کو روانگی

## غار ثور سے روانگی کب ہوئی؟

حُسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یکم ربیع الاول جمعرات کی رات کو مکہ مکرمہ سے نکل کر غار ثور میں مقیم ہوئے، تین راتیں یعنی جمعہ ہفتہ اور اتوار کی راتیں غار میں قیام فرمایا، پھر وہاں سے پیر کی رات ۵ ربیع الاول (۶۲۲ء) کو عازم مدینہ ہوئے اور ۱۲ ربیع الاول، پیر کے روز چاشت کے وقت مدینہ منورہ میں نزول فرمایا۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۱)

## صدیق اکبر کے لیے رضوان اکبر کی دعا

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غار سے باہر تشریف لائے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رکاب تھام لی اور اونٹنی کی لگام بھی ہاتھ میں لے لی تو نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دعا دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۲۵)

”اللہ تمہیں رضوان اکبر دے گا۔“

## صدیق اکبر کا حکمت بھرا جواب

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دیکھنے میں پکی عمر کے لگتے اور لوگوں میں معروف بھی تھے، جب کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان کی نسبت جوان اور لوگوں میں معروف نہ تھے، تو راستے میں ملنے والا کوئی بھی شخص جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے متعلق پوچھتا کہ یہ کون ہیں؟ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حکمت بھرا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے: ”هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِيُنِي السَّبِيلَ یعنی یہ میرے راہنما ہیں راستے کے معاملے میں میری راہنمائی کرتے ہیں۔“ تو لوگ یہ سمجھتے کہ شاید انہوں نے سفر کے لیے کوئی راہبر لے لیا ہے۔ حالانکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقصد یہ تھا کہ ”یہ بھلائی کا راستہ بتانے والے ہیں۔“

(صحيح البخارى، كتاب مناقب الانصاف باب هجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث: ۳۹۱۱، ج ۲، ص ۵۹۶)

## سیدتنا امّ مَعْبُد کے گھر معجزے کا ظہور

حضرت سیدنا ہشام بن حبیش بن خالد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ان کے غلام حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور راہبر عبد اللہ بن اریقظ لیشی یہ چاروں مکہ مکرمہ سے بقصد ہجرت مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے، (غار ثور میں تین دن قیام کے بعد وہاں سے چلے) اور مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ کے درمیان ایک بستی قَدِيد میں سیدتنا امّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خزاہیہ کے دو خیموں پر گزر ہوا، جن کا پورا نام امّ مَعْبُد عاتکہ بنت خالد خَزَاعِيَّة تھا۔ آپ ایک ضعیف خاتون تھیں، اپنے خیمے میں بیٹھی رہتیں اور مسافروں کو کھانا، پانی وغیرہ دے دیا کرتیں تھیں۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور آپ کے ساتھیوں نے ان سے کھجور یا گوشت کا پوچھا کہ اگر ان کے پاس ہے تو خرید لیں۔ مگر ان

کے پاس یہ چیزیں نہ تھیں، جب کہ ان حضرات کے پاس جو کچھ زادراہ تھا وہ بھی ختم ہونے کو تھا۔ اچانک سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مبارکہ خیمے کے ایک کونے میں بندھی بکری پر پڑی، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اُمّ مَعْبُد! یہ بکری کیسی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ”یہ دیگر بکریوں کے ساتھ چرنے کو نہیں جاسکتی۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”دودھ دیتی ہے؟“ کہنے لگیں: ”دودھ دینے کی عمر سے گزر چکی ہے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دوھ لوں؟“ عرض کیا: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں؟ اگر آپ کو لگتا ہے کہ یہ دودھ دے دے گی تو شوق سے دوھ لیں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بکری کو پکڑ کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا، اللہ عزوجل کا نام لیا اور دعا کی تو تھن دودھ سے اتنے بھر گئے کہ ان سے خود بخود دودھ ٹپکنا شروع ہو گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے برتن منگوا کر اسے دوھنا شروع کیا تو دیکھتے ہی دیکھتے وہ برتن منہ تک بھر گیا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سیدتنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو پلایا پھر اپنے ساتھیوں کو دیا سب کے سب سیر ہو گئے، آخر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی نوش فرمایا۔ دوبارہ دوھا تو برتن پھر بھر گیا، اور یوں سیدتنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے برتن دودھ سے چھلکنے لگے۔ بہر حال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ وہیں چھوڑا اور دوبارہ سفر شروع کر دیا۔ شام کو سیدتنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے شوہر ابو مَعْبُد بکریاں چرا کر واپس آئے، اور خشک و ناتواں بکریاں ان کے آگے آگے تھیں، گھر کے برتن میں دودھ دیکھ کر انہیں بڑا تعجب ہوا اور کہنے لگے: ”اُمّ مَعْبُد یہ کیا ہے؟ گھر میں ایک بکری ہے، وہ بھی خشک اور دوھنے والا بھی کوئی نہیں، یہ اتنا سا زاد دودھ کہاں سے آیا؟“ سیدتنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بولیں: ”بات دراصل یہ ہے کہ آج ہمارے یہاں ایک مبارک شخصیت تشریف لائی تھیں اور یہ سب انہیں کی برکتیں ہیں۔“ سیدنا ابو مَعْبُد نے کہا: ”وہ کون تھے؟ مجھے ان کا حلیہ بتاؤ۔“ وہ کہنے لگیں: ”خندہ پیشانی، نورانی چہرہ، خوش اخلاق، نہ پیٹ بڑا، نہ سر چھوٹا، حسن و جمال کا پیکر، سیاہ اور لمبی آنکھیں، آواز میں رعب، لمبی گردن، گھنی داڑھی، ابرو باریک اور باہم ملے ہوئے، چپ رہیں تو پروتار لگیں، بولیں تو ہلتے ہونٹ دل موہ لیں، دور سے دیکھو تو حسن کا پیکر، قریب سے دیکھو تو مجسمہ جمال، گفتگو واضح اور سادہ و پیٹھی، نہ ضرورت سے زیادہ بولیں نہ کم اور جب لب کشائی فرمائیں تو ایسا کلام جیسے لڑی میں موتی پر دوئیے لگے ہوں، درمیانہ قدر

آنکھ کو بھائے جو نہ تو حد سے زیادہ اور نہ ہی کم، مختلف قد کے تین آدمی کھڑے ہوں تو جس کا قد دل کو بھائے وہی آپ کا سراپا ہے۔“ آپ کا حلیہ بیان کرنے کے بعد سیدتنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بولیں: ”ان کے ساتھ خدمت گزار ساتھی بھی تھے، اگر وہ کوئی بات کہتے تو ان کے ساتھی چپ ہو جاتے اور کوئی حکم کرتے تو اسے پورا کر دکھانے کے لیے سرعت کا مظاہرہ کرتے، آنے والے بزرگ بڑے نرم خو، مخدوم اور غرور و تکبر سے نا آشنا تھے۔“ یہ سن کر ابو مَعْبُد بولے: ”خدا کی قسم! یہی وہ قریشی جوان ہیں جن کی مکہ شہر میں دھوم پڑی ہے، میں نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ اگر قسمت نے ساتھ دیا تو ضرور ان کی غلامی اختیار کروں گا۔“ بعد میں آپ مسلمان ہو گئے تھے۔ بعض روایات میں یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی موجودگی میں ہی گھر تشریف لائے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ حضرت سیدتنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اور آپ دونوں اسی وقت مسلمان ہو گئے تھے۔ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۱۷، شرح السنة، کتاب الفضائل، باب جامع صفاتہ، الحدیث: ۳۵۹۸، ج ۷، ص ۴۹، سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۵)

### سیدتنا اُمّ مَعْبُد کی مبارک بکری

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خلافت میں عامُ التَّرمَادَة تک وہ بکری اسی طرح صبح و شام کثرت سے دودھ دیتی رہی، عامُ التَّرمَادَة ۸ ہجری کو کہتے ہیں۔ اس سال کو عامُ التَّرمَادَة کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس سال ایسا شدید قحط پڑ گیا کہ جنگلوں اور بیابانوں سے خوراک ختم ہو گئی، وحشی جانور آبادیوں کا رخ کرنے لگے، جانوروں کا گوشت کھانے کے قابل نہ رہا یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی بکری ذبح کرتا تو گوشت کے خراب ہونے کے باعث اس سے نفرت کرنے لگتا، ایسی ہوا چلتی کہ راکھ کی رنگت کا غبار چیزوں پر پڑ جاتا۔ رَمَادِ عَرَبِي میں راکھ کو کہتے ہیں اس لیے اسے عامُ التَّرمَادَة یعنی راکھ والا سال کہتے ہیں۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۵، السیرة الحلیة، باب الهجرة الى المدينة، ج ۲، ص ۶۶)

### جن کے محبت بھرے اشعار

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم نور مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لے گئے تو قریش کا ایک گروہ جس میں ابو جہل بھی تھا، ہمارے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو گئے، میں جب باہر نکلی تو وہ کہنے لگے: ”تمہارا باپ ابوبکر کہاں ہے؟“ میں نے کہا: ”مجھے ان کا علم نہیں کہ وہ اس وقت کہاں ہیں۔“ ابو جہل نے جو نہایت بے حیاء اور خبیث انسان تھا میرے منہ پر ایسا زور دار طمانچہ رسید کیا جس سے میرے کان کی بالیاں ٹوٹ کر نیچے جا گریں۔ پھر وہ چلے گئے، اور ہمیں تین دن تک کوئی علم نہ تھا کہ ہمارے والد اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کہاں گئے ہیں یہاں تک کہ ایک جن نکے کے نشیبی علاقے سے عربی لہجہ میں کچھ اشعار گنگنا تا ہوا نظر آیا، جن کا ترجمہ یہ ہے: (۱) انسانوں کا پروردگار خدا تعالیٰ ان دونوں ساتھیوں کو بہتر جزا عطا فرمائے جو اُمّ مَعْبُد کے دو خیموں میں اترے ہیں۔ (۲) وہ نیکی لے کر وہاں اترے اور پھر چل دیئے تو جو شخص مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ہم سفر بنا ہے وہ بڑا ہی کامیاب ہے۔ (۳) اُمّ مَعْبُد کے خاندان بنو کعب کو ان کی اس عورت اُمّ مَعْبُد کا مکان مبارک ہو جو مومنوں کے لیے جائے پناہ ہے۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۰۳)

### پیچھا کرنے والے کا انجام

حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جب سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ (حضرت سیدنا اُمّ مَعْبُد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر سے) مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو سراقہ بن مالک بن جحشم نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پیچھا کیا۔ ابو جہل اور دیگر کفار قریش نے اُس سے ایک سواونٹوں کی شرط لگا رکھی تھی کہ اگر وہ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو (مَعَاذَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ) شہید کر دے یا ان میں سے کسی ایک کو قیدی بنا کر ہمارے پاس لے آئے تو ہم اسے سواونٹ بطور انعام دیں گے۔ وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قریب پہنچ گیا، جب دو یا تین نیزوں کا فاصلہ باقی رہ گیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ دشمن ہم تک آ پہنچا ہے۔“ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے لئے دعا فرمائی: ”اے اللہ! جس چیز کے ذریعے سے تو چاہتا ہے

ہمیں اس سے بچا۔“ تو فوراً اس کے گھوڑے کی اگلی دونوں ٹانگیں زمین میں دھنس گئیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ لاکھ کوشش کے باوجود جب چھٹکارہ نہ پاسکا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض کی: ”مجھے معاف کر دیجئے اور میرے لیے دعا کیجئے، میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ دونوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا بلکہ آپ کی تلاش میں جو دیگر لوگ میرے پیچھے پیچھے آرہے ہیں ان سے بھی اس بات کو مخفی رکھوں گا۔“ ایک روایت میں یوں ہے کہ جب نبی کریم رُوْفِ رَحِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سراقہ کے لیے بددعا فرمائی تو فوراً اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا وہ گھوڑے سے نیچے اتر آیا کہنے لگا: ”اے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں خوب جانتا ہوں یہ آپ کی دعا کا اثر ہے۔ آپ اللہ سے مجھے نجات دلوادیں، خدا کی قسم! میں آپ کی تلاش میں آنے والے کفار کو اندھا کر دوں گا، ان کا راستہ بدل دوں گا، یہ میرے تیروں کا ترکش بھی لے لیں اور عنقریب آپ فلاں مقام سے گزریں گے وہاں میری بکریاں اور اونٹ ہیں، آپ وہاں سے جتنے چاہیں لے لیں۔“ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تیرے اونٹوں کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں۔“ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے حق میں بددعا فرمائی تو اس کا گھوڑا زمین کی پکڑ سے آزاد ہو گیا۔ (صحیح البخاری، کتاب

سائق الانصاف باب ہجرة النبی واصحابہ الی المدینة، الحدیث: ۳۶۵۲-۳۹۰۸، ج ۲، ص ۵۱۶-۵۹۵، سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۶)

### سراقہ بن مالک کا قبول اسلام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کفار قریش نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے پکڑنے کے لیے بطور انعام سوا اونٹوں کا اعلان کیا تو کئی جوان اس کے حصول کے لیے نکل پڑے لیکن ان میں صرف سراقہ بن مالک ہی ایسے تھے جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچ پائے اور اپنی آنکھوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی دیکھا۔ سراقہ اس وقت تو مسلمان نہیں ہوئے مگر حضور نبی کریم رُوْفِ رَحِیْم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت نبوت اور اسلام کی صداقت کا سکھ ان کے دل میں بیٹھ گیا۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے



دَسَلَّم نے فتح مکہ اور غزوہ طائف و حنین سے فارغ ہو کر مقام جِعَزَّ اَنَّهُ میں پڑاؤ کیا تو سراقہ بن مالک بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے اور اپنے قبیلہ کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔

(مدارج النبوت، باب چہارم، ج ۲، ص ۶۲ و شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، قصة سراقہ، ج ۲، ص ۱۴۵ ملخصاً)

### کسریٰ کے سونے کے کنگن

یہ وہی حضرت سیدنا سراقہ بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں جن کے بارے میں دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے علم غیب سے غیب کی خبر دیتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ”اے سراقہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے ملک فارس کے بادشاہ کسریٰ کے دو کنگن پہنائے جائیں گے؟“ اس ارشاد کے برسوں بعد جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خلافت میں ایران فتح ہوا اور کسریٰ کے کنگن دربارِ خلافت میں لائے گئے تو امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تاجدارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرمان کی تصدیق کے لئے وہ کنگن حضرت سیدنا سراقہ بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پہنادیے اور فرمایا کہ ”قُلِ اللهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي سَلَبَهُمَا كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ وَآلَبَسَهُمَا سَرَّاقَةَ بِنِ مَالِكٍ اَعْرَابِيًّا مِنْ بَنِي مُدَلِجٍ لِيَعْنِي اے سراقہ! یہ کہو کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے حمد ہے جس نے ان کنگنوں کو بادشاہ فارس کسریٰ سے چھین کر بنو مدلج کے سراقہ بدوی کو پہنا دیے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دور میں ۲۴ سن ہجری میں وفات پائی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، قصة سراقہ، ج ۲، ص ۱۴۵)

دامن سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا  
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

### حضرت سیدنا بریدہ سلمیٰ سے ملاقات

نبی پاک صاحب لولاک سیاح افلاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب مدینہ

منورہ کے قرب و نواح میں پہنچے تو حضرت سیدنا بریدہ بن حصیب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آپ سے ملاقات ہو گئی، ان کے ساتھ ان کی قوم کے تقریباً ۷۰ یا ۸۰ افراد بھی تھے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی تلاش میں نکلے تھے، کیونکہ ابو جہل اور دیگر کفار مکہ نے اعلان عام کے ساتھ ساتھ انہیں بھی معاذ اللہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنے کے لیے آمادہ کیا تھا اور سوانٹوں کے انعام کا بھی وعدہ کیا تھا۔

### آپ کا قبول اسلام

نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا بریدہ بن حصیب سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سامنا ہوا تو انہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور پر نور نبوت نظر آیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے استفسار فرمایا: ”تمہارا نام کیا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: ”بُرَیْدَةَ۔“ نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حروف سے اچھا معنی مراد لینے والی اپنی عادت کریمہ کے مطابق ”بُرَیْدَةَ“ کی اصل ”بُرُودَةَ“ یعنی ٹھنڈک سے سلامتی و سکون مراد لیا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”قَدْ بَرَدَ أَمْرُنَا وَصَلَحَ لِعِنِّي هَمَارًا مَعَالِمًا“ ٹھنڈا ہو گیا جس کا انجام صلح ہے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر پوچھا: ”کون سے قبیلے سے ہو؟“ عرض کیا: ”قبیلہ بنی اسلم سے۔“ فرمایا: ”سَلِمْنَا لِعِنِّي هَمَارًا“ یعنی ہمارے لیے سلامتی ہے۔“ پھر پوچھا: ”بنی اسلم کی کون سی شاخ سے ہو؟“ عرض کیا: ”بنی سہم سے۔“ فرمایا: ”أَصَبْتَ سَهْمًا“ یعنی تو نے اپنا حصہ پا لیا۔“ مراد یہ تھی کہ تو نے اسلام سے اپنا حصہ پا لیا۔ اس کے بعد سیدنا بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ سے پوچھا: ”آپ کون ہیں؟“ فرمایا: ”میں محمد بن عبد اللہ، اللہ کا رسول ہوں۔“ آپ کی گفتگو سے سیدنا بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت متاثر ہوئے۔ آپ اور آپ کی قوم کے جتنے افراد آپ کے ہمراہ تھے تمام مشرف باسلام ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا بریدہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باقی سفر ہجرت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی رہے۔ جب نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کی حدود میں داخل ہو گئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت

سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے سفید جوڑے نظر و ہدیہ کیے اور اپنی قوم کی سر زمین کی طرف لوٹ گئے۔ غزوہ احد کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ منورہ آگئے اور وہیں سکونت اختیار کر لی۔

(مدارج النبوة، ج ۱، ص ۶۲، سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۶)

## مدینہ منورہ میں آمد

### رسول اللہ کا مدنی جلوس

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب غار ثور سے تشریف لائے تھے تو اس وقت آپ کے ساتھ صرف تین افراد تھے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، آپ کے غلام حضرت سیدنا عامر بن فہیرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور راستے کی راہنمائی کرنے والا عبد اللہ بن اریقظ لیشی۔ لیکن حضرت سیدنا بریدہ اسلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ان کے قبیلے کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا تو اب آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ مسلمانوں کا ایک جم غفیر تھا جو مدنی جلوس کی شکل اختیار کر گیا۔ حضرت سیدنا بریدہ اسلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس جلوس کی مدنی قیادت کے لیے بارگاہ رسالت میں یوں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ایک جھنڈا ہونا چاہیے۔“ نیز انہوں نے اپنا عمامہ شریف سر سے اتارا، اپنے نیزے پر باندھ کر اسے جھنڈا بنا دیا اور اس جھنڈے کو لہراتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے آگے آگے چلنے لگے۔ اور یوں یہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا شاہانہ مدنی جلوس مدینہ منورہ میں داخل ہوا۔

(مدارج النبوة، ج ۱، ص ۶۲)

### آمد مصطفیٰ --- مرجا --- مرجا

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف بن ساعدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میری قوم کے کئی لوگوں نے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ سے یہی روایت کیا ہے کہ ”جب ہم نے سنا کہ نبی مکرم نور مجسم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ سے

ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ رہے ہیں تو ہم آپ کی آمد کی امید پر روزانہ نماز فجر کے بعد شہر مدینہ سے باہر مقام حرة میں آکر آپ کے انتظار میں بیٹھ جاتے، خدا کی قسم! جب دھوپ سے بچنے اور سر چھپانے کو کوئی جگہ نہ رہتی تو ہم گھروں میں آجاتے، اُن دنوں گرمی بھی زوروں پر تھی۔

نکل کر شہر سے خلقت قبا تک چل کے آئی تھی  
 تمنا رنگ حسرت بن کے آنکھوں میں سمائی تھی  
 ہوا کرتی تھیں فرش راہ اٹھ کر بار بار آنکھیں  
 ہم تن انتظار آنکھیں، ہم تن انتظار آنکھیں

جس دن سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پہنچنا تھا، ہم حسب معمول کڑکتی دوپہر تک انتظار میں بیٹھے رہے اور اس کے بعد جب ہم گھروں میں چلے گئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے سب سے پہلے آپ کو ایک یہودی نے دیکھا جو ہمیں روزانہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتظار میں بیٹھے دیکھا کرتا تھا، وہ بلند آواز سے پکارنے لگا: ”اے بنو قیلہ (اوس و خزرج)! تمہارا مقصد آ پہنچا۔“

اٹھا غل لیجئے ذروں کے گھر میں آفتاب آیا  
 زمین و آسمان کا نور جس کے ہم رکاب آیا  
 اکھٹے ہو گئے ہر سمت سے طالب زیارت کے  
 شاعروں کی طرح سے گرد خورشید رسالت کے

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف بن ساعدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال کے لیے دوڑے آئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تشریف فرما تھے، ہم میں سے اکثر لوگوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

پہلے زیارت نہیں کی تھی، لیکن شوقِ محبت میں لوگ اٹھتے چلے آ رہے تھے اور کسی کو یہ معلوم نہ تھا درخت کے نیچے بیٹھی دونوں ہستیوں میں سے خادم کون ہے اور آقا کون؟ یہاں تک کہ جب سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر سے سایہ ختم ہوا تو اسی وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اپنی چادر سے آپ کو سایہ کرنے لگے، تب ہمیں صحیح پتا چلا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون سے ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت کون سی ہے۔

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۲۰)

### محبت اور محبوب کی پہچان

حضرت سیدنا عمرو بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو مسلمانوں نے سرزمینِ مدینہ سے دور بدر کے نزدیک صحرا کے کنارے آپ کا استقبال کیا، آپ انہیں لے کر دائیں راستے پر چلے اور ربیع الاول میں بروز پیر بنو عمرو بن عوف کے ہاں جا کے قیام فرمایا نبی کریم روف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور خاموشی سے بیٹھ گئے، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے رہے، کئی انصاری جنہوں نے قبل ازیں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نہ دیکھا تھا، سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی مرجع و ماویٰ سمجھتے تھے، جب سورج سر پر آ گیا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور اپنی چادر سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ کر کے کھڑے ہو گئے اس وقت لوگوں نے نبی کریم روف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح طرح پہچانا۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ہجرة النبي واصحابه الى المدينة، الحديث: ۳۹۰۲، ج ۲، ص ۵۹۳، الرياض

(النضرہ، ج ۱، ص ۱۲۲)

### محبت اور محبوب کو نہ پہچاننے کی وجہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سیدنا

ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پہچاننے میں لوگوں کے اشتباہ کا ایک سبب تو یہی تھا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عمر میں اگرچہ چھوٹے تھے لیکن آپ پر سن رسیدہ ہونے کے آثار نمایاں تھے، اس لیے لوگ پہچان نہ کر سکے۔ دوسرا لطیف سبب یہ تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ وہ ذات ہے جس پر ہر لمحہ رب عَزَّوَجَلَّ کے انوار و تجلیات کی بارش ہوتی ہی رہتی ہے۔ اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے اس طویل سفر میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ تہا رہے، خصوصاً غار ثور کی تنہائیوں میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ہونے والی انوار و تجلیات کی برسات میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی خوب نہاتے رہے اور بحر نور میں غوطہ زنی فرماتے رہے ان ہی انوار و تجلیات کی چمک حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس مقدس وجود میں جھلک رہی تھی اور نور نبوت کی ضیاء پاشیوں سے چہرہ صدیق اکبر جگمگ جگمگ کر رہا تھا۔ نیز رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اعلان اسلام سے لے کر ہجرت تک صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شخصیت ایسی تھی جس نے ہر قدم پر اپنے محبوب کا ساتھ دیا، سب سے پہلے اسلام لائے، سب سے پہلے تصدیق کی، مشکل وقت میں حوصلہ دیا، مشرکین سے آپ کا دفاع کیا، آپ کو ان کے شر سے محفوظ رکھا، اپنا تن، من، دھن، آل، اولاد سب کچھ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذات بابرکت پر قربان کر دیا، گویا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی ذات کو ذات مصطفیٰ میں فنا کر دیا تھا، اسی وجہ سے مدینہ پہنچنے پر لوگوں کو بظاہر دو وجود نظر آ رہے تھے لیکن ظاہری و باطنی صورت و سیرت میں وہ ایک ہی وجود تھا یہی وجہ تھی کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں لوگ امتیاز ہی نہ کر سکے۔

فنا اتا تو ہو جاؤں میں تیری ذات عالی میں  
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے

## مقام قباء میں قیام اور مسجد کی تعمیر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں نزولِ اجلال سے قبل مقام ”قباء“ میں دس سے کچھ زائد راتیں قیام فرمایا۔ قباء میں اپنے قیام کے دنوں میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد قباء کی تعمیر فرمائی۔ اس مسجد کی تعمیر میں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ہمراہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بنفس نفیس شرکت فرمائی۔ اسی مشغولیت کی بنا پر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے قباء میں دس سے کچھ زائد شب قیام فرمایا۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۲۳۷)

## اسلام کی سب سے پہلی مسجد

مسجد قباء اسلام میں تعمیر ہونے والی پہلی ایسی مسجد ہے جس میں حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے علی الاعلان صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سمیت نماز ادا فرمائی۔ نیز یہ پہلی مسجد ہے جو عام مسلمانوں کے لیے تعمیر کی گئی۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی اسلام میں کئی مساجد بنائی گئیں تھیں، لیکن وہ عام مسلمانوں کے لیے وقف نہ تھیں، جیسے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مسجد جو آپ نے مکہ مکرمہ میں اپنے گھر کے صحن میں تیار کی تھی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، خاتمة فی وقائع الخ، ج ۲، ص ۱۵۵)

## مسجد قباء کے فضائل

## مسجد قباء کے بارے میں آیت مبارکہ

مسجد قباء کی شان اللہ تَعَالَى نے قرآن پاک میں خود بیان فرمائی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَّطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾

(پ ۱۱، التوبہ: ۱۰۸) ترجمہ کنزالایمان: ”بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پر ہیزگاری پر رکھی گئی ہے وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔“

### ایک نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر

(۱) حضرت سیدنا سہیل بن حنیف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلبِ وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو اپنے گھر سے وضو کر کے مسجدِ قباء میں آئے پھر اس مسجد میں نماز پڑھے اسے ایک عمرے کا ثواب دیا جائے گا۔“

(مسند امام احمد، مسند المکین، الحدیث: ۱۵۹۸۱، ج ۵، ص ۴۱۱)

(۲) حضرت سیدنا اسید بن ظہیر انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ لِعِنِّي مَسْجِدِ قُبَاءٍ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ لِعِنِّي مَسْجِدِ قُبَاءٍ“

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ، باب ماجاء فی الصلوٰۃ فی مسجد قباء، الحدیث: ۱۲۱۱، ج ۲، ص ۱۷۵)

### مسجدِ جمعہ میں نمازِ جمعہ

مسجدِ قباء کی تعمیر فرما کر جمعہ کے دن آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قباء سے شہرِ مدینہ داخل ہوئے، راستہ میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے قبیلہ بنی سالم کی مسجد میں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔ یہی وہ مسجد ہے جو آج تک ”مسجدِ الجمعہ“ کے نام سے مشہور ہے۔ اہل شہر کو خبر ہوئی تو ہر طرف سے لوگ جذباتِ شوق میں مشتاقانہ استقبال کے لیے دوڑ پڑے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دادا عبدالمطلب کے نہالی رشتہ دار ”بنو نجار“ ہتھیار لگائے قباء سے شہر تک صفیں باندھے مستانہ وار چل رہے تھے۔ آپ راستہ میں تمام قبائل کی محبت کا شکر یہ ادا کرتے اور سب کو خیر و برکت کی دعائیں دیتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ شہرِ قریب آ گیا تو اہل مدینہ کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ پردہ نشین خواتین مکانوں کی



چھتوں پر چڑھ گئیں۔

### نعرۂ رسالت: یا رسول اللہ!

حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فرماتے ہیں: ”جب سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مدینہ تشریف لائے تو مرد، عورتیں آپ کی زیارت کے لیے چھتوں پر چڑھ گئے، چھوٹے بچے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور یہ سب لوگ نعرۂ رسالت یعنی يَا مُحَمَّدُ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! کی صدا لگائے لگا رہے تھے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الزهد والرقائق، باب فی حدیث الهجرة، الحدیث: ۳۰۱۴، ص ۱۶۰۸)

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے  
گلی کوچے خدا کی حمد سے مغمور تھے سارے  
نبوت کی سواری جس طرف سے ہو کے جاتی تھی  
درد و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی

### مدینہ میں اولاً قیام کی سعادت

تمام قبائل انصار جو راستہ میں تھے انتہائی جوش مسرت کے ساتھ اونٹنی کی مہار تھام کر عرض کرتے: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ ہمارے گھروں کو شرفِ نزول بخشیں مگر آپ ان سب مجہین سے یہی فرماتے کہ میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو جس جگہ خدا کو منظور ہوگا اسی جگہ میری اونٹنی بیٹھ جائے گی۔

ہر اک مشتاق تھا پیارے نبی کی مہمانی کا  
تنتنا تھی شرف بخشیں مجھی کو میزبانی کا

بھی پیارے ہو تم ہر ایک سے مجھ کو محبت ہے

جہاں ناقد ٹھہر جائے وہیں جائے اقامت ہے

وہی یکبارگی ناقد حکم حضرت باری

جہاں اک سمت جتے حضرت ابو ایوب انصاری

چنانچہ جس جگہ آج مسجد نبوی شریف ہے اس کے پاس حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مکان تھا اسی جگہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اونٹنی بیٹھ گئی اور حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اجازت سے آپ کا سامان اٹھا کر اپنے گھر میں لے گئے اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہی کے مکان پر قیام فرمایا۔ حضرت سیدنا ابو ایوب انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اوپر کی منزل پیش کی مگر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے (ملاقاتیوں کی آسانی کا لحاظ فرماتے ہوئے) نیچے کی منزل کو پسند فرمایا۔

### مہاجرین و انصار کے مابین مواخات

نبی کریم رَوَفَّ رَحِيمٌ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مہاجرین و انصار میں دو طرح کی مواخات یعنی بھائی چارہ قائم فرمایا: (۱) ہجرت مدینہ سے قبل مہاجرین کا مہاجرین کے ساتھ (۲) اور ہجرت مدینہ کے بعد مہاجرین کا انصار کے ساتھ۔ مہاجرین میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مواخات حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ اور انصار میں آپ کی مواخات حضرت سیدنا خارجہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ قائم فرمائی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا خارجہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے داماد بھی ہیں کہ ان کی بیٹی سیدتنا حبیبہ بنت خارجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ کے نکاح میں تھیں۔

(السيرة العلية، باب الهجرة الى المدينة، ج ۲، ص ۱۲۲، ۱۲۵)

## مدینے میں سیدنا صدیق اکبر کا قیام

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مدینہ منورہ کے قریب وجوار میں مَسْجِدِ نَامِي اَيْكِ علاقے میں حضرت سیدنا خارجہ بن زید بن ابی زہیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس قیام فرمایا اور یہیں تجارت بھی شروع فرمادی۔ چند دنوں بعد آپ کے اہل خانہ بھی، مدینہ منورہ پہنچ کر یہیں قیام پذیر ہو گئے۔ (الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر الغار والهجرة الى المدينة، ج ۳، ص ۱۳۰)

## صدیق اکبر کو مدینے میں بخار ہو گیا

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ مدینہ منورہ میں قیام کے کچھ ہی دنوں کے بعد میرے والد ماجد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ جب میں عیادت کے لیے ان کے پاس آئی میرے والد ماجد سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

كُلُّ امْرِي مَصْبَحٌ فِي اَهْلِهِ  
وَالْمَوْتُ اَذْنِي مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

”یعنی ہر شخص اپنے اہل و عیال میں صبح کرتا ہے، حالانکہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتی ہیں: ”میں گھبرا کر دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور اپنے والد ماجد کا حال بیان کیا تو آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بارگاہ رب العزت میں یوں دعا فرمائی: ”اللَّهُمَّ حَبِّبِ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحَبِيْبِنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مَدِيْنَانَا وَصَحْحَهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَاهَا اِلَى الْجَحْفَةِ“ یعنی اے اللہ عزوجل! تو مدینہ طیبہ کو بھی ہمارے نزدیک ایسا ہی محبوب بنا دے جیسا کہ مکہ مکرمہ تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ، یہاں کی آب و ہوا کو صحت بخش کر دے۔ اے اللہ عزوجل! یہاں کے ناپ تول میں بھی برکت عطا فرما اور بخار کو یہاں سے جحفہ کی طرف منتقل فرما۔“ ان ہی ایام میں خود حضرت سیدتنا عائشہ

صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اور دیگر کئی صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو مدینہ طیبہ کی آب و ہوا موافق نہ آنے کی وجہ سے بخار ہو گیا، نبی کریم رُوْفِ رَحِيمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ آج پورے حجاز میں آب و ہوا کے لحاظ سے مدینہ منورہ بہترین جگہ ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل المدینة، باب كراهية النبي — الخ، الحديث: ۱۸۸۹، ج ۱، ص ۶۲۱ تا ۶۲۲،

السنن الكبرى، کتاب الجنائز، باب قول العائد للمريض كيف تجدك، الحديث: ۶۵۹۴، ج ۳، ص ۵۳۶، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۱۱۹)

اے خاک مدینہ تیرا کہنا کیا ہے  
تجھے قرب شاہ مدینہ ملا ہے

### مسجد نبوی کی قیمت صدیق اکبر کے مال سے

مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مسجد نبوی کی تعمیر بھی شروع فرمادی۔ مسجد نبوی کی جگہ دو یتیم بچوں حضرت سیدنا سہیل اور حضرت سیدنا سہیل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی تھی جس میں لوگ کھجوریں سکھایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ زمین خرید لی اور اس کی قیمت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مال سے ادا فرمائی۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۲۴۶، وفاء الوفاء، ج ۱، ص ۳۲۳)

### صدیق اکبر کے نواسے کی ولادت

سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد حضرت سیدنا زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا ابورافع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مکہ مکرمہ بھیجا تا کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اہل بیت کرام اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اہل خانہ کو مدینہ منورہ لے کر آئیں، دونوں انہیں مدینہ منورہ لے کر آ گئے، ان میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صاحبزادی حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بھی تھیں، جو امید سے تھیں۔ جب آپ قباء میں پہنچیں تو ان کے ہاں حضرت سیدنا عبد اللہ بن

زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ولادت ہوئی۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حکم دیا کہ اپنے نواسے کے کان میں اذان دیں۔

### مسلمانوں کا اظہار فرحت و مسرت

ان کی ولادت پر مسلمانوں نے شدید فرحت و مسرت کا اظہار کیا، کیونکہ انہیں یہودیوں کی جانب سے یہ خبر مل چکی تھی کہ انہوں نے سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھیوں پر جادو کر دیا ہے جس کے اثر سے ہجرت کے بعد ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہو سکے گا۔ اس واقعہ سے پہلے انصار میں حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ متولد ہوئے تھے، تو مسلمانوں نے ان کی ولادت پر بھی خوشی منائی تھی، اس پر یہودی کہنے لگے ہم نے مہاجرین پر جادو کیا ہے انصار پر جادو نہیں کیا۔ اس کے بعد جب مہاجرین میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ولادت ہوئی تو مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی۔

### واہ کیا بات ہے سیدنا عبد اللہ بن زبیر کی!

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ولادت کے بعد آپ کی والدہ حضرت سیدتنا اسماء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا انہیں بارگاہ رسالت میں لے کر حاضر ہوئیں اور رحمۃ اللعالمین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی گود میں ڈال دیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کے منہ میں لعاب دہن ڈالا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیٹ میں جو چیز سب سے پہلے گئی وہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا لعاب دہن تھا۔ اس کے بعد نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کھجور لے کر اسے چبایا اور پھر ان کے منہ میں ڈال کر دعائے برکت فرمائی۔

(سیر اعلام النبلاء، عبد اللہ بن زبیر، ج ۳، ص ۲۶۱، سیرت سید الانبیاء، ص ۲۴۹)

## سیدنا عبد اللہ بن زبیر کی سعادتیں

حضرت سیدنا ابن ابی ملیکہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ذکر کیا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”عبد اللہ بن زبیر کے کیا کہنے! یہ تو قاری قرآن ہیں، پاکدامن مسلمان ہیں، ان کے والد تو جنتی صحابی حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، ان کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں، ان کے نانا یا رغار رسول اللہ، جناب صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، ان کی خالہ ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں، ان کی دادی حضرت صفیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا ہیں (جو سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پھوپھی ہیں)۔“

(سیر اعلام النبلاء، عبد اللہ بن الزبیر، ج ۳، ص ۲۲۲)

## سیدنا عبد اللہ بن زبیر کا دلہا نہ عشق رسول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نواسے حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جنہیں رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خون مبارک پینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ چنانچہ، حضرت سیدنا عامر بن عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ میرے والد گرامی حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چھپے لگوار ہے تھے، جب آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فارغ ہوئے تو مجھے ارشاد فرمایا: ”اِذْهَبْ بِهَذَا الدَّمِ فَاهْرِقْهُ حَيْثُ لَا يَرَاكَ أَحَدٌ لِيَعْنِي اے عبد اللہ! اس خون کو ایسی جگہ ڈال دو جہاں کسی کی تم پر نظر نہ پڑے۔“ فرماتے ہیں: ”جب رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ یہ فرما کر تشریف لے گئے تو میں نے وہ خون مبارک پی لیا۔“ جب آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ واپس تشریف لائے تو

مجھ سے استفسار فرمایا: ”مَا صَنَعْتَ الدَّم؟“ یعنی اے عبد اللہ! تم نے خون کے ساتھ کیا کیا؟“ میں نے عرض کیا: ”عَمَدَتُّ اِلَى اَخْفَى مَوْضِعٍ عَلِمْتُ، فَجَعَلْتُهُ فِيهِ“ یعنی یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ایک خفیہ جگہ کو جانتا تھا جہاں کسی کی بھی نظر نہیں پڑے گی میں نے وہ خون وہاں ڈال دیا ہے۔“ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً سمجھ گئے اور ارشاد فرمایا: ”لَعَلَّكَ شَرِبْتَ یَقِیْنَا تَمَّ نَے اَسَے پِی لِیَا ہِے۔“ میں نے عرض کیا: ”جی ہاں یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!“ فرمایا: ”وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ، وَوَيْلٌ لِّكَ مِنَ النَّاسِ“ لوگوں کو تم سے کچھ پہنچے گا اور تمہیں لوگوں سے کچھ پہنچے گا۔“ (مراد یہ ہے کہ تمہارے ساتھ بھی وہی معاملات ہوں گے جو میرے ساتھ ہوئے، لوگ تم سے اعراض کریں گے، جھٹلائیں گے، سب دشتم کریں گے اور مختلف قسم کی تکلیفیں دیں گے، اور تم بھی لوگوں کے لیے بہت بہادر اور طاقت ور ثابت ہو گے، اور پھر واقعی رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مراد کے مطابق ہوا) شارحین فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کا مبارک خون نوش کرنے کے سبب سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت زیادہ قوت والے ہو گئے تھے۔

(سیر اعلام النبلاء، عبد اللہ بن زبیر، ج ۴، ص ۴۶۱)

### سیدتنا عائشہ صدیقہ کی رخصتی

رسول اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ میں ہجرت سے تین سال قبل، اعلان نبوت کے دسویں سال اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے نکاح فرمایا اس وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی عمر چھ برس تھی۔ ہجرت کے سات ماہ بعد شوال المکرم میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاں رخصتی ہوئی اس وقت آپ کی عمر نو سال تھی اور نو سال ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معیت حاصل رہی۔ یوں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۲۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

چوناب



غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ غزوات محمدیہ



## غزوات میں شرکت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انتہائی نرم مزاج تھے، اگر ان کی اپنی ذات کا معاملہ ہوتا تو عفو و درگزر سے کام لیتے اور کسی کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچاتے لیکن اگر معاملہ، پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، عظمت اسلام یا مسلمانوں کا ہوتا تو آپ کی غیرت جوش میں آجاتی اور قطعاً کسی چیز کی پرواہ نہ کرتے بلکہ باطل کے سامنے اڑ جاتے اور ڈٹ کر اس کا مقابلہ فرماتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تقریباً تمام غزوات میں خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شرکت کی سعادت حاصل کی۔ جنگی امور میں مہارت، بہادری و دلیری اور ان کی ہمت بے مثال تھی، اسی وجہ سے بارگاہ رسالت میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دفاعی مشیر خاص کا درجہ حاصل تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات طیبہ کا جنگی پہلو بھی نہایت شاندار ہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کو کھل کر نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع میسر آیا لیکن کفار مکہ کو دعوت حق کی تشہیر کب گوارا تھی لہذا حق کا پرچار روکنے کے لئے یہ لوگ کئی منصوبے بنانے لگے حتیٰ کہ ان لوگوں نے اپنے ناپاک عزائم کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مدینہ منورہ کے یہودیوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور انہیں مسلمانوں کی ایذا رسانی پر ابھارنا شروع کر دیا، تمام باطل قوتوں نے باہمی اتحاد سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کا بھیانک منصوبہ بنایا۔ حق و باطل کے اس پہلے باضابطہ معرکے میں دیگر صحابہ کے ساتھ ساتھ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ،

## غزوہ بدر اور صدیق اکبر

میدان بدر میں آپ کا بلند حوصلہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

نے ارشاد فرمایا: ”جنگ بدر کے روز اللہ عزوجل کے محبوب، واناے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب یہ ملاحظہ

فرمایا کہ مشرکین کی تعداد تو ہزار کے قریب ہے جب کہ مسلمان صرف تین سو انیس ہیں (اور بروایات دیگر تین سو تیرہ تھے) تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور گریہ و زاری کرتے ہوئے یوں دعا فرمائی:

”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے جو وعدہ مجھ سے کیا تھا اسے پورا فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ختم ہو گئے تو زمین میں تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔“ حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس دعا میں مشغول رہے حتیٰ کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چادر کندھے سے ڈھلک کر نیچے گر گئی۔ گویا مسلمانوں کی افرادی قوت کمزور ہونے کے سبب تقریباً تمام مسلمان اس وقت بہت آزمائش میں تھے، کیونکہ جنگی ساز و سامان بھی نہ ہونے کے برابر تھا اور مسلمانوں کی اس بے سروسامانی کو خود قرآن پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پارہ ۴ سورہ ال عمران، آیت نمبر ۱۲۳ میں یوں ارشاد فرمایا: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾

ترجمہ کنز الایمان: ”اور بے شک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرو کہ کہیں تم شکر گزار ہو۔“

اس وقت تمام مسلمانوں میں صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایسے تھے جنہوں نے مسلمانوں کے ڈوبتے حوصلوں کو سہارا دیا، کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جانتے تھے کہ اگر آج مسلمان کمزور پڑ گئے تو دنیا سے اسلام کا نام و نشان ختم ہو جائے گا لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تمام مسلمانوں کی ڈھارس بندھانے اور ان کے کمزور حوصلوں کو بلند کرنے کے لیے ہمت سے کام لیا اور دعا میں مشغول اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول، نبی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چادر مبارک اٹھا کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کندھے پر رکھی اور آپ کی پشت اطہر سے لپٹ گئے۔ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ بہت دعا کر چکے، اب بس فرمائیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔“ اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرَدِّفِينَ﴾ (پہ، الانفال: ۹) ترجمہ کنز الایمان: ”جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو

اس نے تمہاری سن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔“ بعدہ اللہ عزوجل نے فرشتوں کے

ذریعے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرمائی۔ (سنن الترمذی، تفسیر القرآن عن رسول اللہ، باب ومن سورة الانفال، الحدیث:

۳۰۹۲، ج ۵، ص ۵۶۵۵، صحیح مسلم، کتاب الجهاد والسیر، باب الامداد بالملائكة فی غزوة بدر و اباحة الغنائم، الحدیث: ۱۷۲۳، ص ۹۶۹)

### صدیق اکبر کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی

اس وقت جنگوں کا یہ دستور تھا کہ ابتداء میں دونوں لشکر اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے اور دوسرے لشکر پر اپنی دھاک بٹھانے کے لیے ماہر شہسواروں کو ایک ایک کر کے مقابلے پر بھیجتے تھے۔ کفار کی طرف سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبدالرحمن نے (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار کی طرف سے لڑ رہے تھے) مسلمانوں کو مقابلے کے لئے لکارا کہ ”کون ہے جو مجھ سے مقابلہ کرے گا؟“ اپنے غیر مسلم بیٹے کو دیکھ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقابلے پر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بیٹھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! مجھے اجازت عطا فرمائیں۔“ تو نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا: ”مَتَّعْنَا بِنَفْسِكَ يَا اَبَابَكْرٍ! اَمَا تَعْلَمُ اَنَّكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ السَّمْعِ وَالبَصْرِ یعنی اے ابوبکر! ابھی تو ہمیں تمہاری ذات سے بہت سے فائدے اٹھانے ہیں تمہیں معلوم نہیں کہ میرے نزدیک تمہاری حیثیت بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہے۔“

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۸۵، ۱۸۶، المستدرک علی الصحیحین، ہجرت عبدالرحمن بن ابی بکر قبل الفتح، الحدیث: ۶۰۵۸، ج ۲، ص ۵۹۸)

سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اللہ عزوجل کے رسول بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کی زبان حق ترجمان سے جو الفاظ مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نکلے تھے

تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ویسا ہی ہوا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں شجر اسلام پھلتا اور پھولتا گیا۔

## مولا علی کے والہانہ جذبات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ بارگاہ رسالت میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مقام و مرتبے سے باخوبی آگاہ تھے یہی وجہ ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مرتدین کے خلاف جنگ کرنے کے لیے تلوار لے کر گھوڑے پر سوار ہوئے تو حضرت سیدنا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گھوڑے کی لگام تھام لی اور اسی مذکورہ بالا واقعہ کو یاد دلاتے ہوئے عرض کیا: ”اے خلیفہ رسول اللہ! میں بھی آپ سے وہی کہوں گا جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا، اپنی تلوار نیاں میں کر لیں، ہمیں اپنی جان کے خطرے سے نہ ڈرائیں اور مدینہ کو واپس لوٹ جائیں۔ اگر آپ شہید ہو گئے تو ہمارا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واپس لوٹ آئے۔ (البدایة والنہایة، ج ۵، ص ۱۹، کنز العمال، کتاب

الخلافة مع الامارة، الباب الاول فی خلافة الخلفاء، الحدیث: ۱۲۲، ۱۲۳، ج ۳، الجزء: ۵، ص ۲۶۲)

## میدان بدر میں صدیق اکبر کی شجاعت

حضرت سیدنا محمد بن عقیل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ نے ایک دفعہ استفسار فرمایا: ”بتاؤ! سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: ”حضور آپ ہی ہیں۔“ فرمایا: ”میں تو اپنے برابر والے سے لڑتا ہوں، اس صورت میں، میں صرف بہادر ہوں کہ سب سے زیادہ بہادر۔ میں تو سب سے زیادہ بہادر کا پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: ”حضور آپ ہی ارشاد فرمائیے۔“ فرمایا: ”غزوہ بدر کے روز ہم نے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت اور نگہداشت کے لیے ایک سائبان بنایا، اور آپس میں مشورہ کیا کہ اس سائبان میں نگہبانی کے فرائض کون سرانجام دے گا تاکہ کوئی کافر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر حملہ کر کے تکلیف نہ پہنچا سکے۔ اللہ عزوجل کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے

نہیں بڑھا، صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ننگی تلوار ہاتھ میں لیے آگے تشریف لائے اور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر ہم نے دیکھا کہ کسی کافر کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قریب بھی پھلکے اور بالفرض کسی نے ایسی جرأت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش بھی کی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے منہ کی کھائی، اس لیے ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں۔“ (کنز العمال، حرف الفاء، باب فضائل الصحابة، فصل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۸۵، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۳۵، مفہوما)

### بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے کی تجویز

جنگ بدر کے اس عظیم معرکے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی نورانی مخلوق فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد فرمائی اور انہیں فتح و نصرت عطا فرمائی۔ اس جنگ میں تقریباً ۷۰ غیر مسلم قیدی بنا کر لائے گئے۔ ان میں ایسے بھی لوگ تھے جو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے رشتہ دار تھے، لہذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے ان قیدیوں کے بارے میں مشورہ طلب فرمایا۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مشیر خاص حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تھے۔ یہ دونوں پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جاں نثار اور مخلص ترین رفیق تھے نیز نہایت ہی سوچ سمجھ کر اور انتہائی غور و فکر کے بعد ہی بات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مشورہ دیتے ہوئے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ان لوگوں نے آپ کی تکذیب کی، آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دے کر مکہ مکرمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا، یہ کفر کے سردار اور سرپرست ہیں آپ ان کی گردنیں اڑائیں۔ ان سے فدیہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو فدیہ سے غنی فرما دیا ہے، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت علی المرتضیٰ كَتَمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کو عقیل پر اور حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عباس پر اور مجھے میرے رشتے دار پر مقرر کر دیجئے تاکہ ہم خود ہی ان کی گردنیں اڑائیں۔“ لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمانوں کی موجودہ حالت سے بھی واقف تھے اور

کفار کی آئندہ رونما ہونے والی سازشوں پر بھی کڑی نظر رکھنے والے تھے اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حکمت سے بھرپور ایسا مدنی مشورہ دیا کہ جو سب کو پسند آیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ آپ کی قوم اور قبیلے کے ہی لوگ ہیں، میری رائے میں ان قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں رہا کر دیا جائے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس مدنی مشورے میں مسلمانوں کے لیے بہت سے فوائد پوشیدہ تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا خیال تھا کہ (۱) قیدیوں سے فدیہ لیں تاکہ مسلمانوں کی مالی معاونت ہو جائے۔ (۲) اگر انہیں قتل کر دیا جائے تو ہو سکتا ہے ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ مسلمانوں نے اپنی ذاتی دشمنی کی بنا کر انہیں قتل کیا، لیکن فدیہ لینے کی صورت میں کفار کے سامنے اسلامی حسن سلوک کا ایک اور پہلو آشکار ہو جائے۔ (۳) فدیہ لے کر رہا کرنے سے کیا معلوم ان کے دل اسلام کی طرف مائل ہو جائیں اور یہ مسلمان ہو جائیں اور مسلمانوں کی افرادی و فوجی قوت کو مزید تقویت ملے۔ سرکار صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس مشورے کو پسند کرتے ہوئے قبول فرمایا اور کافر قیدیوں کو فدیہ لے کر رہا فرما دیا۔ اور تمام لوگوں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس مدنی مشورے پر عمل کرنے کی برکت سے انہی قیدیوں میں سے کئی لوگ مشرف باسلام ہو گئے اور مسلمانوں کی افرادی قوت میں بھی مزید اضافہ ہو گیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، بارہ ۱۰، الانفال: ۶۷، صحیح مسلم، باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر و اباحة الغنائم، الحديث: ۱۷۲۳، ص ۹۷۰ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## غزوة احد اور صدیق اکبر

غزوة احد میں والہانہ جذبہ جہاد

کفار کو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں عبرت ناک شکست ہوئی تھی، جس کا انہیں بہت افسوس تھا اور اس ذلت آمیز پسپائی کا بدلہ لینے کے لئے انہوں نے کئی قبیلوں اور بڑے بڑے رئیسوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا، اس طرح ان کی

انفرادی قوت میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔ ان کے پاس جنگی ساز و سامان، گھوڑے، اونٹ، زرہ پوش سپاہیوں کی بڑی تعداد تھی۔ چنانچہ صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْهَادِي "تفسیر خزائن العرفان" میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جنگ بدر میں شکست کھانے سے کفار کو بڑا رنج تھا، اس لئے انہوں نے بقصد انتقام ایک بڑا لشکر مرتب کر کے فوج کشی کی، جب رسول کریم رُؤف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خبر ملی کہ لشکر کفار مقام احد میں اُتر رہے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ سے مشورہ فرمایا۔ اس مشورے میں عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق کو بھی بلایا گیا جو اس سے قبل کبھی کسی مشورے میں نہ بلایا گیا تھا اکثر انصار اور عبد اللہ بن ابی بن سلول نے یہ رائے دی کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ میں ہی ٹھہرے رہیں اور جب کفار یہاں آئیں تب ان سے مقابلہ کیا جائے یہی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مرضی تھی لیکن بعض اصحاب کی رائے یہ ہوئی کہ مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنا چاہیے اور اسی پر انہوں نے اصرار کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دولت برائے اقدس (یعنی اپنے گھر) میں تشریف لے گئے اور اسلحہ (یعنی جنگی لباس وغیرہ) زیب تن فرما کر باہر تشریف لائے۔ اب حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دیکھ کر ان اصحاب کو ندامت ہوئی (جنہوں نے مدینہ طیبہ سے باہر نکل کر لڑنے کا مشورہ دیا اور اس پر اصرار بھی کیا) انہوں نے عرض کیا: "یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ کو رائے دینا اور اس پر اصرار کرنا ہماری غلطی تھی لہذا ہماری اس غلطی کو معاف فرمائیے اور آپ کو جو مناسب ہو وہی کیجئے۔" نبی کریم رُؤف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "نبی کے لئے سزاوار نہیں کہ ہتھیار پہن کر جنگ سے قبل اُتار دے۔" مشرکین میدان احد میں بدھ، جمعرات کو پہنچے تھے اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ ایک انصاری کی نماز جنازہ پڑھ کر روانہ ہوئے اور پندرہ شوال ۳ھ بروز اتوار (یا ہفتہ) احد میں پہنچے، یہاں نزول فرمایا۔ اور پہاڑ کا ایک وڑھ جو لشکر اسلام کے پیچھے تھا اس طرف سے اندیشہ تھا کہ کسی وقت دشمن پشت پر سے آکر حملہ نہ کر دے، حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن جبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پچاس ۵۰ تیر اندازوں

کے ساتھ وہاں مامور فرمایا کہ اگر دشمن اس طرف سے حملہ آور ہو تو تیر باری کر کے اُس کو دفع کر دیا جائے۔ اور حکم دیا کہ کسی حال میں یہاں سے نہ ہٹنا اور اس جگہ کو نہ چھوڑنا خواہ فتح ہو یا شکست۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق جس نے مدینہ طیبہ میں رہ کر جنگ کرنے کی رائے دی تھی جب اس نے دیکھا کہ نبی کریم رُوف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میری رائے کے خلاف کیا ہے تو وہ بہت براہم ہوا اور کہنے لگا کہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نوعمر لڑکوں کا کہنا تو مانا اور میری بات کی پروا نہ کی، اس کے ساتھ تین سو ۳۰۰ منافق تھے ان سے اس نے کہا کہ ”جب دشمن لشکر اسلام کے مقابل آجائے اس وقت تم سب بھاگ جانا تا کہ لشکر اسلام میں انتشار پیدا ہو جائے اور تمہیں دیکھ کر اور لوگ بھی بھاگنا شروع کر دیں۔ مسلمانوں کے لشکر کی کل تعداد مع ان منافقین کے ایک ہزار تھی اور مشرکین تین ہزار۔ بہر حال اُحد کی اس جنگ میں جیسے ہی مقابلہ عام شروع ہوا تو عبد اللہ بن ابی منافق اپنے تین سو ۳۰۰ منافقوں کو لے کر بھاگ نکلا اور نبی کریم رُوف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سات سو ۷۰۰ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے غیب سے ان کی مدد فرمائی اور ان سب کو ثابت قدمی عطا فرمائی یہاں تک کہ مشرکین کو زبردست شکست ہوئی۔ اس جنگ میں رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے ایک جماعت ساتھ ساتھ رہی جس میں حضرت سیدنا ابوبکر و علی و عباس و طلحہ و سعد رَضْوَانُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ تھے۔ یہ وہی جنگ ہے جس میں نبی کریم رُوف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا دندانِ اقدس شہید ہوا اور چہرہ اقدس پر زخم بھی آیا۔

(تفسیر خزائن العرفان، سورۃ ال عمران، آیت نمبر ۱۲۱ بتصرف)

### سب سے پہلے پلٹنے والے

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ”اُحد کے دن جب تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے جدا ہو گئے تو سب سے پہلے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واپس پلٹے۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۲، ص ۷۵)



## غزوہ احد کی حسین یاد اور اشک باری

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ۵۶ صفحات پر مشتمل رسالے ”حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ“ کے صفحہ ۴۱ پر ہے: ”اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو غزوہ احد کی یاد ستاتی تو آپ رونے لگتے اور فرماتے کہ یہ دن تو تھا ہی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا۔ جب میں سب سے پہلے حضور نبی پاک صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑی بہادری و جواں مردی سے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حفاظت کر رہا ہے، میرے دل میں آیا کہ خدا کرے یہ طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہوں، اور وہ واقعی طلحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تھے۔ اور مجھے اس وقت سب سے بڑھ کر یہی شے محبوب تھی کہ سرکار نامدار، مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حفاظت پر اس جواں مردی سے جان نچھاور کرنے والا میری قوم کا ایک فرد ہے۔“

(تاریخ اسلام للامام الذهبي، ج ۲، ص ۱۹۰)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْبِ ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

## حبيب اور صدیق اکبر

## رسول اللہ کا خواب

شوال المکرم ۶ سن ہجری میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خواب دیکھا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ساتھ امن کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے، کوئی حلق کئے ہوئے، کوئی قصر کئے ہوئے ہے اور کعبہ معظمہ میں داخل ہوئے، کعبہ کی کنجی لی، طواف فرمایا اور عمرہ کیا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو اس مبارک خواب کی خبر دی تو سب بہت خوش ہوئے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے عمرے کا قصد فرمایا اور ایک ہزار چار سو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ساتھ یکم ذی قعدہ ۶ ہجری کو روانہ ہو گئے۔ مقام ذوالحلیفہ پہنچ کر وہاں مسجد میں دو ۲ رکعتیں پڑھ کر عمرہ کا احرام باندھا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ اکثر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے احرام باندھا، البتہ بعض اصحاب نے جحفہ سے احرام باندھا۔

### حدیبیہ کیا ہے؟

حدیبیہ مکہ مکرمہ سے مغرب کی سمت میں چھوٹے سے گاؤں کا نام ہے جو مکہ معظمہ سے بارہ میل کی مسافت پر واقع ہے، یہ جدہ اور مکہ مشرفہ کے درمیان ہے۔ اس جگہ پر ایک کنواں ہے جسے حدیبیہ کہتے تھے، اس وجہ سے اس بستی کا نام بھی حدیبیہ پڑ گیا، آج کل اس کنویں کو "بئر شمیمس" کہا جاتا ہے۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۱۶۷)

### کفار قریش کے وفود کی آمد

یہاں کفار قریش کی طرف سے مسلمانوں کا ارادہ معلوم کرنے کے لیے کئی جاسوس بھیجے گئے، اور کئی وفود آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ملاقات کرتے رہے، بہر حال جتنے بھی وفود کفار کی طرف سے آئے ان سب نے واپس جا کر یہی بیان کیا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عمرہ کے لئے تشریف لائے ہیں، جنگ کا ارادہ نہیں ہے۔ لیکن انہیں یقین نہ آیا، آخر کار انہوں نے عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ثقفی کو جو طائف کے بڑے سردار اور عرب کے نہایت متمول (مالدار) شخص تھے تحقیق حال کے لئے بھیجا۔ انہوں نے وہاں سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا عشق و محبت اور ایسی جانثاری دیکھی کہ بعد میں وہ اپنے قبیلے کے کئی لوگوں سمیت مشرف باسلام ہو گئے۔ بہر حال ان کے ساتھ پیش آنے والا حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی غیرت ایمانی کا ایک ایمان افروز واقعہ پیش خدمت ہے۔ چنانچہ،

### صدیق اکبر کی غیرت ایمانی

عروہ بن مسعود ثقفی جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس آئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

وَسَلَّمَ نَے ان سے وہی گفتگو فرمائی جو دیگر لوگوں کے ساتھ فرمائی تھی کہ ہمارا ارادہ جنگ کا نہیں بلکہ ہم تو عمرہ کرنے آئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ سن کر انہوں نے سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے غیر مناسب گفتگو کی۔ اس وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بالکل قریب ہی موجود تھے اور ان کی ساری گفتگو سن رہے تھے، ان کے آخری الفاظ سننا تھے کہ غصے کی شدت سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کا رنگ تبدیل ہو گیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی اور عروہ بن مسعود کی نہایت ہی سخت الفاظ میں سرزنش کی۔ بلکہ ایسے الفاظ میں سرزنش کی کہ ان کا سانس خشک ہو گیا اور وہ کہنے لگے: ”یہ کون ہے؟“ لوگوں نے بتایا کہ یہ رسول اللہ کے رفیق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ ہیں۔

### سیدنا مغیرہ بن شعبہ کا والہانہ عشق

عروہ بن مسعود ثقفی پھر نبی کریم رُوْفَ رَحِمَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے گفتگو کرنے لگے، دورانِ گفتگو وہ بار بار رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی داڑھی مبارکہ کو ہاتھ لگاتے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہی حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کھڑے تھے، عروہ بن مسعود ثقفی نے جب دوبارہ ہاتھ لگایا تو انہوں نے اپنی تلوار کا دستہ ان کے ہاتھ پر مار کر نہایت ہی غصے سے کہا: ”رسول اللہ کی مبارک داڑھی سے اپنا ہاتھ پیچھے کر۔“ عروہ بن مسعود نے پوچھا: ”یہ کون ہے؟“ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ ہیں۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ اور حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے اس ایمان افروز رویے نے عروہ بن مسعود کے ہوش اڑا دیے اور وہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے اس حیرت انگیز عشق و محبت کو دیکھ کر حیران و پریشان ہو کر واپس قریش کے پاس آگئے۔

### عروہ بن مسعود ثقفی کے تاثرات

آپ نے قریش کو ساری صورت حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ: ”محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کے

اصحاب اُن سے بہت محبت کرتے ہیں اور ان کے لیے جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتے جب وہ دستِ مبارک دھوتے ہیں تو ان کے اصحاب تبرک کے لئے غسلہ شریف حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہیں، اگر کبھی تھوکتے ہیں تو صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جسے وہ حاصل ہو جاتا ہے وہ اپنے چہروں اور بدن پر برکت کے لئے ملتا ہے، کوئی بال جسمِ اقدس کا گرنے نہیں پاتا اگر کبھی جدا ہوا تو صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اس کو بہت ادب کے ساتھ لے لیتے ہیں اور اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں، جب آپ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کلام فرماتے ہیں تو سب ہی ساکت ہو جاتے ہیں۔ آپ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے ادب و تعظیم سے کوئی شخص نظر اوپر کو نہیں اٹھا سکتا۔ میں بڑے بڑے بادشاہانِ فارس و روم و مصر کے درباروں میں گیا ہوں، میں نے کسی بادشاہ کی یہ عظمت نہیں دیکھی جو محمد مصطفیٰ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی ان کے اصحاب میں ہے، مجھے اندیشہ ہے کہ تم ان سے مقابلہ کر کے کامیاب نہ ہو سکو گے۔“ قریش نے کہا: ”ایسی بات مت کہو، ہم اس سال انہیں واپس کر دیں گے وہ اگلے سال آئیں۔“ عدوہ نے کہا کہ: ”مجھے اندیشہ ہے کہ تمہیں کوئی مصیبت نہ پہنچ جائے۔“ یہ کہہ کر وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ طائف واپس چلے گئے اور اس واقعے کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں مشرف بہ اسلام فرمایا۔

(صحیح البخاری، باب کتاب الشروط، الشروط فی الجہاد۔ الخ، الحدیث: ۳۷۳۲، ۳۷۳۱، ج ۲، ص ۲۲۵، تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۶، الفتح: ۱، ص ۹۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

### بیعت رضوان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی حدیبیہ کے مقام پر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ سے بول کے ایک درخت کے نیچے بیعت لی، اس کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں، جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں کیا گیا:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾ (پ ۲۶، الفتح: ۱۸) ترجمہ کنز الایمان:

”بیشک اللہ راضی ہو ایمان والوں سے جب وہ اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے۔“

### بیعت رضوان سے کفار خوف زدہ ہو گئے

بیعت کی خبر سے کفار خوف زدہ ہوئے اور ان کے اہل رائے نے یہی مناسب سمجھا کہ صلح کر لیں، چنانچہ صلح نامہ لکھا گیا اور چونکہ یہ مقام حدیبیہ میں لکھا گیا تھا اس لیے ”صلح حدیبیہ“ کے نام سے مشہور ہو گیا اور صلح نامے میں یہ طے پایا کہ مسلمان اس سال واپس مدینے چلے جائیں اور اگلے سال آ کر عمرہ کر لیں مسلمانوں کے لیے یہ شرط سخت تکلیف کا باعث تھی خصوصاً حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خاص طور پر اسے مسلمانوں کی توہین سمجھا اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دونوں کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ چنانچہ،

### صلح حدیبیہ پر صدیق اکبر کا طینان

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں سید عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے نبی نہیں؟“ فرمایا: ”کیوں نہیں؟“ میں نے عرض کی: ”کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟“ فرمایا: ”کیوں نہیں؟“ میں نے عرض کی: ”پھر ہم دین کے معاملہ میں اتنے پست کیوں ہو گئے؟“ سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں اور اس کی مرضی کے خلاف نہیں چل سکتا وہی میرا مددگار ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب طواف کعبہ کریں گے؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ کہا تھا کہ اسی سال حج کریں گے؟“ میں نے عرض کی: ”نہیں؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”تم ضرور آؤ گے اور کعبے کا طواف کرو“

گے۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس آیا اور عرض کی: ”اے ابوبکر! کیا یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے نبی نہیں؟“ فرمایا: ”کیوں نہیں؟“ میں نے کہا: ”کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں؟“ فرمایا: ”یقیناً ایسا ہی ہے۔“ میں نے کہا: ”پھر ہم دین کے معاملے میں اتنا دباؤ کیوں تسلیم کر رہے ہیں؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اے عمر! بلاشبہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں، اُس کے نافرمان نہیں ہو سکتے۔ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کا مددگار ہے، آپ اپنی جگہ ثابت قدم رہیں۔ خدا کی قسم! وہ حق پر ہیں۔“ میں نے کہا: ”کیا وہ یہ نہیں فرماتے تھے کہ ہم عنقریب طواف کعبہ کریں گے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمانے لگے: ”کیوں نہیں، کیا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ فرمایا تھا کہ تم اسی سال طواف کرو گے؟“ میں نے کہا: ”نہیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تو یقین رکھو تم آئندہ سال ضرور آؤ گے اور بیت اللہ شریف کا طواف کرو گے۔“ (صحیح البخاری، کتاب

الشروط، باب الشروط في الجهاد۔ الخ، الحديث: ۳۷۳۲، ۳۷۳۱، ج ۲، ص ۲۲۶ تا ۲۲۷، تفسير خزائن العرفان، ج ۲، الفتح: ۱، ص ۹۳۹)

### سیدنا صدیق اکبر کی مدنی سوچ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس اطمینان بخش جواب اور رویے سے بالکل واضح ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صلح حدیبیہ اور اس کی تمام شرائط سے بالکل مطمئن تھے، اس کی سب سے بنیادی وجہ یہ تھی کہ صلح حدیبیہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے طے فرمائی تھی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی کسی بات سے اختلاف نہ کرتے تھے، انہیں یقین کامل تھا کہ یہ شرائط صلح کے لحاظ سے اسلام اور مسلمانوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوں گی اور انہیں مان لینا چاہیے کیونکہ ان کی یہ مدنی سوچ تھی بلکہ تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی بھی یہی مدنی سوچ ہو کر تھی کہ سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا کوئی کام مسلمانوں کے مفاد کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا۔

اور واقعی آگے چل کر صلح حدیبیہ کا جو نتیجہ نکلا اس نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اطمینان قلبی کی مکمل تصدیق کر دی۔

### صحابہ میں سب سے بڑھ کر صاحب الرائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اسی صلح حدیبیہ کے موقع پر جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو کفار قریش کے ترجمان سہیل بن عمرو نے معاہدے میں ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ اور ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ کے بجائے ”محمد بن عبد اللہ“ لکھنے کا اصرار کیا کہ یہ دونوں باتیں قریش تو تسلیم نہ کرتے تھے۔ بہر حال بعد میں کفار قریش کے یہی ترجمان سہیل بن عمرو مسلمان ہو گئے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صلح حدیبیہ میں حکمت اور سیدنا سہیل بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ذکر خیر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

”دور اسلام میں کوئی بھی فتح، حدیبیہ کی فتح سے بڑھ کر عظیم نہیں ہے لیکن اس دن کئی لوگوں کی فہم و فراست اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی کریم رُوْفٍ رَّحِیْمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مابین معاملے کو سمجھنے سے قاصر رہی، حقیقت یہ ہے کہ لوگ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں فرماتا بلکہ وہ اس وقت تک مہلت دیتا ہے جب تک معاملات اس مطلوبہ حد تک نہیں پہنچ جاتے جو وہ چاہتا ہے۔ میں نے صلح حدیبیہ میں مشرکین کے ترجمان سہیل بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حجۃ الوداع کے موقع پر دیکھا کہ وہ قربان گاہ کے قریب کھڑے ہیں اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو قربانی کے اونٹ پیش کر رہے ہیں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے ہاتھوں سے ان اونٹوں کو نحر کر رہے ہیں پھر جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے سر کے بال منڈوائے تو میں نے دیکھا کہ سہیل بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے موئے مبارک چن چن کر اپنی آنکھوں پر رکھ رہے ہیں، جبکہ انہوں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ اور ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ لکھنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ اس منظر کا آنکھوں کے سامنے آنا تھا کہ میں بے اختیار اس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کرنے لگا جس نے انہیں ہدایت اسلام سے سرفراز فرمایا۔“ (یقیناً حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب صحابہ کرام عَلَیْهِمُ

الرِّضْوَانِ فِي سَبَبِ بَرِّهِ كَرِصَابِ الرَّائِي وَأَوْعَلَ وَوَأَشْرَفَ فِي سَبَبِ سَبَبِ كَامِلِ تَحْتِ

(کنز العمال، کتاب الغزوات، غزوة الخديبية، الحديث: ۳۰۱۳۷، ج ۵، الجزء: ۱۰، ص ۲۱۷)

### صلح حدیبیہ کے نتائج

اس صلح کے نتیجے میں مسلمانوں کے لیے فتوحات کا دروازہ کھل گیا اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگلے سال یعنی ۱۱ رمضان المبارک ۸ ہجری کو بڑی شان و شوکت کے ساتھ تقریباً دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کو روانہ ہوئے اور چند روز بعد ۲۰ رمضان المبارک کو فتح عظیم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اسی کا نام فتح مکہ ہے۔

### رسول اللہ کا شاہانہ مدنی جلوس

مکہ مکرمہ میں مسلمان اس شان سے داخل ہوئے کہ نبی کریم رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی اونٹنی "قصواء" پر سوار تھے اور آپ ایک سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ آپ کے پیچھے حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے ایک جانب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری جانب حضرت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس سفر میں آپ کے ساتھ دو اہمات المؤمنین حضرت سیدنا ام سلمہ اور حضرت سیدنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھیں اور آپ کے چاروں طرف جوش و خروش میں بھرا ہوا ہتھیاروں میں ڈوبا ہوا لشکر تھا جس کے درمیان کوکبہ نبوی تھا۔ اس شاہانہ جلوس کے جاہ و جلال کے باوجود تاجدار رسالت شہنشاہ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان تو اضع کا یہ عالم تھا کہ آپ سورہ فتح کی تلاوت فرماتے ہوئے اس طرح سر جھکائے ہوئے اونٹنی پر بیٹھے تھے کہ آپ کا سر انور اونٹنی کے پالان سے بار بار لگ جاتا تھا۔ آپ کی یہ کیفیت تو اضع، خداوند قدوس کا شکر ادا کرنے اور اس کی بارگاہ عظمت میں اپنی عجز و نیاز مندی کا اظہار کرنے کے لئے تھی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، کتاب المغازی، باب غزوة الفتح الاعظم، ج ۳، ص ۲۳۲-۲۳۳، سیرت سید الانبیاء، ص ۲۶۳)



## صدیق اکبر اور گھوڑے

### گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ

۶ سن ہجری بمطابق ۶۲۷ عیسوی میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کرائی، سدھائے ہوئے گھوڑوں کے لیے دوڑ کا فاصلہ زیادہ رکھا اور غیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کے لیے کم۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ حینفاء سے شروع کرائی اور اس کی آخری حد ثنیۃ الوداع رکھی، غیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کرائی۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی اس دوڑ میں حصہ لیا۔ حضرت سیدنا سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حینفاء سے ثنیۃ الوداع یا چھ میل ہے۔ جبکہ ثنیۃ الوداع اور مسجد بنی زریق کا درمیانی فاصلہ ایک میل ہے۔ اسی سال سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹوں کی دوڑ بھی کرائی۔

### صدیق اکبر کے گھوڑے کی جیت

اس گھڑ دوڑ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھوڑے نے بھی حصہ لیا اور وہ دوسرے گھوڑوں سے آگے نکل گیا اور اس نے سبقت حاصل کی، یہ دونوں دوڑیں اسلام میں سب سے پہلی دوڑیں تھیں۔

### اعرابی کا اونٹ سبقت لے گیا

اونٹوں کی دوڑ میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی ”قصواء“ نے بھی حصہ لیا، ایک اعرابی کا اونٹ ”قصواء“ سے سبقت لے گیا۔ قصواء نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی تھی اس سے پہلے کوئی چوپایہ اس سے آگے نہ نکل سکا تھا، مسلمانوں پر یہ امر نہایت گراں گزرا لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ پر حق

ہے کہ جس چیز کو رفعت عطا فرمائے اسے پستی دے دے۔“

(سیرت سید الانبیاء، ص ۳۹۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

## غزوة تبوک اور صدیق اکبر

ماہ رجب سن ۹ ہجری میں دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غزوة تبوک کے لیے روانہ ہوئے۔ یہ آخری مہم تھی جس میں سرکارِ مکہ، مکرمہ، سردارِ مدینہ، منورہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ تبوک ملک شام کی جانب ایک جگہ کا نام ہے مدینہ منورہ اور اس کے درمیان چودہ روز اور دمشق اور اس کے مابین دس دنوں کا فاصلہ ہے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس مہم پر جمعرات کے روز مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۱۷۳)

## غزوة تبوک کا سبب

عرب کا غسانی خاندان جو قیصر روم کے زیر اثر ملک شام پر حکومت کرتا تھا چونکہ وہ عیسائی تھا اس لیے قیصر روم نے اس کو اپنا آلہ کار بنا کر مدینہ منورہ پر فوج کشی کا عزم کر لیا۔ چنانچہ ملک شام کے جو سوداگر روغن زیتون بیچنے مدینہ شریف آیا کرتے تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ قیصر روم کی حکومت نے ملک شام میں بہت بڑی فوج جمع کر دی ہے۔ اور اس فوج میں رومیوں کے علاوہ قبائلِ لخم و جذام اور غسان کے تمام عرب بھی شامل ہیں۔ ان خبروں کا تمام عرب میں ہر طرف چرچا تھا اور رومیوں کی اسلام دشمنی کوئی ڈھکی چھپی چیز نہیں تھی اس لیے ان خبروں کو غلط سمجھ کر نظر انداز کر دینے کی بھی کوئی وجہ نہیں تھی۔ اس لیے حضور اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بھی فوج کی تیاری کا حکم دے دیا۔ چونکہ سخت گرمی کا موسم تھا اور راستہ بھی نہایت ہی دشوار گزار تھا اس لیے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تمام قبائل عرب سے فوجیں اور مالی امداد طلب فرمائی۔

(شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیة، ثم غزوة تبوک، ج ۲، ص ۲۸-۲۷)

## صدیق اکبر کی مالی قربانی

اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے

اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا کہ ”اپنا مال راہ خدا میں جہاد کے لیے صدقہ کرو۔“ اس فرمان عالیشان کی تعمیل میں صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حسب توفیق اپنا مال راہ خدا میں جہاد کے لیے تصدق کیا۔ حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار مجاہدین کا ساز و سامان تصدق کیا اور دس ہزار دینار خرچ کیے اس کے علاوہ نو سو اونٹ اور سو گھوڑے معہ ساز و سامان فرمان رسول پر لبیک کہتے ہوئے پیش کر دیے۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میرے پاس بھی مال تھا میں نے سوچا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر دفعہ ان معاملات میں مجھ سے سبقت لے جاتے ہیں اس بار زیادہ سے زیادہ مال صدقہ کر کے ان سے سبقت لے جاؤں گا۔“ چنانچہ وہ گھر گئے اور گھر کا سارا مال اکٹھا کیا اس کے دو حصے کیے ایک گھر والوں کے لیے چھوڑا اور دوسرا حصہ لے کر بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا: ”اے عمر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کے آئے ہو؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آدھا مال گھر والوں کے لیے چھوڑ آیا ہوں۔“ اتنے میں عاشق اکبر، یارِ غار مصطفیٰ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مال لے کر بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوئے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بالکل سادہ سی قبا پہنی ہوئی ہے جس پر بول کے کانٹوں کے بٹن لگائے ہوئے ہیں۔ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور استفسار فرمایا: ”اے ابوبکر! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟“ بس! محبوب کا یہ پوچھنا تھا کہ گویا عاشق صادق کا دل عشق و محبت کی مہک سے جھوم اٹھا، فوراً ہی

سمجھ گئے کہ بات کچھ اور ہے، کیونکہ محبوب تو جانتا ہے کہ میرے عاشق صادق نے تو اس وقت بھی اپنی جان، مال، آل، اولاد سب کچھ قربان کر دیا تھا جب مکہ مکرمہ میں حمایت کرنے والے نہ ہونے کے برابر تھے بلکہ اکثر لوگ جانی دشمن بن گئے تھے، اور محبوب کے کلام کو کیوں نہ سمجھتے کہ یہ تو وہ عاشق تھے جو ہر وقت اس موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ بس محبوب کچھ مانگے تو سہی! سب کچھ قدموں میں لا کر قربان کر دیں:

کیا پیش کریں جاننا کیا چیز ہماری ہے

یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

یہ تو وہ عاشق صادق تھے جنہوں نے کبھی اپنے مال کو اپنا سمجھا ہی نہیں، بلکہ جو کچھ ان کے پاس ہوتا اسے محبوب کی عطا سمجھتے اور کیوں نہ سمجھتے کہ:

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

فورا سمجھ گئے کہ محبوب کی چاہت کچھ اور ہے غالباً محبوب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے میرے عاشق! میں تو تیرے عشق کو جانتا ہوں، آج دنیا کو بتا دے کہ عشق کسے کہتے ہیں، بس آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے محبت بھرے لہجے میں یوں عرض کیا: "يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ لِيَعْنِيَ أَلَيْسَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِرَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں اپنے گھر کا سارا مال لے کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں اور گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔" حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ "میں کبھی بھی ابو بکر صدیق سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔"

پردانے کو چراغ تو گھسی بلبل کو پھول پھول پھول پھول

صدیق کے لیے ہے خدا اور رسول بس  
 دے کے سب کچھ پھر بھی بیچ گیا میرے لیے  
 اک خدا میرے لیے، اک مصطفیٰ میرے لیے  
 مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمت عالم  
 میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لیے

صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ نے دیکھا کہ اتنے میں خالق کائنات کے قاصدِ خصوصی حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْهِ السَّلَامُ ویسا ہی لباس زیب تن کیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے جو عاشق اکبر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے زیب تن فرمایا ہوا تھا۔ سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے استفسار فرمایا: ”اے جبریل! یہ کیا پہنا ہوا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے آج تمام فرشتوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ آج ویسا ہی لباس پہنیں جیسا آپ کے عاشق صادق نے پہنا ہوا ہے۔ اور ساتھ ہی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ انہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور استفسار فرماتا ہے کہ یہ اپنے رب سے اس حال میں راضی ہیں یا ناراض؟“ یہ پیغام محبت سنتے ہی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وجد میں آگئے اور ان پر رقت طاری ہوگئی، عرض کیا: ”یا رسول اللّٰهُ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں بھلا اپنے رب سے کیسے ناخوش ہو سکتا ہوں۔“ پھر تین بار فرمایا: ”میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللّٰهُ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر،

الحديث: ۳۶۹۵، ج ۵، ص ۳۸۰، تاریخ الخلفاء، ص ۳۰، سنن الدارمی، کتاب الزکوٰۃ، باب الرجل يتصدق ما عنده، الحديث: ۱۶۶۰، ج ۱،

(ص ۳۸۰)

گھر بار اللہ کے لیے ہی کافی ہے

کیا بات اجاگر کہتے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں  
جب جاگے گا قلب مومن ہر دل سے صدا یہ آئے گی  
صدیق اکبر میرے ہیں صدیق اکبر میرے ہیں

### تبوک اور اس کا دشوار گزار راستہ

غزوہ تبوک تنگی و ترشی اور موسم گرما کی شدت و حرارت کے زمانہ میں پیش آیا نیز علاقہ خشک سالی کی لپیٹ میں تھا، اور پھل پک چکے تھے۔ لوگوں کو پھلوں اور سایہ دار درختوں میں قیام پسند تھا۔ اس حالت میں سفر کرنا سب ناپسند کرتے تھے علاوہ ازیں ان کے پاس زادراہ اور سواریوں کی قلت تھی۔ تبوک تک پہنچنے کے لیے شام کے عظیم صحراء کو طے کرنے میں چالیس روز چلنا پڑتا ہے اور اتنے ہی ایام واپسی پر لگتے تھے۔ جہاں نہ کوئی درخت ہے اور نہ سایہ، پانی بھی بہت کم مقدار میں دستیاب ہوتا ہے، لیکن اللہ عزوجل نے ان نفوس قدسیہ کے دلوں کو مضبوط رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس غزوہ کو جَيْشُ الْعُسْرَةِ (تنگ دستی کا لشکر) بھی کہتے ہیں اور چونکہ منافقوں کو اس غزوہ میں بڑی شرمندگی اور شرمساری اٹھانی پڑی تھی۔ اس وجہ سے اس کا ایک نام غزوہ فَاصِحَہ (رسوا کرنے والا غزوہ) بھی ہے۔ یقیناً ایسے کٹھن راستے میں مسلمانوں کو سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ خصوصاً پانی کی قلت نے تو سبھی کو پریشان کر دیا اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بارگاہ رسالت میں دعا کے لیے عرض گزار ہوئے اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خصوصی کرم فرمایا۔ چنانچہ،

### صدیق اکبر اور مسلمانوں کی خیر خواہی

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ہم شدید گرمی کے موسم میں تبوک کے لیے نکلے۔ دوران

سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا۔ وہاں ہمیں اس قدر شدت کی پیاس لگی کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ ہمارا وقت اجل قریب آ پہنچا ہے۔ پیاس کی شدت سے ہم اس حد تک مجبور ہو گئے کہ ہم میں سے کوئی آدمی پیاس بجھانے کے لیے اپنا اونٹ ذبح کرتا اور اس کی اوجھڑی کو نچوڑ کر اس میں سے نکلنے والے پانی کو پی لیتا اور جو پانی باقی بچتا اسے اپنے پہلو پر باندھ لیتا۔ مسلمانوں کی یہ حالت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے دیکھی نہ گئی اور وہ مسلمانوں کی خیر خواہی کے لیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور یوں درخواست کی: "يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ عَوَّذَكَ فِي الدُّعَاءِ خَيْرَ أَفَادِعِ اللَّهِ لِعَنِي أَعَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّكَ رَسُول! يُقِينَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّكَ آيُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي دَعَا كُو قَبُولُ فَرِمَاتَا هِي، اُور آيُ كُو خَيْرُ وَبِرَكْتُ سِي نُو اَزْتَا هِي لِهَذَا آيُ اَللَّهُ عَزَّوَجَلَّكَ سِي دَعَا فَرِمَايِي۔" رَسُو لُ اَللَّهُ صَلَّى اَللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي فَرِمَايَا: "أَتَحِبُّ ذَلِكَ؟" لِيَعْنِي أَعَى اَبُو بَكْر! كِيَا تَمَهَارِي اِسِي مِي خُوشِي هِي۔" عَرَضُ كِيَا: "جِي هَا يَارَسُو لُ اَللَّهُ صَلَّى اَللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ!" چِنَا نِچِي مِي كَرِيْم رُو فَرِّ حِيْم صَلَّى اَللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي دَعَا كِي لِي عِي هَاتِه اِٹِه اِطِه اِي عِي اُور دَعَا مَانِك كَر اِجِي هَاتِه نِيچِي هِي نِي كِي تَهِي كِي آسْمَانِ پَر اِبَر رَحْمَتُ كَر جِنِي لِكَا، پِهَلِي هَلِكِي هَلِكِي بَارَشِ هُوِي، پِهَر مَوْسَلَا دِهَارِ بَارَشِ بَر سِنِي لِكِي۔ صَحَابِه كَرَامِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نِي اِي نِي بَر تَنُو كُو پَانِي سِي بَهْر لِيَا۔ حَضْرَتُ سِي دِنَا عَمْرُ فَارُوقِ اَعْظَمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فَرِمَاتِي هِي كِي اَللَّهُ عَزَّوَجَلَّكَ كِي مَحْبُوب، دَانَا نِي غِيُوبُ صَلَّى اَللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا يِه مَعْجَزَه تَهَا كِي جِهَا هِي هَم تَهِي صَرَفِ وَهِي بَارَشِ هُو رِي تَهِي هَمَارِي اِرْدُ كَر دَبَارَشِ كَا نَامُ وَنَشَانُ نِي هِي تَهَا۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب الطہارۃ، معجزۃ النبی فی نزول الماء۔ الخ، الحدیث: ۵۸۲، ج ۱، ص ۳۸۳، سیرت سید الانبیاء، ص ۱۷۴)

### سب سے بڑا جھنڈا صدیق اکبر کے ہاتھ میں

دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ تیس ہزار مجاہدین کا لشکر تھا جب لشکر اسلام رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قیادت میں ثنیۃ الوداع نامی مقام پر جمع ہوا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

وَسَلَّمَ نَے قَائِدِیْنِ، جَرَنِیْلُوں اور کمانڈروں کو منتخب فرمایا اور انہیں مختلف جھنڈے عطا فرمائے اس موقع پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سب سے بڑا جھنڈا عطا فرمایا۔ مگر دور دور تک رومی لشکروں کا کوئی پتا نہیں چلا۔ واقعہ یہ ہوا کہ جب رومیوں کے جاسوسوں نے قیصر بادشاہ کو خبر دی کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تیس ہزار کا لشکر لے کر تبوک میں آرہے ہیں تو رومیوں کے دلوں پر اس قدر ہیبت چھا گئی کہ وہ جنگ سے ہمت ہار گئے اور اپنے گھروں سے باہر نہ نکل سکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بیس دن مقام تبوک میں قیام فرمایا اور اطراف و جوانب میں افواج الہی کا جلال دکھا کر اور کفار کے دلوں پر اسلام کا رعب بٹھا کر مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور تبوک میں کوئی جنگ نہیں ہوئی۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۳۹ مختصر، تلخیص فہوم اہل الاثر لابن جوزی، باب تسمیة المشہورین

بالذکر من اصحاب رسول اللہ۔۔۔ الخ، ص ۴، تاریخ مدینة دمشق، ج ۲، ص ۳۶)

### خوش بخت صحابی

غزوہ تبوک میں حضرت سیدنا عبد اللہ ذوالجبارین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سوانہ کسی صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت ہوئی نہ وفات ہوئی۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ذوالجبارین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک غریب مہاجر تھے اور اصحاب صفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ میں سے تھے۔ یہ غزوہ تبوک میں شامل ہوئے اور ان کو بخار آ گیا۔ بوقت وفات ان کے پاس دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے تو انہوں نے بڑی حسرت سے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرا مقصد شہادت ہی ہے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میرے لیے دعا فرمادی ہے کہ ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اس کے خون کو کفار پر حرام کر دیا ہے۔“ تو کیا میں شہادت سے محروم رہوں گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم جہاد کے لیے نکلے ہو تو اگر بخار میں بھی مر جاؤ گے تو بھی تم شہید ہی ہو گے۔“ اس کے بعد بخار ہی میں حضرت سیدنا ذوالجبارین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وصال ہو گیا۔

(مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۷۷)



## سیدنا صدیق اکبر کا ایمان افروز تبصرہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک تھا۔ ایک دفعہ میں آدھی رات کے وقت اٹھا تو میں نے لشکر میں ایک جانب کچھ روشنی دیکھی۔ میں صورت حال معلوم کرنے کے لیے ایک طرف گیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا موجود ہیں اور سیدنا عبد اللہ ذوالبجادرین مَرْنِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وفات پا چکے ہیں۔ انہیں دفن کرنے کے لیے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ قَبْرُ كُهُودٍ چکے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان کی قبر مبارک میں بنفس نفیس (یعنی خود) اترے ہوئے ہیں اور سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ان کی میت کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جانب قبر میں اتار رہے ہیں جبکہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فرما رہے ہیں: ”أَدْنِيَا لِي أَخِيكُمْ يَعْنِي أَسَ اِنِّي بَهَائِي كَ قَرِيْب كَرْدُو۔“ چنانچہ انہوں نے ان کی میت کو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف بڑھا کر نیچے اتار دیا۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی میت کو پہلو کے بل کیا تو فرمایا: ”اللَّهُمَّ إِنِّي آمْسِيْتُ رَاضِيًا عَنْهُ فَارْضِ عَنْهُ يَعْنِي اَسَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! میں اس آخری رات تک اس سے راضی تھا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔“ حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ روح پرور منظر دیکھ کر اپنے ایمان افروز جذبات کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا: ”وَاللّٰهُ لَوَدِدْتُ اَنِّي صَاحِبُ الحُفْرَةِ يَعْنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كِي قَسَم! مِيْرِي يَهْ خَوَاشِ هِي كَه اَسَ قَبْرِي فِي عِيْدِ اللّٰهِ ذَوِ الْبَجَادِيْنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي جِگہ ميں ہوتا۔“

(المنعم الاوسط، من اسمه مسعدة، الحديث: ۹۱۱۱، ج ۶، ص ۳۷۱، حلية الاولياء، الحديث: ۳۷۲، ج ۱، ص ۱۶۹)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## جیش صدیق اکبر

### کئی مشرکین کو واصل جہنم کیا

حضرت سیدنا سلمہ بن اکوع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ایک لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے کفار کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا تو میں بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر میں شامل تھا، ہم نے کئی مشرکین کو قتل کیا اور بہت سے قیدی بھی بنے۔ ہم نے کسی مشکل گھڑی میں ایک دوسرے کو باخبر رکھنے کے لئے اَمِت اَمِت کے الفاظ مقرر کر رکھے تھے۔ میرے ہاتھ سے سات مشرکین جہنم رسید ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بنی فزارہ سے جہاد کے لئے روانہ فرمایا اس وقت بھی میں آپ کے ساتھ تھا، جب ہم پانی کے قریب پہنچے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رات وہاں قیام کیا، نماز فجر ادا کرنے کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حملہ کرنے کا حکم دیا، ہم نے مشرکین پر بھرپور حملہ کیا اس جنگ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھوں کئی مشرکین واصل جہنم ہوئے۔“

(الطبقات الكبرى لابن سعد، سرية ابي بكر الصديق الى بني كلاب بن عبد، ج ۲، ص ۹۰)

## صدیق اکبر مسلمانوں کے امیر الحج

### صدیق اکبر پہلے امیر الحج

۱۱ رمضان المبارک سن ۸ ہجری کو فتح مکہ ہوئی اور فتح مکہ کے اگلے سال یعنی ۹ ہجری ذی قعدہ کے مہینے میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی جگہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تین سو مسلمانوں کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ

ہو کر مکہ مکرمہ پہنچے۔ نبی پاک صاحب لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کے ساتھ بیس ۲۰ اونٹ روانہ فرمائے ان کے گلوں میں اپنے دست اقدس سے ہار ڈالے اور ان پر نشان لگائے، ان اونٹوں پر حضرت سیدنا ناجیہ بن جندب اسلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نگران مقرر فرمایا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پانچ ۵ اونٹ اپنی طرف سے بھی ذبح کرنے کے لیے ساتھ لے لیے۔ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی اس سال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ حج کیا اور ہدی کے کئی جانور ساتھ لے لیے۔ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، حج ابی بکر بالناس۔ الخ، الحدیث: ۳۶۳، ج ۳، ص ۱۲۸، سیرت سید الانبیاء، ص ۵۳۳، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۳۷۷)

### سرکار نے حج کیوں نہ کیا؟

اس سال نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غزوات کے معاملے میں انہماک، مختلف وفود کی آمد اور ان کو احکام شرعیہ سکھانے کی مصروفیت کے باعث حج میں شرکت نہ فرما سکے، اس لیے اپنی جگہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۷۷)

### سورۃ براءۃ کے لیے حضرت علی کی روانگی

نبی کریم رُوْفٌ رَجِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیچھے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کو روانہ فرمایا تاکہ لوگوں کو سورۃ براءت پڑھ کر سنائیں اور یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد آئندہ کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا اور نہ کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کر سکے گا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حج کو روانہ ہونے سے تھوڑا عرصہ پہلے اسی سال پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ کی آیت نمبر ۲۸ نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! مشرک نرے ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے

پائیں۔“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عَرَج کے مقام پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے جا ملے۔ عرج مدینہ منورہ سے دور ۷۸ میل کے فاصلے پر ایک بستی کا نام ہے۔ (السيرة النبوية لابن هشام، اختصاص الرسول

عليه۔ الخ، المجلد الثاني، ص ۲۶۱)

### اونٹنی کی بلبلاہٹ

عرج کے مقام پر صبح کے وقت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اونٹنی مبارکہ کی بلبلاہٹ سنی تو فرمایا: ”یہ تو قصواء کی آواز ہے۔“ (بعض روایات میں عضباء کا ذکر ہے یہ بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اونٹنی تھی) دیکھا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس پر سوار تھے ان سے پوچھا گیا کہ اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو حج کا امیر بنایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ”میں امیر نہیں بلکہ مامور ہوں اور مجھے تو سورہ براءت لوگوں کے سامنے پڑھنے کے لیے بھیجا گیا ہے نیز لوگوں کے ساتھ معاہدوں کے خاتمے کے روانہ کیا ہے۔“ (مدارج النبوة، ج ۲، ص ۷۸، سیرت سید الانبیاء، ص ۵۳۳)

### ایک اہم وضاحت

یاد رہے کہ یہ حج حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی امارت میں ادا کیا گیا تھا۔ کفار سے معاہدہ کے خاتمے کا اعلان اگرچہ خود حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی کر سکتے تھے لیکن نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھیجا کیونکہ عرب کا دستور تھا کہ جب کسی معاہدے کے خاتمے کا اعلان کرنا ہوتا تو معاہدہ کرنے والا خود آتا یا اس کے خاندان کا کوئی فرد اس کی طرف سے آکر اعلان کرتا۔ اہل بیت نبوی میں چونکہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی سب سے افضل تھے اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا انتخاب کیا گیا۔ (السيرة النبوية لابن هشام، اختصاص الرسول عليه۔ الخ، المجلد الثاني، ص ۲۶۱)

## حجۃ الوداع میں صدیق اکبر کی رفاقت

ہجرت کے دسویں سال نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عزم حج فرمایا، اس حج کا نام حَجَّةُ الْوَدَاع ہے۔ اس سفر حج میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہم رکاب تھے۔ دوسرے بہت سے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ بھی ساتھ شریک تھے نیز آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواج مطہرات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ بھی ساتھ ہی تھیں۔ اس حج کے موقع پر میدان عرفات میں مسلمان بہت بڑی تعداد میں جمع تھے۔ یہ وہی مقام تھا، جہاں کچھ عرصہ قبل قریش کا کوئی شخص آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہم کلام ہونا بھی پسند نہ کرتا تھا لیکن خدا کی قدرت ہے کہ آج یہاں ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ جمع تھے۔ اس حجۃ الوداع کے موقع پر مختلف صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمُ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر مختلف مسائل بھی پوچھ رہے تھے۔

(صحيح البخاری، کتاب المغازی، باب حجة الوداع، ج ۳، ص ۱۲۷، سیرت سید الانبیاء، ص ۵۶۲)

## حجۃ الوداع کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ

۱۰ اس ہجری میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حج ادا فرمایا اسے حَجَّةُ الْوَدَاع، حَجَّةُ الْاِسْلَام، حَجَّةُ الْبَلَاغ، حَجَّةُ التَّمَام وَالکَمَال بھی کہتے ہیں۔ (۱) حجۃ الوداع کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو الوداع کہا اور وصیت فرمائی کہ میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا نیز صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے گواہی لی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عزوجل کے پیغامات ان تک پہنچا دیے ہیں۔ (۲) حجۃ الاسلام کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ میں حج کی فرضیت کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف یہی حج کیا۔ (۳) حجۃ البلاغ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ نبی کریم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمُ نے احکام شرع لوگوں تک

پہنچا دیے۔ (۴) حجۃ التمام والکمال اس لیے کہتے ہیں کہ اس حج میں وقوف عرفہ کے دن پارہ ۶ سورۃ المائدہ کی آیت نمبر ۳ نازل ہوئی: ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اَثَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيْتُ لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِينًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔“ واضح رہے کہ ہجرت سے پہلے ہی دور میں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر سال حج فرمایا کرتے تھے، لیکن ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں حج کی فرضیت کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صرف یہی حج فرمایا۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۵۶۱، السیرۃ العلمیۃ، ج ۳، ص ۳۶۰)

### حجۃ الوداع میں صحابہ کرام کی تعداد

شہنشاہ مدینہ، قرار قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چونکہ اپنے اس حج کی اطلاع اطراف کے تمام علاقوں میں بھیج دی تھی اس لیے لوگ ہر طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج کرنے کے لیے اٹھ آئے۔ علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ: ”اس دن حجاج کرام کی تعداد حساب اور گنتی سے باہر تھی۔“ علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ”اس حج میں آگے پیچھے دائیں بائیں جدھر نگاہ اٹھتی سوار اور پیدل ہی دکھائی دیتے تھے اس سفر میں اتنے آدمی جمع تھے کہ ان کی تعداد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ البتہ ایک روایت کی رو سے ان کی تعداد ایک لاکھ چودہ ہزار اور دوسری روایت کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اس سفر میں مئی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ تھے۔“ اور بعض دیگر روایات کے مطابق ایک لاکھ تیس ہزار تھی، یہ تعداد ان صحابہ کرام کے علاوہ تھی جو مکہ مکرمہ میں موجود تھے اور یمن سے حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ اور حضرت سیدنا ابو موسی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے ساتھ آئے تھے۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۵۶۲، بحوالہ شرح سفر المستغاث، ص ۳۲۷)

## شہزادہ صدیق اکبر کی ولادت

اللہ عزوجل کے محبوب و امانے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ذوالحلیفہ میں تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی اہلیہ محترمہ حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہَا منید سے تھیں، ان کے ہاں شہزادہ صدیق اکبر حضرت سیدنا محمد بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی ولادت ہوگئی۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۵۲۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## جیش اسامہ بن زید کی تیاری و روانگی

فریضہ حج ادا کرنے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لے گئے چند روز بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ملک شام پر حملہ کرنے کے لیے فوج تیار کرنے کا حکم دیا اور اس فوج کا سربراہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو مقرر فرمایا اور اس میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ جیسے جلیل القدر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ موجود تھے۔ یہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر ابھی قریب کے ایک مقام جرف تک پہنچا تھا کہ انہیں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی علالت کی اطلاع ملی یہ اطلاع سن کر لشکر جرف ہی میں رک گیا۔

(الروض الانف، باب بعث اسامہ، ج ۴، ص ۳۸۵)

## جیش اسامہ بن زید کا پس منظر

جنگ موتہ اور غزوہ تبوک کے بعد اسلام اور عیسائیت کے درمیان بڑھنے والے اختلافات اور یہودی فتنہ انگیزی کے باعث رومی اور شامی فوج کے عرب پر حملہ آور ہونے کے خطرات کافی حد تک بڑھ گئے تھے۔ جنگ موتہ میں مسلمانوں کے تین قائد حضرت سیدنا زید بن حارثہ، حضرت سیدنا جعفر بن ابوطالب اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن رواحہ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ جَمِيعًا شَهَادَاتٍ نَوْشٍ فَرَمَاجَ كَيْ تَحْتَهُ۔ اور جنگی صورت حال مسلمانوں کے خلاف ہو چکی تھی لیکن حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی حکمت عملی سے اپنی فوج کو باحفاظت محفوظ مقام پر پہنچا دیا تھا۔ اس کے بعد سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خود مسلمانوں کی فوج کے ساتھ مقام تبوک کی طرف روانہ ہوئے لیکن رومیوں کو لڑنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ اپنی جان بچا کر واپس شام کے علاقے میں چلے گئے۔ اس کے بعد رومیوں نے مسلمانوں کے خلاف سخت رویہ اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور وہ سوچنے لگے تھے کہ عرب کی سرحدوں کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ اور ان کی اس پیش قدمی کو روکنے اور رومیوں کے علاقے شام پر حملہ کرنے کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے لشکر اسامہ کی تیاری کا حکم جاری فرمایا۔ اگر مسلمانوں پر رومی حملہ کرتے تو مسلمان فوج اپنا دفاع کرتی لیکن دفاع ہمیشہ کمزور اور حملہ مضبوط ہوتا ہے لہذا سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حملے کو ترجیح دی۔ یہ لشکر مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر ابھی قریب کے ایک مقام جرف تک پہنچا تھا کہ انہیں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی علالت کی اطلاع ملی یہ اطلاع سن کر لشکر جرف ہی میں رک گیا۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی علالت اتنی شدید ہو گئی کہ آخری ایام میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نمازوں کی امامت کا حکم ارشاد فرما دیا۔ چنانچہ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی مسلمانوں کی امامت کرواتے رہے۔ اور کیوں نہ ہو کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کو امامت صغریٰ و امامت کبریٰ دونوں کا استحقاق حاصل ہے۔

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



پانچواں باب



امامت، بیعت، خلافت، مختلف فرقوں کا مقابلہ، فتوحات، خطبات وغیرہ

## امامت و خلافت کا بیان

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل کتاب ”بہار شریعت“ جلد اول، صفحہ ۲۳۷ پر صدر الشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى کی دو قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”امامت دو ۲ قسم ہے: (۱) صغریٰ۔ (۲) کبریٰ امامت صغریٰ امامت نماز ہے۔ امامت کبریٰ نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نیابت مطلقہ، کہ حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اُس کی اطاعت، تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو۔ اس امام کے لیے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دونوں امامتوں کی سعادتیں حاصل ہیں اور امامت صغریٰ یعنی نماز کی امامت تو پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ ہی میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سونپ دی گئی تھی اور خود سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو امام بنانے کا حکم ارشاد فرمایا نیز آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی موجودگی و غیر موجودگی دونوں صورتوں میں امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ اور سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کو امام بنانے کی ممانعت خود ارشاد فرمائی۔ چنانچہ،

## امامت صغریٰ

### کسی اور کو امامت کا حق نہیں

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، و انائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس قوم میں ابوبکر صدیق ہوں وہاں کسی اور کو امامت کا حق نہیں۔“  
(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، الحدیث ۳۶۹۳، ج ۵، ص ۳۷۹)

## سرکاری موجودگی میں امامت

حضرت سیدنا اہل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَهُ بَنِي عَمْرٍو بن عوف کے مابین صلح کرانے تشریف لے گئے، جب نماز کا وقت قریب آیا تو حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ”کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ چنانچہ اقامت کہی گئی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نماز پڑھانے لگے۔ ابھی نماز ادا کر ہی رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف لے آئے اور صف میں شامل ہو گئے۔ لوگوں نے تصفیق کی (یعنی بائیں ہاتھ کی پشت پر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی مار کر آواز پیدا کی) تاکہ حضرت سیدنا ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آمد کی اطلاع ہو جائے۔ لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اتنے خشوع و خضوع سے نماز ادا کیا کرتے تھے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنے آس پاس کی خبر ہی نہ ہوتی تھی۔ لہذا لوگوں نے تصفیق میں مبالغہ کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کی طرف توجہ کی اور کیا دیکھتے ہیں کہ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صف میں موجود ہیں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنی جگہ کھڑے رہنے کا اشارہ کیا، لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آہستہ آہستہ پیچھے آ کر صف میں کھڑے ہو گئے اور سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آگے بڑھ کر لوگوں کو بقیہ نماز پڑھائی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں پیچھے ہٹنے سے منع کیا تھا تو پھر تمہیں کس چیز نے پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا؟“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ابوحنیفہ کے بیٹے کو کیسے یہ جرات ہو سکتی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کی موجودگی میں لوگوں کو نماز پڑھائے۔“

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ارشاد فرمایا: ”میں نے تم لوگوں کو تصفیق میں مبالغہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یاد رکھو! جب نماز میں اس طرح کا کوئی معاملہ پیش آجائے تو تسبیح یعنی سبحان اللہ کہو کیوں کہ جب تسبیح کہی جائے گی تو امام اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اور تصفیق محض عورتوں کے لئے ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الاذان، من دخل لیوم الناس فجاء الامام الاول فتاخر الاول، الحدیث: ۶۸۳، ج ۱، ص ۲۳۳ ملقطاً)

### سرکار کی غیر موجودگی میں امامت

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، داناے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انصار کے ایک قبیلہ میں صلح کے لئے تشریف لے گئے۔ جب نماز کا وقت آیا تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: ”نماز کا وقت ہو چکا ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم موجود نہیں ہیں۔ میں اذان و اقامت کہتا ہوں کیا آپ نماز پڑھائیں گے؟“ فرمایا: ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔“ تو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دے دی۔ پھر اقامت کہی اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھا دی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا آپ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟“ عرض کی گئی: ”جی ہاں یا رسول اللہ۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”نماز کس نے پڑھائی؟“ عرض کی گئی: ”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”أَحْسَنْتُمْ لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَأْتِيَهُمْ أَحَدٌ غَيْرُهُ يَعْنِي تَمَّ نِيَّتُهُمْ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ هُوَ الْخَيْرُ“

(اتعاف الخيرة المهرة، كتاب المناقب، باب فضائل ابي بكر الصديق، الحدیث: ۸۸۱۲، ج ۹، ص ۲۰۰، سنن الترمذی، كتاب المناقب عن رسول الله،

فی مناقب ابي بكر وعن الحدیث: ۳۶۹۳، ج ۵، ص ۳۷۹)

## امامت کرنے کا حکم

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، نبی مَدَنِي سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تو حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نماز کی اطلاع دینے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔“ حضرت سیدتنا عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ابو بکر بڑے رقیق القلب (نرم دل) ہیں آپ کی جگہ کھڑے ہوتے ہی ان پر رقت طاری ہو جائے گی اور لوگوں کو کچھ سنائی نہ دے گا۔ بہتر ہے کہ آپ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ حکم فرمائیں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پھر ارشاد فرمایا: ”جاؤ ابو بکر سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔“ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ ”میں نے حضرت سیدتنا حفصہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے کہا کہ آپ بھی بارگاہ رسالت میں یہ گزارش کریں۔“ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا حفصہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ابو بکر بہت نرم دل آدمی ہیں۔ آپ کی جگہ نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم بھی یوسف والی عورتیں ہو، جاؤ جا کر ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، رقم الحدیث: ۳۶۹۲، ج ۵، ص ۳۷۹)

## تم بھی یوسف والی عورتیں ہو

سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس فرمان ”تم بھی یوسف والی عورتیں ہو“ کے متعلق حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی رَحِمَهُ اللهُ الْقَوِيُّ ارشاد فرماتے ہیں: (۱) یا تو یہ ہے کہ اے عائشہ و حفصہ! تم دونوں کہہ چکھ رہی ہو اور تمہارے دل میں کچھ ہے، یعنی تم کہہ تو یہ رہی ہو کہ ابو بکر کو امامت کے لیے نہ کہوں کہ یہ نرم دل ہیں اور تمہارے دل میں یہ ہے کہ اگر ابو بکر امامت کے لیے مصلے پر کھڑے ہوں گے تو لوگ یہ سمجھیں گے کہ شاید رسول اللہ کا انتقال ہو گیا ہے۔

جیسا کہ زیچانے مصری عورتوں کو بظاہر دعوت کے لیے بلایا تھا لیکن اس کے دل میں کچھ اور تھا۔ (۲) یا یہ مراد ہے کہ جیسے مصر کی عورتیں حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کی مرضی کے خلاف عمل کرنے کا کہتی تھی، ویسے ہی تم مجھ سے میری مرضی کے خلاف حکم صادر کرانا چاہتی ہو۔ (۳) یا یہ مراد ہے کہ تم بھی مصر کی عورتوں کی طرح اپنی بات منوانا چاہتی ہو۔

(نزہۃ القاری، کتاب الاذان، ج ۲، ص ۳۲۶)

### رب اور مومنوں دونوں کو نا منظور

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زمعہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مرض الموت نے جب شدت اختیار کی، اس وقت میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھا، حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ اور کسی سے نماز پڑھانے کے لیے کہہ دو۔“ حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہتے ہیں: ”میں باہر آیا تو لوگوں میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ موجود تھے البتہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ موجود نہ تھے، میں نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہا: اٹھئے اور نماز پڑھائیے۔“ انہوں نے اٹھ کر نماز کی امامت شروع کی اور تکبیر تحریمہ کہی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آواز طبعاً زیادہ اونچی تھی، اس لیے سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فوراً سن لی اور سنتے ہی ارشاد فرمایا: ”ابوبکر کہاں ہیں؟ (ابوبکر کے علاوہ کوئی اور امامت کروائے) یہ بات نہ اللہ کو منظور ہے نہ مومنوں کو۔“ چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بلایا۔ جب وہ آئے تو نماز پڑھائی جا چکی تھی۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہی لوگوں کی امامت کروائی۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن زمعہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہتے ہیں مجھ سے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”افسوس ہے تم پر! میرے ساتھ تم نے کیا کر دیا؟ اے عبد اللہ! قسم بخدا جب تم نے مجھے نماز کا کہا تو میں سمجھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے نماز پڑھانے کا حکم دیا ہے ورنہ میں کبھی نماز نہ

پڑھاتا۔“ میں نے عرض کیا: ”خدا کی قسم! مجھے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کسی خاص آدمی کے لیے حکم نہیں دیا تھا، میں نے تو فقط حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی غیر موجودگی میں آپ کو زیادہ حق دار سمجھ کر امامت کرنے کا کہہ دیا۔“

(مسند امام احمد، حدیث عبد اللہ بن زبعمہ، الحدیث: ۱۸۹۲۸، ج ۶، ص ۴۸۶)

### صدیق اکبر کا تقرر بحیثیت امام

۹ ربیع الاول جمعہ کی رات کو دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مرض الوفا ت نے شدت اختیار کر لی اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر اس کے باعث تین سو بار غشی طاری ہو گئی۔ اس وجہ سے نماز عشاء کے لیے تشریف نہ لاسکے۔ اور ارشاد فرمایا: ”مُرُوا أَبَابِكْرَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ یعنی ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔“

(سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۰)

### صدیق اکبر نے کتنی نمازیں پڑھائیں؟

سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مطابق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائی اور باقی تین دنوں کی نماز پنجگانہ کی امامت بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہی کرائی۔ اس طرح نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیات مبارکہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سترہ نمازوں کی امامت فرمائی جس کا آغاز جمعہ کی رات کی عشاء کی نماز سے تھا اور آخری نماز ۱۲ ربیع الاول کی فجر کی نماز تھی۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۱)

### رسول اللہ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے مرض و فوات میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی۔“

(سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ، ما جاء اذا صلى الامام - الخ، الحدیث: ۳۶۱، ج ۱، ص ۷۷)

## آخری نماز صدیق اکبر کی امامت میں

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی آخری نماز لوگوں کے ساتھ ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیچھے ادا فرمائی۔

(سنن النسائي، كتاب الامامة، باب صلاة الامام خلف رجل، الحديث: ۷۸۲، ص ۱۳۷)

## مذکورہ احادیث کی شرح

علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ”مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح“ میں مذکورہ دونوں حدیثوں کو بیان کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جو نماز بیٹھ کر ادا فرمائی وہ ہفتہ یا اتوار کی نماز ظہر تھی اور اس میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ امام تھے۔ جبکہ وہ نماز جو ایک کپڑے میں ادا فرمائی وہ پیر کی نماز فجر تھی اور اس نماز کی امامت کے فرائض سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرانجام دیے۔ واضح رہے کہ یہی وہ فجر کی آخری نماز ہے جو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ادا فرمائی اس کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دنیا سے وصال فرما گئے۔“

(مرقاة المفاتيح، كتاب الصلوة، باب ما على المأموم من المتابعة وحكم المسبوق، الفصل الثالث، ج ۳، ص ۲۲۹)

## نبی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں

حضرت سیدتنا اسماء بنت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بیان کرتی ہیں میرے والد (یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نے نماز پڑھ رہے تھے، حالانکہ ان کے دیگر کپڑے بھی رکھے تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”بیٹی! رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میرے پیچھے اپنی آخری نماز ایک ہی کپڑے میں ادا فرمائی تھی (یعنی میں نبی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں)۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، فی الصلوة فی الثوب الواحد، الحديث: ۳۶، ج ۱، ص ۳۲۸)



## رسول اللہ کا وصال ظاہری

حضور نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جب مسجد نبوی سے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے حجرہ مبارکہ میں تشریف لے گئے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مطمئن ہو گئے کہ اب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طبیعت بہتر ہو گئی ہے۔ اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے گھر علاقہ ”سُنْح“ میں تشریف لے گئے جو مدینہ منورہ کا نواحی علاقہ کہلاتا تھا۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کی خبر شہر مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں تیزی سے پھیل گئی اور جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ خبر پہنچی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فوراً اپنے گھر سے مسجد نبوی تشریف لے آئے۔ چنانچہ،

### عظیم سانحہ پر صدیق اکبر کا عظیم صبر

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدَةُ عَائِشَةَ صَدِيقَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب دنیا سے پردہ فرمایا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ علاقہ ”سُنْح“ میں موجود اپنے گھر سے اپنے گھوڑے پر تشریف لائے اور مسجد نبوی میں داخل ہوئے، کسی سے کوئی بھی بات کیے بغیر ہمارے گھر آگئے جہاں دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا جسد مبارک رکھا تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے چہرہ مبارکہ سے چادر ہٹائی، جھک کر اس کا بوسہ لیا اور روتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا، بس ایک یہی موت ہے جو آپ کو آچکی۔“

(جامع الاصول فی احادیث الرسول، الباب الثانی فی ذکر الخلفاء الراشدين، الحدیث: ۲۰۷۵، ج ۲، ص ۶۸، صحیح البخاری، کتاب المغازی، مرضی)

(النبی ووفاته، الحدیث: ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ج ۳، ص ۱۵۸)

## صدیق اکبر کا نصیحت آموز خطبہ

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد تمام صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ شَدَّتْ غَمٌّ سے نڈھال تھے اور کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا ہوگا۔ ایسے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے بکھرے ہوئے جذبات کو یکجا کرنے اور شیرازہ اسلام کو منتشر ہونے سے بچانے کے لیے ایک خطبہ ارشاد فرمایا، جس سے تمام صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کو ایک دلی سکون مل گیا۔ چنانچہ،

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رُوِيَ رَجِيمٌ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد تمام صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ شَدَّتْ غَمٌّ سے نڈھال تھے، خصوصاً حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حالت سب سے مختلف تھی اور وہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کا انکار کر رہے تھے۔ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لائے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے گفتگو فرما رہے تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آتے ہی فرمایا: ”اے عمر! بیٹھ جاؤ۔“ مگر وہ نہ بیٹھے۔ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور نصیحت آموز خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ یعنی تم میں سے جو شخص رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عبادت کرتا تھا تو وہ سن لے کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں، اور جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے تو وہ بھی سن لے کہ اللہ عزوجل زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَكُنْ يَصْرًا لِلَّهِ شَيْطَانًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (پس آل عمران: ۱۴۴) ترجمہ کنز الایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اٹھنے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اٹھنے

پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔“

یہ آیت مبارکہ سن کر لوگوں کو ایسے لگا کہ گویا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اس آیت کو پڑھنے سے قبل وہ اسے جانتے ہی نہ تھے، یہ آیت سنتے ہی ہر شخص یہی آیت دہرانے لگا اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے یہ آیت مبارکہ سن کر میں حیران و ششدر رہ گیا اور مجھ پر سکتہ طاری ہو گیا، میری ٹانگوں نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اور میں زمین پر گر گیا۔ بہر حال آیت مبارکہ سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں۔“

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، مرض النبی ووفاته، الحدیث: ۴۳۵۳، ج ۳، ص ۵۸، عمدۃ القاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی، تحت

الحدیث: ۴۳۵۳، ج ۲۶، ص ۳۶۷)

### صدیق اکبر کے صدے کی کیفیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب ہم گنہگاروں کے طیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کا سب سے زیادہ غم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تھا کیونکہ ﷺ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وہ جانثار ساتھی تھے جو سب سے پہلے ایمان لائے تھے ﷺ ہجرت کا سفر بھی ایک ساتھ ہی کیا تھا ﷺ غار ثور میں بھی اکٹھے رہے تھے ﷺ اور مدینہ منورہ بھی ایک ساتھ ہی پہنچے تھے ﷺ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہمراز وہم نشین تھے ﷺ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ اولین شخصیت تھے جن کے کانوں میں پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زبان حق ترجمان سے اسلام کی آواز سب سے پہلے پڑی تھی ﷺ اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہی اسلام کی تبلیغ کو اپنی حیات کا جزء لازمی بنا رکھا تھا ﷺ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب اپنی وفات ظاہری کا اشارہ فرمایا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک بندے کو دنیا و آخرت کا اختیار دیا تو اس نے آخرت کو پسند کر لیا، یہ اشارہ صرف اور صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی سمجھ سکے تھے کہ اس سے سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی

ذات مرادلی ہے اور یہ سن کر زار و قطار رونے لگ گئے اور عرض کیا کہ: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ہماری جانیں، ہمارا سب کچھ قربان۔“ یہ تمام باتیں واضح کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ظاہری کا سب سے بڑا صدمہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو تھا اور وہ اس صدمے سے نہایت غمگین تھے لیکن اس کے باوجود آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے جذبات کو منتشر نہ ہونے دیا۔

### صدیق اکبر کا صبر و ضبط

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ظاہری کے موقع پر قرآن مجید کی جو آیت مبارکہ تلاوت فرمائی اور جس انداز سے خطبہ ارشاد فرمایا وہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت ہی صابر و ضابط تھے اور اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تکالیف و آزمائشوں کے وقت اپنے دل پر قابو پانے اور متوازن رہنے کی بے حد قوت عطا فرمائی تھی، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ظاہری آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات کا سب سے بڑا صدمہ تھا لیکن اسے آپ نے بڑی ہمت سے برداشت کیا، اور اگر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پاتے تو اس نازک وقت میں کوئی کسی کو سمجھانے، صبر کی تلقین کرنے والا نہ ہوتا اور ہو سکتا تھا کہ حالات بہت زیادہ نازک ہو جاتے لیکن آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مثبت رویے سے معاملات بالکل درست ہو گئے اور مسلمانوں کو اللہ عزوجل نے صبر و شکر اور عزم و ہمت جیسی عظیم نعمتیں عطا فرمائیں۔

### بارگاہ رسالت میں صدیق اکبر کی حاضری

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے ابو بکر! سوال کرو۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا موت کا وقت قریب آ گیا؟“ ارشاد فرمایا: ”موت کا وقت قریب آ گیا اور بہت قریب“

آگیا۔“ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مبارک ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ کاش! میں جانتا کہ آپ کہاں جا رہے ہیں؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف، پھر سدرۃ المنتہیٰ کی طرف، پھر جنت الماویٰ، عرشِ اعلیٰ اور رفیقِ اعلیٰ کی طرف، پھر خوشگوار زندگی سے ملنے والے حصے کی طرف۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے عرض کی: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غسل کون دے گا؟“ ارشاد فرمایا: ”میرے گھر کے مردوں میں سے سب سے قریب تر۔“ عرض کی: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کن کپڑوں میں کفن دیں؟“ فرمایا: ”میرے انہی کپڑوں میں اور یمنی چادر اور مصری سفید کپڑوں میں۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے عرض کی: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نماز کا طریقہ کیا ہوگا؟“ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے لگے اور ہم بھی رو دیئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بس کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرمائے اور تمہیں اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ جب تم مجھے غسل و کفن دے چکو تو مجھے میرے اسی حجرہ میں چارپائی پر رکھ دینا اور چارپائی قبر کے کنارے رکھ کر کچھ دیر کے لئے باہر چلے جانا۔ سب سے پہلے مجھ پر میرا رب عَزَّوَجَلَّ دُرُود (یعنی رحمت) بھیجے گا۔ خود ارشاد فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلَٰئِکَتُهٗ﴾ (ب ۲۲، الاحزاب: ۵۷) ترجمہ کنز الایمان: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ فرشتوں کو مجھ پر دعائے رحمت کی اجازت دے گا۔ تمام مخلوق میں سب سے پہلے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام مجھ پر نماز پڑھیں گے (یعنی دعائے رحمت کریں گے)، پھر حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام پھر حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام پڑھیں گے۔ پھر حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ملائکہ کے بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ آئیں گے۔ پھر تم مجھ پر گروہ درگروہ آنا اور خوب سلام پیش کرنا اور چیخ و پکار اور رونے دھونے سے مجھے اذیت نہ پہنچانا۔ اور تم میں سے جو امام ہو وہ ابتداء کرے پھر میرے اہل بیت کے قرابت دار پھر خواتین کا گروہ اور پھر بچوں کا گروہ۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے عرض کی: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قبر اقدس میں

کون اتارے گا؟“ ارشاد فرمایا: ”میرے اہل بیت کے قریبی لوگ اور ان کے ساتھ بے شمار ملائکہ ہوں گے، تم ان کو نہ دیکھ سکو گے مگر وہ تمہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ اٹھو اور میری طرف سے بعد والوں کو سلام پہنچا دو۔“

(احیاء علوم الدین، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الرابع فی وفاة رسول اللہ۔۔ الخ، ج ۵، ص ۲۱۹)

### وصال سرکار اور صحابہ کا حزن و ملال

جب حضور پُر نور، شافعِ یوم النشور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پردہ فرمایا تو لوگ مسجد میں جمع ہو گئے اور غم و الم سے سسکیاں لے لے کر رونے لگے اور دنیا تاریک ہو گئی۔ حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پکارنے لگے: ”وَ اَنبِيَاءُ! اے میرے جلیل القدر نبی!“ حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی فریاد نکلی: ”وَ اَبْنَاؤُ! اے میرے عظیم باپ!“ حضرت سیدنا حسن و حضرت سیدنا حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا نے صدا لگائی: ”وَ اَجْدَاؤُ! اے ہمارے جدِ کریم!“ اور ہر مسلمان نے غم و الم میں ڈوب کر کہا: ”وَ اَحْزَانَا! ہائے! ہمارا رنج و الم!“ حضور عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ کے وصال پُر ملال پر شدتِ غم سے خلفائے راشدین امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آنکھوں سے سیل اشک رواں ہو گیا۔

### ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مبلغ اسلام حضرت علامہ شیخ شعیب حرلیفیش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: اس دنیا میں رہنے کی طمع کیوں کی جاتی ہے؟ حالانکہ نبی مختار، محبوبِ غفار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بھی اس کو چھوڑ دیا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال پُر ملال پر جگر جل رہا ہے اور پلکیں آنسوؤں میں ڈوب رہی ہیں، صبر ہاتھوں سے جا رہا ہے اور آنسو بہ رہے ہیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی جدائی کی چوٹ نے تمام مصائب کو کم کر دیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رخصت نے دوستوں کی زندگی بے کیف کر دی۔ آنسوؤں کے ہار کو منتشر کر دیا۔

پسلیوں کے درمیان غم کی آگ روشن کر دی۔ جسے ہوئے آنسوؤں کو پگھلا دیا اور غم کی بجھی ہوئی آگ کو بھڑکا دیا۔

تو اے غمزدہ! کیا حضور سید المرسلین، جنابِ رحمۃ اللعالمین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد بھی اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کی طمع کرتا ہے؟ کیا تیرے لئے ان لوگوں میں عبرت نہیں جنہیں گزشتہ سالوں میں مہینوں اور زمانوں نے ختم کر دیا؟ کیا تیرے لئے ان لوگوں میں کوئی غور و فکر نہیں جنہیں تجھ سے پہلے موت نے پچھاڑ دیا۔ ان میں سے کوئی بوڑھا تھا تو کوئی ادھیڑ عمر، کوئی نوجوان تھا تو کوئی بچہ جبکہ کوئی تو پیدا ہوتے ہی راہِ آخرت پر چل پڑا۔ کیا تو نے ان سے عبرت نہ پکڑی جن کو تو نے قبروں میں دفن کیا جیسے دوست، احباب، بھائی اور ہمسائے وغیرہ۔ تو کب تک محض دنیوی تعلقات کی طرف متوجہ رہے گا؟ گویا تجھے موت کا یقین نہیں۔ کیا موت کے متعلق تجھے مہلت نے دھوکے میں ڈالایا زمانے (کے حالات) نے تجھ سے دھوکا کیا۔ تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میری نصیحت قبول کر اس سے پہلے کہ تیری پیشانی عرق آلود ہو، تجھ پر حالت نزع اور غم کی کیفیت طاری ہو اور مسلسل آنسو بہائے جانے لگیں اور تجھے اندھیری قبر میں ڈال دیا جائے جس میں روشنی بالکل ظاہر نہ ہوگی۔ اس میں تو ہرجان اپنی کمائی کے بدلے گروی رکھی ہوئی ہوگی۔ کیا تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی واضح آیات مبارکہ نہ سنیں: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (پ ۲۱، الاحزاب: ۲۱) ترجمہ کنز الایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ کیا تجھے اس فرمانِ الہی نے نہ ڈرایا؟ ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ (پ ۲۷، الرحمن: ۲۷) ترجمہ کنز الایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے۔ کیا زمانے نے تجھے نصیحت نہ کی اور یہ خدائی فیصلہ نہ سنایا؟ ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۱۸۵) ترجمہ کنز الایمان: ہرجان کو موت چکھنی ہے۔ جب مقام محمود پر فائز ہونے والی ہستی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی وصال فرما گئی، جو حوضِ کوثر اور لیوَاءِ الْحَمْدِ کے مالک ہیں اور جن کے لئے بروز قیامت شفاعت کا وعدہ ہے۔ تو تو کیا اور تیری حالت کیسی؟ اے ٹھکرائے اور دھتکارے ہوئے انسان! تیرا سا رانامہ اعمال گناہوں سے سیاہ ہے، تیرے اعمال کو ٹھکرا دیا گیا ہے۔ اے فانی زمانے سے دھوکا کھانے والے اور بے قصوروں پر مظالم ڈھانے والے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ظلم بہت برا ہے۔ اے لوگوں کو اپنے

ظلم سے ڈرانے والے! کل بروز قیامت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سب مظلوم (بدلہ لینے کے لئے) جمع ہوں گے۔

### میرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

اے میرے بھائیو! تمہیں رغبت دلائی گئی لیکن تم راغب نہ ہوئے۔ تمہیں خوف دلایا گیا لیکن تم مرعوب نہ ہوئے۔ موت نے تم سے پہلوں کو ہٹپ کر کے تمہیں بیدار کیا لیکن تم بیدار نہ ہوئے۔ قرآن حکیم نے تمہیں نصیحت کی لیکن تم برائی سے باز نہ آئے نہ نصیحت حاصل کی۔ گویا کوچ کا نقارہ بجانے والا تمہاری محافل میں ندادے رہا ہے: ”اے سونے والو! خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ، تمہارا بلاوا آ گیا ہے اور پکار رہا ہے:

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو!

میرے پیچھے چلے آؤ تمہارا راہنما میں ہوں

کیا محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے بھی تم نے کوئی عبرت نہ پکڑی؟ کیا تمہیں اس زبردست چوٹ لگنے سے بھی کوئی نصیحت نہ ملی؟ کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لے جانے سے بھی تمہیں اپنی بے ہوشی کے نشے سے افاقہ نہ ہوا؟ کیا تمہاری موت کے قریب ہونے نے تمہیں سوچ میں مبتلا نہ کیا؟ کیا تم نے اپنے سے پہلے شرفاء کی موت سے عبرت حاصل نہ کی؟ کیا تمہیں اپنے ماں باپ اور بچوں کو دفن کر کے بھی حسرت طاری نہ ہوئی؟ تم کیسے لذات سے لطف اندوز ہوتے ہو حالانکہ ہمارے صاحب معجزات آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عبرت نشان ہے: ”إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ لِّعِنَى مَوْتِ كِى سَخْتِيَاں بَہت ہيں۔“ (صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب مرض النبی ووفاته، الحدیث: ۳۳۹، ج ۳، ص ۱۵۷) کیا تمہاری عیش و عشرت والی زندگی کی مٹھاس کڑوی نہ ہوئی؟ جب فوت ہونے والے نے موت کے وقت کہا: ”وَ اَكْرَبَاةً اِبَانِي! موت کی سختی۔“ کیا تمہیں حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درونے نہ لڑایا؟ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے والد محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر کہا: ”وَ اَكْرَبِي بِكَرْبِكِ، يَا اَبْتَاةً! یعنی اے میرے ابا جان! آپ کی تکلیف سے مجھے کتنا غم ہوا۔“ کہاں ہیں عقل



والے؟ کہاں ہیں وہ جو انہم کاموں میں مشغول رہتے تھے؟ کہاں ہیں جو اس فانی گھر میں ہمیشہ رہنے کے دھوکے میں مبتلا تھے؟ جبکہ محبوبِ خدا، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اس دُنیا سے وصال فرما گئے۔

(الروض الفائق، المجلس السادس والاربعون، فی وفاة النبی، ص ۲۶۳)

انبیا کو بھی اجل آتی ہے، مگر ایسی کہ فقط آتی ہے  
پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات، مثل سابق وہی جسمانی ہے  
روح توب کی ہے زندہ ان کا، جسم پر نور بھی روحانی ہے  
اوروں کی روح ہو کتنی ہی لطیف، ان کے اجسام کی کب عانی ہے  
پاؤں جس خاک پہ رکھ دیں وہ بھی، روح ہے پاک ہے نورانی ہے  
اس کی ازواج کو جائز ہے نکاح، اس کا ترکہ بٹے جو فانی ہے  
یہ ہیں سچی ابدی ان کو رضا، صدق وعدہ کی قضا مانی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

### رسول اللہ کی وفات کب ہوئی؟

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ شریف میں ارشاد فرماتے ہیں: ”اور تحقیق یہ ہے کہ (تاریخ وفات) حقیقۃً بحسب روایت مکہ معظمہ ربیع الاول شریف کی تیرھویں تھی، مدینہ طیبہ میں روایت نہ ہوئی لہذا ان کے حساب سے بارھویں ٹھہری۔ وہی روایت نے اپنے حساب سے روایت کی اور مشہور و مقبول جمہور ہوئی۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۶، ص ۴۱۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## امامت کبریٰ، خلافت کا بیان

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی اور وہیں مستقل رہائش کی ترکیب بنائی تو تمام انتظامی امور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود ہی دیکھا کرتے تھے اور یہ سلطنت مصطفیٰ نہ صرف مدینہ بلکہ پورے عرب پر محیط تھی۔ اس وقت تقریباً پورے عرب میں ہی اسلام پھیل چکا تھا اور تمام مسلمان نہایت ہی اتحاد و اتفاق اور انتہائی شیرازہ بندی کے ساتھ زندگی بسر کر رہے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے بعد ان کی اس مدنی زندگی سے یہودی، عیسائی اور دوسرے غیر مسلم ہر وقت خوف زدہ رہتے تھے اور مسلمانوں سے بے حد مرعوب تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے بعد اب وہ دیکھ رہے تھے کہ مسلمانوں کا کیا حال ہوگا اور ان کے انتظامی امور کا سربراہ کون ہوگا؟ کیا مسلمان اپنے آپ کو اس صدمے میں سنبھال پائیں گے یا نہیں؟ لیکن انہیں کیا معلوم تھا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سفر و حضر کے ساتھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ مسلمانوں میں موجود ہیں اور قرآن پاک کی کئی آیات مبارکہ اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کئی احادیث طیبہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی خلافت پر دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ،

## آیات مبارکہ اور خلافت صدیق اکبر

### پہلی آیت مبارکہ

علامہ ابن ابی حاتم رَحِمَهُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ نے حضرت عبدالرحمن بن عبدالحمید رَحِمَهُ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی خلافت کا ذکر کتاب اللہ میں مرقوم ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلِيُبَيِّنَنَّ لَهُمْ الَّذِيْ اُرْتَضٰ لَهُمْ وَ لِيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ

خَوْفِهِمْ أَمَّنًا يُعْبُدُونََنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ﴿٥٥﴾ (پ ۱۸، النور:

(۵۵) ترجمہ کنزالایمان: ”اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔“

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ یہ آیت کریمہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت پر صادق آتی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر، تحت سورة النور الآية: ۵۵، ج ۶، ص ۱، تاریخ الخلفاء، ص ۵۰)

### دوسری آیت مبارکہ

حضرت سیدنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بلاشبہ قرآن پاک کی رو سے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی: ﴿لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَ يَنْصُرُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصّٰدِقُونَ ﴿٥١﴾ (پ ۲۸، الحشر: ۸) ترجمہ کنزالایمان: ”ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔“

پھر فرمایا: ”جسے اللہ عزوجل نے صادق فرمایا ہو وہ جھوٹ نہیں بول سکتا۔“

### تیسری آیت مبارکہ

﴿قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سِتْرٌ عَوْنٌ إِلَىٰ قَوْمِ أُولِي الْأَسْبَابِ شَدِيدٍ ثَقَاتِلُوهُمْ أَوْ يُسَبِّلُونِ فَإِنْ طَبِعُوا يُوْتِكُمُ اللهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ﴿٥٢﴾ (پ ۲۶، النسخ:

(۱۶) ترجمہ کنز الایمان: ”ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔“

حضرت ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِمَا فرماتے ہیں کہ ”یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت پر واضح حجت ہے، کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہی انہیں لڑائی کی طرف بلایا۔“

حضرت شیخ ابوالحسن الاشعری فرماتے ہیں کہ: ”میں نے ابوالعباس ابن شریح کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن پاک کی اس آیت میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت کا واضح اعلان ہے۔“ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه نے فرمایا: ”کیونکہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد کوئی ایسی جنگ نہیں ہوئی جس کی طرف اوروں نے بلایا ہو سوائے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بلانے کے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں کو مرتدین اور مانعین زکوٰۃ سے لڑائی کی دعوت عام دی۔ لہذا یہ آیت مقدسہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ فرمایا ہے کہ جو اس سے روگردانی کرے گا اسے سخت عذاب میں جھونک دیا جائے گا۔“

تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ جو ”القوم“ کی تفسیر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس سے مراد اہل فارس اور اہل روم ہیں تب بھی اس آیت کا مصداق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ٹھہرتے ہیں کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کی طرف لشکر کشی فرمائی اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد اس امر کی تکمیل حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ مبارک پر ہوئی۔ یہ دونوں حضرات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی فرع ہیں۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۴۹)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## احادیث مبارکہ اور خلافت صدیق اکبر

### ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا

امام ترمذی اور امام حاکم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْنِهِمَا نے حضرت سیدنا خذیفہ بن یمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میرے بعد ابوبکر اور عمر کی پیروی کرنا۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، فی مناقب ابی بکر و عمر، الحدیث: ۳۶۸۲، ج ۵، ص ۳۷۳، المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة،

احادیث فضائل الشیخین، الحدیث: ۳۵۰۸، ج ۳، ص ۲۲)

### سب دروازے بند کر دو

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”لَا يَبْقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سَدَّ الْأَبْوَابِ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي مَسْجِدَ فِي الْبُؤْبُؤِ فِي الْمَسْجِدِ“ (صحیح البخاری، کتاب الصلوة، باب الخوخة والممر فی المسجد، الحدیث: ۳۶۶، ج ۱، ص ۱۷۷)

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مبارکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت کی طرف اشارہ کرتی ہے کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس دروازے سے تشریف لاکر مسلمانوں کو نماز پڑھایا کریں گے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۶)

### صدیق اکبر پر اعتماد

حضرت سیدنا جبیر بن مطعم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنی کسی حاجت کی وجہ سے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئی تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے دوبارہ آنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ وہ کہنے لگی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر میں دوبارہ آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟“ گویا وہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دنیا سے پروردہ فرمانے کا ذکر کر رہی تھی۔ سرکارِ رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تو

مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔“ (صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی، قول النبی لو کنت بتخذا علیلا، الحدیث: ۲۶۵۹، ج ۲،

ص ۵۱۸)

### خلافت کے حق دار، صدیق اکبر

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مرض وفات میں مجھے ارشاد فرمایا: ”ابوبکر اور ان کے بیٹے کو بلا لاؤ تا کہ میں انہیں پروانہ (خلافت) لکھ دوں، مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے یہ نہ کہہ دے کہ میں زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اللہ عزوجل اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی سے راضی نہ ہوں گے۔“

(صحیح مسلم، فضائل الصحابة، من فضائل ابی بکر الصديق، الحدیث: ۲۳۸۷، ص ۱۳۰۱)

### اپنے صدقات کسے پیش کریں؟

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ بنو مصطلق نے مجھے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس بھیجا تا کہ میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے دریافت کروں کہ ہم آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد اپنے صدقات کسے پیش کریں؟ میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہی پوچھا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابوبکر صدیق کو۔“

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، امر النبی لابی بکر بامامة الناس فی الصلوة، الحدیث: ۴۵۱۷، ج ۴، ص ۲۶)

### رسول اللہ کے خلیفہ منتخب فرماتے؟

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی حیات طیبہ میں صراحتاً کسی کو خلیفہ منتخب فرماتے تو کسے فرماتے؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے ارشاد فرمایا: ”میرے والد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو۔“ عرض کیا گیا: ”ان کے بعد کسے“

بناتے؟“ فرمایا: ”حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو“ عرض کیا گیا: ”ان کے بعد کسے بناتے؟“ فرمایا:  
”حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو“

(السنن الكبرى للنسائي، كتاب المناقب، ابو عبیدہ بن الجراح، الحدیث: ۸۲۰۱، ج ۵، ص ۵۷)

## خلافت کی وصیت

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ انہوں نے سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اپنے دردِ سر کا ذکر کرتے ہوئے کہا: ”ہائے میرا سر!“ تو رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے عائشہ! اگر ایسا ہو کہ تمہارا انتقال مجھ سے پہلے ہو جائے اور میں زندہ رہوں تو میں تمہارے لیے دعا و استغفار کروں گا۔“ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے کہا: ”کیا میں یہ گمان کروں کہ آپ میرے انتقال کو پسند فرما رہے ہیں تاکہ جیسے ہی میرا انتقال ہو جائے تو آپ اپنی دیگر ازواج کے ساتھ وقت گزاریں۔“ رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”نہیں! میرے تو اپنے سر میں درد ہو رہا ہے۔ میں نے تو یہ ارادہ کیا ہے کہ ابو بکر اور ان کے بیٹے کو بلا کر عہد لے لوں (یعنی انہیں خلافت کی وصیت کر دوں) ورنہ کہنے والے کہیں گے (کہ فلاں کو خلیفہ بنا دو یا فلاں کو، یا مجھے ہی بنا دو) اور تمنا کرنے والے تمنا کریں گے (کہ کاش مجھے خلیفہ بنا دیا جائے، تو یہ خلافت کا معاملہ شدید جھگڑے کا سبب بن جائے گا)۔ میں نے عرض کی: ”اللہ اور مسلمان حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سوا کسی سے راضی نہ ہوں گے۔“

(صحيح البخاري، كتاب المرضي، قول المرضي اني وجم او وارا ساء۔ الخ، الحدیث: ۵۶۲۶، ج ۳، ص ۱۱)

## ابو بکر کے سوا کوئی منظور نہیں

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مرض میں اضافہ ہوا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”میرے پاس ہڈی یا لکڑی کی کوئی تختی لاؤ میں ابو بکر کے لیے ایسی چیز لکھ دوں جس میں

کوئی اختلاف نہ کر سکے۔“ جب حضرت عبدالرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جانے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے عبدالرحمن! رہنے دو اللہ اور مسلمان ابو بکر پر اختلاف کرنے سے انکار کر دیں گے۔“ (مسند امام احمد، مسند السيدة عائشة رضي الله تعالى عنها، الحديث: ۲۳۲۵۳، ج ۹، ص ۳۰۰)

### سب سے پہلے خلیفہ، صدیق اکبر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”نبی کریم رُوِيَ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دنیا سے تشریف لے جانے سے پہلے مجھ سے اس بات کا عہد لیا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفہ ہوں پھر ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر ان کے بعد میں۔“ (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۵)

### ہم دنیوی امور میں صدیق اکبر سے راضی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا میں اس وقت موجود تھا مجھے کوئی بیماری بھی نہیں تھی (مگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے امامت کا حکم نہیں دیا اس لیے) ہم دنیوی امور کے لیے اس شخصیت کے انتخاب پر راضی ہو گئے جس پر حضور نبی کریم رُوِيَ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمارے لیے دینی امور میں رضامندی کا اظہار فرما دیا۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق، الحديث: ۳۵۶۲۵، ج ۶، الجزء ۱۲، ص ۲۳۰، تاریخ

مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۶۵)

### آپ کی خلافت کے دو سال

حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رسول اللہ



صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي بَارگَاه مِيں عَرَض كِيَا: ”يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مِيں اِيْنِي ذَات مِيں اِيْسِي بَاتِيں پَاتَاهُوں جُو لُوگوں كِي نَا پَسَنْدِي دِه هِيں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي ارشَاد فرمَآيَا: ”اِيْنِي اَبُو بَكْر! تَمِهِيں ضَرُوْر لُوگوں كِي اَمُوْر سِي واسطِه پُڑِي گَا۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي پُھر عَرَض كِيَا: ”يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مِيں نِي اِيْنِي سِيْنِي مِيں دُو نِشَان بِي دِيكُھِي هِيں۔“ ارشَاد فرمَآيَا: ”(اِن دُونُوں سِي مرادِ خِلافت كِي) دُو سَهَال هِيں۔“

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الغار والهجرة الى المدينة، ج ۳، ص ۱۳۲، تاريخ الخلفاء، ص ۳۸)

### ترتيب خلافت

حضرت سيدنا علي المرتضى شير خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سِي رُوَايَت هِي كِي نَبِي كَرِيم رُوْفٌ رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِي عَرَض كِي گِي: ”يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! هَمِ اِيْنِي اَبُو بَكْر! مِيں اِيْنِي اَبُو بَكْر! تَمِهِيں ضَرُوْر لُوگوں كِي نَا پَسَنْدِي دِه هِيں۔“ ارشَاد فرمَآيَا: ”اگر تَمِ اَبُو بَكْر كُو اَمِير بِنَاؤ تُو اِن كُو دُنْيَا مِيں اَمِين اُوْر زَاهِد پَاؤ گِي اُوْر اَخِرَت مِيں رَغْبَت كَرْنِي والا۔ اُوْر اگر تَمِ عَمْرُو كُو اَمِير بِنَاؤ تُو اِن كُو قُوِي، اَمِين پَاؤ گِي اُوْر وَه اللهُ تَعَالَى كِي مَعَامَلِه مِيں كِي مَلَامَت كَرْنِي وَا لِي كِي مَلَامَت كَا اِنْدِي شِي نِهِيں كَرِيں گِي۔ اگر تَمِ عَثْمَان كُو اَمِير بِنَاؤ تُو اِن كُو دَمِيل وَحِجَت كِي سَاتِه قَائِم پَاؤ گِي۔ اُوْر اگر تَمِ عَلِي كُو اَمِير بِنَاؤ تُو اِن كُو هَادِي وَمِهْدِي پَاؤ گِي۔“

(مشكوة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب العشرة، الفصل الثالث، الحديث: ۶۱۳۳، ج ۳، ص ۳۶۴)

## مختلف اقوال اور خلافت صدیق اکبر

### خلافت صدیق اکبر اور حضرت سيدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سيدنا ابو بكر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سِي رُوَايَت هِي كِي مِيں حضرت سيدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي خِدْمَت مِيں حَاضِر هُو اُوْر اِيْنِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي سَامِنِي كُچھ لُوگ كِهَانَا تَنَاوَل كَر رِهِي تَهِيں۔ اِيْنِي رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي لُوگوں كِي

آخر میں بیٹھے ہوئے ایک شخص کو آنکھ کا اشارہ کیا اور فرمایا: ”تم سابقہ کتابوں میں کیا پاتے ہو؟“ اس شخص نے عرض کیا: ”حضور نبی کریم روفت رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۶، الخصائص الكبرى، اختصاصاً بذكر اصحابه في الكتب السابقة، ج ۱، ص ۵۲)

### خلافت صدیق اکبر اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسلمان جسے بہتر سمجھیں وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر ہے اور جسے مسلمان برا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک برا ہے۔ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنانے کا مشورہ دیا۔

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، بتجلی اللہ لعبادہ عامۃ ولابی بکر خاصۃ، الحدیث: ۴۵۲۲، ج ۳، ص ۲۸)

### خلافت صدیق اکبر اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

امام حاکم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے خلافت صدیق اکبر کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”غور سے سن لو! ہم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی خلافت کا اہل سمجھا ہے۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، امر النبی لابی بکر بإمامۃ الناس فی الصلوۃ، الحدیث: ۴۵۱۹، ج ۳، ص ۲۷)

### خلافت صدیق اکبر اور حضرت سیدنا معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا معاویہ بن قرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلیفہ رسول ہونے میں شک نہیں کرتے تھے۔ وہ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ”یا خلیفۃ الرسول“ کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ خطا اور گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتے تھے۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۷)

## خلافت صدیق اکبر اور حضرت سیدنا حسن بصری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سیدنا محمد بن زبیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے مجھے حضرت سیدنا حسن بصری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں بھیجا تا کہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کروں۔ میں نے آپ سے گزارش کی کہ لوگوں کے اس اختلاف کے بارے میں مجھے تسلی بخش جواب دیں کہ: ”کیا حضور نبی کریم رُوْفُتٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلیفہ بنایا تھا؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ سن کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: ”اس میں کوئی شک والی بات ہے کیا؟ تیرے والد کا سایہ تجھ پر نہ رہے، قسم ہے اس ذات برحق کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تو سب سے زیادہ علم والے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت رکھنے والے اور اس ذات برحق سے خوب ڈرنے والے تھے، اگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ انہیں خلافت کا حکم ارشاد نہ فرماتے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر اس خلافت میں موت آنا بہت شدید ہوتا۔“

(اسد الغابۃ، عبد اللہ بن عثمان ابوبکر، خلافت، ج ۳، ص ۳۲۶، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۷)

## خلافت صدیق اکبر اور امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

امام بیہقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے امام زعفرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”لوگوں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت پر اجماع کر لیا ہے اس کی تفصیل یوں ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ پریشان ہو گئے تاہم انہوں نے آسمان کی چھت کے نیچے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے زیادہ بہتر کوئی ہستی نہ پائی لہذا انہوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنی گردنوں کا مالک بنا دیا۔“

(معرفة السنن والآثار للبيهقي، ما يستدل به على صحة اعتقاد الشافعي، ج ۱، ص ۱۱۲)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّد

## بیعت صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ آیات و احادیث اور مختلف اقوال سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد اگر کوئی شخصیت خلافت و نیابت کی مستحق تھی تو وہ صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مبارک تھی۔

## مہاجرین و انصار کی فضیلت

کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر جن مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی انہیں ”مہاجرین“ کہا جاتا ہے اور مدینہ میں رہنے والے وہ مسلمان جنہوں نے ان مہاجرین مسلمانوں کی مدد کی انہیں ”انصار“ کہا جاتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ان کی فضیلت، ان سب سے اپنی رضا مندی اور اعلیٰ انعام و اکرام کو اپنے پاک کلام قرآن مجید میں خود بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ پارہ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۰ میں ہے: ﴿وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور سب میں اگلے پہلے مہاجر اور انصار اور جو بھلائی کے ساتھ ان کے پیرو (پیروی کرنے والے) ہوئے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔“

## طبعی و فطری میلان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات مسلمہ ہے کہ فطری طور پر جب کسی امارت، منصب یا عہدے کی بات آجائے تو انسان کی طبیعت اس بات کی طرف مائل ہوتی ہے کہ مجھے یہ اعزاز ملے، یا میرے گھر والوں، رشتہ داروں میں سے کسی کو مل جائے یا کم از کم میرے قبیلے ہی کے کسی فرد کو مل جائے، خصوصاً یہ بات ذہنی طور پر اس وقت زیادہ پختہ

ہو جاتی ہے جب اس میں ایسی غیر معمولی باتیں ہوں جو اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہوں۔

### انصار و مہاجرین میں اختلاف اور اس کی وجہ

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ظاہری کے بعد خلافت و بیعت کے معاملے میں انصار و مہاجرین دونوں میں کچھ اختلافات پیدا ہو گئے۔ کیونکہ مسلمان ہمیشہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رہنمائی میں زندگی گزارتے آئے تھے اور اب جبکہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے ظاہری پردہ فرما لیا تھا تو مسلمانوں کے لیے یہ بہت ہی آزمائش کا وقت تھا، اس لیے تمام مسلمان جلد از جلد کسی کو خلیفہ منتخب کرنا چاہتے تھے تاکہ آگے اسی کی رہنمائی میں سارے معاملات بطریق احسن نمٹائے جاسکیں۔ مہاجرین و انصار دونوں کا موقف یہی تھا کہ خلیفہ ان ہی میں سے ہو کیونکہ دونوں میں کئی ایسی باتیں تھیں جنہیں امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ چنانچہ،

### مہاجرین مسلمانوں کا امتیاز

مہاجرین مسلمانوں کا امتیاز یہ تھا کہ انہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ان کی سب سے بڑی سعادت یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت اور دیگر رشتہ دار بھی ان ہی میں تھے انہوں نے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اُس وقت ساتھ دیا جب کفار ہر طرح سے آپ کے مخالف ہو چکے تھے انصار کو بھی ان ہی مہاجرین کے سبب اسلام کی دولت نصیب ہوئی انصار کو اسلام کی تعلیمات دینے والے بھی یہی مہاجرین تھے انصار کی آپس کی دشمنیاں ان ہی کے سبب ختم ہوئیں اگر خلیفہ کوئی اور ہو تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قوم کسی غیر کے تحت ہو جائے گی جو کسی طرح بھی روا نہیں۔ وغیرہ وغیرہ

### انصار مسلمانوں کا امتیاز

جبکہ انصار مسلمانوں کا امتیاز یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اپنی قوم نے آپ کی تکذیب

کی لیکن انصار نے آپ کی تصدیق کی ﷺ رسول اللہ کی قوم نے آپ کا ساتھ نہ دیا لیکن انہوں نے ساتھ دیا اور مدد کی ﷺ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور دیگر مسلمانوں کو جب مکہ مکرمہ سے نکال دیا گیا تو انصار نے ہی ان کو پناہ دی ﷺ مکہ مکرمہ کے مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئے تھے تو اکثر بے سروسامان تھے اس وقت انصار نے ہی اپنے مال کے ذریعے مسلمانوں کی مالی معاونت کی ﷺ کفار مکہ کی اسلام دشمنی اور ان کی طرف سے دی جانے والی تکالیف کے سبب جب مسلمانوں کے دل ٹوٹے ہوئے تھے تو اس وقت انصار نے ہی ان کی ڈھارس بندھائی اور انہیں حوصلہ دیا۔ وغیرہ وغیرہ

### فضیلت انصار بزبان حبیب پروردگار

انصار کی فضیلت بیان کرتے ہوئے خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَشِعْبًا سَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا أَوْ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِي الْأَنْصَارِ سَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ“

تو میں انصار کی وادی اور گھائی میں جاؤں گا۔ اَلْأَنْصَارُ شِعْبًا وَ النَّاسُ دِيَارًا اور انصار میرے نزدیک ان حقیقی کپڑوں کی مانند ہیں جو جسم کے ساتھ ملے ہوتے ہیں جبکہ دیگر لوگ ان کپڑوں کے اوپر پہنے جانے والے اضافی کپڑوں کی طرح ہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوة الطائف، الحدیث: ۴۳۳۰، ج ۳، ص ۱۱۶)

### مہاجرین و انصار میں اختلاف کی حقیقی وجہ

انصار و مہاجرین دونوں میں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ تھے، اس لیے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے پاکیزہ نفوس کو سامنے رکھتے ہوئے محتاط قول یہی ہے کہ اس اختلاف کی حقیقی وجہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نیابت جیسی عظیم نعمت کا حصول تھا کہ دنیوی زریب و زینت جیسی خسیس شے کی طرف میلان۔

## سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار کا مشورہ

مہاجرین مسلمان تو سب کے سب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت پر راضی تھے، لیکن مسئلہ خلافت پر مزید غور و فکر کے لیے انصار کے بعض لوگوں کا مشورہ سقیفہ بنی ساعدہ میں شروع ہو گیا تاکہ وہ اپنے قبیلے کی سب سے بڑی معتمد شخصیت حضرت سیدنا سعد بن عبادہ انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلیفہ بنانے کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکیں۔ یہ مسلمانوں کے لیے بہت نازک وقت تھا کیونکہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا ابوعبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور متعدد اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اس وقت مسجد نبوی میں بیٹھے تھے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب و انائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس بہت بڑے صدمے کے متعلق مصروف گفتگو تھے۔ جب انہیں انصار کے سقیفہ بنی ساعدہ کے مشورے کے متعلق علم ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عرض کیا: اے ابوبکر! ہمیں اپنے انصار بھائیوں کے پاس جانا چاہیے۔ تاکہ وہ جلد بازی میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر بیٹھیں جو مسلمانوں کے حق میں ٹھیک ثابت نہ ہو۔ چنانچہ یہ تینوں اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سقیفہ بنی ساعدہ میں ہونے والے انصار کے مشورہ کی طرف تشریف لے گئے۔

## سقیفہ بنو ساعدہ کیا ہے؟

اس سے مراد قبیلہ بنو ساعدہ کا وہ چبوتر ہے جس پر بیٹھ کر وہ لوگ فیصلے وغیرہ کیا کرتے اور دیگر مختلف امور پر تبادلہ خیال بھی کیا کرتے تھے اور یہ وہ مبارک چبوتر ہے جسے سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ چنانچہ ایک دن اسی چبوترے پر حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے اصحاب کے ساتھ رونق افروز تھے۔ آپ نے حضرت سیدنا سہل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا کہ ہمیں پانی پلاؤ۔ چنانچہ حضرت سیدنا سہل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک پیالہ میں آپ کو پانی پلایا۔ حضرت ابو حازم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا

بیان ہے کہ ہم لوگ حضرت سیدنا اہل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے یہاں مہمان ہوئے تو انہوں نے وہی پیالہ ہمارے واسطے نکالا اور برکت حاصل کرنے کے لئے ہم لوگوں نے اسی پیالے میں پانی پیا۔ اس پیالہ کو اموی خلیفہ عادل حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا اہل بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مانگ کر اپنے پاس رکھ لیا۔

(صحیح مسلم، کتاب الاشریة، باب اباحۃ النبیذ الخ، الحدیث: ۲۰۰۷، ص ۱۱۲، عمدۃ القاری، کتاب المعارین، باب رجم العجلی من الزنی، تحت الحدیث: ۶۸۳۰، ج ۳۳، ص ۲۵۶)

### تینوں اکابر صحابہ کی سقیفہ بنو ساعدہ آمد

جیسے ہی یہ تینوں اکابر ہستیاں سقیفہ بنی ساعدہ پہنچیں تو دیکھا کہ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چادر اوڑھے وہاں تشریف فرما ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس وقت بیمار تھے۔ انصار آپ تینوں کو دیکھ کر بہت متحیر ہوئے اور خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان میں سے ایک شخص نے اٹھ کر انصار کی تعریف و توصیف شروع کر دی، جس کا لب لباب یہی تھا کہ خلافت انصار کا حق ہے اور یہ حق انصار کو ہی ملنا چاہیے۔ جب وہ شخص خاموش ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کا جواب دینا چاہا لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں منع فرما دیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اندیشہ تھا کہ وہ اس مجلس میں کوئی تلخ گفتگو نہ کریں کیونکہ یہ موقع سختی کا نہیں بلکہ نرم کلامی اور تحمل مزاجی کا تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چونکہ اول اسلام لانے والے تھے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یار غار اور قریب ترین مشیر تھے اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے جسم کے ٹکڑے کی طرح آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا خیال رکھتے تھے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بہت ہی تعظیم کیا کرتے تھے اس لیے فوراً بیٹھ گئے۔

### گفتگو کرنے کا بہترین طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مخاطب سے گفتگو کرنے کے بہت سے طریقے ہیں خصوصاً اس وقت جبکہ وہ کسی



ایسے امر پر بضد ہو جس سے سخت انتشار کا اندیشہ ہو، سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مخاطب سے اس طرح بات کی جائے کہ اس کے احساسات بھی مجروح نہ ہوں اور آپ اس تک اپنی بات پہنچانے میں بھی کامیاب ہو جائیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسی بہترین انداز گفتگو کو اختیار فرمایا۔ اور انصار کے سامنے ایک بیان کیا جس نے انصار کے دل جیت لیے۔ چنانچہ،

### سیدنا صدیق اکبر کا بیان

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد دوعالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا: ”آپ لوگوں نے جو اپنی فضیلت بیان کی ہے آپ اسی فضیلت کے اہل ہیں، لیکن عرب کے دیگر قبائل خاندان قریش کے علاوہ یہ حکومت کسی اور کے لیے بہتر نہیں سمجھتے کیونکہ ان کا نسب اور مقام سب سے بہتر ہے۔“

### صدیق اکبر کے بیان کی تفصیل

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صرف دو ۲ جملوں میں جو حکمت بھری گفتگو فرمائی اس کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بعثت کے وقت عربوں کے لیے اپنے آباء و اجداد کا دین ترک کرنا نہایت ہی مشکل تھا، وہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اپنے قدیم مذہب سے دست بردار ہو جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس وقت پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قوم کے مہاجرین اولین کے ذہنوں میں وسعت پیدا فرمائی اور انہیں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ انہیں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرامین پر ایمان لانے، آپ کا پورا پورا ساتھ دینے اور اپنی قوم کے بے پناہ مظلوم نہایت ہی صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائی۔ انہیں ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا اور انہیں اس قسم کی سزائیں دی جاتی

تھیں جنہیں بیان کرنا بہت مشکل ہے، اگر فقط کسی کو ان سزاؤں کے بارے میں تھوڑا سا بھی بتا دیا جائے تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ لیکن اللہ عزوجل نے ان مظلومین کو اس قدر ہمت و قوت عطا فرمائی کہ وہ کم تعداد اور دشمنوں کی کثرت کے باوجود کسی قسم کے خوف و اضطراب میں مبتلا نہ ہوئے وہ عرب کی سرزمین میں اولین لوگ ہیں جنہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے اور رب عزوجل کے عبادت گزار بندے بننے کی توفیق رفیق ملی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اولین صحابہ اور آپ کے سب سے پہلے تعلق دار ہیں، لہذا یہ کہنا بالکل بجا ہوگا کہ خلافت کے مستحق وہی لوگ ہیں اور اس مسئلے کو صرف وہی لوگ قابل اختلاف قرار دے سکتے ہیں جو ان کو نہیں سمجھتے یا مسئلے کے تمام پہلوؤں پر پوری نگاہ نہیں رکھتے۔ اور اے انصار کی جماعت! آپ وہ لوگ ہیں جن کی دینی فضیلت اور قبول اسلام میں سبقت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا، اللہ عزوجل نے آپ کو دین کا مبلغ اور اس کے برگزیدہ رسول کا معاون بنا کر عظمت عطا فرمائی۔ رسول خدا نے آپ کے شہر میں ہجرت کی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ تر ازواج مطہرات آپ لوگوں کے خاندان سے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم السلام کی بہت بڑی تعداد کا تعلق انصار سے ہے۔ بے شک مہاجرین اولین کے بعد آپ ہی کا مرتبہ ہے۔ اس لیے مہاجرین قریش کے حصے میں امارت آئے گی اور آپ کے حصے میں وزارت۔ کوئی فیصلہ آپ کے مشورے کے بغیر نہیں کیا جائے گا اور کوئی کام آپ کی شرکت کے بغیر انجام نہیں پائے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: ”میں آپ لوگوں کے سامنے دو قریشی ہستیوں کو پیش کرتا ہوں آپ لوگ دونوں میں سے جس کی چاہو بیعت کر سکتے ہو۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”خدا کی قسم! اس دن بغیر کسی گناہ کے میری گردن کا اڑا دیا جانا مجھے اس سے کہیں بہتر نظر آتا تھا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوتے ہوئے میں لوگوں پر خلیفہ و حاکم بنوں۔“

(صحیح البخاری، کتاب المعارین، رجم العجلی من الزنا اذا احصنت، الحدیث: ۶۸۳۰ ج ۴، ص ۳۲۳ تا ۳۲۴)

## بیعت کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائیے

حضرت سیدنا محمد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا: ”آپ اپنا ہاتھ آگے لائیے، تاکہ میں آپ کی بیعت کروں۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”آپ مجھ سے افضل ہیں۔“ آپ نے جواب دیا: ”بھائی عمر! آپ مجھ سے زیادہ توانا اور طاقت ور ہیں۔“ اور بار بار یہی فرماتے رہے تو حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”آپ کی فضیلت کے ساتھ ساتھ میری قوت بھی آپ کے ساتھ ہے۔“ پھر حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کی بیعت کر لی۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۷۴، الصواعق المعرقة، الباب الاول، ص ۱۲)

## حضرت سیدنا سعد بن عبادہ کی تائید

حضرت امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اپنی کتاب ”مسند امام احمد بن حنبل“ میں حضرت سیدنا حمید بن عبدالرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے حدیث نقل کی ہے کہ سقیفہ بنی ساعدہ کے اس اجتماع میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انصار کے فضائل بیان کرنے کے بعد حضرت سیدنا سعد بن عبادہ انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”اے سعد! آپ کو یاد ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیق اُمّت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کی موجودگی میں ارشاد فرمایا تھا کہ قُرَيْشٌ وُلَاةٌ هَذَا الْأَمْرِ خِلَافَتِ الْوَالِي قُرَيْشٍ هِيَ۔ فَبَرَّ النَّاسُ تَبِعَ لِبَرِّهِمْ وَفَاجِرُهُمْ تَبِعَ لِفَاجِرِهِمْ نِيكَ لَوْكَ أَنْ تَبِيعَ لِقَوْمِكَ أَوْ فَاجِرُهُمْ لَوْكَ أَنْ تَبِيعَ لِقَوْمِكَ أَوْ فَاجِرُهُمْ لَوْكَ أَنْ تَبِيعَ لِقَوْمِكَ“ حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تصدیق اور تائید کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”صَدَقْتَ جِي هَا! وَاقْعِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي أَيَّهَا الْوَزَرَاءُ نَحْنُ الْوَزَرَاءُ وَأَنْتُمْ الْأَمَرَاءُ يَقِينَا“ ہم انصار لوگ وزیر ہیں اور آپ لوگ امیر۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصديق، الحديث: ۱۸، ج ۱، ص ۲۳ ملقطا)

## صدیق اکبر کے بیان پر سب کا اطمینان

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اس تقریر پر سب نے اطمینان کا اظہار کیا اور ان کی اس تجویز کو کہ ”آمارت مہاجرین کی اور وزارت انصار کی ہوگی“ نہایت مناسب قرار دیا۔ دونوں کے حقوق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نہایت ہی خوبصورت الفاظ اور نہایت ہی عمدہ اسلوب میں بیان فرمادے تھے۔

(صحيح البخاري، كتاب المغازين، رجم العجلى من الزنا اذا احصنت، الحديث: ۶۸۳۰ ج ۲، ص ۳۲۶ تا ۳۲۷ مختصراً)

## بیعت صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ اولاً آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کی طرف میلان ظاہر کیا لیکن انہوں نے منع فرمادیا اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کی جانب توجہ مبذول کروائی۔ چنانچہ:

## آپ اس امت کے امین ہیں

سیدنا امام احمد بن حنبل رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہا: اپنا ہاتھ آگے لائے تاکہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کروں۔ کیونکہ میں نے خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو آپ کے بارے میں یہ فرماتے سنا ہے کہ: ”أَنْتَ أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ آتَى اس امت کے امین ہیں۔“ حضرت سیدنا ابو عبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں اس ہستی یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کیسے آگے بڑھ سکتا ہوں جسے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمارا نام بنایا ہو اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے انتقال تک وہ ہمارے امام ہی

رہے ہوں۔“

(مسند امام احمد، مسند عمر بن خطاب، الحدیث: ۲۳۳، ج ۱، ص ۸۳)

### ایک نیام میں ایک ساتھ دو تلواریں نہیں رہ سکتیں

جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَقِيفَةَ بَنِي سَاعِدَةَ میں تشریف لے گئے اور وہاں موجود بعض لوگوں نے مختلف اعتراضات و تحفظات پیش کیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کا بہترین جواب ارشاد فرمایا۔ چنانچہ،

اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی حضرت سیدنا سالم بن عبید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ انصار نے جب یہ بات کہی کہ: ”دو امیر بنا لیے جائیں ایک مہاجرین کا اور ایک انصار کا۔“ تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس بات کا بطریق احسن ایک ہی جملے میں جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”جس طرح ایک نیام میں دو تلواریں ایک ساتھ نہیں رہ سکتیں اسی طرح مسلمانوں کے دو خلیفہ ایک ساتھ نہیں ہو سکتے۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: ”جو تین خصلتیں انہیں حاصل ہیں وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ (۱) اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ (۲) اِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ (۳) اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ یہ تین خصوصیات (یعنی یار غار ہونا، رسول اللہ کا

صاحب ہونا اور اللہ عزوجل کی معیت کا ہونا) کس میں ہیں؟“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کر لی اور لوگوں سے فرمایا: ”تم بھی ان کی بیعت کرو۔“ تو تمام لوگوں نے بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی

بیعت کر لی۔ (السنن الكبرى للنسائي، كتاب المناقب، باب فضل ابي بكر صديق، الحديث: ۱۰۹، ج ۵، ص ۳۷، اسد الغابة، عبد الله بن عثمان خلافتہ، ج ۳، ص ۳۳۸)

### ایک امیر انصار سے، ایک مہاجرین سے

امام نسائی، ابویعلیٰ اور امام حاکم رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِم نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت

کی ہے کہ جب شہنشاہ مدینہ، قزار قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال مبارک ہوا تو انصار نے کہا: ”مِنَّا

أَمِينُ وَمِنْكُمْ أَمِينُ ایک امیر ہم میں سے اور ایک امیر تم میں سے ہوگا۔“ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ”اے انصار! کیا تم نہیں جانتے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو لوگوں کی امامت کرانے کا حکم دیا تھا۔ اب بتاؤ تو سہی! کہ تم میں سے کون ہے جس کا دل یہ پسند کرتا ہو کہ وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آگے کھڑا ہو؟“ انصار نے کہا: ”خدا کی پناہ! ہماری کیا جرأت کہ ہم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آگے کھڑے ہوں۔“ (السنن الكبرى للنسائي، كتاب الامامة، باب ذكر الامامة والجماعة، الحديث: ۸۵۳، ج ۱، ص ۲۷۹، المستدرک علی الصحيحین، كتاب

معرفة الصحابة، خلافة ابي بكر، الحديث: ۲۲۸۰، ج ۲، ص ۱۱)

## دو طرح کی بیعت کی گئی

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دو ۲ طرح بیعت کی گئی:

(۱) بیعت خاصہ (۲) بیعت عامہ۔ بیعت خاصہ سقیفہ بنی ساعدہ میں موجود مخصوص لوگوں نے کی تھی جن میں سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ پر بیعت کی اور خود ہی اسے بیان بھی فرمایا۔ چنانچہ،

## صدیق اکبر کی بیعت خاصہ

### سیدنا فاروق اعظم کی بیعت

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیان کے بعد اس سے پہلے کہ لوگ انتشار کا شکار ہوتے، میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عرض کی: ”اپنا ہاتھ بڑھائیں۔“ انہوں نے ہاتھ بڑھایا میں نے بیعت کی، مجھے دیکھ کر سب مہاجرین نے بیعت کر لی اور پھر

انصار بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر ٹوٹ پڑے اور وہاں پر موجود تقریباً سب ہی لوگوں نے بیعت کر لی۔“

(صحيح البخاری، کتاب المعارین من اهل الکفران رجم الجلی من الزنا اذا احصنت، الحدیث: ۶۸۳۰ ج ۴، ص ۳۴۶ ملقطاً)

### انصاری قبیلے کے سردار کی بیعت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیان کے بعد سب سے پہلے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بیعت کی اس کے بعد مہاجرین نے بیعت کی اور پھر انصار میں سے سب سے پہلے انصاری قبیلہ خزرج کے سردار حضرت سیدنا بشیر بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کی، اور اس کے بعد وہاں موجود تمام انصار نے بھی بیعت کر لی۔

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۴۱)

### سب سے زیادہ متفقہ بات

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ: ”خدا کی قسم! ہم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت سے زیادہ متفقہ بات کوئی نہ دیکھی۔“

(الصواعق المحرقة، الباب الاول، ص ۱۱)

## فاتح خیبر اور بیعت صدیق اکبر

### شیر خدا کا دعویٰ خلافت سے انکار

حضرت فطر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال پر ایک شخص نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے عرض کی: ”اے علی! باہر نکل کر لوگوں میں اعلان کر دو کہ نبی کریم رُوْفَتْ رَحِيمٌ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہمیں خلافت دے دی ہے، اس طرح حکومت و خلافت کبھی کسی اور کو نہیں مل سکے گی۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں نے جب آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ میں کوئی غلط بات آپ کی طرف منسوب نہیں کی تھی تو اب آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَاللهُ وَسَلَّمَ كَيْ تَشْرِيفَ لِي جَانِي كَيْ بَعْدِي اِيَا كَرُوں كَا؟ خُدا كِي پناہ۔“ (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۳۰)

### خلافت كِي وصيت نهيں كِي

حضرت سيدنا علي المرتضى شير خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ كَا ارشاد كرامِي هِي: ”اگر سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي مجھے خلافت كِي وصيت كِي هُوتِي تُو ميں بنو تيم كِي ان بھائيوں لِي عني حضرت سيدنا ابوبكر صديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سيدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو منبر رسول پَر كھڑا نہ هونِي ديتا اور ان سِي دست بِي دست جنگ كرتا اگر چي ميرے پاس ايك چادر كِي سوا كچھ نہ هوتا۔“ (تاريخ مدينة دمشق، ج ۲۲، ص ۴۴۲)

### خلافت صديق سِي استحكام اسلام

ايك بار حضرت سيدنا علي المرتضى شير خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ نِي فرمايا: ”سر كارِ والا تبار، ہم بے كسوں كِي مددگار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي ہمیں خلافت كَا پروانہ نهيں ديا۔ ہم اسے خود اپنے طور پَر طلب كر رہے تھے، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ كُو معلوم هِي كِي ہمارا يہ مطالبہ درست تھا يا غلط۔ درست تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ كِي طرف سِي هوكا، نهيں تو ہماري طرف سِي هے۔ اس كِي بعد حضرت سيدنا ابوبكر صديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي خلافت سنبھالي اور دين كُو استحكام بخشا۔ پھر حضرت سيدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي بھی ايسے ہی كيا، حتي كِي دين زمين پَر اس طرح اطمينان كِي ساتھ ٹھہر كيا جيسے اونٹ زمين پَر اطمينان سِي گردن ڈال ديتا هے۔“

(مسند امام احمد، ومن مسند علي بن ابي طالب، الحديث: ۹۲۱، ج ۱، ص ۲۴۳، تاريخ مدينة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۱)

### سيدنا علي المرتضى شير خدا كِي بيعت

لوگوں نِي حضرت سيدنا علي المرتضى شير خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ سِي حضرت سيدنا ابوبكر صديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي بيعت كِي گزارش كِي، كيونكہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي ذات وہ بابرکت ذات تھي جس كَا تعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ كِي محبوب،



داناے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے بغیر کسی واسطے کے تھا اور لوگوں کا غالباً یہ بھی خیال تھا کہ آپ جیسی عظیم ہستی کے بیعت کرنے کے بعد ہمارے دلوں کو بھی اطمینان قلبی مل جائے گا اور اس سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بھی حوصلہ افزائی ہوگی۔ بہر حال آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پیغام بھجوا کر اپنے پاس بلا لیا۔ حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے: ”ہم آپ کی فضیلت اور آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے باخوبی آگاہ ہیں، ہمیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے عطا کردہ خیر پر کوئی حسد نہیں۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”خدا کی قسم! مجھے اپنے رشتہ داروں کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رشتہ داروں سے محبت اور اچھا سلوک کرنا کہیں زیادہ پسندیدہ ہے۔“ اس کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے عرض کیا: ”میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کے لیے پچھلے پہر یعنی نماز ظہر کا وعدہ کرتا ہوں۔“ چنانچہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نماز ظہر کے بعد لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کی طرف سے ان ہی کے الفاظ میں وضاحت کی۔ اس کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے اٹھ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صداقت، عظمت اور سبقت بیان کی اور پھر آگے بڑھ کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کر لی، سب لوگ اٹھ کر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مبارک باد دینے لگے اور کہنے لگے کہ آپ نے بالکل صحیح کیا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجہاد والسیر، باب قول النبی لانورث۔ الخ، الحدیث: ۱۷۵۹، ص ۹۶۶، صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر، الحدیث: ۴۲۴۱، ج ۳، ص ۹۱ ملخصاً)

### فاروق اعظم کا نصیحت آموز خطبہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ بیعت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے

بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص اس دھوکہ میں نہ رہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت عجلت یعنی جلدی میں کر لی گئی تھی۔ سن لو بے شک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت میں کوئی شرنہ تھا اور آج تم میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسا کوئی شخص نہیں جس کے لیے لوگ اپنی گردنیں جھکانے پر تیار ہوں، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد ساری امت میں سب سے بہتر آپ ہی تھے۔“ (صحیح البخاری، کتاب المغارین، باب رجم العجلی من الزنا اذا احصنت، الحدیث: ۶۸۳۰، ج ۴، ص ۳۳ تا ۳۴ مختصراً)

### معاملات خلافت کے زیادہ حقدار

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو میں نے خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا کہ ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ معاملات خلافت کے زیادہ حقدار ہیں لہذا آگے بڑھو اور ان کی بیعت کرو۔“ چنانچہ وہیں اسی مجلس میں مسلمانوں کی ایک جماعت نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور بیعت عامہ کا سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ (صحیح البخاری، کتاب الاحکام، باب الاستخلاف، الحدیث: ۴۲۱۹، ج ۴، ص ۳۸۰ مختصراً)

## صدیق اکبر کی بیعت عامہ

### سیدنا فاروق اعظم کا ایک اور خطبہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے جس روز سقیفہ بنی ساعدہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کی گئی، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک خطبہ دیا اور اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! میں نے کل تمہیں ایک بات کہی تھی جو نہ میں نے کتاب اللہ سے لی ہے اور نہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کسی عہد اور وصیت سے۔ البتہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ نَے اس (یعنی خلافت ابو بکر صدیق) کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے درمیان نورِ ہدایت رکھ دیا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو۔ اگر اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو ہدایت یافتہ رہو گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری حکومت کا معاملہ ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں دیا ہے، جو نبی کریم رُفَّ رَحْمَتِ رَبِّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جانشین ساتھی، ثانیِ اشنین اور سب سے بڑھ کر خلافت کے حق دار ہیں۔ لہذا اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ وہاں موجود سب لوگوں نے بیعت کی۔ سقیفہ کی بیعت کے بعد یہ پہلی بیعت عامہ تھی۔ (الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان، اخباره صلى الله عليه وسلم، عن مناقب الصحابة۔ الخ، ذكر الخبر المدحض۔ الخ، الجزء التاسع، الحديث: ۶۷۳۶، ج ۶، ص ۱۵، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۳۹ تا ۲۴۰)

## بعد بیعت خطبات صدیق اکبر

### خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ

بیعت عامہ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اٹھ کر سب سے پہلا خطبہ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! مجھے آپ لوگوں کا امیر و والی بنایا گیا ہے، حالانکہ میں آپ لوگوں سے بہتر نہیں۔ اگر میں بہتر کام کروں تو میری مدد کرو اور اگر کہیں غلطی کروں تو میری اصلاح کرو۔ یاد رکھو! الصِّدْقُ اَمَانَةٌ وَالْكَذْبُ خِيَانَةٌ یعنی سچ بولنا امانت ہے اور جھوٹ بولنا خیانت۔ یاد رکھو! تم میں سے کوئی شخص کتنا ہی کمزور ہو لیکن جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے میں اسے اس کا حق نہ دلا دوں وہ میرے سامنے بہت طاقتور ہے اور تم میں سے کوئی شخص کتنا ہی طاقتور ہو اور اس نے کسی کا حق دینا ہو تو اس سے حق لینے تک وہ میرے نزدیک بہت کمزور ہے۔ (یعنی میرے ہوتے ہوئے کسی کمزور شخص کی کوئی بھی حق تلفی نہیں ہو سکتی اور کوئی طاقتور شخص اپنی طاقت کے بل بوتے پر کسی کمزور کا حق تلف نہیں کر سکتا۔) جہاد چھوڑ دینے والی قوم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ ذلت مسلط کر دیتا ہے اور بے حیا قوم پر مصائب نازل فرماتا ہے۔ جب تک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرتا رہوں تم میری اطاعت کرتے رہنا اور جب میں

ان کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت نہیں۔ اب اٹھو اور نماز پڑھو! اللہ عزوجل آپ سب لوگوں پر رحم فرمائے۔“

(الریاض النضرة، ج ۱ ص ۲۳۹ تا ۲۴۰)

### کوئی اس منصب کو سنبھال لے

حضرت سیدنا ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں سے بیعت لے لی تو ان سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! خدا کی قسم مجھے زندگی بھر کسی دن یارات امارت کی خواہش نہیں رہی، نہ کبھی خفیہ اور نہ ہی کبھی علانیہ۔ اور نہ ہی میں نے اسے اللہ عزوجل سے طلب کیا ہے۔ میں تو ایک فتنہ سے ڈر گیا تھا اور نہ مجھے امارت یعنی حکمرانی لے کر آرام نہیں ملا بلکہ مجھ پر ایک عظیم ذمہ داری آن پڑی ہے جو میری برداشت سے زیادہ ہے مگر یہ کہ خدا مجھے اس کو نبھانے کی توفیق دے۔ میں تو آج بھی چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں سے کوئی اس منصب کو سنبھال لے۔“ مہاجرین نے آپ کی ان تمام باتوں کی تصدیق کی اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ اور حضرت سیدنا زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: ”ہمارا اعلان ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی سب سے زیادہ خلافت کے حق دار ہیں، نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یارِ غَار اور ثانی اثین ہیں ہمیں آپ کا شرف معلوم ہے۔ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خود آپ کو ہمارا امام بنایا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دنیا سے پردہ فرمانے تک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہمارے امام تھے۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، خطبة ابی بکر واعتذارہ،

الحديث: ۴۳۷۹، ج ۲، ص ۱۰، السنن الكبرى للبيهقي، کتاب قتال اهل البغي، باب ما جاء في تشبيه الامام، الحديث: ۱۶۵۸۷، ج ۸، ص ۲۶۳)

### مجھے امارت کی کوئی چاہت نہیں

حضرت سیدنا زبیر بن اسلم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی زبان

پکڑ کر فرما رہے ہیں: ”اسی نے مجھے مصائب میں مبتلا کیا ہے۔“ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”اے عمر! مجھے تمہاری امارت کی کوئی حاجت نہیں۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”اللہ کی قسم! ہم نہ آپ کی بیعت توڑیں گے نہ ایسا مطالبہ کریں گے۔“ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۵۱)

### بیعت کی ذمہ داری سے آزادی

حضرت سیدنا ابن جحاف داود بن عوف برجمی تمیمی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ بیعت عامہ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا دروازہ تین دن تک بند رہا۔ آپ روزانہ تشریف لاتے اور لوگوں کو مخاطب کر کے یہ ارشاد فرماتے: ”میں آپ لوگوں کی بیعت کی ذمہ داری سے خود کو آزاد کرتا ہوں، آپ لوگ جس کی چاہیں بیعت کر لیں۔“ لیکن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ جو اب ارشاد فرماتے: ”ہم نہ آپ کو آپ کی بیعت سے آزاد کریں گے اور نہ ہی خود ایسا مطالبہ کریں گے۔ جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ کو آگے بڑھایا ہے تو اب آپ کو کون پیچھے کر سکتا ہے۔“

(کنز العمال، کتاب الخلافة مع الامارة، الحديث: ۱۴۱۵۰، ج ۳، الجزء: ۵، ص ۲۶۲۶۱)

### سات دن تک بیعت توڑنے کا کہتے رہے

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد حضرت سیدنا امام باقر رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیعت ہو جانے کے بعد سات دن تک لوگوں کو بیعت توڑنے کا کہتے رہے۔ ساتویں دن حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ تشریف لائے اور عرض گزارا ہوئے کہ: ”نہ ہم آپ سے کی گئی بیعت توڑیں گے اور نہ ہی ایسا مطالبہ کریں گے، اگر ہم آپ کو اہل نہ سمجھتے تو کبھی بیعت نہ کرتے۔“

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۲۵۲)

## دوسرا خطبہ، خلافت سے عدم دلچسپی کا اظہار

حضرت سیدنا حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیعت کے بعد نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے منبر والے مقام سے نیچے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ”میں بہت ضعیف آدمی ہوں، تم کسی مضبوط اور توانا آدمی کو میری جگہ خلیفہ مقرر کر لو۔“ لوگ یہ سن کر مسکرائے اور عرض گزار ہوئے: ”ہم ایسا ہرگز نہیں کر سکتے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ہر جگہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رفاقت کی سعادت ملی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی اس منصب کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن سے ارشاد فرمایا: ”اگر تم میری یہ بات نہیں مانتے ہو تو پھر کم از کم بہتر طریقے سے میری اطاعت اور معاونت کرو اور یہ بات بھی ذہن میں رکھو کہ میں بھی ایک بشر ہوں، میرے ساتھ بھی ایک شیطان ہے جو مجھے بہکانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ جب تم مجھے غصے کی حالت میں دیکھو تو مجھ سے دور رہو۔“

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۲)

## تیسرا خطبہ، خالق کی نافرمانی میں کسی کی اتباع نہیں

حضرت عیسیٰ بن عطیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مسند خلافت سنبھالنے کے بعد ایک طویل خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! اگر تم مجھے سیدھی راہ پر پاؤ تو میری اتباع کرو ورنہ مجھ سے دور رہو۔ اگر میں اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کروں تو تم بھی میری فرمانبرداری کرو۔ اگر تم مجھے اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتے پاؤ تو ہرگز میری اتباع نہ کرنا۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ منتصر، الحدیث: ۸۵۹۷، ج ۶، ص ۲۲۷)

## چوتھا خطبہ، سب سے بڑی دانائی

اس ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”مجھے آپ لوگوں کے معاملات کا والی بنا دیا گیا ہے، مگر میں آپ لوگوں سے بہتر نہیں ہوں لیکن اللہ عزوجل نے

قرآن پاک نازل کیا اور اللہ ﷻ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سنت کے طریقے بتائے۔ اے لوگو! اس بات کو سمجھ لو کہ سب سے بڑی دانائی تقویٰ ہے اور سب سے بڑا عجز فسق و فجور ہے۔“

(الصواعق المحرقة، الباب الاول، ص ۱۲)

### نصیحتوں کے مدنی پھول

حضرت رافع الخیر طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں مقام عزاۃ میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں حاضر تھا، میں نے عرض کی: ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مجھے نصیحت فرمائیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دوبار فرمایا: ”اللہ ﷻ تم پر رحم کرے اور برکت دے۔ فرض نمازیں بروقت ادا کیا کرو۔ زکوٰۃ خوشی سے دیا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔ اور ہاں! کبھی حاکم نہ بنو۔“ میں نے عرض کیا: ”حضور! آج کل تو حکمران ہی امت کے بہترین لوگ ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”آج کل امارت یعنی حکمرانی آسان ہے، لیکن مجھے یہ ڈر ہے کہ آئندہ زمانے میں فتوحات کی زیادتی کے سبب حکومتیں بھی زیادہ ہوں گی اور اس طرح ممکن ہے کہ نا اہل حکمران بھی آئیں گے۔ جب کہ کل بروز قیامت حاکم کا حساب لمبا ہوگا اور عذاب زیادہ جبکہ غیر حاکم کا حساب کم اور عذاب ہلکا۔ اس لیے کہ حکمران ہی سے زیادہ ظلم سرزد ہوتا ہے اور ظالم حاکم اللہ ﷻ کے عہد کو توڑ دیتا ہے۔ انہی حکمرانوں میں سے (عدل و انصاف کرنے والے) بعض اللہ ﷻ کے مقرب بھی ہوتے ہیں اور بعض (ظلم و ستم کے سبب) مردود بارگاہ خدا بھی۔ خدا کی قسم! تم میں سے جب کوئی شخص ہمسائے کی بکری یا اونٹ قبضہ میں کر لے تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ میں نے ہمسائے کی بکری یا اونٹ ہتھیا لیا ہے، حالانکہ ایسے ہمسایوں پر عذاب نازل کرنا اللہ ﷻ کا زیادہ بڑا حق ہے۔“ حضرت رافع الخیر طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے پوچھا کہ: ”حضور! آپ کو کیوں اور کن حالات میں امیر بنایا گیا؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انصاری کی ساری گفتگو اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خطاب کی تفصیلات بیان کیں اور فرمایا: ”ہم نے ان حالات میں بیعت قبول کی کیونکہ ہمیں خطرہ تھا کہ اس معاملے کی وجہ سے فتنہ پیدا نہ ہو جائے کیونکہ یہ ایک دفعہ پیدا ہو گیا

تو بار بار سراٹھائے گا۔ (شعب الایمان، فصل فی ماورد من التشدید، الحدیث: ۷۲۷۲، ج ۶، ص ۵۱، الریاض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۳)

### بیعت صدیق اکبر اور والد صدیق اکبر

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری پر پورا مکہ مکرمہ دہل گیا اور ہر طرف کہرام مچ گیا۔ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد گرامی حضرت سیدنا ابوقحافہ عثمان بن عامر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے شور سنا تو پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بتایا گیا کہ دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دنیا سے وصال ظاہری فرما گئے ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے لگے: ”یہ تو بہت ہی بڑا حادثہ ہے۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دریافت کیا کہ ”اب خلیفہ کون بنا ہے؟“ لوگوں نے بتایا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیٹے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”بنو عبد مناف اور بنو مغیرہ اس خلافت پر رضامند ہیں؟“ عرض کیا گیا: ”جی ہاں۔“ فرمایا: ”لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللَّهُ وَلَا مُعْطَى لِمَا أَعْطَى یعنی اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جسے کچھ عطا کرے اسے کوئی نہیں روک سکتا، اور جسے نہ دے اسے کوئی دلو نہیں سکتا۔“

(اسد الغابۃ، عبد اللہ بن عثمان، خلافتہ، ج ۳، ص ۳۳۹)

### بیعت صدیق اکبر کب ہوئی؟

علامہ عبدالرحمن ابن جوزی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي اپنی کتاب صفة الصفوة میں حضرت علامہ ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن واقد سہمی اسلمی واقدی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں کہ: ”حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وغیر ہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال مبارک کے دن بارہ ۱۲ ربیع الاول بروز پیر ۱۱ گیارہ سن ہجری میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بیعت کی گئی۔“

(صفة الصفوة، ذکر خلافتہ ابی بکر، ج ۱، ص ۱۳۲)



### صدیق اکبر کا طرز خلافت نہایت شاندار تھا

مورخین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے زمام خلافت ہاتھ میں لینے کے بعد کبھی کسی قسم کا ہنگامہ مسلمانوں میں خلافت کے مسئلے پر پیدا نہیں ہوا۔ بنو ہاشم اور انصار دونوں نے کبھی ان کی مخالفت نہیں کی اور ان کا کوئی فرد مسلح ہو کر یا باغی کی صورت میں ان کے سامنے نہیں آیا اور کسی نے ان کے خلاف اعلان جنگ نہیں کیا۔ یہ بنو ہاشم کے لیے بھی بہت بڑے کمال کی دلیل ہے اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا طرز خلافت نہایت شاندار اور مثالی نوعیت کا تھا جو بے شمار اچھائیوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے تھا۔

### ایک حیرت انگیز بات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عموماً دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کسی منصب وغیرہ کا معاملہ ہو اور دو گروہوں میں تضاد ہو جائے اور ان میں سے کوئی ایک برتری حاصل کر لے تو دوسرا گروہ اسے دل میں بٹھالیتا ہے اور بعد میں جب کبھی اسے موقع ملتا ہے یا تو وہ اپنی ذلت کا بدلہ لیتا ہے یا اس منصب کو دوبارہ حاصل کرنے کی تگ و دو میں لگا رہتا ہے۔ لیکن قربان جایی صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی مدنی سوچ پر کہ ان کی حیات طیبہ کا ایک ایک لمحہ صرف اور صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین متین کی سربلندی اور اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تعظیم و توقیر میں گزرا۔ یہی وجہ ہے کہ انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں تو بیعت صدیق اکبر سے قبل کچھ تحفظات بیان کئے تھے لیکن بیعت کرنے کے بعد انہوں نے بالکل خاموشی اختیار کر لی۔ انصار کے چھوٹے بڑے کسی فرد نے کبھی کوئی بات نہیں کی۔ یقیناً یہ مسئلہ انہوں نے قطعی طور پر دل سے نکال دیا تھا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی بیعت کے موقع پر اس معاملے میں کوئی بات ان کی طرف سے سننے میں نہ آئی۔ انصار نے حصول خلافت کے سلسلے میں کسی سے کبھی بات نہیں کی۔ حالانکہ اس نازک وقت میں اگر ان کے دل میں

کوئی بات ہوتی تو وہ اس پر عمل کر کے کچھ نہ کچھ فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ یقیناً انصار کے اس دائمی مثبت رویے سے کئی باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہیں:

(۱) بیعت صدیق اکبر کے وقت مہاجرین و انصار میں جو اختلافات ہوئے ان تمام کا مقصد دنیوی امارت، اپنی ذات یا اپنے قبیلے کی برتری، اپنی عزت و عظمت اور مد مقابل کی ذلت و پستی جیسے امور کا حصول نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی نیابت جیسی عظیم نعمت کا حصول تھا۔

(۲) انصار کے دلوں میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی یہ بات راسخ ہو گئی تھی کہ خلیفہ قریش سے ہی ہوگا اور عرب قریش کے علاوہ کسی دوسرے قبیلے کی خلافت پر اظہار رضامندی نہیں کریں گے۔

(۳) اللہ عزوجل کے محبوب و انانے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی حیات طیبہ میں خلفاء کی جس ترتیب کی طرف اشارہ کیا تھا وہی برحق ہے اور اسی میں مسلمانوں کے دینی و دنیوی فوائد پوشیدہ ہیں۔

(۴) انصار نے معاملہ خلافت ہمیشہ کے لیے مہاجرین کو سپرد کر کے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتا دیا کہ اسلام امن و شانتی، اپنے مفادات کو دوسرے مسلمانوں کے مفادات کے لیے قربان کرنے، ہر وہ کام جو فتنہ و فساد کا باعث بنے اسے ترک کرنے، اور ذاتی و لسانی و قومی تعصب سے بالاتر ہو کر زندگی گزارنے کا درس لطف دیتا ہے۔

### اولین مسلمانوں کا طرز خلافت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے زمانے میں مسلمان ان کی بیعت پر اس لیے قائم رہے کہ ان کا نقطہ فکر خالص عربی رہن سہن کا مظہر تھا اور وہ اُس نقطہ فکر سے بالکل جداگانہ نوعیت کا تھا جو بعد کے عہد میں مسلمانوں کے دلوں میں ابھر آیا تھا۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بعثت کے وقت مسلمان عربی رہن سہن پر قائم تھے اور یہی ان کے نزدیک صحیح تھا، اس کے بعد جب مسلمانوں کی فتوحات کا سلسلہ پھیلا اور دور دراز علاقوں تک پہنچ گیا تو عربوں کے ساتھ دیگر مفتوحہ ملکوں کے لوگوں سے اختلاط ہو گیا جس سے ان کے دلوں میں غیر عربی

یعنی عجمی تاثر پیدا ہو گیا پھر ان کی ذہنی تبدیلی سے خلافت کا تصور بھی پہلے جیسا نہ رہا۔

### انتخاب خلیفہ میں اہل مدینہ کا اجتہاد

دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی حیات ظاہری میں کسی شخص کو نامزد (Nominate) کر کے خلافت کی وصیت نہیں فرمائی، اگرچہ خلافت سیدنا صدیق اکبر کو واضح اشاروں میں بیان فرمایا۔ اسی طرح یہ بھی نہ بیان فرمایا کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد کس طریقے سے مسلمان اپنا سربراہ منتخب کریں، اس سربراہ کو کس لقب سے پکاریں، اس کا طرز حکومت کیا ہو۔ جمہوری ہو، شخصی ہو، ملوکیت پر مبنی ہو یا قبائلی انداز کا ہو، اسے اپنا سربراہ بہ صورت بیعت مقرر کریں یا کوئی اور طریقہ اختیار کریں۔ جب ہم سقیفہ بنی ساعدہ میں ہونے والے مسلمانوں کے اس اجتماعی مشورے، مسئلہ خلافت کے بارے میں انصار اور مہاجرین کی منازعت پر غور و فکر کرتے ہیں اور اسے نظر و بصر کے زاویوں میں لاتے ہیں تو اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ خلیفہ اول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے انتخاب کے وقت مہاجرین و انصار صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے اجتہاد سے کام لیا، ورنہ قرآن و حدیث میں خلیفہ وغیرہ منتخب کرنے کے لیے بظاہر کوئی حکم نہیں تھا اور اہل مدینہ نے اکٹھے ہو کر انہیں نہایت دیانت داری کے ساتھ یہ ذمہ داری سونپ دی اور اسے خلیفہ کے لقب سے پکارنے لگے۔ اگر اس وقت خلیفہ وقت کا انتخاب صرف اہل مدینہ پر موقوف نہ ہوتا بلکہ اس میں اردگرد کے قبائل بھی شامل ہو جاتے تو صورت حال یکسر مختلف ہو جاتی اور کبھی بھی وہ فوائد ظاہر نہ ہوتے جو اب ہوئے تھے۔

### دیگر خلفاء کے انتخاب کا طریقہ کار

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے انتخاب کا جو طریقہ بروئے کار لایا گیا وہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے انتخاب کے وقت اختیار نہیں کیا گیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو وصیت کی صورت میں خلیفہ مقرر کر دیا تھا، اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وفات کے وقت انتخاب خلیفہ کے لیے صحابہ کرام پر مشتمل ایک مجلس قائم کر دی تھی۔ لیکن اس کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا اور اس کے نتیجے میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی خلافت کا قیام عمل میں آیا اور اس کے بعد جب خلافت بنو امیہ کا دور آیا تو انتخابات کا طریقہ بالکل بدل گیا اور باپ کے بعد بیٹا اور بیٹے کے بعد پوتا مسند خلافت پر متمکن ہونے لگا اس وقت ان کے نزدیک حالات کا یہی تقاضا تھا۔

## بعدیت ابتدائی معاملات

### صدیق اکبر کی رہائش

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا قیام مدینے کے آخری سرے کی آبادی میں تھا، اس آبادی کا نام ”سُنُج“ تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مکان نہایت ہی سادہ تھا جسے دیکھ کر ہر شخص آپ کی سادہ زندگی کا فوراً ہی اندازہ لگا لیتا تھا۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفہ منتخب ہو گئے تب بھی اسی مکان میں آپ کا قیام رہا، اسے منہدم کر کے نہ تو اچھا مکان بنایا اور نہ ہی اس کی تجدید کی، خلیفہ منتخب ہونے کے بعد چھ مہینے تک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روزانہ اس مکان سے مسجد نبوی میں آتے اور خلافت کے امور نمٹاتے رہے۔ دراصل اس وقت مسجد نبوی ہی کو قصر خلافت یا دفتر خلافت کی حیثیت حاصل تھی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایک چھوٹا سا مکان مدینے کے اندرونی حصے میں بھی تھا، مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے تشریف لائے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسی میں رہائش اختیار فرمائی، اس مکان میں بھی آپ نے کوئی تبدیلی نہیں کی وہ بھی اسی پہلی حالت پر رہا جس حالت میں ہجرت کے وقت تھا۔

## بیت المال سے وظیفے کی تقرری

حضرت سیدنا حمید بن حلال رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بَيَان کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ منصبِ خلافت پر فائز ہوئے تو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے بحیثیتِ خلیفہ رسول و وظیفہ مقرر کرنے پر مشورہ کیا۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پہننے کے لیے دو چادریں ملیں گی، جب وہ پرانی ہو جائیں تو انہیں نئی چادریں دے دی جائیں۔ سواری کے لیے ایک جانور کی بھی ترکیب بنائیں جس پر وہ سفر وغیرہ کریں اور خلیفہ بننے سے قبل جیسا خرچہ وہ اپنے گھر والوں کو دیتے تھے، اتنا خرچہ بھی دیا جائے گا۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، طبقات البدرین بن المهاجرین، ذکر بیعة ابی بکر، ج ۳، ص ۱۳۷)

## صدیق اکبر کا یومیہ وظیفہ

حضرت سیدنا ابن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عطاء بن سائب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیعتِ خلافت کے دوسرے روز کچھ چادریں لے کر بازار جا رہے تھے، حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دریافت کیا کہ ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”بغرض تجارت بازار جا رہا ہوں۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”اب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ کام چھوڑ دیجئے اب آپ لوگوں کے خلیفہ (امیر) بن چکے ہیں۔“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اگر میں یہ کام چھوڑ دوں تو پھر میرے اہل و عیال کہاں سے کھائیں گے؟“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واپس چلئے، اب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ کام حضرت ابوعبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کریں گے۔“ پھر یہ دونوں حضرات حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس تشریف لائے اور ان سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”آپ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ان کے اہل و عیال کے

واسطے ایک اوسط درجے کے مہاجر کی خوراک کا اندازہ کر کے روزانہ کی خوراک اور موسم گرم اور سرما کا لباس مہیا کیجئے لیکن اس طرح کہ جب پھٹ جائے تو واپس لے کر نیا اس کے عوض دے دیا جائے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کے لیے آدھی بکری کا گوشت (سر، پہلو اور پاؤں)، لباس اور روٹی مقرر کر دی۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۱۴)

### آپ کے نئے وظیفے کی تقرری

حضرت سیدنا ابراہیم بن محمد بن معبد بن عباس رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلیفہ بننے کے بعد سالانہ ڈھائی سو دینار، روزانہ بکری کے گوشت میں سے اس کا سر، پہلو اور پاؤں دیا جاتا تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ پہلے خلیفہ ہیں جن کے لیے ان کی رعایا نے ہی وظیفہ مقرر کیا مگر یہ وظیفہ آپ کے اہل و عیال کے لیے ناکافی تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا سارا مال بھی بیت المال میں جمع کروا دیا تھا۔ ایک مرتبہ آپ تجارت کے لیے مدینہ منورہ کے بازار کی طرف تشریف لے گئے۔ اتنے میں حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آئے تو دیکھا کہ مسجد میں کچھ عورتیں بیٹھی ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: ”تمہیں کیا کام ہے؟“ وہ کہنے لگیں: ”ہم امیر المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس ایک جھگڑے کا فیصلہ کروانے آئی ہیں۔“ تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تلاش کرنے نکل پڑے، ڈھونڈتے ڈھونڈتے مدینے کے اس بازار میں جا پہنچے جہاں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بغرض تجارت تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کا ہاتھ پکڑا اور عرض کیا کہ مسجد چلے کہ کچھ عورتیں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”مجھے امارت کی کوئی حاجت نہیں، میرے موجودہ وظیفے میں گزر بسر بہت مشکل ہے۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”ہم اس میں اضافہ کر دیں گے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ تین سو دینار سالانہ اور ایک سالم بکری میرا وظیفہ مقرر

کر دیا جائے کہ یہ وظیفہ میرے گھر والوں کو کفایت کرنے کا؟“ اتنے میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وہاں تشریف لے آئے۔ انہوں نے دونوں کی گفتگو سن کر فرمایا: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وظیفہ میں پورا کروں گا۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”واقعی؟“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: ”جی ہاں۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”کیا معلوم دوسرے مہاجرین اس پر راضی ہوتے ہیں یا نہیں؟“ بہر حال حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مقررہ وظیفہ سے متعلق مسلمانوں کی رائے معلوم کرنے کے لیے مسجد میں آئے، منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا: ”اے لوگو! میرا سابقہ وظیفہ اڑھائی سو دینار اور بکری کے کچھ اعضاء تھے، اب عمر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما میرا نیا وظیفہ تین سو دینار اور ایک پوری بکری مقرر کر رہے ہیں، کیا آپ میں سے کسی کو اعتراض ہے؟“ سب نے کہا: ”ہمیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ یہ وظیفہ صحیح ہے۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۵)

### میرا مال مسلمانوں کے کام آجاتا ہے

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد یہ ارشاد فرمایا: ”میری قوم جانتی ہے کہ میرا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ اس سے میرے گھر والوں کا اچھا گزر بسر ہو جاتا تھا لیکن (میں نے اپنا سارا مال بیت المال میں جمع کروا دیا ہے اور) اب میں اہل اسلام کے کاموں میں مشغول ہو گیا ہوں اب میرے (بیت المال میں جمع کروائے گئے) مال سے میری آل بھی کھاتی ہے اور مسلمانوں کے کام بھی آجاتا ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، کسب الرجل وعملہ بیدہ، الحدیث: ۲۰۷۰، ج ۲، ص ۱۱)

### صدیق اکبر اور مہر رسول والی انگوٹھی

موجودہ دور کی طرح پہلے بھی بادشاہوں، وزیروں یا حکمرانوں کے پاس مختلف معاملات کے لیے مہرین ہوتی تھیں

البتہ وہ مہر کی طرح ہوتی تھیں کہ حاکم اس انگوٹھی کو اپنے ہاتھ میں پہنے رکھتا اور بوقت ضرورت اسے استعمال میں لاتا اور اس وقت کے سلاطین بغیر مہر والے خطوط یا کسی بھی قسم کے کوائف (Documents) قبول نہیں کرتے تھے۔ اسی وجہ سے جب سید عالم، نُورِ مَجَسَّمِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بادشاہوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو مختلف صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشورہ دیا کہ ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ بھی اپنی ایک مہر والی انگوٹھی بنوائیں۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر ایک عبارت بھی کندہ کروائی۔ چنانچہ،

### انگوٹھی پر کندہ عبارت

نبی کریم رَؤفٌ رَّحِیْمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لیے انگوٹھی بنوانے کا حکم دیا اس پر تین سطروں میں ”مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ اس طرح نقش کرایا کہ لفظ ”اللہ“ اوپر کی سطر میں ”رَسُوْلُ“ درمیان کی سطر میں اور ”مُحَمَّدُ“ نیچے والی سطر میں تھا۔

### انگوٹھی تیار کرنے والے صحابی

اس انگوٹھی سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عجمی بادشاہوں کی جانب اپنے خطوط پر مہر لگاتے تھے، اس کو حضرت سیدنا یَعْلٰی بنِ اُمَیّہ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے تیار کیا۔ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو یَعْلٰی بنِ مُنِیّہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اُمَیّہ آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے والد کا نام اور مُنِیّہ آپ کی والدہ کا نام تھا اور آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ زرگر یعنی سنار تھے۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۳۸۵)

### نام صدیق نام حبیب سے جدا نہ ہو

ایک مرتبہ خَاتَمُ الْمُؤَسَّدِیْنَ، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے کہا:



اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک انگٹھی عطا فرمائی اور فرمایا: ”اے ابوبکر! جاؤ اور اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھوا کر لے آؤ۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزاج عشق نے پسند نہ کیا کہ ذکر خدا تو ہو لیکن ذکر مصطفیٰ نہ ہو۔ لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاتب کو کہا: ”اس انگٹھی پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ لکھ دو۔“ جب وہ انگٹھی تیار ہو گئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ انگٹھی واپس لے کر آئے اور بارگاہ رسالت میں پیش کر دی۔ جب پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو اس پر یہ عبارت نقش تھی: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ۔“ یعنی اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور ابوبکر صدیق ہیں۔“ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انگٹھی پر نقش دیکھ کر استفسار فرمایا: ”اے ابوبکر! میں نے تو کہا تھا کہ اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لکھو اور لیکن تم نے اتنا زیادہ کیوں لکھوایا۔“ عاشق اکبر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے پسند نہ کیا کہ اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ آپ کا نام نہ لکھوایا جائے اس لیے میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ لکھوایا البتہ یہ عبارت ”ابوبکر الصديق“ میں نے نہیں لکھوائی۔“ یہ عرض کرنے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بھی سوچ میں پڑ گئے کہ میرا نام انگٹھی پر کیسے آگیا؟ اسی وقت حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئے اور عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ابوبکر کا نام میں نے لکھا ہے، کیونکہ اللہ عزوجل کو پسند نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام جدا کیا جائے۔“

(تفسیر کبیر، الفاتحہ، الباب العادی عشر، ج ۱، ص ۱۵۳)

خدا کا ذکر کرے ذکر کرے نہ کرے

ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نے کرے

## صدیق اکبر کے پاس مہر نبوت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو چاندی کی مہر نما انگوٹھی بنوائی تھی آپ کی حیات طیبہ میں وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں رہی۔ اور آپ کی وفات ظاہری کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہی۔ اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہی۔ اس کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملی۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے ”آریس“ نامی کنویں میں گر گئی۔ اس کنویں کا سارا پانی نکال کر اسے تین دن تک بہت تلاش کیا گیا مگر وہ گہرنا یاب نہ مل سکا۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، لبس النبی خاتما، الحدیث: ۲۰۹۱، ص ۱۵۸، صحیح البخاری، کتاب اللباس، باب نقش الخاتم، الحدیث:

۵۸۷۳، ج ۳، ص ۷۰، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۳۲)

## صدیق اکبر کی ذاتی مہروالی انگوٹھی

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ: ”امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی انگوٹھی پر کیا لکھا ہوا تھا؟“ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی انگوٹھی پر لکھا ہوا تھا عبد ذلیل لرب جلیل یعنی رب جلیل کا کمزور و عاجز بندہ۔

(جمع الجوامع، مستند ابی بکر، الحدیث: ۳۶۱، ج ۱، ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## بعدِ خلافت حیات صدیق اکبر

سب سے پہلا اور اہم مسئلہ

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے بعد نفاق نے اپنی گردن اٹھائی۔ بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے، انصار نے اپنے مراکز کو چھوڑ دیا، اگر مضبوط پہاڑ میرے والد گرامی پر گر پڑتے تو آپ انہیں ریزر ریزہ کر دیتے۔ اگر وہ کسی نقطے پر اختلاف کرتے تو میرے والد گرامی اپنی فیصلہ شناس نگاہ کی بدولت اس کے کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ فرما دیتے۔ مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جسد اطہر کے دفنانے کا مسئلہ درپیش ہوا۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کہنے لگے کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کہاں دفنایا جائے؟ ہم میں سے کسی کے پاس اس کا حل موجود نہ تھا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”مَا مِنْ نَبِيٍّ يُقْبَضُ إِلَّا دُفِنَ تَحْتَ مَضْجَعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ“ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی نبی وفات پا جاتا ہے اسے اس جگہ دفنایا جاتا ہے جہاں اس نے وفات پائی ہو۔“ اسی طرح صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی میراث کے متعلق اختلاف کیا انہوں نے کسی کے پاس بھی اس کا حل نہ پایا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں نے حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سنا تھا کہ ہم معشر انبیاء ہیں ہم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ جو پیچھے چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔“ (کنز العمال، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۵۹۵، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۰، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۱۱)

متفرد ہونے کے باوجود قبولیت

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے مابین سب سے پہلے یہ اختلاف ہوا کہ شَفِيعٌ

الْمُدْنِيِّينَ، أَيْسُ الْغَرِيبِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَجَسَدِ طَهْرٍ كَوْمَكَةٍ فِي دَفْنِ كَيْفَ جَاءَ كَيْونَكَ أَهْلَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي وِلَادَتِ بِاسْعَادَتِ وَهِي هُوَ كِي بَعْضُ فَرْمَانِي لَكِي كِي مَسْجِدِ نَبَوِي فِي كِي بَعْضُ فَرْمَانِي لَكِي نَهِي بَلَكِي بَقِيْعِ شَرِيْفِ فِي كِي بَعْضُ كَانْقَطَعِ نَظْرِيَه تَهَا كِي بِيْتِ الْمَقْدِسِ فِي دَفْنِ كَرِي كِي يُونَكِي يِهْ اَنْبِيَاءِ كَرَامِ كَامَدْفِنِ هِي كِي حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي اِنِّي خَدَادِ اَعْلَمُ سِي اِسْ مَسْئَلِه كِي عَقْدِه كَشَائِي كِي كِي عِلَامَه اَبْنِ زَنْجُوِيَه رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهَا فَرْمَاتِي هِي كِي: "هٰذِهِ سُنَّتُهُ تَفَرَّدَ بِهَا الصِّدِّيقُ مِنْ بَيْنِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَرَجَعُوا إِلَيْهِ فِيهَا يِهْ وَاحِدِ حَدِيثِ پَاكِ هِي كِي فِي كِي فِي حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مِهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ كِي سَامْنِي مَتَفَرَّدِ هُوِيْ اَوْرِ تَمَامِ صَحَابِه كَرَامِ نِي اِسِي قَبُولِ كِيَا" (تَارِيخِ الْخُلَفَاءِ، ص ۵۶)

### پہلے خلیفہ کا پہلا جنگی حکم

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي وَفَاتِ ظَاهِرِي كِي بَعْدِ جُوْبَغَاوَتِ پھوٹِ پڑی تھی اور اس کے جو متوقع نتائج سامنے آنے والے تھے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اِسْ سِي بَخْوَبِي اَگَاہ تھے، اب سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ مختلف قسم کے پیدا ہونے والے فتنوں کو پہلے ختم کرنے کی کوشش کی جائے یا اسلام و عیسائیت کے درمیان اختلافات اور یہودی فتنہ انگیزیوں کے سبب پیدا ہونے والے خطرات اور اسلامی سلطنت کی سرحدوں کی حفاظت کے لیے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي جُو حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَسَامَه بِنِ زَيْدِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي مَعِيْتِ فِي شَكْرِ رَوَانِه فَرْمَا يِه تَهَا سِي دُو بَارِه بَهِيْجِ دِيَا جَائِي كِي وَاقِعِي يِهْ اِيكِ نِهَائِيْتِ هِي نَازِكِ وَاقْتِ تَهَا كِي هَرِ طَرَفِ سَرُوْنِ پَرِ خَطْرَاتِ مَنذَلَارِهِي تَهِي اِيْسِي وَاقْتِ فِي حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي بَهْتِ غُوْرِ وَغُوْضِ كِي بَعْدِ شَكْرِ اَسَامَه بِنِ زَيْدِ كِي رَوَانِ كِي حَكْمِ جَارِي فَرْمَا يِه يِهْ اِسْلَامِي سِلْطَنَتِ كِي پَهْلِي خَلِيْفَه كَا پَهْلَا جَنْغِي حَكْمِ تَهَا۔

### شکر اسامہ بن زید کا اجمالی خاکہ

(۱) "ابن ابی" جو "بُلُقَاء" کے قریب شہراہ کے علاقہ اور ملک شام میں واقع ہے میں مقیم لوگوں کی جانب حضرت سیدنا

اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی قیادت میں یہ لشکر تیار کیا گیا۔  
(۲) دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری حیات مبارکہ کا یہ سب سے آخری سریہ تھا۔

(۳) ۲۶ صفر المظفر ہفتہ کے روز نبی کریم رُوْفِ رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے رومیوں کے مقابلہ کے لیے جنگ کی تیاری کا حکم فرمایا، رومی اس وقت ملک شام پر قابض تھے۔ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حکم دیا کہ کل یعنی ۲ صفر المظفر بروز اتوار اس مہم پر روانہ ہو جائیں۔

(۴) ۳۰ صفر المظفر بدھ کی رات کو حضور نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی علالت کا آغاز ہوا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو درد سر اور بخار لاحق ہوا۔

(۵) جمعرات یکم ربیع الاول کو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دست اقدس سے ان کے لیے جھنڈا تیار فرمایا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مہاجرین و انصار کی ایک جماعت کے ہمراہ روانہ فرمایا۔

(۶) مہاجرین میں سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان بن عفان، حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح، حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص، حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وغیرہ شامل تھے۔  
(۷) انصار میں سے حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا سلمہ بن اسلم بن حریش رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وغیرہ تھے۔

(۸) اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: لشکر اسامہ کی روانگی کا بندوبست کرو۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خود انہیں رخصت فرمایا۔

(۹) حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مقام جرف میں پڑاؤ ڈالا تاکہ لشکر وہاں اکٹھا ہو سکے۔

(۱۰) جرف غابہ سے پیچھے ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ایک فرسخ (تین میل) کے فاصلے پر احد پہاڑ کے پیچھے ہے۔

(۱۱) صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ نے جب رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شدت مرض کے بارے میں سنا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور دیگر چند صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

(۱۲) ۱۲ ربیع الاول پیر کے دن حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مہم پر روانگی کی تیاری فرما رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کی خبر پہنچی اس پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے لشکر سمیت مدینہ طیبہ واپس آ گئے۔

(۱۳) جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفہ رسول منتخب ہوئے تو امور خلافت کے بارے میں پہلا حکم آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لشکر اسامہ کی روانگی کا دیا کیوں کہ نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنی ظاہر حیات طیبہ میں اس کا بڑا اہتمام تھا۔

(۱۴) حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یکم ربیع الثانی کو جرف کے مقام سے اپنے لشکر کو لے کر روانہ ہوئے۔

(۱۵) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر میں تین ہزار افراد تھے جن میں سے سات سو قریشی اور ایک ہزار گھوڑے بھی تھے۔

(۱۶) لشکر اُبَی بن جراح کے مقام پر پہنچا اور مشرکین سے زبردست جنگ کی اور ان کے سرداروں کو موت کے گھاٹ اتارا۔

(۱۷) عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا، ان کے مال و اسباب کو غنیمت بنایا۔

(۱۸) اہم بات یہ ہے کہ اس مہم میں مسلمانوں کا کوئی بھی جانی نقصان نہ ہوا، سارا لشکر صحیح سلامت مال غنیمت سمیت واپس مدینہ منورہ آ گیا۔

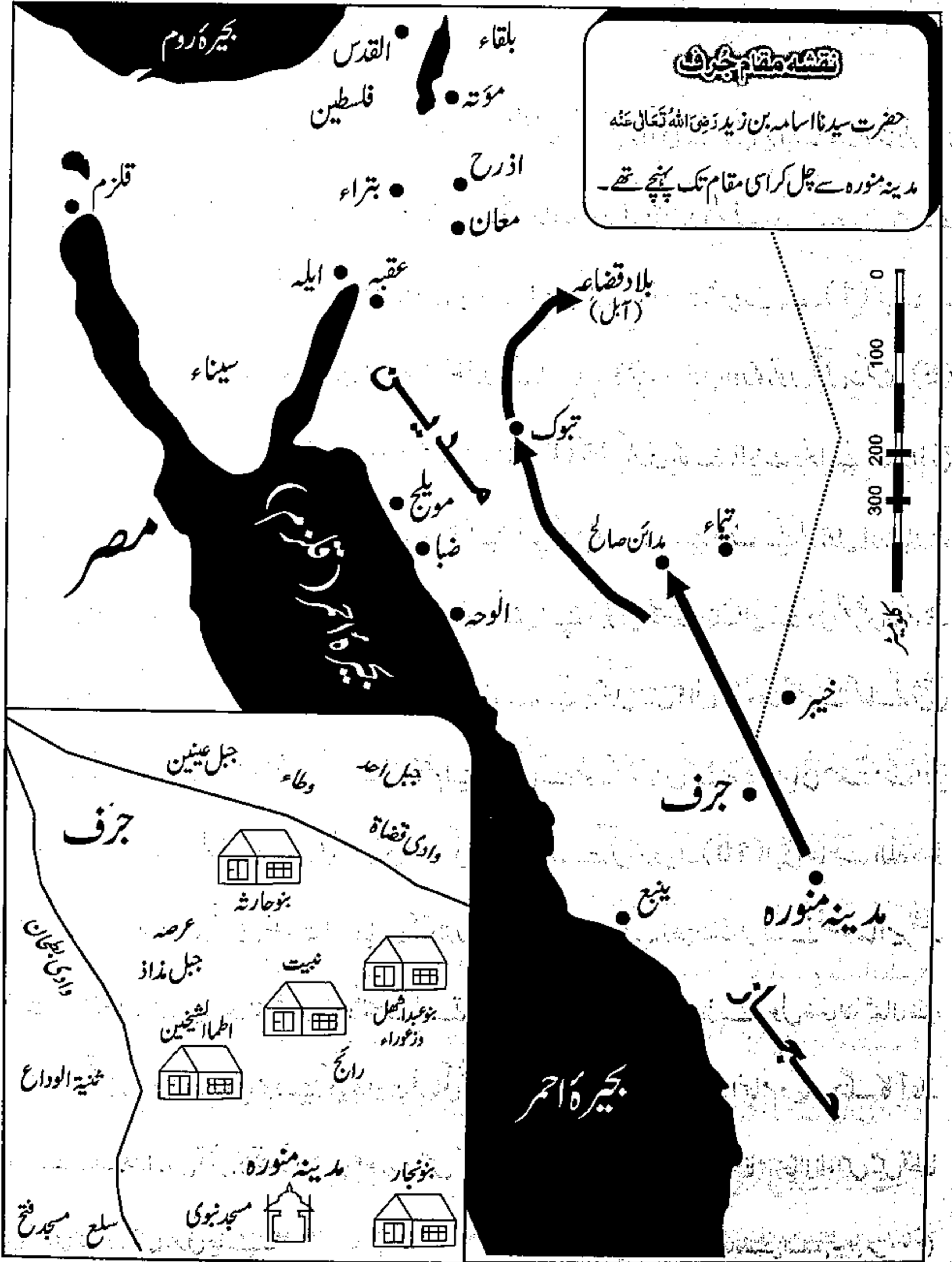
(۱۹) اس جنگ کے وقت حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بالکل جوان تھے اور آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(سیرت سفید الانبیاء، ص ۲۲۶)

## شکر اسامہ کو ہم پر بھیج دو

حضرت سیدنا عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض الموت میں ارشاد فرمایا: ”أَنْفِذُوا جَيْشَ أَسَامَةَ لَشُكْرِ أَسَامَةَ كُوْهِمِمْ بِرَبِّهِمْ دُونَ“ لہذا لشکر اسامہ چل پڑا حتیٰ کہ جرف کے مقام پر پہنچا۔ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلدی مت کریں کیونکہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غریب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت ناساز ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر جرف کے مقام پر ہی ٹھہرا رہا اور وہاں سے آگے کی طرف نہ بڑھا۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہو گیا۔ تب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کی: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے روانہ فرمایا تھا جبکہ میں یہ حالت غیر ملاحظہ کر رہا ہوں مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں عرب کفر اختیار نہ کر لیں۔ اگر انہوں نے کفر اختیار کیا تو میں سب سے پہلے ان سے لڑنے والا ہوں گا۔ اگر عرب کافر نہ بنے تو ان کا راستہ چھوڑ دوں گا۔ میری معیت میں جلیل القدر صحابہ کرام علیہم الرضوان اور نیک افراد ہیں۔“ بعد ازاں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: ”وَاللَّهِ لَأَنَّ تَخْطَفِنِي الطَّيْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَبْدَأَ بِشَيْءٍ قَبْلَ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِذَا كِي قَسِمِ! پرنندوں کا مجھے نوح لینا میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی تعمیل میں کسی کام کا آغاز کروں۔“

چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد حضرت سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرما دیا۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۸، ص ۲۲، الطبقات الكبرى لابن سعد، الطبقة الثانية من المهاجرين، اسامة العجب بن زید، ج ۴، ص ۵۰)





## لشکر اسامہ کو نصیحت آموز خطبہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لشکر اسامہ کی روانگی کے موقع پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا:

”اے مجاہدین اسلام! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلے ہو اور دروازہ مقام کی طرف جارہے ہو۔ اس موقع پر میں تمہیں دس نصیحتیں کرتا ہوں، غور سے سنو اور انہیں یاد رکھو۔ ان پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ (1) خیانت نہ کرنا۔ (2) بد عہدی نہ کرنا۔ (3) چوری نہ کرنا۔ (4) مقتولوں کے اعضاء نہ کاٹنا، بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا۔ (5) کھجور کے درخت نہ کاٹنا، نہ جلانا، کوئی بھی پھل دار درخت نہ کاٹنا۔ (6) بھیڑ، بکری، گائے یا اونٹ کو کھانے کے سوا ذبح نہ کرنا۔ (7) تمہارا گزرا ایسے لوگوں کے پاس سے ہوگا جو اپنے آپ کو عبادت کے لیے وقف کیے گرجوں اور عبادت خانوں میں بیٹھے اپنے مذہب کے مطابق عبادت کر رہے ہیں، انہیں اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ ان سے کوئی تعرض نہ کرنا۔ (8) تمہیں ایسے لوگوں کے پاس جانے کا موقع ملے گا جو تمہارے لیے برتنوں میں ڈال کر مختلف قسم کے کھانے پیش کریں گے۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا۔ (9) تم ایسے لوگوں سے ملو گے جنہوں نے سرکارِ میمانی حصہ تو منڈوا دیا ہوگا۔ لیکن سر کے چاروں طرف بڑی بڑی لٹیں لگتی ہوں گی، انہیں تلوار سے قتل کر دینا۔ (10) اپنی حفاظت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے کرنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں شکست اور وبا سے محفوظ رکھے۔“ اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خصوصاً امیر لشکر حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تمہیں جو امور سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی تھی وہ پوری توجہ اور محنت سے سرانجام دینا۔ جنگ کا آغاز قضا سے کرنا۔ بعد ازاں آبل کا قصد کرنا۔ ہر صورت میں نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے احکام بجالانا، اس میں قطعاً کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔“

(الکامل فی التاریخ، ذکر الفاذحیش اسامہ، ج ۲، ص ۲۰۰)

## شکر اسامہ کی روانگی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَوْ لَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَخْلَفَ مَا عُبِدَ اللَّهُ يَعْنِي قَسَمٌ هِيَ اس خدایا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! اگر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفہ رسول نہ بنتے تو کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت نہ ہوتی۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کئی بار یہی الفاظ دہرائے۔ کسی نے کہا: ”اے ابو ہریرہ! بس کرو۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب و انانے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال ظاہری سے پہلے حضرت اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سات سو مجاہدین کے ساتھ شام کی جانب روانہ فرمایا، ابھی وہ مدینے کے قرب و جوار میں ہی تھے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہو گیا اور مدینہ کے آس پاس والے قبائل مرتد ہونے لگے، اس وقت صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے گرد جمع ہو کر عرض گزار ہوئے: ”آپ لشکر اسامہ کو ہرگز روانہ نہ فرمائیں کیونکہ عرب قبائل مرتد ہو رہے ہیں۔“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”وَاللَّهِ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ السَّبَاعَ تَجْرُبُ بِرِجْلِي إِنْ لَمْ أَرِدْهُ مَا رَدَدْتُهُ عَنْ وَجْهِهِ وَجَهَّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي اگر مجھے علم ہو کہ درندے مجھے پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لے جائیں گے تب بھی رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا بھیجا ہوا لشکر نہیں روکوں گا۔“ اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو روانہ کر دیا تو وہ جہاں بھی جاتے انہیں دیکھ کر مرتد ہونے والے یا ارتداد کا ارادہ رکھنے والے قبائل کہتے: ”اگر ان کے پاس قوت نہ ہوتی تو یہ کبھی اپنا مرکز یعنی مدینہ چھوڑ کر باہر نہ نکلتے، ضرور ان کا بڑا لشکر مرکز میں بھی ہوگا، لہذا اس لشکر کو رومیوں کے پاس جانے دیا جائے، اگر یہ ان پر غالب آگے تو ہم بھی ان کے ساتھ مل جائیں گے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے لشکر اسامہ لشکر روم پر غالب رہا اور صحیح سالم اور مال غنیمت سمیت لوٹا، جیسے دیکھ کر کئی مرتد قبائل راہ راست پر آگئے۔

(کنز العمال، کتاب الخلافة والامارة، الباب الاول في خلافة الخلفاء، الحديث: ۱۳۰۶۲، ج ۳، الجزء: ۵، ص ۶۳۱، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۴۹)

## سیدنا اسامہ بن زید پر شفقت و رافت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ پیارے صحابی ہیں جو زمانہ طفولیت یعنی بچپن سے لے کر جوانی تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ رہے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خصوصی محبتیں اور شفقتیں آپ کو ملتی رہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر اگلے سال جب سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عمرے کے لیے تشریف لے گئے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے اونٹ پر سوار تھے اور اسی حالت میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بچپن ہی سے دلیر اور جرأت مند تھے۔ جنگ اُحد کے زمانے میں وہ بچے تھے اور انہیں جہاد میں شامل نہیں کیا گیا تھا لیکن اسلامی لشکر جب مدینے سے باہر نکلا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جذبہ جہاد سے مغلوب ہو کر اس لشکر میں شامل ہو گئے مگر آپ کو بہت چھوٹا ہونے کے سبب الگ کر دیا گیا، البتہ جنگ حنین میں خوب بہادری و شجاعت سے لڑے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ سعادت حاصل تھی کہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ پر خصوصی شفقت فرماتے تھے۔

## آپ کی والدہ حضرت سیدتنا اُم ایمن

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت سیدتنا اُم ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا تھا۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُم المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے نکاح کے وقت ان کو آزاد فرما دیا تھا ان کا نکاح پہلے حضرت سیدنا عبید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ہوا جن سے حضرت سیدنا ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا پیدا ہوئے اور انہی کی نسبت سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی کنیت اُم ایمن قرار پائی ورنہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا اصل نام ”برکت“ تھا۔ ان کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا نکاح حضرت سیدنا زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ہوا جن سے حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پیدا ہوئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے عمیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدتنا ام ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے: ”أُمُّ أَيْمَنٍ أُمَّيْ بَعْدَ أُمَّيْ“ یعنی ام ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہیں۔ حضرت سیدنا زبیر بن بکار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ سیدہ خاتون جنت کی وفات سے ایک ماہ قبل حضرت سیدتنا ام ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بھی وفات فرما گئیں تھیں۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، الجزء الثالث، ج ۳، ص ۲۸ تا ۲۹، سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۷، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۹۹)

### سیدنا اسامہ بن زید کو امیر کیوں مقرر کیا گیا؟

رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جب لشکر کا امیر مقرر فرمایا اس وقت ان کی عمر صرف اٹھارہ ۱۸ سال تھی، اس وقت کئی اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ بھی موجود تھے لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو لشکر کا امیر مقرر کرنے میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ تھیں۔ مثلاً:

(1) نوجوانوں میں خود اعتمادی اور ذمہ داری کا جذبہ پیدا ہو اور ان میں یہ احساس بھی کروٹ لے لے کہ وہ فوج کے بڑے سے بڑے عہدے پر فائز ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں جیسا کہ سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔

(2) ان کے والد حضرت سیدنا زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رومیوں کے ہاتھوں جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تھے ان کو امیر اس لیے مقرر کیا گیا تا کہ خوب جذبہ جہاد سے لڑیں اور خصوصاً اپنے والد کا کفار سے بدلہ لے سکیں۔

(3) ان کی بہادری اور شجاعت سے متاثر ہو کر ان کے دوسرے ہم عمر نوجوان بھی اپنے اندر جذبہ جہاد بیدار کریں اور جنگ میں اپنے جوہر دکھائیں۔

(4) جنگ بے پناہ محنت اور مشقت کا کام ہے، جنگ میں جہاں جنگی چالوں کی اہمیت ہے وہیں اس کے لیے عزم جواں کی بھی ضرورت ہے آپ کو امیر اس لیے مقرر کیا گیا تا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ کر نوجوان اپنے اندر اس

مشقت کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا کریں۔

## لوگوں کا لشکرِ آسامہ بھیجنے پر اعتراض

بیعتِ خلافت کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکرِ آسامہ کو دوبارہ روانہ کرنے پر بعض لوگوں نے اعتراض کیا ان کے اعتراض میں دو باتیں خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

(1) حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے خطبے کے بعد خلافت کے معاملے میں کوئی اختلاف نہ رہا تھا۔ لہذا کسی دور دراز غیر مسلم ملک کے ساتھ جنگی کارروائی سے فی الحال بچنا چاہیے۔

(2) عرب میں غیر متوقع طور پر بغاوت وارتداد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، بہتر یہ ہے کہ خارجی امور کے بجائے ان داخلی معاملات سے نمٹنے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں، کیونکہ اس نازک موقع پر شام کی طرف لشکر بھیجنے سے فوج کی طاقت مختلف محاذوں میں بٹ جائے گی، لہذا مناسب یہ ہے کہ اس معاملے کو کچھ عرصہ تک مؤخر کر دیا جائے۔ لیکن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کی رائے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور لشکرِ آسامہ بن زید کو روانہ کر دیا۔

## لشکرِ آسامہ کی روانگی میں حکمتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے مشوروں کو قبول نہ کیا حالانکہ واقعات و حالات کے تناظر میں ان کی رائے بالکل درست تھی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکرِ آسامہ کو روانہ کرنے میں کئی حکمتیں پوشیدہ تھیں جو دیگر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے پیش نظر نہ تھیں مثلاً:

(1) سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جس لشکر کو تیار فرما کر روانہ کر دیا تھا اسے ویسے ہی دوبارہ روانہ کر دیا جائے کہ کہیں حکمِ رسول کی حکمِ عدولی نہ ہو۔

(2) اگر لشکرِ آسامہ کو روانہ نہ کیا جاتا تو یقیناً رومی حملہ کر دیتے اور مسلمانوں کو دفاع کرنا پڑتا، اور چونکہ دفاع ہمیشہ

کمزور اور حملہ مضبوط ہوتا ہے لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حملے کو ترجیح دی۔

(3) لشکرِ اُسامہ روانہ نہ کرنے کی صورت میں باغی و مرتد قبائل اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے کہ مسلمان اپنے نبی کے وصال کے بعد بہت کمزور ہو گئے ہیں اس لشکر کو دیکھ کر ان کی یہ خوش فہمی پانی ہو گئی۔

(4) لشکرِ اُسامہ تقریباً ۷۰۰ صحابہ کرام پر مشتمل کافی بڑا لشکر تھا اسے دیکھ کر مرتد قبائل پر یہ اثر ہوا کہ وہ مسلمانوں کی افرادی قوت سے مرعوب ہو گئے۔

(5) مختلف فتنوں کے پیدا ہونے سے مسلمانوں کے جو حوصلے پست ہو گئے تھے اس لشکر کی فتح و نصرت اور مال غنیمت کے ساتھ واپسی سے وہی حوصلے بہت بلند ہو گئے اور اور اسلامی قوت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

### لشکرِ اُسامہ کی جنگ کا حال

حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ملک شام کا عزم کیا مئی کا مہینہ اور سخت گرمی کا موسم تھا، تپتے صحراؤں اور جنگلوں میں سے گزرتا ہوا یہ لشکر بیس ۲۰ دن میں بلقا کے مقام پر پہنچا۔ یہ وہی مقام تھا جہاں جنگ موتہ ہوئی تھی اور حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد حضرت سیدنا زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شہید ہوئے تھے اور حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہیں جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسی جگہ پڑاؤ کیا اور فوج کو مختلف دستوں میں تقسیم کر کے آبل اور قضاہ کے قبائل پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ یہ حملے نہایت کامیاب رہے اور بے شمار کافر و میوں کو مسلمانوں نے قتل کیا اور بہت سا مال غنیمت مسلمانوں کے قبضے میں آیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان حملوں میں بہترین جنگی مہارت کا ثبوت دیا اور بہت آسانی سے شہدائے موتہ کا انتقام لینے میں کامیاب ہو گئے۔

### لشکرِ اُسامہ کی واپسی

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دو جہاں اسکے تاجورہ سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرامین اور حضرت سیدنا

ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ملفوظات کی روشنی میں شام کی فوجوں کے ساتھ جہاد کیا اور انہیں شیر بھر کی طرح چیر کر رکھ دیا اور بے شمار مال غنیمت لے کر اپنے فاتح لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو خود امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا۔ مدینہ منورہ میں چالیس ۴۰ دن بعد ان کی واپسی ہوئی تھی، بعض روایات کے مطابق ستر ۷۰ دن یعنی دو ۲ مہینے دس دن کے بعد۔ مسلمان اس عظیم الشان فتح سے بہت خوش اور رومی و دیگر مرتد قبائل سخت پریشان و مرعوب ہو گئے۔

### صدیق اکبر اور اسلامی نظام حکومت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نظام حکومت عربوں کے ذہن و فکر کے عین مطابق اور زمانہ نبوی سے بالکل متصل زمانہ تھا۔ پھر خود حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے باہم گہرے اور مضبوط تعلقات تھے لہذا ان کی خلافت کا وہی نظام تھا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے سے چلا آ رہا تھا اور جس سے اہل مدینہ اور دوسرے علاقوں کے مسلمان اچھی طرح متعارف و مانوس ہو گئے تھے۔ لیکن جب فتوحات کے سلسلے نے وسعت اختیار کی اور مسلمان عرب سے باہر نکل کر دوسرے ملکوں اور علاقوں میں پھیلتے چلے گئے تو وہ قدیم نظام حکومت آہستہ آہستہ بدلنا شروع ہو گیا یہاں تک کہ عباسی سلطنت قائم ہو گئی اور اس کے دور عروج میں حالات میں اس درجہ تغیر پیدا ہو گیا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے عہد خلافت کی کوئی شے کہیں نظر نہ آتی تھی۔ تمام نظام حکومت یکسر متغیر ہو گیا تھا۔

### صدیق اکبر کا منفرد نظام حکومت

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا زمانہ سلطنت اور نظام حکومت بالکل منفرد نوعیت کا تھا۔ ان کے دور کو دو ۲ جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی دینی سیاست اور حکومت وقت کی دنیوی سیاست کے

مجمع البحرین کی حیثیت حاصل تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت دین کی تکمیل ہو چکی تھی اور کسی شخص کو اس میں دخل انداز ہونے یا کسی معاملے میں تبدیلی کرنے یا کسی حکم کو منسوخ کرنے کا حق حاصل نہیں تھا۔ لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات ظاہری کے بعد عرب کے حالات کافی حد تک بدل گئے تھے۔ ارتداد کا فتنہ پیدا ہو گیا تھا۔ متعدد قبائل نے اسلام سے انحراف کی راہ اختیار کر لی تھی اور مختلف مقامات پر بغاوت کے آثار پھیل گئے تھے۔ یہ نہایت خطرناک اور نازک موقع تھا اب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے لیے لازم ہو گیا تھا کہ وہ اس خطرے سے نمٹنے کے لیے کوئی مضبوط اور جرأت مندانہ پالیسی اپنائیں۔ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ طیبہ کے آخری سالوں میں مختلف سلطنتوں کے سربراہوں اور قبیلوں کے سرداروں کے نام اسلام کی دعوت دینے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کسی نہ کسی انداز میں اسے بھی جاری رکھنے اور نتیجہ خیز بنانے کے خواہاں تھے۔ انہوں نے یہ عظیم اور نہایت ضروری فریضہ کس طرح سرانجام دیا، یہ بہت بڑی ذمہ داری کس انداز میں پوری کرنے کا عزم کیا، کس طریقے سے اس پر عمل کی دیواریں استوار کیں، کس طریقے سے مختلف فتنوں کی سرکوبی کی، اور انہیں جڑ سے اکھاڑ پھینکا، کس طرح ان کے خلاف عملی کارروائی کی۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی اس پیاری حیاتِ طیبہ کو ملاحظہ کیجئے۔

## صدیق اکبر اور مختلف قبائل کا ارتداد و بغاوت

### دو طرح کے لوگوں سے مقابلہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے منصبِ خلافت سنبھالتے ہی جن لوگوں سے مقابلہ درپیش تھا، وہ دو دو

قسم کے تھے:

(1) وہ لوگ جو نجد، یمن اور حضرموت وغیرہ کی طرح مسیلمہ و سجاح وغیرہ جھوٹے مدعیانِ نبوت کے ساتھ متفق



ہو گئے تھے ان لوگوں سے لڑنے یا قتال کرنے میں کسی صحابی کو اختلاف نہ تھا۔  
 (2) وہ قبائل جو زکوٰۃ کے ادا کرنے سے انکار کرتے تھے ان سے قتال کرنے کو بعض صحابہ نے نامناسب خیال کیا تھا۔  
 لیکن حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اظہار رائے کے بعد تمام صحابہ ان کی رائے سے متفق ہو گئے تھے۔  
 ان دونوں قسم کے لوگوں میں کچھ فرق تو ضرور تھا۔ لیکن مسلمانوں نے جب کہ دونوں کے مقابلہ کو یکساں ضروری قرار دیا  
 تو پھر ان دونوں میں کوئی فرق و امتیاز باقی نہ رہا تھا اور حقیقت بھی یہ ہے کہ دونوں گروہ دنیا طلبی اور مادیت کے ایک ہی  
 سیلاب میں بہہ گئے تھے جن کو حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تدبیر و روحانیت نے غرق ہونے سے بچایا  
 اور اس طوفانِ ہلاکت آفرین سے نجات دلا کر عرب کا بیڑا ساحلِ فوز و فلاح تک صحیح سلامت پہنچایا۔

### مختلف قبائل کا مختلف کردار

اس وقت عرب کے بہت سے قبیلے آباد تھے جو ارتداد اور بغاوت کے اس سنگین دور میں مختلف مثبت اور منفی  
 کرداروں کے حامل تھے۔ مثلاً:

(1)..... جو قبائل مکہ، مدینہ اور طائف کے درمیان آباد تھے، وہ بدستور سابق اسلام پر قائم رہے اور ان میں کوئی  
 فتنہ نہ پیدا ہوا۔

(2)..... مُزَيْنِيَّة، بَنُو عَقْفَار، جُهَيْنِيَّة، اَبْحَج، بَنُو طِي، بَنُو اسْلَام اور بَنُو خَزَاعَةَ کے قبیلوں میں بھی کوئی فتنہ پیدا نہ ہوا اور انہوں نے  
 بھی اسلام ترک نہیں کیا۔ ان کے علاوہ بہت سے قبائل نے ارتداد کی راہ اختیار کر لی تھی۔

(3)..... جو لوگ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے یا جن کے دلوں پر اسلامی احکام نے پورا اثر نہیں کیا، وہ بھی مرتد اور  
 باغی ہو گئے تھے۔ جیسے قبیلہ بنو اسلم وغیرہ۔

(4)..... بعض لوگ اسلام کو تو بالکل صحیح مانتے تھے اور اس کے کسی جز کے منکر نہ تھے۔ لیکن مدینہ منورہ کی حاکمیت  
 ماننے کو تیار نہ تھے، نہ وہ مدینہ منورہ کے انصار کی حکومت کے قائل تھے نہ مہاجرین کی۔ ان کے نزدیک دونوں گروہ

ایک جیسے تھے اور وہ دونوں کو صحیح قرار نہیں دیتے تھے۔

(5)..... کچھ وہ لوگ تھے جو اسلام کو تو سچا مذہب سمجھتے تھے لیکن زکوٰۃ ادا کرنے پر آمادہ نہ تھے، ان کا خیال تھا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیبہ میں تو زکوٰۃ ادا کرنا ضروری تھا لیکن آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے انتقال کے بعد اس کی ضرورت نہیں رہی۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے رسول تھے آپ پر وحی نازل ہوتی تھی اور جو کچھ آپ مسلمانوں سے طلب فرماتے تھے وہ دینا ضروری تھا لیکن آپ کی وفات کے ساتھ ہی یہ فریضہ ساقط ہو گیا اور اب کسی چیز کی ادائیگی کی ضرورت نہیں۔

(6)..... کچھ قبائل کے اذہان میں یہ شیطانی وسوسہ گردش کرنے لگا کہ جب ہم عشر دیتے ہیں تو زکوٰۃ کیوں ادا کریں، اس کی قطعاً ضرورت نہیں۔

(7)..... جن قبیلوں نے صرف زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کیا تھا وہ مدینہ منورہ کے قرب و جوار کے قبائل عبس، ذبیان، بنو کنانہ، بنو غطفان اور فزارہ وغیرہ تھے۔

(8)..... جو قبائل اسلام سے دور ہو گئے تھے وہ مدینہ منورہ سے کافی دور تھے۔

(9)..... بعض قبائل نے جھوٹے مدعیانِ نبوت کی اتباع شروع کر دی تھی۔ جیسے: بنو اسد نے کی، بنو تغلب اور بنو تمیم کے بعض لوگوں نے سجاح نامی خاتون کی، یمامہ نے مسیلمہ کذاب کی، عمان نے ذوالتاج لقیط بن مالک کی، اور یمن والوں نے اسود عنسی کی اتباع شروع کر دی۔

گویا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلافت کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی گونا گوں مسائل اور گھمبیر امور کے درمیان پھنس گئے، ان تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے اور ان سے بطریق احسن نمٹنے کے لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی دینی و دنیوی بصیرت کا بھرپور استعمال کیا اور شجر اسلام کو مزید تقویت دی۔ اس وقت پیدا ہونے والے فتنوں اور ان کے خلاف آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عملی کارروائی ملاحظہ کیجئے:



## منکرین زکوٰۃ سے جہاد

### منکرین زکوٰۃ کے انکار کی وجوہات

عرب کے بعض قبائل میں یہ وبا بھی پھوٹ پڑی کہ انہوں نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا، ان میں بھی دو ۲ گروہ تھے بعض تو وہ جو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی فرضیت کے بھی منکر تھے اور یقیناً یہ لوگ فرضیت زکوٰۃ کے انکار کے سبب مرتد ہو گئے، جبکہ بعض قبائل بظاہر زکوٰۃ کی فرضیت کے قائل تھے لیکن ادائیگی کے منکر تھے، اور یقیناً زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا فاسق و واجب القتل ہے۔ ان دونوں گروہوں کی زکوٰۃ سے انکار کی کئی فاسد وجوہات تھیں۔ مثلاً:

(۱) بعض قبائل کا یہ کہنا تھا کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تک تو زکوٰۃ ادا کرنے میں کوئی مضائقہ نہ تھا، لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اہل مدینہ کے مقرر کردہ امیر کا ہم سے زکوٰۃ یا تاوان طلب کرنا بالکل غلط ہے، نہ تو ہم (حضرت) ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو خلیفہ مانتے ہیں اور نہ ہی ان کے احکامات پر عمل کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔

(۲) بعض لوگوں کا یہ نقطہ نظر تھا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی نماز کی تکمیل کے لیے ہے اگر کوئی شخص نماز بالکل پوری اور صحیح پڑھتا ہے تو اسے زکوٰۃ کی ادائیگی کی حاجت نہیں چونکہ ہم نماز کی کامل ادائیگی کرتے ہیں اس لیے زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔

(۳) بعض قبائل کا یہ موقف تھا کہ جب ہماری کاشت کی ہوئی زمینوں میں سے عشر وصول کر لیا جاتا ہے تو پھر ہمارے ذاتی اموال سے زکوٰۃ کا مطالبہ کیوں کیا جاتا ہے؟ دونوں میں سے ایک چیز لی جائے۔

(۴) بعض لوگوں نے تو اس لیے بھی زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تھا کہ ہم اپنا کمایا ہوا مال خواہ مخواہ کیوں کسی کو دیں، کمائیں ہم اور کھائے کوئی اور۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۰۱ تا ۲۰۵، ماخوذاً)

## اسلام میں نظریہ زکوٰۃ (Concept of Zakat in Islam)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! منکرین زکوٰۃ کے فضول اور بے جا اعتراضات پڑھ کر ہر ذی شعور فوراً سمجھ جائے گا کہ ان اعتراضات میں کوئی حقیقت نہیں، بلکہ یہ تو سراسر شیطانی وساوس ہیں جو لوگوں کو اسلام سے متنفر کرنے کا باعث ہیں۔ کیونکہ دین اسلام دنیا کا وہ واحد اور ایسا پیارا دین ہے جو پیدائش سے لے کر قبر میں جانے تک ہر معاملے میں لوگوں کی ایسی رہنمائی کرتا ہے جو شرعی دلائل کے ساتھ ساتھ عقلی طور پر بھی مسلمہ ہوتی ہے، یعنی اگر کوئی شخص شرعی دلائل سے قطع نظر انصاف کے ساتھ فقط عقل کے ترازو میں اسلامی احکامات کو پرکھے تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے گا کہ دین فطرت دین اسلام ہی ہے۔ آئیے اسلام میں زکوٰۃ کے نظریہ (Concept) پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

### زکوٰۃ کا لغوی معنی

”زکوٰۃ کے لغوی معنی پاکی کے ہیں، چونکہ زکوٰۃ نکالنے کے بعد باقی مال پاک ہو جاتا ہے اس لیے اسے زکوٰۃ کہتے ہیں۔ یا زکوٰۃ کے معنی بڑھنے کے ہیں کہ زکوٰۃ نکالنے سے مال بڑھتا اور محفوظ بھی رہتا ہے۔“

### زکوٰۃ کی تعریف

”زکوٰۃ شریعت میں اللہ عزوجل کے لیے مال کے ایک حصہ کا جو شرع نے مقرر کیا ہے، مسلمان فقیر کو مالک کر دینا ہے اور وہ فقیر نہ ہاشمی ہو، نہ ہاشمی کا آزاد کردہ غلام اور اپنا نفع اُس سے بالکل جدا کر لے۔“ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۸۷۴)

### زکوٰۃ کا شرعی حکم

”زکوٰۃ فرض ہے، اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار و مردود الشہادۃ ہے۔“ (بہار شریعت، ج ۱، ص ۸۷۴)

## زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

”ہر مسلمان، بالغ، عاقل، آزاد، صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے۔“

## زکوٰۃ کس مال پر ہے؟

”زکوٰۃ تین قسم کے مال پر ہے۔ سونا چاندی، مال تجارت، اور جانوروں پر۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سال کے گزرنے پر ہے۔“ زکوٰۃ کے تفصیلی احکام جاننے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۲۵۰ صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد اول، حصہ ۵، ص ۸۸۶ کا مطالعہ کیجئے۔

## زکوٰۃ کے متعلق تین آیات مبارکہ

(۱) ﴿لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ  
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ ۚ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ۚ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا ۚ وَالصَّابِرِينَ فِي  
الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا ۗ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ﴿۱۵﴾ (پ ۲، البقرة: ۱۷۷) ترجمہ  
کنز الایمان: ”کچھ اصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرواں اصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت  
اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ  
گیر اور سالکوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں  
اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں۔“

(۲) ﴿وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۳۴﴾  
يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۗ هَذَا مَا كَنْزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ

فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنُزُونَ ﴿۱۰﴾ (پ، التوبة: ۳۵، ۳۴) ترجمہ کنزالایمان: ”اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی، جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے دافیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزہ اس جوڑنے کا۔“

(3) ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (پ، ال عمران: ۱۸۰) ترجمہ کنزالایمان: ”اور جو بخل کرتے ہیں اس چیز میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہرگز اسے اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے عنقریب وہ جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن ان کے گلے کا طوق ہوگا۔“

### زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر تین احادیث مبارکہ

(1) ”جو قوم زکوٰۃ نہ دے گی، اللہ عزوجل اسے قحط میں مبتلا فرمائے گا۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ عبدان، الحدیث: ۳۵۷۷، ج ۳، ص ۲۷۵ تا ۲۷۶)

(2) ”دوزخ میں سب سے پہلے تین شخص جائیں گے، ان میں ایک وہ تو نگر ہے کہ اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق

(زکوٰۃ) ادا نہیں کرتا۔“ (صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکوٰۃ، باب ذکر ادخال مانع الزکوٰۃ النار الخ، الحدیث: ۲۲۳۹، ج ۳، ص ۸)

(3) ”جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا اس کے لیے آگ کے

پتھر بنائے جائیں گے ان پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور ان سے اس کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی،

جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔ یہ معاملہ اس دن کا ہے جس کی مقدار پچاس ہزار

برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی

طرف اور اونٹ کے بارے میں فرمایا: جو اس کا حق نہیں ادا کرتا، قیامت کے دن ہموار میدان میں لٹا دیا جائے گا اور وہ

تمام اونٹ سب کے سب نہایت فریبہ ہو کر آئیں گے، پاؤں سے اُسے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے، جب ان کی پچھلی جماعت گزر جائے گی، پہلی لوٹے گی اور گائے اور بکریوں کے بارے میں فرمایا کہ اس شخص کو ہموار میدان میں لٹائیں گے اور وہ سب کی سب آئیں گی، نہ ان میں مڑے ہوئے سینگ کی کوئی ہوگی، نہ بے سینگ کی، نہ ٹوٹے سینگ کی اور سینگوں سے ماریں گی اور کھروں سے روندیں گی۔“ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکوٰۃ، الحدیث: ۹۸۷، ص ۴۹۱)

### زکوٰۃ کی ادائیگی کی حکمتیں اور فوائد کثیرہ

(۱) سخاوت انسان کا کمال ہے اور بخل عیب۔ اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی جیسا پیارا عمل مسلمانوں کو عطا فرمایا تاکہ انسان میں سخاوت جیسا کمال پیدا ہو اور بخل جیسا قبیح عیب اس کی ذات سے ختم ہو۔

(۲) جیسے ایک ملکی نظام ہوتا ہے کہ ہماری کمائی میں حکومت کا بھی حصہ ہوتا ہے جسے وہ ٹیکس کے طور پر وصول کرتی ہے اور پھر وہی ٹیکس ہمارے ہی مفاد میں یعنی ملکی انتظام پر خرچ ہوتا ہے بلا تشبیہ ہمیں مال و دولت اور دیگر تمام نعمتوں سے نوازنے والی ہمارے رب عزوجل ہی کی پیاری ذات پاک ہے، اور زکوٰۃ اللہ عزوجل کا حق ہے، جو ہمارے ہی غرباء پر خرچ کیا جاتا ہے۔

(۳) رب عزوجل چاہتا تو سب کو مال و دولت عطا فرما کر غنی کر دیتا لیکن اس کی مشیت ہے کہ اس نے اپنے ہی بندوں میں بعضوں کو امیر اور دولت مند کیا اور بعضوں کو غریب رکھا اور امیروں یعنی صاحب نصاب پر زکوٰۃ کی ادائیگی لازم کر دی تاکہ اس سے امیروں اور غریبوں میں محبت و انسیت اور باہمی امداد کا جذبہ پیدا ہو اور اللہ عزوجل کی نعمت کو سب مل بانٹ کر رکھائیں اور اس کا شکر ادا کریں۔

(۴) شریعت نے زکوٰۃ فرض کر کے کوئی انہونی چیز فرض نہیں کی بلکہ اگر ہم اپنے اطراف میں غور و فکر کریں تو زکوٰۃ کی حقیقت ہر جگہ موجود ہے۔ جیسے کہ پھلوں کا گودا انسان کے لیے ہے مگر چھلکا جانوروں کا حق ہے۔ گندم میں پھل ہمارا حصہ مگر بھوسہ جانوروں کا، گندم میں بھی آٹا ہمارا ہے تو بھوسا جانوروں کی۔ ہمارے جسم میں بال اور ناخن وغیرہ کا حد شرعی



سے بڑھنے کی صورت میں علیحدہ کرنا ضروری ہے کہ یہ سب جسم کی زکوٰۃ یعنی اضافی چیز میل ہیں۔ بیماری تندرستی کی زکوٰۃ، مصیبت راحت کی زکوٰۃ، نمازیں دنیاوی کاروبار کی گویا زکوٰۃ ہیں۔

(5) اگر ہر وہ شخص جس پر زکوٰۃ فرض ہے زکوٰۃ کی ادائیگی کا التزام کر لے تو مسلمان کبھی دوسروں کے محتاج نہ ہوں گے۔ مسلمانوں کی ضرورتیں مسلمانوں سے ہی پوری ہو جائیں گی۔ اور کسی کو بھیک مانگنے کی بھی حاجت نہ ہوگی۔

(رسائل نعیمیہ، ص ۲۹۸، بتصرف)

### منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد ضروری تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اسلام میں زکوٰۃ کا مذکورہ بالا نظریہ (Concept) پڑھ کر ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ منکرین زکوٰۃ کے خلاف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا جہاد فرمانا کس قدر ضروری تھا۔ اگر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس وقت اس فتنے کا قلع قمع نہ کرتے تو قیامت تک زکوٰۃ کی ادائیگی اور اس کے فوائد کثیرہ سے مسلمان محروم ہو جاتے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ ناپید ہو جاتا۔

## منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی

### مہاجرین و انصار کا جنگی لشکر

حضرت سیدنا عمروہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مہاجرین و انصار کا ایک جنگی لشکر لے کر روانہ ہوئے حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نجد کے بالمقابل ایک سرسبز و شاداب علاقے میں پہنچے تو اس علاقے کے دیہاتی لوگ مسلمانوں کے اس جنگی لشکر کو دیکھ کر اپنے بیوی بچوں سمیت بھاگ گئے۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے مشورہ دیتے ہوئے عرض کی: ”یا امیر المؤمنین! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ منورہ بچوں اور عورتوں کے پاس تشریف لے جائیے کہ وہ سب وہاں اکیلے ہیں۔ اور یہاں اس لشکر پر کسی کو امیر مقرر فرما دیجئے جو لشکر کے فتح یاب ہو کر

لوٹنے تک امیر ہی رہے اور اسی کی اطاعت کی جائے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس مشورے کو قبول فرمایا اور حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس لشکر کا امیر مقرر فرما دیا اور ارشاد فرمایا: ”جب وہ اسلام لے آئیں اور زکوٰۃ ادا کر دیں تو تم میں سے جو بھی واپس آنا چاہے وہ آجائے۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مدینہ منورہ واپس لوٹ گئے۔  
(تاریخ مدینة دمشق، ج ۲، ص ۵۳، تاریخ الاسلام للذہبی، ج ۳، ص ۲۸)

### شرعی معاملے میں کوئی نرمی نہیں

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خلافت میں بعض قبائل عرب مرتد ہو گئے اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو جمع کر کے ان سے مشاورت کی تو ان میں اختلاف واقع ہو گیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے مشورہ طلب کیا تو انہوں نے عرض کیا: ”اے امیر المؤمنین! اگر آپ نے ان لوگوں سے ایک ادنیٰ سی ایسی شے نہ لی جسے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بطورِ زکوٰۃ وصول فرماتے تھے تو یہ سنت رسول کی مخالفت ہوگی۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ”اچھا اگر ایسا ہے تو میں ان کے خلاف جہاد کروں گا۔“ بعض صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے ان سے نرمی کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ سن کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا اور اب دین مکمل ہے تو کیا میرے ہوتے ہوئے دین میں کوئی کمی ہو جائے گی۔ خدا کی قسم! میں زکوٰۃ اور نماز کے درمیان فرق کرنے والوں سے ضرور جہاد کروں گا، کیونکہ زکوٰۃ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے۔ خدا کی قسم! اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بطورِ زکوٰۃ دی جانے والی ایک رسی بھی اپنے پاس رکھیں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ روح پرور انداز بیان دیکھ کر مجھے یوں لگا جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے، اور آپ

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَجَّ فَرَمَارِ هَيْ هِيْـ“ (صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا لا اله الا الله۔ الخ، الحديث: ۳۲، ص ۳۲، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۴۷)

ص ۳۲، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۴۷)

### فرط محبت سے سرچوم لیا

حضرت ابو رجاء عمران عطاردی عَنِہِ رَحْمَةُ اللهِ التَّقْوَى فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک جگہ کافی لوگ اکٹھے ہیں اور ان میں سے ایک شخص کسی دوسرے کا سرچوم رہا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ رہا ہے کہ ”اَنَا فِدَاؤُكَ لَوْ لَا اَنْتَ لَهَلَكْنَا یعنی میں تم پر فدا ہوں، اگر تم نہ ہوتے تو ہم تباہ ہو جاتے۔“ میں نے کسی سے پوچھا: ”یہ دونوں کون ہیں؟“ بتایا گیا: ”یہ سرچومنے والے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جن کا سرچوم رہے ہیں وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، کیونکہ انہوں نے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے جہاد کیا اور اب وہ مانعین زکوٰۃ ذلیل ہو کر خود ان کی بارگاہ میں زکوٰۃ لائے ہیں۔“

(المنتظم فی تاریخ الملوک والاسم، ذکر خبر ردة الیمن، ج ۲، ص ۸۷)

### اصابت رائے پر آفریں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے منکرین زکوٰۃ کے خلاف اعلان جہاد کیا تو اولاً ہم نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مذکورہ اعلان کو ناپسند کیا لیکن جب اس کے اچھے نتائج کو دیکھا تو بعد میں ہم آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اصابت رائے پر آفریں کہہ اٹھے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ کام نہ کرتے تو تا قیامت لوگ زکوٰۃ کے منکر ہو جاتے۔“ (روح البیان، المائدة: ۵۱، ج ۲، ص ۳۰۵)

### مولا علی کے والہانہ جذبات

جب منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کے لیے حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بذات خود گھوڑے پر سوار ہو کر تلوار

لہراتے ہوئے نکلے تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ آپ کے گھوڑے کی لگام تھام کر عرض گزار ہوئے: ”اے خلیفہ رسول! آج میں آپ سے وہی بات کہوں گا جو میدان احد میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمائی تھی، اپنی تلوار نیام میں کر لیں، ہمیں اپنی جان کے خطرے سے نہ ڈرائیں اور مدینہ کو واپس لوٹ جائیں۔ اگر آپ شہید ہو گئے تو ہمارا سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ واپس لوٹ آئے۔ (البدایة والنہایة، ج ۵، ص ۱۹، کنز العمال، کتاب الخلافة مع الامارة، قتالہ مع اہل

الردة، الحدیث: ۱۲۱۶۲، ج ۳، الجزء: ۵، ص ۲۶۳)

## صدیق اکبر اور مرتدین کے خلاف جہاد

### بغاوت و ارتداد کی وجوہات

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ میں مسلمانوں کی افرادی طاقت کو دیکھ کر بعض قبائل نے بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا لیکن پھر انہوں نے منافقین کی سازشوں کے باعث ارتداد اختیار کر لیا یعنی دین اسلام سے پھر گئے۔ ساتھ ہی چند ایک کم ظرف گھٹیا اور جھوٹے مدعیان نبوت بھی پیدا ہو گئے۔ اس پر طرہ یہ کہ کچھ قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں پس و پیش سے کام لینا شروع کر دیا۔ ان تمام فتنوں کے پیدا ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

### پہلی وجہ، اسلامی تعلیم میں پختہ نہ ہونا

دیگر قبائل نے اسلامی تعلیم میں وہ پختگی حاصل نہیں کی تھی جو مکہ مدینہ اور اس کے قرب و جوار کے مسلمانوں کے دلوں میں تھی۔ کیونکہ انہوں نے تو ابتدا سے انتہاء تک سب کچھ اپنی آنکھوں سے نہ صرف دیکھا تھا بلکہ اسلام کے لیے سخت ترین تکالیف برداشت کیں اور انہوں نے اسلام ہی کو اپنا اوڑھنا، بچھونا بنا لیا تھا۔ لیکن جو قبائل خصوصاً فتح مکہ کے بعد

مسلمان ہوئے ان کا معاملہ تھوڑا مختلف تھا، بعض قبائل نے تو بغیر سوچے سمجھے دیگر قبائل کو دیکھتے ہوئے اسلام قبول کر لیا اور بالآخر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے بعد انہوں نے اسلام کو ترک کرنا شروع کر دیا۔

### دوسری وجہ، بیرونی عوامل

ترک اسلام اور بغاوت و ارتداد کی تہہ میں کچھ بیرونی عوامل بھی کار فرما تھے اور یقیناً بیرونی عوامل ہر معاملے میں ہر وقت اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ دراصل مکہ، مکرّمہ اور مدینہ منورہ کے قرب و جوار کے علاقے ایرانی اور رومی کفار کے اثر و رسوخ سے باہر اور ان کی سیاسی رسائی سے محفوظ تھے، لیکن عرب کا شمالی علاقہ جو ملک شام کی حدود سے ملحق تھا اور جنوبی علاقہ جو ایران سے ملا ہوا تھا اس دور کی دو عظیم سلطنتوں ایران و شام کے زیر اثر تھا۔ سرحدی اتصال کی وجہ سے ان دونوں ملکوں کے لوگوں کی ایک دوسرے کے علاقوں میں آمد و رفت رہتی تھی اور وہاں کے عرب ان کی تہذیب و ثقافت سے متاثر تھے۔ سرحدی علاقوں کے عرب سردار بھی رومیوں اور ایرانیوں کے بہت حد تک زیر اثر تھے۔ قبائلی عرب عوام پر بھی ان کے اثرات غالب تھے، ان حالات میں عین ممکن ہے کہ عرب قبائل کے ارتداد و بغاوت کی وجہ شخصی آزادی اور خود مختاری کے جذبات، شمالی عرب میں عیسائی اور جنوب و مشرق میں مجوسی حکومتوں سے قرب و اتصال کی دلوں پر عیسائیت اور مجوسیت کا اثر، اپنے آبائی مذہب ”بت پرستی“ سے محبت جیسے امور کار فرما ہوں۔

### تیسری وجہ، احکامات شرعیہ میں نرمی

ایسے مبتدی مسلمان جنہوں نے ابھی احکام شرعیہ اور اس کے فوائد سے مکمل آگہی حاصل نہ کی تھی اور دینی و دنیوی امور کے مابین فرق نہیں کر سکتے تھے انہیں احکام شرعیہ کی تعمیل میں دشواری پیش آتی تھی، لہذا نبوت کے جھوٹے دعوے داروں نے ان کی اس کمزور سوچ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نبوت کے دعوے کے ساتھ ساتھ احکام شرعیہ میں نرمی کر دی، کسی نے کہا کہ معاذ اللہ میں نبی ہوں، تم پر پانچ کے بجائے صرف دو نمازیں فرض کرتا ہوں اور یہی کافی ہے، کسی نے

کہا کہ میں تمہیں زکوٰۃ معاف کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ لہذا ان احکام شرعیہ میں تحریفات کے سبب بھی کئی لوگ مرتد ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔

### چوتھی وجہ، منافقین کا منفی کردار

فتح مکہ کے موقع پر کئی ایسے لوگ بھی مسلمان ہوئے جو بظاہر تو کلمہ گو تھے لیکن کلمہ پڑھنے کے بعد ان کے دل دیگر مسلمانوں کی طرح اسلام کے نور سے معمور ہونے کے بجائے اسلام کے بغض و عداوت سے بھرپور رہے اور انہوں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے بعد اسلام دشمنی جیسے اپنے عظیم مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے مختلف قبائل کو اپنا گرویدہ بنا کر شروع کر دیا اور ان کی فاسد ذہنی تربیت شروع کر دی۔ اسی تربیت کے نتیجے میں کچھ قبائل مکمل ارتداد کو اختیار کر بیٹھے اور بعض نے اسلام کے مسلمہ اصولوں پر مختلف اقسام کے اعتراضات شروع کر دیے۔ اور فاسد اجتہاد کے ذریعے مختلف مسائل میں تبدیلی کرنا شروع کر دی۔ منکرین زکوٰۃ کا فتنہ بھی اسی سازش کا پیدا کردہ ہے۔

(الکامل فی التاريخ، ص ۲۰۱ تا ۲۵۰ ماخوذاً)

### یہ مرتدین کس قسم کے تھے؟

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے بعد جو قبائل مرتد ہو گئے تھے ایسا نہیں تھا کہ وہ توحید چھوڑ کر شرک میں مبتلا ہو گئے تھے اور خدا کی جگہ بتوں کی پرستش شروع کر دی تھی، بلکہ ان مرتدین کے مختلف احوال تھے۔ مثلاً: ان میں سے کئی ایسے تھے جو صرف اور صرف زکوٰۃ کی فرضیت کے منکر تھے بقیہ احکام شرعیہ کو تسلیم کرتے تھے، بعض نمازوں میں تخفیف کے قائل تھے، بعض پانچوں نمازوں کی فرضیت کے قائل تھے لیکن انہوں نے سور کا گوشت، شراب اور زنا وغیرہ کو حلال کر لیا تھا وغیرہ۔

### جھوٹے مدعیان نبوت کی پیش گوئی

میٹھے میٹھے اسلامی جھانسو! واضح رہے کہ ان مرتدین و جھوٹے مدعیان نبوت کا پیدا ہونا کوئی انہونی بات نہیں

تھی بلکہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنی حیات طیبہ میں ہی اس کی پیشن گوئی فرمادی تھی۔ چنانچہ اس ضمن میں تین احادیث پیش خدمت ہیں:

(1) حضرت سیدنا ثوبان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد

فرمایا: ”إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعْدِي“ یعنی عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلها، الحدیث: ۴۲۵۲، ج ۴، ص ۱۳۳)

(2) حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب منزہ

عن العیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا، مِنْهُمْ الْعَنَسِيُّ وَمُسَيْلَمَةُ وَالْمُخْتَارُ“ یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹے نبی ظاہر نہ ہو جائیں اور ان جھوٹے نبیوں میں سے عنسی، مسیلمہ اور مختار ہے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الامراء، باب ما ذکر من حدیث الامراء۔ الخ، الحدیث: ۵۷، ج ۴، ص ۲۵۷، مسند ابی یعلیٰ، مسند عبد اللہ بن زبیر، الحدیث: ۶۷۸۶، ج ۶، ص ۴۵)

(3) دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَالُ“ یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس جھوٹے نبی ظاہر نہ ہو جائیں اور ان جھوٹے نبیوں میں سب سے آخر میں کانا دجال ظاہر ہوگا۔“ (مسند امام احمد، حدیث

سمرة بن جندب، الحدیث: ۲۰۱۹۸، ج ۷، ص ۲۶۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرمان کے عین

مطابق قیامت تک یہ جھوٹے نبی تو ظاہر ہوں گے لیکن امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے دور کے تمام جھوٹے مدعیان نبوت اور مرتدین سے نمٹنے کے لیے ایک جامع لائحہ عمل تیار کیا۔

## مرتدین سے جہاد کا لائحہ عمل

### مرتدین کو صدیق اکبر کا مکتوب

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مدینہ منورہ میں آتے ہی سب سے پہلے ایک مکتوب لکھوایا اور اس کی متعدد نقلیں کروا کر قاصدوں کے ذریعے ہر مرتد قبیلہ کی طرف بھیجا اور تمام لوگوں کو سنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۰۸)

### صدیق اکبر کے مکتوب کا مضمون

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ابو بکر کی طرف سے ہر اس شخص کو جس کے پاس یہ مکتوب پہنچے خواہ وہ اسلام پر قائم ہو یا اسلام سے پھر گیا ہو معلوم ہونا چاہیے کہ: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سچا نبی بنا کر بھیجا جو خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے اور خدا کے حکم سے لوگوں کو خدا کی طرف بلانے والے ہیں اور ہدایت کے سراج منیر ہیں۔ جو شخص دعوت اسلام کو قبول کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو ہدایت دیتا اور کامیابی کے سیدھے راستے پر چلا دیتا ہے اور جو انکار کرتا ہے بحکم الہی اس کی طرف بذریعہ جہاد فرماں برداری کے لیے رجوع کیا جاتا ہے۔ احکام الہی نافذ فرمانے، مسلمانوں کو نصیحت کرنے اور اپنے فرائض تبلیغ کو بخوبی سرانجام دینے کے بعد رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی خبر قرآن مجید میں پہلے ہی سے دی تھی: ﴿إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ﴾ (پ ۲۳، الزمر ۳۰) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔“ ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَأَنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ﴾ (پ ۴، آل عمران: ۱۴۳) ترجمہ کنز الایمان: ”اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں



یا شہید ہوں تو تم لٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو لٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔“ پس جو شخص حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پوجتا تھا تو وہ اچھی طرح سن لے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انتقال فرما گئے ہیں اور جو خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ بھی سن لے کہ اللہ عزوجل زندہ اور قائم ہے نہ وہ فوت ہوا نہ ہوگا، نہ ہی اسے نیند اور اونگھ چھوسکتی ہے، وہ اپنے حکم کی نگہداشت فرماتا ہے اور اپنی جماعت کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لینے والا ہے۔ میں تمہیں خدا سے ڈرنے، اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے نور اور خدا کی رحمت سے حصہ لینے، اسلام کی ہدایت اختیار کرنے اور دین الہی کی مضبوط رسی کو پکڑنے کی وصیت کرتا ہوں۔ جس کو اللہ عزوجل نے ہدایت نہ دی وہ گمراہ ہوا اور جس کو اس نے عافیت عنایت نہ کی وہ مصیبت میں مبتلا ہوا۔ جس کی رب عزوجل مدد نہ کرے وہ تنہا اور بے یار و مددگار ہے۔ انسان جب تک اسلام کا منکر ہے دنیا و آخرت میں اس کا کوئی عمل مقبول نہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے بعض لوگوں نے اسلام قبول کرنے اور اس کے احکامات کی تعمیل کرنے کے بعد خدا سے منہ موڑ کر جہالت اور شیطان کی اطاعت کی طرف رجوع کیا ہے۔ کیا تم اللہ کو چھوڑ کر شیطان اور اس کی ذریت کو دوست بناتے ہو جو تمہارے دشمن ہیں اور اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے۔ پس تم بھی اس کو اپنا دشمن بناؤ۔ کیونکہ وہ تو اپنے گروہ کو تمہیں دوزخی بنانے کے لیے تیار کرتا ہے۔ میں تمہاری طرف نیکی کی پیروی کرنے والے مہاجرین و انصار کے لشکر کو روانہ کرتا ہوں۔ میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ اسلام کی دعوت دیے بغیر کسی سے مقابلہ نہ کریں، جو لوگ اسلام کا اقرار کریں اور برائیوں سے باز رہیں نیک کاموں سے انکار نہ کریں ان کی اعانت (مدد) کی جائے اور جو اسلام سے انکار کریں ان کا مقابلہ کیا جائے اور ان کی کچھ قدر و منزلت نہ کی جائے اور سوائے اسلام کے کچھ قبول نہ کریں۔ پس جو شخص ایمان لائے اس کے لیے بہتری ہے ورنہ وہ اللہ عزوجل کو عاجز نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ میرے اس اعلان کو مجمع میں پڑھ کر سنا دے۔ جب اسلامی لشکر تمہارے قریب پہنچے اور ان کا مؤذن اذان دے تو تم بھی اس کے مقابلے میں اذان دو۔ یہ اس بات کی

علامت ہوگی کہ تم نے اسلام کو قبول کر لیا ہے تم پر حملہ نہ کیا جائے گا۔ اگر تم نے اذان نہ دی تو تم سے باز پرس ہوگی اور انکار کی صورت میں تم پر حملہ کر دیا جائے گا۔

### گیارہ سپہ سالار اور گیارہ جھنڈے

ان فرامین کو قاصدوں کے ہاتھ روانہ کرنے کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے گیارہ جھنڈے تیار کیے اور گیارہ سپہ سالار منتخب فرما کر ایک ایک جھنڈا ہر ایک سپہ سالار کو دیا۔ بعض کے نزدیک آٹھ جھنڈے تیار کیے بہر حال ہر ایک کے ساتھ فوجی دستہ تھا اور آپ نے حکم دیا کہ مکہ و طائف وغیرہ تمام مقامات سے جہاں جہاں اسلام پر ثابت قدم قبائل ملیں ان میں سے چند لوگوں کو ان قبائل اور ان کے گھربار کی حفاظت کے لیے چھوڑ کر کچھ لوگوں کو اپنے لشکر میں شامل کر کے اپنے ساتھ لیتے جائیں۔

### پہلا جھنڈا سیدنا خالد بن ولید کو دیا گیا

پہلا جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور انہیں حکم فرمایا کہ سب سے پہلے قبیلہ بنو اسد پر چڑھائی کریں اور جب اس مہم سے فارغ ہو جائیں تو مقام بطاح کی طرف مالک بن نویرہ پر حملہ آور ہوں اور اس کے خلاف جنگ کریں۔ واضح رہے کہ بنو اسد اور بنو تمیم وہ قبائل تھے جو مدینہ منورہ کے قریب تھے اور طاقتور تھے لہذا ضروری تھا کہ جنگ کی ابتداء ان ہی قبائل سے کی جائے تاکہ ان کی شکست سے دوسرے قبائل کا حوصلہ ٹوٹ جائے۔

### دوسرا جھنڈا سیدنا عکرمہ بن ابی جہل کو دیا گیا

دوسرا جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور حکم فرمایا کہ یمامہ جا کر قبیلہ بنی حنیفہ کے سردار مسیلمہ کذاب سے جنگ کریں اور یہ وہی مسیلمہ کذاب ہے جس نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا۔

## تیسرا جھنڈا سیدنا شرجیل بن حسنہ کو دیا گیا

تیسرا جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا شرجیل بن حسنہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور انہیں حکم فرمایا ابتدا میں حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مدد کریں اور یمامہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مدد کے لیے حضرموت کی طرف قبیلہ بنو کندہ اور بنو قضاعہ پر چڑھائی کریں۔ واضح رہے کہ مسیلہ کذاب نے حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل اور شرجیل بن حسنہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے تھے، ان کی معاونت کے لیے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آئے اور کامیابی حاصل کی۔

## چوتھا جھنڈا سیدنا خالد بن سعید کو دیا گیا

چوتھا جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا خالد بن سعید العاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور انہیں حکم فرمایا کہ ملک شام کی سرحد پر پہنچ کر وہاں کے مرتد قبائل کو سیدھا کرو۔

## پانچواں جھنڈا سیدنا عمرو بن العاص کو دیا گیا

پانچواں جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عمرو بن العاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ مرتدین بنو قضاعہ سے جہاد کرو۔

## چھٹا جھنڈا سیدنا حذیفہ بن محسن کو دیا گیا

چھٹا جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا حذیفہ بن محسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور انہیں ملک ”دبا“ کے مرتدین سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔

## ساتواں جھنڈا سیدنا عرفجہ بن ہرثمہ کو دیا گیا

ساتواں جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عرفجہ بن ہرثمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور حکم فرمایا کہ اہل مہرہ کی

طرف جا کر ان سے جہاد کرو۔

### آٹھواں جھنڈا سیدنا معن بن جابر کو دیا گیا

آٹھواں جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا طریقہ بن عاجز رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور حکم فرمایا کہ بنو سلیم اور ان کے شریک حال بنو ہوازن کے مرتدین کے خلاف جہاد کرو۔

### نواں جھنڈا سیدنا سوید بن مقرن کو دیا گیا

نواں جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا سوید بن مقرن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور حکم فرمایا کہ یمن تہامہ کے مرتدین کے خلاف جہاد کرو۔

### دسواں جھنڈا سیدنا علاء بن حضرمی کو دیا گیا

دسواں جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا علاء بن حضرمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور حکم فرمایا کہ بحرین کی طرف جاؤ اور وہاں کے مرتدین کے خلاف جہاد کرو۔

### گیارہواں جھنڈا سیدنا مہاجر بن امیہ کو دیا گیا

گیارہواں جھنڈا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا مہاجر بن امیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیا اور حکم فرمایا کہ صنعاء کی طرف جاؤ اور وہاں کے مرتدین کے خلاف جہاد کرو۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۰۸)

### تمام امراء کے لیے نصیحت آموز فرمان

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے گیارہ جھنڈے جنگی امور میں مہارت رکھنے والے گیارہ

صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کو عطا کیے اور تمام امراء کو ایک نصیحت آموز فرمان لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ”یہ عہد نامہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ابو بکر کی طرف سے فلاں سپہ سالار کو دیا جاتا ہے کہ اُسے اُس کا ہدف دے کر مع لشکر اسلام مرتدین سے لڑنے کے لیے روانہ کیا جا رہا ہے اور اُس سے درج ذیل امور میں عہد لیا جاتا ہے کہ وہ ان کا پاس رکھے گا اور ہر گز ان کی مخالفت نہ کرے گا۔“

(1) ظاہری اور باطنی طور پر ہر معاملے میں خوفِ خداوندی کو ملحوظ رکھا جائے اور کسی بھی کام میں خود کو غنی نہ سمجھیں۔

(2) مرتدین کے خلاف جنگ کرنے سے قبل اتمامِ حجت (یعنی آخری دلیل و کوشش) کے طور پر سب سے پہلے

انہیں اسلام کی دعوت دی جائے اگر وہ قبول کر لیں تو ان سے قطعاً لڑائی نہ کی جائے اور اگر وہ دعوتِ اسلام قبول نہ کریں تو ان کے خلاف جہاد کیا جائے۔

(3) زکوٰۃ و عشر وغیرہ کے معاملے میں جو ان پر زکوٰۃ بنتی ہے ان سے وہی وصول کی جائے کسی قسم کی زیادتی نہ کی جائے۔

(4) حقوق العباد کا خاص خیال رکھا جائے جس کا جو حق بنتا ہے اسے ضرور دیا جائے اس میں کسی کی رعایت نہ کی جائے۔

(5) وہاں کے مسلمانوں کو دشمنوں کے ساتھ جنگ و جدال کرنے سے روکا جائے اور انہیں امن و امان کی تلقین کی جائے۔

(6) جس نے احکامِ خداوندی کا انکار کیا وہ مرتد ہو گیا اس سے لڑائی کی جائے گی اور جس نے دعوت کو قبول کر لیا وہ

مسلمان اور بے قصور سمجھا جائے گا۔

(7) جو شخص زبان سے مسلمان ہو جائے لیکن دل میں کچھ اور عقیدہ رکھتا ہے تو خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ اس کی خود ہی پکڑ

فرمائے گا۔

(8) جو لوگ احکامِ شرعیہ کے منکر ہو کر لڑائی تک نوبت پہنچادیں تو وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان

پر مسلمانوں کو ہی غلبہ عطا فرمائے گا۔

(9) مرتدین سے جہاد کے بعد فتح و نصرت کی صورت میں حاصل ہونے والا مالِ غنیمت خمس یعنی پانچواں حصہ نکال

کر بقیہ تقسیم کر دیا جائے گا اور خمس مدینہ منورہ میں ہمارے پاس بھیج دیا جائے گا۔

(10) لشکر کے سپہ سالار کو اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ اپنے ماتحت افراد کو عجلت یعنی جلد بازی اور فساد سے منع کرے۔

(11) سپہ سالار اپنے لشکر کے ہر فرد کو اچھی طرح شناخت کر لے اور کسی غیر کو اپنے لشکر میں قطعاً داخل نہ ہونے دے

جب تک اس کے معاملے میں اچھی طرح چھان بین نہ کر لے تاکہ لشکر جاسوسوں کے فتنے سے محفوظ رہے۔

(12) ہر معاملے میں مسلمانوں سے نیک سلوک کیا جائے۔ خصوصاً لشکر کی روانگی اور قیام میں لوگوں سے نرمی کی

جائے۔ اسی طرح نشست و برخاست اور گفتگو میں ایک دوسرے کے ساتھ رعایت اور نرمی کا پہلو ملحوظ رکھا جائے۔

### ایک حیرت انگیز بات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بہت تعجب کی بات ہے کہ مسلمانوں کی یہ پہلی حکومت تھی اور حکمرانی کا انہیں پہلے سے قطعاً کوئی تجربہ نہیں تھا، لیکن امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جو بھی قدم اٹھاتے تھے حسن انتظام کے اعتبار سے موجودہ دور کے جدید حکمرانی کے اصولوں سے کہیں بہتر تھا۔ موجودہ دور میں حکومت کے مختلف محکموں کی تربیت کے لیے بے شمار ادارے قائم ہیں، جن پر کروڑوں، اربوں روپے ماہانہ خرچ ہوتے ہیں، اس وقت اس قسم کا کوئی ادارہ نہ تھا لیکن ہر شعبے کا انتظام اس قدر شان دار اور صحیح تھا کہ موجودہ انتظامی امور کے ادارے ان کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتے۔ آج کے انتہائی تعلیم یافتہ لوگ تمام معاملات میں ان ہی کے قائم کردہ اصولوں سے رہنمائی حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ یقیناً عہد صدیقی میں انتظامی معاملات کا یہ بہترین انتظام عدیم المثال اور یہ عہد فقید النظر تھا۔

### تمام سپہ سالاروں کی روانگی

یہ تمام سپہ سالار سن ۱۱ ہجری میں مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر اپنے اپنے لشکر کے ساتھ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف سے عطا کیے گئے جھنڈے کے ساتھ اپنے اپنے مقررہ علاقوں کی طرف روانہ ہو گئے

اور مرتدین کے خلاف جہاد کا آغاز فرمادیا۔ ان کی تفصیل ملاحظہ کیجئے:

## صدیق اکبر و مرتدین کے خلاف جہاد معرکہ سیدنا خالد بن ولید

### قبیلہ بنی اسد و بنی غطفان سے جہاد

قبیلہ بنی اسد و بنی غطفان مدینہ منورہ کے قریبی قبائل تھے ان کے خلاف جنگ کے لیے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مقرر کیا گیا تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو روانہ کرنے سے پہلے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک خصوصی حکم بھی ارشاد فرمایا کہ ان پانچ ارکان اسلام: (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز (۳) روزہ (۴) حج بیت اللہ (۵) زکوٰۃ یا ان میں سے کسی ایک کے انکار کرنے والوں سے لڑائی کریں۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جمادی الآخر میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ چل پڑے اور بنو اسد و بنو غطفان سے خوب لڑائی ہوئی۔ بہت سے قتل ہوئے، بے شمار گرفتار ہوئے اور بچ جانے والے اسلام لے آئے حضرت سیدنا عکاشہ بن محضن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا ثابت بن اقوم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

(تاریخ الاسلام للذہبی، ج ۳، ص ۲۸، تاریخ الخلفاء، ص ۵۷)

### مختلف قبائل کا اجتماع عظیم

قبیلہ بنو اسد کے ساتھ غطفان، بنو عامر، بنو طی وغیرہ دیگر قبائل بھی جمع ہو گئے اور یوں کئی قبائل کا اجتماع عظیم ہو گیا۔

### مرتدین بھاگ کھڑے ہوئے

جب حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں پہنچے تو قبیلہ بنو طی علیحدہ ہو گیا اور وہ اسلام پر قائم رہا۔ البتہ اس قبیلے کے بعض لوگ ارتداد پر قائم رہے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ثابت بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اور

بنو طے قبیلے پر حضرت سیدنا عدی بن حاتم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سپہ سالار مقرر کر کے حملہ کیا تو مرتدین یک لخت بھاگ کھڑے ہوئے۔

### سلمی نامی خاتون سے جنگ

جب مرتدین کا یہ لشکر شکست کھا کر بھاگا تو ان میں سے عطفان و سلیم و ہوازن وغیرہ قبائل کے لوگ مقام حواب میں جا کر مجتمع ہو گئے اور سلمی بنت مالک بن حذیفہ نامی عورت کو اپنا سردار بنا لیا۔ جب حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو معلوم ہوا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لشکر کو ان پر چڑھائی کا حکم دیا سلمی اپنے لشکر کو لے کر مقابلے پر آئی اور ایک ناقہ یعنی اونٹنی پر سوار ہو کر خود سپہ سالاری کرنے لگی اس کی حفاظت کے لیے سو محافظ تھے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس زور کا حملہ کیا کہ اس کی اونٹنی زخمی ہو کر گری اور سلمی مقتول ہوئی، اس کے مقتول ہوتے ہی مرتدین سے میدان خالی ہو گیا۔

### سیدہ خاتون جنت کا وصال پر ملال

محبوب خدا، حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پیاری اور لاڈلی شہزادی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال پر ملال اسی سال یعنی وصال نبوی کے چھ ماہ بعد منگل کے دن ۳ رمضان المبارک سن ۱۱ ہجری کو ہوا۔ وصال کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی عمر مبارک ۲۹ برس تھی اور ایک روایت کے مطابق ۲۴ سال تھی، یہ اختلاف سن ولادت کے اختلاف کی وجہ سے ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ولادت ایک قول کے مطابق اعلان نبوت سے پہلے ان دنوں میں ہوئی جب قریش مکہ مکرمہ کی تعمیر نو کر رہے تھے اور کعبہ کی تعمیر ولادت نبوی کے ۳۵ ویں برس ہوئی۔ دوسرے قول کے مطابق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی ولادت، ولادت نبوی کے ۴۱ برس بعد ہوئی یعنی نزول وحی کے پہلے سال۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ نکاح کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی عمر ۱۹ سال



اور ڈیڑھ ماہ تھی، بعض کے نزدیک ۱۵ سال اور ساڑھے پانچ ماہ تھی۔ امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِیْ فرماتے ہیں کہ ”اللّٰہُ غَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سلسلہ نسب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے جاری ہوا کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صاحب زادی سیدہ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد وفات پاگئی تھی۔“ اسی سال ماہ شوال المکرم میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی وفات پا گئے۔ حضرت سیدنا زبیر بن بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سیدہ خاتون جنت کی وفات سے ایک ماہ قبل حضرت سیدتنا اُمّ ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی وفات فرما گئیں تھیں۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۶، تاریخ الخلفاء، ص ۵۷)

### قبیلہ بنی تمیم کے مرتدین سے جہاد

بنو تمیم چند قبائل پر مشتمل اور چند بستیوں میں سکونت پذیر تھے۔ ان کے علاقے پر زمانہ نبوی میں چند عامل جو کہ انہی کی قوم سے مقرر تھے، جب وفات نبوی کی خبر مشہور ہوئی تو ان میں سے بعض مرتد ہو گئے اور بعض کی آپس میں بھی جنگ ہوئی۔ اسی اثناء میں سجاح بنت حرث نے جو قبیلہ تغلب سے تعلق رکھتی تھی نبوت کا دعویٰ کیا اور بنی تغلب کے بعض سردار بھی اس کے ہمراہ ہو گئے۔ اس نے اپنے متبعین کے لیے بیچ وقتہ نماز تو لازم کر رکھی تھی، مگر سور کا گوشت کھانا، شراب پینا اور زنا کرنا جائز قرار دے دیا تھا۔ اسی لیے بہت سے عیسائی بھی اس کے ساتھ ہو گئے تھے۔ جب یہ بنو تمیم کی بستیوں سے نکل کر کم و بیش چار ہزار کے لشکر کے ہمراہ آگے بڑھی تو حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لشکر کا سن کر خوفزدہ ہو گئی۔ مسیلمہ کذاب نے اسے اپنے پاس بلوا کر ایک طویل گفتگو کے بعد اس سے نکاح کر لیا۔ جب اس کے لشکر کا حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے سامنے ہوا تو اس کے تمام ساتھی بھاگ گئے اور یہ بھی فرار ہو کر قبیلہ بنی تغلب میں ”جزیرہ“ کے مقام پر پہنچ کر گنہگار کی زندگی بسر کرنے لگی۔ جبکہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بنو تمیم کے علاقے میں پہنچ کر وہاں کے مرتدین سے جہاد کیا اور انہیں قتل و گرفتار کیا۔ بعد ازاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مسیلمہ کذاب کی طرف رخ کیا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۴، ص ۲۱۲ ملقطاً)

## قبیلہ بنی اسلم سے جہاد

حضرت سیدنا ہشام بن عروہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ بنی اسلم کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تھے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ان کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔ انہوں نے وہاں کے مرتدین سے خوب جہاد کیا اور وہ سب مقتول ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا۔

(تاریخ مدینة دمشق، خالد بن ولید بن مغیرة، ج ۶، ص ۲۴۰)

## مسیلمہ کذاب کے خلاف جہاد

## دو جھوٹے نبیوں کی خبر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خواب دیکھا کہ سونے کے دو کنگن آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ہتھیلیوں میں رکھے گئے جو آپ کو بوجھل محسوس ہوئے۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو وحی کی گئی کہ ان پر پھونک ماریں۔ جب آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پھونک ماری تو وہ اتر گئے۔ نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کی تعبیر یوں فرمائی کہ دو جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے۔ ایک قبیلہ صنعاء کا اسود عنسی اور دوسرا قبیلہ یمامہ کا مسیلمہ کذاب۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة، الحدیث: ۳۶۲۱، ج ۲، ص ۵۰۷)

## مسیلمہ کذاب کون تھا؟

اس کا پورا نام مسیلمہ بن حبیب، کنیت ابو ثمامہ اور تعلق بنو حنیفہ سے تھا، نبوت کا دعویٰ تو اس خبیث نے سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دور میں ہی کر دیا تھا لیکن لوگوں کی حمایت اس نے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے

بعد حاصل کی۔ اور یہ خود رحمان الیما کہلاتا تھا اس کا کہنا یہ تھا کہ جو شخص مجھ پر وحی لاتا ہے اس کا نام رحمن ہے۔ یہ ملعون بہت بوڑھا، انتہائی مکار اور حیلہ باز تھا۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے والد ماجد حضرت سیدنا عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پیدائش سے بھی پہلے پیدا ہوا اور قتل کے وقت اس کی عمر ایک سو پچاس سال تھی۔

(تہذیب الاسماء واللغات، حرف المیم، الرقم: ۵۷۴، ج ۲، ص ۳۰۰، تاریخ الخلفاء، ص ۵۸، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۰۶)

### بارگاہ رسالت میں حاضری

۱۰ سن ہجری میلہ کذاب اپنی قوم بنی حنیفہ کے وفد کے ہمراہ مدینہ منورہ آیا، وفد کے افراد کی تعداد سترہ تھی، میلہ کے سوا باقی سب نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے عُیُوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سامنے اسلام قبول کر لیا۔ میلہ کہنے لگا: ”إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ“ یعنی اگر محمد صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے بعد خلافت مجھے عطا فرمادیں تو میں ان کی اتباع کروں گا اور ایمان قبول کر لوں گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے سر پر کھڑے ہوئے، دست اقدس میں کھجور کی شاخ کا ایک ٹکڑا تھا، آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میلہ کذاب سے فرمایا: ”لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ وَأَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَنْ أَدْبَرْتَ لِيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ“ یعنی اگر تو اس ٹکڑے کی مانند بھی طلب کرے تو میں تجھے نہ دوں گا اور تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں ہرگز جارحیت اختیار نہیں کر سکتا اور اگر تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں پیٹھ دکھائی تو وہ ضرور تیری پکڑ فرمائے گا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ اس نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا لیکن اپنے علاقے میں واپس آ کر مرتد ہو گیا اور نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ (صحیح البخاری، کتاب المناقب، علامات النبوة فی الاسلام، الحدیث: ۳۶۲۰، ج ۲، ص ۵۰۶، سیرت سید الانبیاء، ص ۵۷۴، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۰۶)

ص ۵۰۶، سیرت سید الانبیاء، ص ۵۷۴، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۰۶)

### میلہ کذاب کا مکتوب

میلہ کذاب جب حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے واپس گیا تو اس

نے بعد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا:

”مِنْ مُسَيَّلَمَةٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَى مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ سَلَامٌ عَلَیْكَ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنِّیْ قَدْ اَشْرَکْتُ فِی الْاَمْرِ مَعَكَ، وَاِنَّ لَنَا نِصْفَ الْاَرْضِ وَ لِقُرَیْشٍ نِصْفَ الْاَرْضِ وَ لَکِنَّ قُرَیْشًا یَعْتَدُوْنَ لِیَعْنِی اللّٰهُ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول محمد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سلام، نبوت اور حکومت کے معاملے میں مجھے آپ کا شریک بنایا گیا ہے، آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی۔ لیکن قریش حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہے۔“

### رسول اللہ کا جوابی مکتوب

مسیلمہ کے اس جھوٹے مکتوب کے جواب میں رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو مکتوب لکھا اس کا مضمون یہ تھا:

”مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ اِلَى مُسَيَّلَمَةَ الْکَذَّابِ السَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول محمد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے سخت جھوٹے مسیلمہ کی طرف! بلاشبہ زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کی ملکیت عطا فرماتا ہے۔ اور بہتر انجام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں کے لیے ہے۔“ یہ خط و کتابت سن ہجری کے اواخر میں ہوئی۔

(السیرة النبویة، لابن ہشام، کتاب سنیلمة الی رسول اللہ، ج ۲، ص ۵۰۶، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۰۶)

### ہر معاملہ الٹا ہو جاتا

علماء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ مسیلمہ کذاب نے سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر ظاہر ہونے والے کئی معجزات دیکھے تھے، لہذا اس نے بھی اپنی نبوت کی سچائی کے لیے ویسا ہی کرنا چاہا لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت دیکھنے کہ وہ سارے معاملات اس کے دعوے کے الٹ ہو جاتے حتیٰ کہ اگر وہ کسی کی عمر درازی کی دعا کرتا تو وہ شخص اسی

وقت مرجاتا، اگر کسی شخص کی آنکھوں کی روشنی کے لیے دعا کرتا تو وہ بالکل نابینا ہو جاتا، اگر کنویں میں پانی کی کثرت کے لیے تھوک ڈالتا تو پانی غائب ہو جاتا، کسی آنکھوں والے کی آنکھ میں تھوکتا تو وہ اندھا ہو جاتا، کسی بکری کے تھن پر ہاتھ پھیرتا تو اس کا دودھ ختم ہو جاتا اور وہ تھن سوکھ جاتا۔ کسی بچے کے سر پر ہاتھ پھیرتا تو وہ بالکل گنجا ہو جاتا۔ ایک دفعہ ایک شخص کے دو بیٹوں کے لیے برکت کی دعا کی جب وہ اپنے گھر آیا تو اسے معلوم ہوا کہ ایک کنویں میں گر گیا ہے اور دوسرے کو بھیڑیے نے کھالیا ہے۔ بہر حال اس ملعون کے ایسے کرتوتوں کے باوجود کئی لوگ اس کی اتباع میں لگ گئے اور اس سے بیزار نہ ہوئے چونکہ جاہلوں کی اس جماعت میں غرض کے بندے تھے اور دنیوی اغراض کے ماتحت اس کے پیچھے لگ گئے۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۵۷۵، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۰۷)

### جنگ یمامہ اور اس کا ہوش ربا منظر

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس مسیلمہ کی سرکوبی کے لیے روانہ فرمایا تھا اور پھر حضرت سیدنا شریحیل بن حسنہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ان کی مدد کے لیے بھیجا لیکن ان دونوں کے آگے اس نے ہتھیار نہ ڈالے۔ کیونکہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد مسیلمہ کذاب کا کاروبار چمک اٹھا تھا، اور تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد اس کے گرد جمع ہو گئے تھے، حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل اور حضرت سیدنا شریحیل بن حسنہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے بھی اس کی خوب جنگ ہوئی جس کے مقابلے میں اس کے کئی لوگ مارے گئے، اتنے میں ان دونوں صحابہ کی مدد کے لیے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی آ پہنچے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر کی تعداد چوبیس ہزار تھی اور مسیلمہ کذاب کے پاس اس وقت چالیس ہزار فوج تھی، فریقین بے جگری سے لڑے۔ اور جنگ کا نقشہ کئی بار تبدیل ہوا، کبھی حالات مسلمانوں کے حق میں ہو جاتے اور کبھی کفار کے۔ ثُمَّ بَرَزَ خَالِدٌ وَدَعَا إِلَى الْبَرَّازِ وَنَادَى بِشِعَارِهِمْ وَكَانَ شِعَارُهُمْ يَا مُحَمَّدَاهُ، فَلَمْ يَبْرَزْ إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا قَتَلَهُ لَعْنَى جَبِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا خَالِدِ بْنِ وَلِيدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَوَالِقِينِ

ہو گیا کہ بنو حنیفہ قبیلے والے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک مسلمہ کو قتل نہ کیا جائے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بذات خود میدان میں تشریف لائے اور مقابلے کے لیے کفار کے شہسواروں کو طلب کیا اور مسلمانوں کے شعار یعنی عادت کے مطابق ”يَا مُحَمَّدَا“ نعرہ لگایا اور اس وقت جنگ میں مسلمانوں کا شعار یہ تھا کہ وہ مشکل وقت میں با آواز بلند یہ نعرہ لگایا کرتے تھے ”يَا مُحَمَّدَا“ یعنی یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ہماری مدد فرمائیے۔ اسی طرح حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی نعرہ لگایا۔ اور پھر دشمنوں کی طرف سے جو بھی مقابلے پر آیا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کی گردن اڑادی۔ بالآخر مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ سارے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں کی ایک جماعت نے ان کا تعاقب کیا اور بہت سوں کو واصل جہنم کیا اور بہت سوں کو گرفتار کر کے قیدی بنا لیا نیز کثیر مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا۔ یہ جنگ یمامہ ۱۱ سن ہجری میں لڑی گئی۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۵۷۵، الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۲۱)

### صحابہ کرام کا عقیدہ استمداد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس جنگ میں حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سمیت تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ مشکل گھڑی میں حَسَنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد مدینہ منورہ سے بہت دور ”يَا مُحَمَّدَا“ کا نعرہ لگا رہے ہیں، یعنی حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا یہ عقیدہ تھا کہ حضور نبی کریم رَوِّفِ رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دنیا کے کسی بھی کونے میں تم پر مصیبت آپڑے تو رسول کائنات فخر موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو پکارو۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے اسی عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

فریاد امتی جو کرنے حال زار میں  
مکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

نہ کیوں کر کہوں یا حَبِیبِی اَعْنِی  
اسی نام سے ہر مصیبت ملی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مدد کے لیے پکارنا جائز نہ ہوتا تو یقیناً حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ و دیگر تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ ایسا قطعاً نہ کرتے، حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی ذات گرامی تو وہ ہے جن کو دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ”سیف اللہ یعنی اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے خطاب سے نوازا، جو ایسے اسلامی لشکر کا سردار ہو جس میں جید صحابہ کرام ہوں، جو رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تربیت یافتہ ہوں یقیناً وہ سردار کسی ناجائز کام کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسے یقین کامل تھا کہ ”یا مُحَمَّدَاہ“ کا نعرہ لگانا باعث رحمت و برکت ہے، کیونکہ حضور پر نور شافع یوم النشور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود اس کی تعلیم فرمائی۔

### حیات طیبہ میں مدد طلب کرنا

حضرت سیدنا عثمان بن حُنَیْف رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرَّوْر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نمازیوں کہے: ”اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ هٰذِهِ لِتُقَضَّیْ لِیْ اللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ“ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں، اور یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں کہ میری حاجت روائی ہو، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، فی دعاء الضیف، الحدیث: ۳۵۸۹، ج ۵، ص ۳۳۶، سنن ابن ماجہ، کتاب الصلوٰۃ، باب ماجاء فی صلاۃ

الحاجۃ، الحدیث: ۱۳۸۵، ج ۲، ص ۱۵۷)

اس حدیث پاک میں صاف لفظوں میں ”یا محمد“ کہنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اگر اس طرح مدد طلب کرنا جائز نہ ہوتا تو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کو کبھی تعلیم نہ فرماتے۔

### بعد حیات مدد طلب کرنا

امام اجل، ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب طبرانی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی کتاب معجم کبیر میں ہے کہ: ایک حاجت مند اپنی حاجت کے لیے امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آتا جاتا تھا لیکن امیر المؤمنین اس کی طرف التفات نہ فرماتے تھے، اور نہ اس کی حاجت پر نظر فرماتے تھے۔ اس حاجت مند شخص نے حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس امر کی شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا کہ: ”وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھو، پھر یوں دعا مانگو: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتُوْجَّہُ بِکَ اِلَی رَبِّیْ فِیْقَضِیْ فِی حَاجَتِیْ یعنی اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے جو نبی رحمت ہیں، اور یا رسول اللہ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت روائی ہو۔ پھر اپنی حاجت ذکر کر اور شام کے وقت میرے پاس آنا تاکہ میں بھی تیرے ساتھ امیر المؤمنین کے پاس چلوں۔“ وہ حاجت مند چلا گیا اور جس طرح حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا ویسا ہی کیا۔ پھر وہ اکیلا ہی امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا دربان اسے اندر لے گیا۔ امیر المؤمنین نے اسے اپنے ساتھ مسجد پر بٹھایا اور اس کی حاجت پوچھی، اس شخص نے اپنی حاجت عرض کی تو امیر المؤمنین نے فوراً اس کی حاجت پوری کر دی اور ارشاد فرمایا کہ: ”اتنے دنوں کے بعد تم نے اپنی حاجت بیان کی، اب جب بھی تمہیں کوئی حاجت پیش آئے تو ہمارے پاس چلے آیا کرو۔“ وہ شخص امیر المؤمنین کے پاس سے نکل کر حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور عرض کرنے لگا: ”اللہ عزوجل آپ کو جزائے خیر دے، آپ کی سفارش کی وجہ سے امیر المؤمنین نے



میری حاجت پر نظر فرمائی اور میری حاجت کو پورا کیا۔“ حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ: ”خدا کی قسم! میں نے تمہارے معاملہ میں امیر المؤمنین سے کچھ بھی نہیں کہا، مگر ایک بات ضرور ہے کہ میں نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں ایک نابینا شخص حاضر ہوا اور اپنی حاجت ذکر کی تو سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے یہی دعا تعلیم فرمائی، خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ وہ نابینا شخص ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ گویا وہ کبھی اندھا ہی نہ تھا۔“

(المعجم الكبير، ما اسند عثمان بن حنیف، ج ۹، ص ۳۱، فتاویٰ رضویہ، ج ۲۹، ص ۵۵۰ تا ۵۵۱)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا شمار اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ**

میں ہوتا ہے انہوں نے ایک حاجت مند کو خلافتِ عثمانی کے زمانے میں یہ دعا تعلیم فرمائی، اگر ”یا رسول اللہ، یا محمد“ کہنا ناجائز ہوتا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کبھی یہ دعا ارشاد نہ فرماتے۔ بہر حال حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و دیگر اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے جنگِ یمامہ میں رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے مدد و نصرت کے لیے نعرہ لگایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی مدد و نصرت فرمائی اور مسلمانوں کو ذلیل و رسوا فرمایا اور وہ اپنی ناپاک جھوٹی نبوت کے ساتھ ہی واصلِ جہنم ہو گیا۔

### مسلمہ کذاب کا قتل

مسلمہ کے لشکری جب بھاگے تو خود مسلمہ کذاب بھی بھاگ کھڑا ہوا اور ایک دیوار کے پیچھے جا کر چھپ گیا، لیکن ایک جید صحابی حضرت سیدنا وحشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسے دیکھ لیا اور اس زور کا نیزہ مارا کہ اس کے سینے کے آر پار ہو گیا، اور وہ اپنے بھیانک انجام کو پہنچ گیا۔ (سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۹، الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۲۲، تاریخ الخلفاء، ص ۵۸)

### حضرت سیدنا وحشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کون تھے؟

حضرت سیدنا وحشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہی صحابی تھے جنہوں نے جنگِ اُحُد میں حضور نبی پاک، صاحبِ کواکب صَلَّی اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت سیدنا امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شہید کیا تھا، بعد میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمان ہو گئے تھے۔ جب سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اپنے سامنے آنے سے منع فرمادیا، کہ ان کو دیکھ کر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے چچا یاد آجایا کرتے تھے۔ لیکن جب حضرت سیدنا وحشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مسیلمہ کو قتل کیا تو بعد میں آپ فرمایا کرتے تھے کہ: ”اگر میں نے خیر الناس سیدنا امیر حمزہ کو شہید کیا ہے تو شر الناس مسیلمہ کذاب کو بھی قتل کیا ہے۔“

(المعجم الکبیر، باب العاء، الحسین بن علی بن ابی طالب، الحدیث: ۲۹۴، ج ۳، ص ۱۲۶، صحیح ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابہ، ذکر البیان بان وحشیاء۔ الخ، الحدیث: ۲۹۴۸، ج ۶، الجزء: ۹، ص ۳۸۱، ملقطاً)

### برادر فاروق اعظم کی شہادت

اس جنگ یمامہ میں کئی جید صحابہ کرام رَضُوا اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ بھی شہید ہوئے ان میں سے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سگے بھائی حضرت سیدنا زید بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی شامل ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عمر میں بڑے اور اسلام لانے میں مقدم تھے۔ اسی طرح خطیب الانصار حضرت سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عباد بن بشر انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

### دیگر مختلف صحابہ کرام کی شہادت

مسیلمہ کذاب کے لشکر سے بیس ہزار مشرکین اس جنگ میں مارے گئے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر سے ایک ہزار دو سو مسلمانوں کو شہادت نصیب ہوئی جن میں ماقبل مذکور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے علاوہ صحابہ کرام کی ایک جماعت شامل تھی، بعض کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

حضرت سیدنا ابو حذیفہ بن عتبہ، حضرت سیدنا ابو حذیفہ کے غلام حضرت سیدنا سالم، حضرت سیدنا شجاع بن وہب،

حضرت سیدنا عبد اللہ بن سہل، حضرت سیدنا مالک بن عمرو، حضرت سیدنا طفیل بن عمرو دوسی، حضرت سیدنا یزید بن قیس، حضرت سیدنا عامر بن کبیر، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مخرمہ، حضرت سیدنا سائب بن عثمان بن مظعون، حضرت سیدنا معن بن عدی، حضرت سیدنا ابودجانہ سماک بن خرشہ رَضَوَانُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن۔ وغیرہ وغیرہ (سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۹)

## اسود عنسی کے خلاف جہاد

### اسود عنسی کون تھا؟

اس کا پورا نام عَبَّهَلَه بن کعب عنسی اور لقب ”ذُو الْخِمَار“ تھا۔ بعض نے ”ذُو الْخِمَار“ بھی ذکر کیا ہے۔ خِمَار عربی میں چادر کو کہتے ہیں چونکہ یہ اپنے چہرے پر سیاہ اوڑھنی ڈال کر چھپائے رکھتا تھا اس لیے ”ذُو الْخِمَار“ کے لقب سے مشہور ہوا۔ اور ”ذُو الْخِمَار“ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کا ایک سیاہ گدھا تھا جسے اس نے سدھایا ہوا تھا کہ وہ گدھا اس کے سامنے سجدہ کیا کرتا تھا۔ بہر حال اس کی چادر بھی سیاہ تھی اور گدھا بھی سیاہ تھا اس لیے اسے اَسْوَدٌ یعنی ”کالا سیاہ“ کہا جاتا تھا۔ ابتداء میں یہ کاہن تھا اور عجیب و غریب باتیں اس سے ظاہر ہوتی تھیں۔ چرب زبانی سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا لیتا تھا۔ اس کے ساتھ دو ہمزاد شیطان تھے، جو اس کو زمانے کی خبریں لے کے بتاتے تھے۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۵۷۵، مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۰۷)

### اسود عنسی کذاب کا ظہور

۱۰ سن ہجری یمن میں اس کذاب کا ظہور ہوا، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرَّوْر صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں ہی اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا تھا۔ اس کا خروج حجۃ الوداع کے بعد ہوا۔ البتہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلے ہی اس کے ظہور کی پیش گوئی فرمادی تھی۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۵۷۵)

## اسود عسی کا عروج

صنعاء (یمن) کے علاقہ میں کسری کی طرف سے حضرت سیدنا باذان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ گورنر تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے یہ بھی مشرف بایمان ہو گئے تھے نبی کریم رَوَفَّ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں ان کے منصب پر بحال رکھا، جب ان کا وصال ہوا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے علاقہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ایک حصہ حضرت سیدنا باذان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے صاحبزادے حضرت شہر بن باذان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دوسرا حصہ حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اور تیسرا حصہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عطا فرمایا۔ اسود عسی کا عروج اسی دوران شروع ہوا۔ اس نے اپنے لشکر سے صنعاء پر قبضہ کر لیا۔ حضرت شہر بن باذان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شہید کر دیا اور ان کی زوجہ کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تک اس کی اطلاعات پہنچیں تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا جس طرح ہو سکے اس کے شر کو ختم کر دو۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۲۰۷)

## اسود عسی کا ذلت آمیز قتل

ماہ صفر المظفر ۱۱ سن ہجری میں ہی کذاب اسود عسی کو صحابی رسول حضرت سیدنا فیروز دیلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے واصل جہنم فرمایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسود کو قتل کرنے کے لیے بھیجا، حضرت فیروز دیلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسود کے شہر صنعاء (یمن) میں پہنچ کر چھپ گئے اور ایک رات اسود کی رہائش گاہ کی دیوار میں نقب لگائی اور اسے قتل کر دیا حالانکہ اس وقت ایک ہزار آدمی اس کے دروازے پر پہرہ دے رہے تھے۔ موت کے وقت اس کے منہ سے گائے کے ڈکرانے کی طرح اونچی آواز نکلی اس کے پہرے دار اس کی طرف دوڑے لیکن حضرت سیدنا باذان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ مرزبانہ نے کہا رک جاؤ! اس کے پاس کوئی نہیں جائے گا کیونکہ تمہارے نبی پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اس طرح وہ واصل جہنم ہو گیا۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۸، ۶۰۹، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)

## حضرت سیدنا فیروز دیلمی کا تعارف

اسود عنسی کو قتل کرنے والے حضرت سیدنا فیروز دیلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جید صحابی اور نجاشی بادشاہ کے بھانجے تھے۔ سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اسود عنسی کے قتل کی خبر آپ کے وصال سے ایک دن اور ایک رات پہلے ہی دے دی گئی تھی۔ جب آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو قتل کی خبر دی تو حضرت سیدنا فیروز دیلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ذکر خیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”آج رات اسود عنسی مارا گیا، اسے بابرکت گھرانے کے بابرکت مرد نے قتل کیا ہے۔“ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! وہ کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”وہ فیروز دیلمی ہے۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”فیروز کامیاب ہو گئے۔“

(سیرت سید الانبیاء، ص ۲۰۸، کتاب العقائد، ص ۵۰)

## علقمہ بن علاشہ کے خلاف جہاد اور اس کا قبول اسلام

قبیلہ بنو کلب عرب کا ایک مشہور قبیلہ تھا۔ علقمہ بن علاشہ کا تعلق اسی قبیلے سے تھا۔ اس نے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں اسلام قبول کر لیا تھا، اور آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زندگی ہی میں مرتد ہو گیا تھا اور ملک شام چلا گیا تھا۔ آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد وہ اپنے قبیلے بنو کلب میں واپس آیا اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری کرنے لگا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس کے ارادوں کا علم ہو چکا تھا لہذا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کے خلاف جہاد کے لیے حضرت سیدنا قعقاع بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو روانہ فرمایا۔ لیکن علقمہ بن علاشہ مقابلے پر نہیں آیا بلکہ وہاں سے فرار ہو گیا، اس کی بیوی، اس کے بیٹوں اور اس کے دیگر رفقاء نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور انہوں نے اسلام بھی قبول کر لیا۔ بعد میں اس نے بھی بارگاہ صدیق اکبر میں حاضر ہو کر توبہ کر لی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور معاف بھی فرما دیا۔ اس نے نہ تو مسلمانوں سے جنگ کی تھی نہ ہی کسی مسلمان کو قتل کیا تھا۔

(الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۱۰ ملقطاً)

## فجاء ایاس بن عبد کے خلاف جہاد

”فجاء ایاس بن عبد یا لیل“ بھی مرتد تھا اور اس نے مسلمانوں کا قتال کیا وہ اس طرح کہ یہ خلیفہ رسول اللہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ”جس مرتد قبیلے سے آپ کا حکم ہوگا میں جنگ کروں گا۔ آپ میرے لیے اسلحہ فراہم کر دیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کی طلب کے مطابق اسے اسلحہ دے دیا اور ایک قبیلے سے لڑنے کا حکم دیا۔ لیکن اس نے وہ اسلحہ بنو سلیم، بنو عامر اور بنو ہوازن کے مسلمانوں کے خلاف بھی استعمال کیا اور اپنی ذاتی دشمنی کی بناء پر مرتدین کے خلاف بھی استعمال کیا اور متعدد مسلمانوں کو اس نے قتل کیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو معلوم ہوا تو حضرت سیدنا طریفہ بن حازم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو فوج کا ایک دستہ دے کر فجاء کی طرف روانہ کیا۔ جنگ میں اس کو شکست ہوئی اور گرفتار کر کے بارگاہ صدیق اکبر میں مدینہ منورہ لایا گیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسے خلیفہ وقت کو دھوکا دینے اور مسلمانوں کو قتل کرنے جیسے گھناؤنے جرم کی پاداش میں آگ میں جلانے اور ہاتھ پاؤں باندھ کر رجم کرنے کا سخت حکم ارشاد فرمایا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۱۱ ملتقطاً)

## ابو شجرہ بن عبد العزی کی کارکردگی اور قبول اسلام

ابو شجرہ بن عبد العزی عرب کی مشہور شاعرہ خنساء کا بیٹا تھا۔ اس نے اپنے بھائی صخر کی یاد میں نہایت ہی دردناک اور دل سوز مرثیے کہے تھے، کیونکہ یہ اپنی والدہ کی طرح ایک بہت اچھا شاعر تھا۔ یہ بھی مرتدین سے مل کر مرتد ہو گیا اور اس قسم کے اشعار کہنے لگا جن میں لوگوں کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جاتا اور جنگ کے لیے تیار کیا جاتا تھا۔ ان اشعار میں سے ایک شعر یہ تھا:

فَرَوَيْتُ رُمَحِي مِّنْ كَتِيْبَةٍ خَالِدٍ  
وَإِنِّي لَأَرْجُو بَعْدَهَا أَنْ أَعْمَرَ

”یعنی میں نے اپنا نیزہ خالد کے لشکر کے خون سے سیراب کر دیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں آئندہ بھی اسی طرح کرتا رہوں گا۔“ لیکن جب ابو شجرہ نے دیکھا کہ اس کے اشعار خالد کے خلاف موثر ثابت نہیں ہوئے اور لوگ بہ کثرت اسلام قبول کر رہے ہیں تو اس نے بھی بارگاہ صدیق اکبر میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

(الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۱۲ تا ۲۱۱)

## اُمّ زمل کے خلاف جہاد

### اُمّ زمل کون تھی؟

اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قبیلہ فزارہ کی طرف لڑائی کے لیے روانہ فرمایا اور اس میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی، بنو فزارہ کے بہت سے آدمی قتل کر دیے گئے ان میں ایک اُمّ قرفہ نامی عورت بھی قتل کی گئی، اس کی ایک بیٹی تھی جس کا نام اُمّ زمل تھا، اسے لونڈی بنا لیا گیا اور یہ لونڈی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حصے میں آئی، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے آزاد فرما دیا۔ اسے اپنی ماں کے قتل کا بہت افسوس تھا، روہ مسلمانوں سے اپنی ماں کے قتل کا بدلہ لینا چاہتی تھی، عہد صدیقی میں جب فتنہ ارتداد ابھرا تو اسے موقع مل گیا اور بزانہ کے میدان میں جن لوگوں نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکست کھائی تھی، وہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچ گئے اور وہ ان کو ساتھ لے کر مسلمانوں کے مقابلے میں میدان جنگ میں اتر آئی۔

### اُمّ زمل کا جنگی اونٹ

اس زمانے میں عرب اپنے پاس جنگی اونٹ رکھا کرتے تھے جو جنگ و قتال کے مواقع پر بہت کام دیتے تھے، انہیں باقاعدہ جنگی تربیت دی جاتی تھی، اور یہ اونٹ دشمن کی صفوں میں گھس جاتے تھے، اسی قسم کا ایک اونٹ اُمّ زمل کے پاس

بھی تھا جو اسے اپنی ماں اُمّ قرفہ کی طرف سے ملا تھا۔ بہر حال اس نے قبیلہ بزاخہ کے لوگوں کو حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مقابلے کے لیے دوبارہ تیار کرنا شروع کر دیا۔ جب حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس کا علم ہوا تو اس لشکر کی سرکوبی کے لیے روانہ ہو گئے۔

### اُمّ زمل سے جنگ اور اس کا نتیجہ

اب حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور اُمّ زمل کی فوجیں میدان جنگ میں ایک دوسرے کے مقابل مکمل تیاری کے ساتھ کھڑی تھیں اور دونوں طرف صورت حال بہت ہول ناک تھی، دیکھتے ہی دیکھتے جنگ شروع ہو گئی۔ آغاز جنگ ہی میں فریقین کی فوجیں ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑیں۔ اُمّ زمل اپنے جنگی اونٹ پر سوار تھی اور اشتعال انگیز تقریروں سے اپنے فوجیوں کو جوش دلا رہی تھی، وہ فن حرب میں بہت مہارت رکھتی تھی، لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ اس کے مقابلے میں کوئی عام شخص نہیں بلکہ سیف اللہ یعنی اللہ کی تلوار ہے۔ اُمّ زمل کے اونٹ کے گرد سو ۱۰۰ اونٹ تھے جن پر بڑے بہادر اور جنگ کے ماہر فوجی سوار تھے جو اُمّ زمل کی حفاظت پر مامور تھے۔ ادھر مسلمان شہسوار بھی انتہائی زوردار حملے کر رہے تھے اور شجاعانہ طریقے سے لڑ رہے تھے۔ ان کا اصل نشانہ اُمّ زمل تھی۔ اس کے قریب پہنچنے کی انہوں نے بہت کوشش کی لیکن اس کے محافظوں نے یہ کوشش ناکام بنا دی۔ بالآخر مسلمانوں نے ایک ایسا زوردار حملہ کیا کہ اس کے سارے محافظوں کو قتل کر دیا اور اس کے قریب پہنچتے ہی تیزی کے ساتھ اس کے اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں، اب اونٹ اُمّ زمل سمیت نیچے گر گیا۔ اسے فوراً قتل کر دیا گیا۔ جیسے ہی یہ قتل ہوئی اس کے سارے فوجیوں کے حوصلے پست ہو گئے اور وہ مایوسی کے عالم میں میدان جنگ سے بھاگنے لگے اور مسلمانوں نے بھی ان کو تلوار کی دھار پر رکھ لیا۔ بالآخر یہ فتنہ بھی اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

(الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۱۱ ملتقطاً)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



## ارتداد کی آخری چہ جنگیں مرتدین بحرین کے خلاف جہاد

### بنو عبد القیس کی ارتداد سے توبہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ۱۱ سن ہجری کو ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی۔ اسی مہینے بحرین کے بادشاہ منذر بن ساوی کا انتقال ہوا اس کے انتقال کے بعد دوسرے علاقوں کی طرح بحرین میں بھی ارتداد کا ریلہ آگیا اور علاقے کے سب لوگ مرتد ہو گئے، اس کے نتیجے میں حضرت سیدنا علاء بن حضرمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو وہاں سے نکلنا پڑا اور جازود بن مغالی عبدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلام پر قائم رہے۔ ان کا تعلق بنو عبد القیس سے تھا، آپ نے اپنے قبیلے والوں سے مرتد ہونے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا: ”اگر محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) نبی ہوتے تو کبھی وفات نہ پاتے۔“ آپ نے کہا: ”تمہیں معلوم ہے کہ محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) سے پہلے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ مختلف اوقات میں دنیا میں نبی مبعوث فرماتا رہا ہے وہ تمام نبی کہاں گئے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”وہ سب وفات پا گئے۔“ آپ نے فرمایا: ”جس طرح دوسرے انبیاء وفات پا گئے اسی طرح آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی وفات پا گئے۔“ پھر آپ نے کلمہ شہادت پڑھا تو وہ لوگ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے بھی دوبارہ کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا اور اپنے ارتداد سے توبہ کر لی۔

### حطم بن ضبیعہ کا ارتداد

قبیلہ بنو عبد القیس کے لوگوں نے تو اسلام قبول کر لیا لیکن دیگر قبائل ایک شخص حطم بن ضبیعہ کے جال میں پھنس گئے اور وہ مرتد ہی رہے بلکہ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری شروع کر دی۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۲۵)

## مرتدین بحرین سے جنگ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بحرین کے مرتدین کی سرکوبی کے لیے حضرت سیدنا علاء بن حضرمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو روانہ فرمایا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بحرین پہنچ کر حطم کے قریب پڑاؤ ڈالا اور بنو عبد القیس کو اپنی آمد کی اطلاع دے دی۔ مرتدین سے مقابلے کے لیے خندق کھودی گئی اور ایک رات جب مرتدین کے لشکر سے شور و غل کی آوازیں آرہی تھیں اور وہ شراب کے نشے میں مدہوش تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے موقع کو غنیمت جانا اور فوج کی اچھی خاصی تعداد کے ساتھ خندق عبور کر کے دشمن پر ہلہ بول دیا۔ تیزی کے ساتھ تلواریں چلنے لگیں۔ مرتدین بالکل بے بس تھے بہت سے لوگوں نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن خندق میں گر گئے بے شمار قتل کیا گیا اور کثیر تعداد میں گرفتار کر کے قیدی بنا لیے گئے۔ ایک جگہ بنو حنیفہ کے قیس بن عاصم نے دیکھا کہ حطم بن ضبیعہ زمین پر گرا ہوا ہے اسے وہیں قتل کر دیا۔ جنہوں نے اپنے جرم کا اقرار کر کے توبہ کی انہیں معاف کر دیا گیا۔ اس طرح بحرین کا فتنہ بھی ختم ہو گیا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۲۷)

## مرتدین عمان کے خلاف جہاد

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا حذیفہ بن محسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عمان کی جانب اور عرفجہ بن ہرثمہ کو اہل مہرہ کی جانب روانہ فرمایا تھا۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کی خبر سن کر ملک عمان میں لقیط بن مالک نے نبوت کا دعویٰ کیا، اہل عمان اور اہل مہرہ مرتد ہو گئے۔ حضرت سیدنا حذیفہ بن محسن حمیری، حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل اور حضرت سیدنا عرفجہ بن ہرثمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ تینوں سپہ سالار صحرائے عمان میں مل کر خیمہ زن ہوئے۔ لقیط بن مالک نے مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے اپنی فوج تیار کر لی تھی۔ مسلمانوں کی فوج میں رؤساء عمان جو اسلام پر ثابت قدم رہے تھے وہ بھی شامل تھے، لڑائی شروع ہوئی، اسلامی لشکر نشیبی زمین میں تھا اور دشمنوں کو بلند زمین پر موقع مل گیا تھا۔ لقیط نے بڑی بہادری کے ساتھ حملے

کیے، لیکن مسلمانوں کے صبر و استقامت کے آگے وہ پسپا ہو گیا اور اس کا لشکر منہ موڑ کر بھاگ کھڑا ہوا، بالآخر مسلمانوں کو فتح عظیم نصیب ہوئی۔ اس لڑائی میں دس ہزار دشمن مقتول ہوئے اور چار ہزار گرفتار ہوئے اور اتنا ہی مال غنیمت مسلمانوں کے قبضے میں آیا۔ صرف چند روز کے بعد عمان میں اسلام قائم ہو گیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۲۹ تا ۲۳۸)

## مرتدین مہرہ کے خلاف جہاد

عمان میں کچھ لوگ مہرہ کے مقیم تھے ان کے علاوہ عبدالقیس کے لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ ازداور بنی سعد وغیرہ قبائل بھی وہاں آباد تھے۔ یہ سب کے سب مرتد ہو کر ریاست و امارت کے معاملہ میں دو گروہوں کے اندر منقسم ہو کر آپس میں لڑائی جھگڑا کر رہے تھے۔ حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مہرہ پہنچ کر ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ان میں سے ایک گروہ نے تو اسلام قبول کر لیا لیکن دوسرے گروہ نے جس کا سردار مصبح تھا اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اپنے ارتداد پر اصرار کیا۔ حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے گروہ مسلم کو اپنے ساتھ لے کر مرتدین پر حملہ کیا اور ایک مضبوط مزاحمت کے بعد اس کے سردار کو قتل کر دیا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہو گئی اس فتح کا یہ مثبت اثر ظاہر ہوا کہ ارد گرد کے تمام قبائل نے بخوشی اسلام قبول کر لیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۳۹ تا ۲۴۰)

## یمن کے مرتدین کے خلاف جہاد

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد تقریباً پورے ملک یمن میں ارتداد پھیل گیا تھا، اسود عنسی کا تو خاتمہ ہو چکا تھا لیکن یمن کے مرتدین میں دو مشہور سردار بھی تھے۔ ایک قیس بن مکشوح اور دوسرا عمرو بن معدی کرب۔ یمن کے مسلمانوں کو مرتدین یمن نے بہت ستایا۔ ملک یمن کے علاقے صنعاء کی طرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا مہاجر بن امیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مدینہ منورہ سے روانہ فرمایا تھا جو کہ مکہ و طائف سے مسلمانوں کی جمعیت کو ہمراہ لیتے ہوئے نہایت تیز رفتاری سے علاقہ

نجران میں داخل ہو کر خیمہ زن ہوئے۔ یمن کے دونوں مرتد سردار پہلے ہی سے تیار تھے۔ عمرو بن معدی کرب عرب کا ایک مشہور سردار تھا، جس کی صف شکنی کی تمام ملک میں دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لیے حضرت سیدنا مہاجر بن امیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دشمنوں کی بے قیاس و لاتعداد افواج میں اپنے آپ کو محصور دیکھ کر اپنے ہمراہیوں کو جرأت و غیرت دلائی اور ان کی ہمت بندھائی، پھر مرتدین پر حملہ آور ہوئے۔ نہایت سخت معرکہ ہوا۔ لشکر اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، قیس و عمرو دونوں سردار مسلمانوں کی قید میں آئے۔ دونوں کو بارگاہ صدیقی میں پیش کیا گیا تو دونوں نے اپنے ارتداد سے پشیمانی کا اظہار کیا اور توبہ کر کے بخوشی اسلام قبول کر لیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی دونوں کو معاف فرما دیا۔ یہ دونوں سردار آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حکم سے دوبارہ یمن واپس آ گئے۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۲۸ تا ۲۳۰)

## کندہ و حضر موت کے مرتدین باغیوں کے خلاف جہاد

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد عرب میں ارتداد نے زور پکڑا تو ”کندہ و حضر موت“ کے علاقے بھی اس کی زد میں آ گئے۔ کندہ محل وقوع کے اعتبار سے یمن سے ملحق تھا اس لیے جب اسود عسی نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تو باشندگان کندہ بھی اہل یمن کی طرح اس کی نبوت کو ماننے لگے۔ حضرت سیدنا زیاد بن لبید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جو اس وقت حضر موت کے امیر تھے انہوں نے اس فتنے کو ابتدا میں ہی ختم کرنے کی کوشش کی اس لیے انہوں نے اسلام پر ثابت قدم قبائل کو ساتھ ملا کر لشکر تیار کیا اور قبیلہ بنو عمرو بن معاویہ پر حملہ کیا اور ان کی قیدی عورتوں اور مال غنیمت وغیرہ لے کر کندہ کے راستے چلے گئے۔ راستے میں ایک قبیلے سے گزر رہے تھے کہ معلوم ہوا اس قبیلے کے لوگ بھی باغی ہو گئے ہیں تو حضرت سیدنا زیاد بن لبید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے معاونت کے لیے حضرت سیدنا مہاجر بن امیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف پیغام بھیجا جو حضرت سیدنا عکرمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ یمن کی بغاوت کو ختم کر چکے تھے۔ یہ پیغام پہنچتے ہی وہ دونوں ان کی مدد کو آ پہنچے اور باغیوں کے ساتھ جنگ کی گئی اور بہت ہی

حکمت عملی کے ساتھ ان پر قابو پایا گیا، نامی گرامی سرداروں اور قیدیوں کو امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں بھیج دیا گیا اور اس طرح کندہ و حضرموت میں بھی امن و امان کی فضا بحال ہو گئی۔ خطہ عرب کی یہ آخری چھ جنگیں تھیں جو باغیوں و مرتدین کے خلاف لڑی گئیں اس سے بغاوت و ارتداد کے تمام آثار بالکل ختم ہو گئے۔ قبائل عرب نے مدینہ منورہ کی اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔

(الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۳۳ ملقطاً)

## فتنہ ارتداد کو مکمل خاتمہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ۱۱ سن ہجری کے اختتام اور ۱۲ سن ہجری کی ابتداء سے پہلے پہلے یعنی کم و بیش ایک سال کی مدت میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ملک عرب کے فتنہ ارتداد کو مکمل طور پر ختم فرما دیا۔ محرم الحرام ۱۲ سن ہجری میں جزیرۃ العرب مشرکین و مرتدین سے بالکل پاک و صاف ہو چکا تھا اور اس کے کسی گوشے اور حصے میں شرک و ارتداد نام کی کوئی سیاہی باقی نہ رہی تھی۔

## صدیق اکبر سلطنت مصطفیٰ کے شہنشاہ

ان جنگوں سے اگر کچھ عرصہ پہلے کی حالت پر غور کیا جائے تو مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ و طائف کے علاوہ پورا عرب غبار آلود تھا۔ لیکن پروانہ شمع رسالت اور بارگاہ مصطفیٰ کے تربیت یافتہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ہمت و حوصلے کا اندازہ کریں کہ تنہا اس تمام طوفان کے مقابلے میں جس شان و شوکت اور شجاعت کے ساتھ میدان میں نکلے قیامت تک اس کی مثال نہیں ملے گی۔ اس کے سوا کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خود اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ایک زندہ معجزہ تھے۔ اس میں شک نہیں کہ لشکر صدیقی میں حضرت سیدنا خالد بن ولید، حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل، حضرت سیدنا شریح بن حبیل بن حسنہ، حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ جیسے بے نظیر مردان عرب موجود تھے۔ لیکن امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کس طرح مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہونے کے باوجود ملک کے ہر حصے اور گوشے کی حالت سے باخبر تھے اور کس طرح فوجی دستوں کے پاس

ان کے احکام متواتر پہنچ رہے تھے۔ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ ان گیارہ اسلامی لشکروں نے ہر طرف روانہ ہو کر ملک عرب سے فتنہ ارتداد کو مٹا دیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلیفۃ الرسول نے مدینہ طیبہ میں بیٹھے ہوئے شام و نجد سے مسقط و حضر موت تک اور خلیج فارس سے یمن و عدن تک تمام ممالک تن تہا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق اور اس کی عطا کردہ تدبیر سے چند مہینے کے اندر پاک و صاف کر دیے۔ ان فتنوں کی ہمت شکن ابتداء میں کوئی شخص حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سوا ایسا نہ تھا جو اس کی انتہا کو دیکھ سکتا اور صرف سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو وہ باطنی بصارت حاصل تھی کہ انہوں نے نہ لشکر اسامہ کی روانگی کو ملتوی کرنا مناسب سمجھا، نہ منکرین زکوٰۃ کے مطالبات کی پرواہ کی۔ یہ سب باتیں ایک روز روشن کی طرح اس بات پر دلالت کر رہی ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے جانشین اور آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قائم کی ہوئی سلطنت کے شہنشاہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں۔

## جھوٹے نبیوں کی خوش فہمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عرب کے بعض وہ قبائل جن میں جھوٹے مدعیانِ نبوت پیدا ہو گئے تھے دراصل وہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ اگر قبیلہ قریش کے نبی محمد بن عبد اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لوگوں سے اپنی نبوت منوانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں تو دیگر قبائل کے لوگوں میں سے کسی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس اہم مسئلے پر غور و فکر ہی نہ کیا کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں، اسی وجہ سے آپ کی دعوت عوام تو عوام خواص کو بھی اپنی طرف کھینچتی اور ان کے ذہن و فکر میں جذب ہو جاتی ہے۔ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جس اسلوب سے نشان دہی فرمائی اس میں کوئی آپ کا مثل نہ تھا، وجود باری تعالیٰ پر جو دلائل قرآن مجید میں دیئے گئے، کون ہے جو اس باب میں اسلوب قرآن کے ہزاروں حصے کو بھی پہنچ سکے؟ عرب کے ان مدعیانِ نبوت کی دعوت سراسر جھوٹ، افتراء اور کذب پر مبنی تھی اور باطل کی کھوکھلی بنیادوں پر انہوں نے اپنی اپنی نبوت کی ایسی کچی دیواریں

جتی تھیں جو چند ہی روز میں صداقت کے ریلے میں بہہ گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ حضور نبی کریم رُوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سخت مخالفت کی گئی، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اور آپ کے متبعین کو شدید سزائیں دی گئیں، ان سے قطع تعلق کیا گیا اور آخر میں انہیں مکہ مکرمہ سے نکل جانے اور کسی دوسرے مقام کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا، اس کے باوجود آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کامیاب ہوئے۔ اسی طرح تھوڑی بہت تکلیفوں کے بعد ہمارے سروں پر بھی کامیابی و کامرانی کا تاج سجا دیا جائے گا، لیکن یہ ان کا وہم تھا جو چند ضربوں کے بعد ان کے ذہنوں سے نکل گیا۔

## مجلس انتظامی امور

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت راشدہ کے پہلے سال کا زیادہ تر حصہ مرتدین اور باغیوں کی بغاوت و ارتداد کو ختم کرنے میں گزرا۔ بلکہ تمام مسلمانوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی معاونت کی اور اسلامی فوج میں شامل ہو کر ان کے خلاف جہاد میں مصروف رہے اور ان فتنوں کو ختم کرنے میں آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔ اس لیے انہیں بار بار ملک کے مختلف علاقوں اور قبیلوں میں بغرض جہاد بھی جانا پڑا۔ بغاوت و ارتداد کے خلاف جنگ و جہاد کے ساتھ ساتھ مملکت کے انتظامی امور کی طرف بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے توجہ مبذول کیے رکھی اور مدینہ منورہ میں ایک بہترین نظام قائم فرما دیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی قائم کردہ مجلس انتظامی امور کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے:

(1) حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مدینہ منورہ کے منصب قضا پر متعین کیا گیا، لیکن عجیب اتفاق ہے کہ وہ دو سال اس منصب پر فائز رہے اور اس دوران کوئی مقدمہ ان کی شرعی عدالت میں نہیں آیا۔ مدینہ منورہ سے باہر مرتدین اور باغیوں سے جنگیں ہو رہی تھیں لیکن مدینہ منورہ میں کسی قسم کی کوئی ایسی شکایت پیدا نہ ہوئی جس کے سبب آپ کی عدالت میں کسی کو حاضر ہونا پڑتا۔

(2) حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیت المال کے نگران تھے، زکوٰۃ و صدقات کے مال کے تمام

معاملات ان ہی کے سپرد تھے۔

(3) حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا زید بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ذمے تحریر و کتابت کا شعبہ تھا۔ مختلف لوگوں کے نام جن میں انتظامیہ اور فوج کے سب لوگ شامل تھے، انہیں فرامین جاری کرنا، ضروری امور کے بارے میں ان سے خط و کتابت کرنا، انہیں مراسلے بھیجنا اور ان کے مراسلوں کا جواب دینا آپ دونوں ہی کی ذمہ داری تھی۔

(4) مختلف علاقوں میں دربار خلافت کی طرف سے جو عمال اور گورنر مقرر کیے گئے تھے ان سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا باقاعدہ رابطہ رہتا تھا، ہدایات دینے کے لیے ان کی طرف معتمد علیہ افراد بھیجے جاتے تھے اور ان سے ان کے علاقوں کے حالات بھی دریافت کیے جاتے تھے۔

(5) کوئی شخص بغیر مشورے اور اطلاع کے کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا تھا۔ ارتداد و بغاوت کی جنگوں کے زمانے میں مختلف علاقوں کے قائدین و عمال اور فوجوں کے سربراہوں کے درمیان حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جو خط و کتابت ہوتی تھی وہ بھی کتب تاریخ میں آج تک محفوظ ہے۔ (سیر اعلام النبلاء، الجزء الثانی، ج ۱، ص ۷۷ ملخصاً)

بہر حال آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت کا پہلا سال نہایت ہی مصروفیت کا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ حج کے موقع پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی جگہ حضرت سیدنا عتاب بن أسید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔ کم و بیش ایک سال تک ارتداد کی جنگیں جاری رہیں اور اس دوران حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی توجہ اسی طرف مبذول رہی۔ جب یہ سلسلہ ختم ہوا اور پورے عرب میں امن امان قائم ہو گیا اور مکمل اسلامی حکومت کا قیام عمل میں آ گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسلامی تعلیمات کو جزیرہ عرب سے باہر عام کرنے اور اس کی نشر و اشاعت کے دائرے کو وسعت دینے کا فیصلہ کیا اور یہی وہ دور تھا جہاں سے اسلامی فتوحات کا آغاز ہوا۔

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



## دور صدیقی میں فتوحات کا آغاز عراق اور ملحقہ علاقوں کی فتوحات

### جنگ ذات السلاسل

جنگ یمامہ سے فراغت کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عراق کی طرف پیش قدمی کا حکم دیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جب عراق روانہ ہوئے تو آپ کے ساتھ دس ہزار کی فوج تھی، جب عراق پہنچے تو سرحد پر حضرت سیدنا شعیب بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ و ہزار فوجیوں کے ساتھ ان کا انتظار کر رہے تھے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہاں فوج کو تین حصوں میں تقسیم کیا اور تینوں کو الگ الگ محاذوں پر جانے کا حکم ارشاد فرما دیا۔ فوج کے ایک حصے پر حضرت سیدنا شعیب بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مقرر فرمایا۔ دوسرے حصے پر حضرت سیدنا عدی بن حاتم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو مقرر فرمایا اور تیسرے حصے کی کمان آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خود سنبھال لی۔ ایران کے مشہور حاکم ہرمز کی طرف ایک مکتوب لکھا جسے پڑھتے ہی وہ بھی جنگ کے لیے تیار ہو گیا اور جنگ کے مقام پر حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پہلے ہی پہنچ کر پانی پر قبضہ کر لیا۔ جب سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں پہنچے تو آپ کو ایسی جگہ پڑاؤ کرنا پڑا جہاں پانی موجود نہ تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مسلمانوں کو ایک نیا جذبہ عطا فرمایا اور مسلمانوں کو پانی کی فکر سے بے نیاز کر دیا۔ اب ہرمز نے آپ کو مقابلے کے لیے طلب کیا اور اس نے پہلے سے ہی کچھ سپاہی چھپا دیے تاکہ وہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شہید کر دیں لیکن حضرت سیدنا قعقاع بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کی اس سازش پر مطلع ہو گئے اور وہ بھی حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ بہر حال لڑائی شروع ہو گئی اور حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہرمز کی گردن اڑا دی۔ اب فریقین کے درمیان جنگ شروع ہو گئی، لیکن اپنے سپہ سالار ہرمز کے قتل ہو جانے کی وجہ سے ایرانی فوج

کے حوصلے ٹوٹ چکے تھے لہذا وہ زیادہ دیر اسلامی فوج کا مقابلہ نہ کر سکے اور شکست کھا کر میدان چھوڑ گئے۔ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو اپنے کرم سے فتح عظیم عطا فرمائی۔ عراق کی اس پہلی جنگ کو ”ذات السلاسل“ اس لیے کہتے ہیں کہ ”سلاسل“ عربی میں ”سلسلہ“ کی جمع ہے جس کا معنی زنجیر ہے، اس جنگ میں ایرانی فوج نے اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ لیا تھا تا کہ کوئی شخص جنگ سے بھاگنے نہ پائے، اس لیے اسے جنگ ذات السلاسل یعنی ”زنجیروں والی جنگ“ کہتے ہیں۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۳۹ ملقطاً)

### فتح حیرہ

یہ شہر پچیس سال قبل عراقی عربوں کا دار الحکومت تھا اور اس کی جو شان و شوکت عربوں کے دور میں تھی اب اسے کھو چکا تھا، اس کا حاکم مرزبان تھا، اس شہر کے باشندوں اور حاکم کو یہ معلوم تھا کہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس طرف بھی رخ کریں گے، اس لیے انہوں نے آپ کے آتے ہی دریائے فرات کا پانی بند کر دیا، بہر حال تھوڑی سی جھڑپ کے بعد یہ لوگ بے بس ہو گئے اور جزیہ پر صلح کر لی اور یوں حیرہ بھی فتح ہو گیا۔ حیرہ کی فتح کے بعد حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی شہر کو مسلمانوں کا فوجی مستقر اور گرد و پیش کے مفتوحہ علاقے کا دار الحکومت قرار دے دیا اس اعتبار سے حیرہ مسلمانوں کا پہلا دار الحکومت تھا جو جزیرہ عرب کے باہر بنایا گیا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۳۳ ملخصاً)

### فتح انبار

کسریٰ کی فوجیں حیرہ کے نواح میں دو مقامات انبار اور عین التمر کے میدانوں میں تھیں، اب چونکہ عرب سے باہر مسلمانوں کا دار الحکومت حیرہ تھا اس لیے اسے کسی بھی وقت نشانہ بنایا جاسکتا تھا، اس لیے حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموش بیٹھے رہنے کے بجائے اس کی طرف پیش قدمی کی اور اس کا محاصرہ کر لیا، تھوڑی بہت مزاحمت کے بعد وہاں کے لوگوں نے بھی ہتھیار ڈال دیے، انبار کی صلح کے بعد قرب و جوار کی بستیوں نے بھی حضرت

سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے صلح کر لی۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۴۵)

### فتح عین التمر

انبار فتح ہو چکا اور اس کے ارد گرد کے علاقے بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے تو حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وہاں کے انتظام کے لیے اپنا نائب مقرر کرنے کے بعد عین التمر کا عزم کیا۔ جہاں ایران کی بہت بڑی فوج مع دیگر عرب قبائل کے موجود تھی، عرب قبائل مسلمانوں کے مقابل آئے، لڑائی شروع ہوئی اور نہایت تیزی کے ساتھ مسلمانوں نے کمند پھینکی اور ان کے سردار کو گرفتار کر لیا، عرب کے بدوی قبائل نے اپنے سردار کو گرفتار ہوتے دیکھا تو میدان چھوڑ کر بھاگ گئے مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا بے شمار مقتول ہوئے اور دیگر عرب سردار جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فوراً قلعے کا محاصرہ کر لیا اور تھوڑی بہت مزاحمت کے بعد انہوں نے بھی ہتھیار ڈال دیے اور عین التمر بھی مسلمانوں کے قبضے میں آ گیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۴۶ ملقطاً)

### فتح دومتہ الجندل

حضرت عیاض بن غنم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایک سال سے دومتہ الجندل میں مقیم تھے کیونکہ انہوں نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا اور شہر والوں نے مسلمان فوجوں کے ارد گرد مختلف قبائل بٹھا کر ان کو گھیرے میں لے رکھا تھا، یعنی دومتہ الجندل والے بھی محصور تھے اور مسلمان بھی محصور تھے، اس لیے مسلمانوں کی مدد کے لیے حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں پہنچے۔ آپ نے دیکھا کہ ہر قبیلہ اپنے سردار کے ماتحت ہے۔ بہر حال جنگ شروع ہوئی اور ان کے دو شہسوار مقابلے کے لیے آئے مسلمانوں نے انہیں گرفتار کر لیا باقی لوگ قلعے کی طرف بھاگ گئے، قلعے والوں نے دروازہ بند کر دیا اور باہر موجود لوگوں کو مسلمانوں کی تلواروں کے سپرد کر دیا، قلعے کے دروازے پر لاشوں کا ڈھیر لگ گیا اور قلعہ کا دروازہ کھولنا ممکن نہ رہا تو دروازہ اکھیڑ دیا گیا، اندر موجود سردار فوج سمیت بھاگ گیا، قلعے میں موجود تمام باغیوں کو قتل کر دیا گیا۔ یوں دومتہ الجندل بھی فتح ہو گیا۔ (الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۴۷ ملقطاً)

## فتح حصید، خنافس، مصیخ

دومۃ الجندل سے فراغت کے بعد حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا قعقاع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حصید کی طرف روانہ کیا، وہاں ایران کا لشکر موجود تھا، اس کا سردار مارا گیا، اور لشکر فرار ہو گیا۔ یہ لوگ ایک دوسرے شہر خنافس کی طرف دوڑے، وہاں اس سے قبل ایرانی فوج موجود تھی، اس کا سپہ سالار مسلمانوں کی آمد کی خبر سن کر پہلے ہی بھاگ کر مصیخ چلا گیا تھا، جہاں ہذیل بن عمران حاکم تھا، مسلمانوں نے لڑائی کے بغیر ہی خنافس شہر پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد اسلامی لشکر کو حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مصیخ جانے کی ہدایت کی اور خود بھی وہاں پہنچے اور مصیخ پر رات کے وقت حملہ کیا وہاں کا حاکم ہذیل اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ بھاگ گیا، لیکن اس کی فوج کے بہت سے لوگ قتل ہو گئے۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۳۸ ملتقطاً)

## ایک اہم بات

اگر حضرت سیدنا عیاض بن غنم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دومۃ الجندل پر فتح پالینے میں کامیاب ہو جاتے تو حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ان کی مدد کے لیے نہ بھیجا جاتا اور یہ تمام علاقے بھی فتح نہ ہوتے کیونکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا پورے عراق اور پورے شام کو زیر نگین کرنے کا قطعاً ارادہ نہ تھا آپ تو فقط ایران اور ملک شام کی ان سرحدوں پر امن و امان قائم کرنے کے خواہاں تھے جو ملک عرب سے ملتی ہیں تاکہ ایران اور روم کی فوجیں جزیرہ عرب پر حملہ نہ کر سکیں۔ لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کچھ اور ہی منظور تھا اور حالات اس رخ پر چل پڑے تھے کہ ایران اور روم پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہونے لگی۔

## فراض اور اس کی جنگ

فراض وہ مقام ہے جو عراق اور شام کے انتہائے شمال میں واقع ہے۔ ابھی تک رومیوں کا حضرت سیدنا خالد بن

ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے واسطہ نہ پڑا تھا البتہ وہ تمام حالات سے باخبر تھے اور انہوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے جنگ کے لیے مختلف قبائل کو اکٹھا کر کے کافی بڑی جنگی تیاری کر رکھی تھی۔ ایرانی فوج کے علاوہ بنو تغلب، بنو ایاد اور بنو نمتر وغیرہ قبائل عرب بھی رومی فوج کی مدد کے لیے میدان میں موجود تھے اور یہ عظیم لشکر مسلمانوں سے جنگ کے لیے فراض کے مقام پر پہنچا۔ صف بندی کر دی گئی لڑائی شروع ہونے سے قبل رومی سپہ سالار نے تمام قبائل کو علیحدہ علیحدہ کر دیا تاکہ یہ پتہ چل سکے کہ کون سا قبیلہ تن دہی سے لڑا ہے۔ جبکہ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مسلمانوں کو چاروں طرف سے دشمن کو گھیر کر اور ایک ساتھ جمع ہو کر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ دراصل رومی سردار کا یہ خیال تھا کہ مختلف قبیلے لڑتے رہیں گے تو مسلمان لڑتے لڑتے تھک جائیں گے اور ان پر قابو پانا آسان ہو جائے گا۔ لیکن رومی سردار اس چال میں کامیاب نہ ہو سکا کیونکہ مسلمانوں نے رومی فوج کو گھیر کر ایک جگہ اکٹھا کیا اور پھر اس تیزی سے اس پر حملہ کیا کہ وہ برداشت ہی نہ کر سکے اور جلد ہی شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگنا شروع کر دیا۔ لیکن مسلمانوں نے دور تک ان کا پیچھا کیا اور انہیں قتل کرتے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ فراض کی اس جنگ میں دشمن کے ایک لاکھ آدمی مارے گئے۔ یہ جنگ ۱۵ ذی قعدہ ۱۲ سن ہجری کو پیش آئی۔

(الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۵۰ ملقطا)

### سیدنا خالد بن ولید کی بہترین حکمت عملی

عراق کی ان تمام فتوحات کے بعد حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ البتہ اس بات کا خاص خیال رکھا کہ مفتوحہ علاقوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ مسلمانوں کا سپہ سالار یہاں سے جا چکا ہے اسی وجہ سے آپ نے آبادی والے راستے کے بجائے صحرائی دشوار گزار طویل راستہ اختیار کیا۔ آپ نے اپنے حج کو اتنا خفیہ رکھا تھا کہ خود حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بھی علم میں یہ بات نہ آسکی۔ حالانکہ اسی سال آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی حج بیت اللہ فرمایا تھا اور اپنے پیچھے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلیفہ مقرر فرما کر آئے تھے۔ یقیناً اس میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے تربیت یافتہ امیر حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تعالیٰ عنہ کی جنگی و انتظامی حکمت عملی کا بہترین نمونہ ہے۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۵۱ ملتقطاً)

## شام اور ملحقہ علاقوں کی فتوحات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں! ملک شام کی حالت عراق کی طرح نہیں تھی بلکہ یہ ہر اعتبار سے طاقت میں بہت زیادہ تھے۔ لہذا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کی طرف بہت سوچ سمجھ کر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی مشاورت سے پیش قدمی کا فیصلہ فرمایا۔ شام میں لڑی جانے والی جنگیں بھی بہت ہی خطرناک تھیں، جن کے لیے مسلمانوں کی طویل جنگی حکمت عملی بھی ان کے ساتھ معاون تھی۔ فتوحات شام سے چند چیدہ چیدہ واقعات پیش خدمت ہیں:

### ملک شام کی پہلی فتح

کچھ عرصے سے حضرت سیدنا خالد بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی مختصر سی فوج کے ساتھ شام کی سرحد پر خیمے گاڑھے بیٹھے تھے، دوسری طرف ان کے مقابلے میں روم کا بہت بڑا لشکر تھا۔ ان کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ تھی، جبکہ مسلمان ان سے قطعاً مرعوب نہ تھے بلکہ ان کے حوصلے بہت بلند تھے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے شامی حدود میں داخلے کا حکم ارشاد فرمادیا۔ جیسے ہی حضرت سیدنا خالد بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ شامی حدود میں داخل ہوئے تو روم اور اس کے حامی قبائل انہیں دیکھ کر اپنے مورچے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ حضرت سیدنا خالد بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کے خالی مورچوں میں گئے اور ان کا چھوڑا ہوا سارا سامان اپنے قبضے میں لے لیا۔ یہ ملک شام میں ان کی پہلی فتح تھی۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۵۲ ملتقطاً)

### ملک شام کی پہلی صلح اور پہلی جنگ

عراق میں اسلامی فوجوں نے جو کامیابی حاصل کی، اس سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور مسلمانوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے تھے۔ اب روم کی جنگ کا آغاز ہوا تو انہوں نے اپنی ہمت و طاقت میں بے پناہ

اضافہ محسوس کیا اور دار الخلافہ سے مجاہدین کی مدد کے لیے مسلسل فوجیں ملک شام بھیجی جانے لگیں۔ حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کندہ اور حضرت موت کی بغاوتوں کو ختم کر کے یمن اور مکہ مکرمہ سے ہوتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے تو سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں حضرت سیدنا خالد بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مدد کے لیے ملک شام روانہ فرما دیا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک اور لشکر تیار کر کے حضرت سیدنا ذوالکلاع حمیری کو اس لشکر کا قائد مقرر فرمایا اور انہیں بھی ملک شام بھیج دیا۔ بعد ازاں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حمص کا والی مقرر کر کے ایک بھاری فوج کے ساتھ شام جانے کی ہدایت فرمائی۔ حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ملک شام کے لیے روانہ ہوئے اور ارض بلقاء پہنچے۔ وہاں کے کچھ لوگوں نے مزاحمت کی لیکن پھر صلح کر لی۔ یہ ملک شام کی پہلی صلح تھی۔ حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی بلقاء میں قیام کیا جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارض فلسطین سے گزرے تو رومیوں اور بدوؤں کی ایک فوج نے ان پر حملہ کر دیا، لڑائی ہوئی لیکن دشمنوں کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں شکست سے دوچار کر دیا۔ واضح رہے کہ حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سر یہ کے بعد ملک شام کی یہ پہلی جنگ تھی جو شام میں لڑی گئی۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۵۲ تا ۲۵۳، ملقطا)

### سیدنا خالد بن ولید کی شام کی طرف روانگی

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مختلف اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو افواج دے کر شام کی طرف بھیج دیا تھا۔ آپ کے ذہن میں آیا کہ اس موقع پر حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بھی خدمات لی جائیں کیونکہ وہ ایران و عراق کے محاذ پر کئی مرتبہ کثیر التعداد فوجوں کا مقابلہ کر چکے تھے اور بڑے بڑے دشمنوں سے ان کی پنجنہ آزمائی ہو چکی تھی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں ایک مکتوب لکھا جس میں دیگر امور کے ساتھ ساتھ شام کی طرف پیش قدمی اور اپنی فوج کے دو حصے کر کے حضرت سیدنا شعیب بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ایک حصہ سپرد کرنے کا بھی حکم تھا۔ جیسے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ حکم حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ملا آپ نے وہاں جانے کی تیاری

شروع کر دی۔ اور اپنی فوج کے دو حصے کر کے دوسرا حصہ حضرت سیدنا شعیب بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دے دیا اور عراق سے کوچ کر کے ملک شام روانہ ہو گئے۔

### یرموک پر تمام لشکروں کا اجتماع

حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ان کا تمام لشکر ایک دشوار گزار راستے سے حضرت سیدنا رافع بن عمیر طائی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی راہنمائی میں ملک شام کی سرحد میں داخل ہو گئے۔ سب پہلے وہ سوی کی بستی میں داخل ہوئے اور اس پر حملہ کر دیا وہاں کے باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اسی طرح تَدْمُور اور مَرْجِ رَاهِط جو غسانوں کا علاقہ تھا کا بھی یہی حال ہوا۔ بہر حال مَرْجِ رَاهِط سے چل کر وہ بصری پہنچے جہاں حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح، حضرت سیدنا شہبیل بن حسنہ اور حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اپنی اپنی فوجوں کے ساتھ ڈیرے ڈالے ہوئے تھے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں اپنے ساتھ ملا یا اور بصری پر حملہ کر کے اسے فتح کر لیا اور پھر تمام فوجیں یرموک کے مقام پر جمع ہو گئیں۔

### مسلمانوں کے لشکر کی مکمل تعداد

مسلمان جب یرموک میں جمع ہونا شروع ہوئے تو ان کی تعداد ستائیس ہزار تھی اور جب حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آئے تو ان کے ساتھ نو ہزار کی فوج تھی یوں ساری تعداد تقریباً چھتیس ہزار ہو گئی۔ بعض نے کہا کہ مکمل تعداد سینتیس ہزار تھی اور پھر حضرت سیدنا خالد بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے تین ہزار کے لشکر ملانے سے کل چالیس ہزار ہو گئی۔ بہر حال ان میں ایک ہزار صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ تھے، ان میں سے تقریباً ۱۰۰ کے قریب بدری صحابہ تھے۔

### رومی فوج کی تعداد

رومی فوج کی تعداد دو لاکھ چالیس ہزار کے قریب تھی اور ان کے پاس اسلحہ بھی بے شمار تھا اور ان کے بہت بڑے



بڑے جرنیل بھی میدان میں موجود تھے، پھر یہ ایک پرانی ترقی یافتہ اور دنیا کی مشہور ترین حکومت تھی بہت سے علاقوں پر اس کا قبضہ تھا۔ رومیوں نے بھی تیزی سے اپنی صفوں کو درست کرنا شروع کر دیا۔ (الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۵۸۶۲۵۶)

### دونوں لشکروں میں جنگ

رومی سردار باہان نے چند دستوں کو مسلمانوں کے مقابلے کے لیے میدان میں نکلنے کا حکم دیا تو جرجہ ہراول دستے کی کمان کر رہا تھا۔ اس نے مناسب موقع سمجھ کر حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو آواز دی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی فوج سے باہر نکل کر آئے اور اسے ملے۔ دونوں نے باہم کچھ گفتگو کی اور پھر الگ الگ ہو گئے۔ اس اثنا میں رومی سپہ سالار کو خیال گزرا کہ جرجہ کو آگے بڑھنے کے لیے مزید فوج کی ضرورت ہے۔ اب عام جنگ کا آغاز ہوا اور جنگ کی ابتداء میں ہی رومیوں نے زوردار حملہ کیا۔ حضرت سیدنا عکرمہ بن ابی جہل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بالکل اپنے سامنے دستے لیے کھڑے تھے۔ انہوں نے جب رومی حملے کو دیکھا تو بے قابو ہو گئے اور بہ آواز بلند رومیوں سے کہا کہ میں نے بڑے بڑے معرکے دیکھے ہیں میں تم سے ڈرنے والا نہیں ہوں، پھر انہوں نے اپنے دستے کے نوجوانوں میں جوش اور ولولہ پیدا کیا اور اس زور کا حملہ کیا کہ رومیوں کے لیے میدان میں قدم جمائے رکھنا دشوار ہو گیا۔ ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ دوران جنگ جرجہ نے اپنے اسلام کا اعلان کر دیا اور اپنے دستے کے ساتھ مسلمانوں سے آملاء اس سے رومیوں میں مزید بدحواسی پھیل گئی اور وہ پیچھے ہٹنے لگے۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جب رومیوں کی یہ بدحواسی دیکھی تو اپنے لشکر کو آگے بڑھنے اور دشمن پر مزید حملے کرنے کا حکم دیا۔ پورا دن جنگ جاری رہی بالآخر سورج کے غروب ہونے کا وقت قریب آیا تو رومی فوج میں کم زوری کے آثار دکھائی دینے لگے اور ان کے سواروں کے چہرے مرجھا گئے۔ اب وہ بھاگنے کی راہ ڈھونڈ رہے تھے، مگر کوئی راہ نظر نہ آتی تھی۔ حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مسلمانوں کے لشکر کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیا جیسے ہی لشکر پیچھے ہٹا تو رومی فوراً بھاگ کھڑے ہوئے، مسلمانوں نے بھی ان کا پیچھا شروع کر کے انہیں قتل کرنا شروع کر دیا۔ ان کے بہت سے فوجی خندق میں جا گرے۔ بہر حال رومی

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۶۱ تا ۲۶۲)

نہایت ہی ذلت آمیز شکست سے دوچار ہوئے۔

## فتح اردن

رومیوں کے لیے جنگ یرموک نہایت عبرت و حسرت کا موجب ثابت ہوئی، انہوں نے اپنی پوری طاقت اس جنگ میں جھونک دی تھی اور تمام منصوبے جو انہوں نے اس جنگ سے وابستہ کر رکھے تھے، دم توڑ گئے تھے۔ بادشاہ روم ہرقل جنگ کے موقع پر حمص میں مقیم تھا، اسے اپنی فوج کی شکست کا معلوم ہوا تو کسی کو اپنا نائب بنا کر حمص سے رخصت ہو گیا۔ جنگ یرموک ختم ہوئی تو مسلمانوں نے اردن کا رخ کیا اور اسے بھی جلد ہی فتح کر لیا۔

## فتح اجنادین

حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ خبر ملی کہ رومیوں کی فوجیں کثیر تعداد میں اجنادین میں جمع ہو گئی تھیں، اور اجنادین کے تمام باشندے اور وہ عرب قبائل جو شام میں مقیم ہیں، رومی فوجوں کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے مقابلے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ خبر بڑی تشویش ناک تھی جسے سنتے ہی حضرت سیدنا خالد اور حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا دمشق سے نکلے اور اجنادین کو روانہ ہو گئے۔ ساتھ ہی حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا یزید بن ابوسفیان، حضرت سیدنا شرجیل بن حسنہ اور حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو پیغام بھیجا کہ وہ اپنے لشکروں کو لے کر اجنادین پہنچ جائیں۔ ان کے اجنادین پہنچتے ہی حضرت سیدنا خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے تمام فوجوں کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی اور فوج کو ترتیب دینے لگے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حکم دیا تھا کہ نماز ظہر تک جنگ شروع نہ کی جائے لیکن رومی فوج نے اس سے قبل ہی مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حملہ کرنے کی اجازت طلب کی، اجازت ملنے ہی وہ تیزی سے دشمن پر ٹوٹ پڑے اور یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ رومی فوج اس کا مقابلہ نہ کر سکی اور میدان چھوڑنے پر مجبور ہو گئی۔ رومیوں کے بے شمار آدمی قتل ہوئے اور

مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت حاصل ہوا اور دشمن کا بہت سارا اسلحہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں آیا، یہ جنگ اگرچہ زیادہ دیر جاری نہ رہی لیکن نتیجے کے اعتبار سے مسلمانوں کے لیے بہت مفید رہی۔ (الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۲۵ ملقطاً)

## فیضان حیات صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے عہد خلافت میں منکرین زکوٰۃ و مرتدین کے خلاف نیز عراق اور شام کی جو جنگیں لڑی گئیں وہ بلاشبہ دور اسلامی کی فیصلہ کن جنگیں تھیں، ان جنگوں کے سلسلے میں اگر خلیفہ وقت کی طرف سے ذرہ برابر بھی لچک کا مظاہرہ کیا جاتا اور فوری طور پر ان سے نمٹنے کی کوشش نہ کی جاتی یا ان جنگوں میں مخالفین کا پلڑا بھاری ہو جاتا اور مسلمانوں میں کم زوری کے آثار پیدا ہو جاتے تو سلطنت اسلام کو ناقابل تلافی نقصان ہوتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ثابت قدمی کی نعمت عظمیٰ سے نوازا اور ان کے دل میں یہ بات راسخ فرمادی کہ اسلام کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کا تحفظ بھی ضروری ہے اور جو راہیں اس کے خلاف جاتی ہیں وہ چھوٹی ہوں یا بڑی، انہیں پوری طاقت کے ساتھ بند کر دینا خلیفہ وقت کے فرائض میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جس عزم و استقلال کے ساتھ یہ معرکے سر کیے، جس ہمت و جرأت سے مخالفین اسلام کا قلع قمع کیا اور جس دانش مندی و حکمت عملی سے عملی منصوبے بنائے، اس کی کوئی نظیر نہیں۔ بلکہ اس کے بعد سے آج چودہ سو سال تک آنے والے خلفاء حکما و امرا کے لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات طیبہ مشعل راہ بن گئی۔ گویا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات مبارکہ کا یہ فیضان قیامت تک جاری رہے گا۔ اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## صدیق اکبر اور جمع قرآن

### جمع قرآن کا پس منظر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآن مجید کا جمع کرنا بلاشبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جمع قرآن کا پس منظر جنگ یمامہ ہے جو مسلمہ کذاب کے خلاف لڑی گئی۔ یوں تو ارتداد کی تمام جنگیں اپنی جگہ بڑی اہمیت کی حامل تھیں لیکن جنگ یمامہ ان تمام جنگوں میں سب سے زیادہ خطرناک تھی، اس کی ایک وجہ تو مسلمہ کذاب مرتد کا خاتمہ ہے کہ عرب میں اس وقت اس سے بڑا کوئی مرتد نہیں تھا اور اس جنگ میں اُس فتنے کا خاتمہ ہو چکا تھا اور اس جنگ کی فتح مسلمانوں کے لیے جہاں بے حد مسرت کا باعث تھی وہیں یہ جنگ مسلمانوں کے لیے سخت غم و افسوس کا ریلہ بھی لے کر آئی تھی کہ اس جنگ میں متعدد کبار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حفاظ قرآن کی بہت بڑی تعداد جام شہادت نوش کر چکی تھی اور مسلمانوں کے لیے یہ وہ نقصان تھا جس کی تلافی قطعاً ناممکن تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بالخصوص اس بات کا بہت رنج تھا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ عزوجل کی عطا کردہ باطنی بصیرت سے جان لیا کہ جنگوں کا سلسلہ تو ابھی جاری ہے اور جنگ یمامہ کی طرح اگلی جنگوں میں بھی حفاظ قرآن کی شہادت کا سلسلہ جاری رہا تو قرآن پاک ہمارے ہاتھوں سے جاتا رہے گا۔ اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمع قرآن کا مشورہ دیا جسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول فرمایا۔ چنانچہ،

### جمع قرآن اور اس کے متعلق مشاورت

حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنگ یمامہ کے دنوں میں مجھے بلوایا جب میں حاضر ہوا تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں تشریف

فرماتے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”حضرت عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مجھے قرآن کریم کے کثیر قراء کے شہید ہونے کی اطلاع دی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی مشورہ دیا کہ چونکہ کفار سے جنگوں کا سلسلہ ابھی جاری ہے اس لیے ڈر ہے کہ قراء کی کثیر تعداد شہید ہونے سے قرآن کا کچھ حصہ ضائع نہ ہو جائے، لہذا آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا حکم دیجئے۔ لیکن پہلے تو میری سمجھ میں یہ بات نہ آئی کیونکہ میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو کام خود نبی کریم رَوَفَّ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہیں کیا؟ بہر حال اس کام کے لیے یہ اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرح میرا سینہ بھی اس بات کے لیے کھول دیا اور میری رائے بھی ان کی رائے کے موافق ہو گئی اور اے زید! آپ عقل مند نو جوان ہیں، ہمیں آپ میں کوئی عیب نظر نہیں آتا اور آپ تو سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس وحی لکھا کرتے تھے، اس لیے یہ عظیم کام آپ ہی کیجئے اور تمام قرآنی آیات کو مختلف جگہوں سے لے کر ایک جگہ جمع کر دیجئے۔“ حضرت سیدنا زید بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہتے ہیں: ”اگر مجھے پہاڑ اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھنے کا حکم دیا جاتا تو یہ میرے لیے قرآن جمع کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہوتا۔ اور مجھے بھی یہ کام سمجھ میں نہ آیا، اس لیے میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا دونوں کی بارگاہ میں عرض کی: ”آپ لوگ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جو کام خود نبی کریم رَوَفَّ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہیں کیا؟“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اسی میں بہتری ہے۔“ بہر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ دونوں کی طرح میرا بھی سینہ کشادہ فرما دیا اور میں نے پوری کوشش سے ہڈیوں، کھجور کے پتوں، سفید پتھروں پر تحریر شدہ اور لوگوں کے سینوں میں موجود قرآن کو جمع کرنا شروع کر دیا۔ سورہ توبہ کی آخری آیات مجھے حضرت سیدنا خذیمہ انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے علاوہ کسی سے نہ ملیں۔“ (اور یوں سارا قرآن ایک جگہ جمع ہو گیا اس کے بعد یہ جمع کیا ہوا قرآن) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس رہا پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس اور پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی لخت جگر اور پیاری شہزادی اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا حفصہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، الحدیث: ۴۹۸۶، ج ۳، ص ۳۹۸)

پاس رہا۔

### سب سے زیادہ ثواب کے حق دار

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”أَعْظَمُ النَّاسِ فِي الْمَصَاحِفِ أَجْرًا أَبُو بَكْرٍ رَحْمَةً اللهُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ كِتَابَ اللهِ يَعْنِي مَصَاحِفَ فِي سَبِّهِ زِيَادَةُ ثَوَابٍ“  
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن پاک کو جمع فرمایا۔“  
(عمدة القاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، تحت الحدیث: ۴۹۸۶، ج ۱۳، ص ۵۳۳)

## سب سے پہلے جامع قرآن

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا حدیث پاک میں سب سے پہلے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جامع قرآن فرمایا گیا ہے اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی جامع قرآن کہا جاتا ہے، ان دونوں باتوں میں تطبیق اور جامع قرآن کی بہترین نفیس تحقیق کے لیے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَيهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کا جامع قرآن سے متعلق ایک استفتا کے جواب میں دیے گئے فتوے کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

”قرآن عظیم کا حقیقی طور پر جمع فرمانے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے کہ خود قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَإِنَّا عَلَيْنَا جَمْعُهُ وَقُرْآنُهُ﴾ (۲۹۷، القیامۃ: ۱۷) ”بے شک ہمارے ذمہ ہے قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا۔“ پھر جامع حقیقی یعنی رب عَزَّوَجَلَّ کے مظہر اول و اتم و اکمل حضور سید المرسلین رحمۃ اللعالمین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں۔ کیونکہ جس خوبصورت ترتیب پر آج قرآن پاک کی تمام آیات مبارکہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں یہی ترتیب لوح محفوظ کی ہے اور جبریل امین عَلَيهِ السَّلَام نے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس قرآن پاک

پہنچایا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تعلیم کے مطابق اسی زمانہ میں تمام آیات اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہو گئیں۔ قرآن عظیم ۲۳ برس میں متفرق آیتیں ہو کر اُترا، کسی سورت کی کچھ آیات اترتیں، پھر دوسری سورت کی آیتیں آتیں، پھر سورت اولیٰ کی نازل ہوتیں، حضور پر نور سید عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں کے پہلے رکھی جائیں، اسی طرح سورہ قرآنیہ منتظم ہوتی رہیں اور خود حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سن کر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اسی ترتیب پر اسے نمازوں، تلاوتوں میں پڑھتے۔ قرآن عظیم صرف ایک واحد لغت قریش پر نازل ہوا، عرب میں مختلف قبائل اور ان کے لہجے باہم حرکات و سکنات و بعض اجزائے کلمات میں مختلف تھے۔ اور ان کے لیے فی الفور اپنی مادری لغت سے لغت قریش میں پڑھنا بہت مشکل تھا لہذا حضور پر نور شافع یوم النشور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے رب سے عرض کر کے دیگر قبائل والوں کے لئے ان کے لہجوں کی رخصت لے لی تھی۔ جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام ہر رمضان المبارک میں جس قدر قرآن عظیم اس وقت تک اتر چکا ہوتا حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ اس کا دور کرتے جو یہ سنت اب تک بحمد اللہ تعالیٰ حفاظ اہلسنت میں باقی ہے اور قیامت تک اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ باقی رہے گی۔ نزول قرآن کے آخری سال جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے دوبارہ صرف اصل لغت قریش پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ دور کیا اور اس آخری دور (جو لغت قریش پر ہوا) سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ رخصت منسوخ اور اب صرف وہی لغت جس میں اصل نزول قرآن ہوا برقرار رہے گی۔ سورتیں اگرچہ زمانہ اقدس میں مرتب ہو چکی تھیں مگر ایک جگہ جمع نہ تھیں بلکہ مختلف پرچوں، بکری کے شانوں وغیرہ میں مختلف جگہوں پر موجود تھیں البتہ اس وقت حفاظ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے مبارک سینوں میں مکمل قرآن محفوظ تھا۔ حتیٰ کہ نبی کریم رُوفِ رَحِيمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دنیا سے پردہ فرمایا اور خلیفہ برحق سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے زمانہ خلافت میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں بکثرت صحابہ کرام حافظان قرآن شہید ہوئے۔ تو رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے اپنا یہ

وعدہ: ﴿وَإِنَّا لَهُ لَحَفِظُونَ﴾ (پ ۱۳، العجر: ۹) ”اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔“ پورا فرمانے کے لیے سیدنا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے قلب کریم میں القافر مایا۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بارگاہ صدیقی میں عرض کی کہ ”جنگ یمامہ میں بہت حفاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حفاظ شہادت پا گئے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا میری رائے ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جمع قرآن کا حکم فرمائیں۔“ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ابتدا میں اس میں تامل ہوا کہ جو فعل حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ کیا ہم کیونکر کریں۔ سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے بالآخر صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا بھی ذہن بن گیا اور حضرت سیدنا زید بن ثابت انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بلا کر کتاب اللہ کو جمع کرنے کا فرمان خلافت صادر فرمایا۔ حضرت سیدنا زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی وہی شبہ ہوا کہ جو کام حضور سید الانام صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ کیا وہ ہم کیسے کریں۔ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ کیا مگر واللہ وہ کام خیر کا ہے۔ یہاں تک کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم وزید بن ثابت و جملہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے اجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قرآن عظیم متفرق جگہوں سے جمع کر لیا گیا اور بد مذہبوں کا یہ شبہ جس پر آدمی بد مذہبیت کا دار و مدار ہے کہ جو فعل حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ کیا دوسرا کیا ان سے زیادہ مصالح دین جانتا ہے کہ اسے کرے گا؟ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے اجماع سے مردود ہو گیا۔ قرآنی سورتیں اگرچہ متفرق مواقع سے ایک مجموعہ میں مجتمع ہو گئی تھیں اور وہ مجموعہ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر سیدنا فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر اُمّ المؤمنین سیدتنا حفصہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے پاس تھا مگر ابھی بھی اس میں تین کام باقی تھے:

(۱) ان جمع کیے گئے مختلف صحائف کا ایک مصحف میں نقل ہونا۔ (۲) پھر اس مصحف کے نسخے کو اسلامی ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا۔ (۳) رخصت سابقہ کی بنا پر قرآن کے بعض وہ لہجے جو قرآن عظیم کے حقیقی اصل مُنْذَلِّ مِنْ



اللہ ثابت مستقر غیر منسوخ لہجے سے جداتھے فتنے کو دور کرنے کے لیے ان کو ختم کرنا۔ یہ تینوں کام اللہ عزوجل نے اپنے تیسرے بندے امیر المؤمنین جامع القرآن ذوالنورین سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے لیا اور قرآن عظیم کا جمع کرنا حسب وعدہ الہیہ تام وکامل ہوا اس لئے سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جامع القرآن کہتے ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ،

ج ۲۶، ص ۳۵۰ تا ۳۵۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے جمع قرآن کے اس مبارک عمل سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ اگرچہ کوئی کام رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نہ کیا ہو لیکن اگر وہ بھلائی کا کام ہے تو اسے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ کئی بد مذہب و گمراہ فرقوں کا معمولات اہلسنت جیسے اذان وغیرہ مختلف مقامات پر درود و سلام پڑھنا، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نام نامی اسم گرامی پر انگوٹھے چومنا، محافل و جلوس میلاد، اعراس بزرگان دین، نذر و نیاز، بزرگان دین کے مزارات پر حاضری وغیرہ پر یہ فاسد اعتراض کرنا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تو یہ کام نہ کیا؟ سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُما اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے جمع قرآن پر اجماع سے مردود ہو گیا کہ احکام شرعیہ کو سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُما و دیگر صحابہ کرام سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحاب حضور  
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی  
سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے  
ان شاء اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کا اندازِ خلافت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا طرزِ خلافت نہایت ہی سادہ تھا۔ اس کے کسی گوشے میں کوئی الجھاؤ نہ تھا، وجہ یہ تھی کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وہاں کے لوگوں کی سمجھ بوجھ اور عقل و فکر کو ہمیشہ پیش نظر رکھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا زمانہ نبی کریم رُوْفَتْ رَجِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانہ کے ساتھ بالکل متصل تھا جو پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے معمولات تھے بعینہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بھی وہی معمولات تھے۔ آخرت کا تصور اور اپنے اعمال کی جواب دہی کا خیال ہر وقت ان کے ذہن پر طاری رہتا تھا۔ اسی وجہ سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی اپنے ہاتھ سے عدل و انصاف کے دامن کو نہ چھوڑا۔ بلکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے عدل و انصاف کا پیارا انداز اور آپ کے دورِ خلافت کی شرعی عدالت آئندہ آنے والے حکمرانوں کے لیے بہترین مشعلِ راہ ہے۔

## صدیق اکبر کی شرعی عدالت

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةٌ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ پہلے اسلامی چیف جسٹس ہیں جو لوگوں کے دینی و دنیوی معاملات میں ان کی شرعی رہنمائی کرتے نیز ان کے مختلف معاملات کے فیصلے بھی فرماتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فیصلہ کرنے کا انداز بہت ہی پیارا تھا۔

### صدیق اکبر کے فیصلہ کرنے کا انداز

حضرت سیدنا میمون بن مہران رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شرعی عدالت میں جب کوئی فریق اپنا مقدمہ لے کر آتا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فریقین کا موقف سننے کے بعد سب سے پہلے کتاب اللہ میں اس کا حکم تلاش کرتے، اگر کوئی حکم مل جاتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔ ورنہ احادیث مبارکہ

میں اس کا حکم تلاش کرتے، اگر احادیث میں کوئی حکم مل جاتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے ورنہ اجماع سے استدلال کرنے کے لیے صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ سے مشاورت فرماتے اور پوچھتے کہ مجھے یہ مسئلہ درپیش ہے کیا آپ میں سے کسی کو معلوم ہے، کہ اس کے متعلق پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ بعض اوقات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے پاس لوگوں کا ایک قافلہ آتا اور عرض کرتا کہ اس معاملے میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس طرح فیصلہ فرمایا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ یہ سن کر ارشاد فرماتے: ”تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے ہم میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو نبی کریم رُوْفَّ رَّحِیْمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کو یاد رکھتے ہیں۔ الغرض متعلقہ مسئلے میں کسی سے اگر کوئی بھی حدیث مل جاتی تو اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے اور اگر اس طرح مسئلہ حل نہ ہوتا تو صحابہ کرام کو اکٹھا کرتے اور مشاورت سے جو بات طے ہو جاتی اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔“

(سنن الدارمی، باب الفتاویٰ وما فیہ من الشدۃ، الحدیث: ۱۶۱، ج ۱، ص ۷۰)

## رسول اللہ کی موجودگی میں فیصلہ کن رائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو یہ سعادت بھی حاصل تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں بھی لوگوں سے خطاب کیا کرتے تھے اور مختلف مسائل پر اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے، اور کئی معاملات میں آپ کے قول پر ہی فیصلہ ہوتا تھا یعنی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آپ ہی کے قول کی حمایت فرمایا کرتے تھے۔ ایسا ہی ایک واقعہ غزوہ حنین کے موقع پر بھی پیش آیا۔ چنانچہ، حضرت سیدنا ابو قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن میں نے ایک مسلمان کو دیکھا جو ایک مشرک سے نبرد آزما تھا مسلمان کے پیچھے سے ایک دوسرے مشرک نے آکر اسے دھوکے سے قتل کرنا چاہا۔ یہ صورت حال دیکھ کر میں پیچھے سے آنے والے دھوکے باز مشرک پر تیزی سے جھپٹا اور اس کی گردن کے قریب وار کیا جس سے اس کی ذرع کٹ گئی۔ وَاقْبَلْ عَلَیَّ فَضْمَنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ یعنی وہ مشرک میری طرف پلٹا

اور اس نے مجھے دبا کر اتنی زور سے بھینچا کہ مجھے اپنی موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔“ بہر حال جیسے ہی اس کی گرفت ڈھیلی پڑی تو میں نے اسے پرے دھکیل دیا اور اسے قتل کر دیا۔ اسی دوران مسلمانوں کے لشکر میں سرا سیمگی پھیل گئی لیکن میں نے دیکھا کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی جگہ ڈٹے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: ”مَا بَأَلُ النَّاسِ يَعْنِي لَوْ كُيَا هُوَ كَمَا هِيَ؟“ تو انہوں نے جواب دیا: ”أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَعْنِي يَهِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَافِيْلَهُ هِيَ۔“

بہر حال جنگ کے بعد تمام لوگ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس جمع ہو گئے تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلْبُهُ يَعْنِي جَوْشَخْصِ اس بات کا ثبوت فراہم کر دے کہ فلاں کافر مقتول کو اس نے قتل کیا ہے تو مقتول کا ساز و سامان اسی کو ملے گا۔“ میں اپنے ہاتھوں قتل ہونے والے کافر پر کسی کی گواہی لینے کے لیے کھڑا ہوا اور کہا: ”مَنْ يَشْهَدُ لِي؟“ ہے کوئی جو میرے اس قتل کی گواہی دے۔“ لیکن کوئی بھی کھڑا نہ ہوا، تو میں بیٹھ گیا۔ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دوبارہ وہی ارشاد فرمایا تو میں پھر کھڑا ہوا لیکن اس بار بھی میری گواہی دینے کے لیے کوئی نہ اٹھا، رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تیسری بار پھر وہی ارشاد فرمایا تو میں ایک مرتبہ پھر اٹھا لیکن اس بار بھی کوئی گواہ نہ اٹھا۔ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میری طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ يَعْنِي اے ابو قتادہ! کیا بات ہے تم تیسری بار کھڑے ہو رہے ہو؟“ میں نے بارگاہ رسالت میں سارا ماجرا عرض کر دیا۔ میری گفتگو سن کر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کہا: ”ابو قتادہ سچ کہہ رہے ہیں اور جس شخص کو قتل کرنے کی بات کر رہے ہیں اس کا سامان اور اسلحہ میرے پاس ہے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ابو قتادہ کو اپنی طرف سے کچھ دے کر میری طرف سے راضی کر دیں اور یہ سامان مجھے دلوادیں۔“ اس پر سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فیصلہ کن لہجے میں فرمایا: ”لَا هَا لِلَّهِ إِذَا لَا يَعْصِدُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللَّهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُعْطِيكَ سَلْبَهُ يَعْنِي ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے شیروں میں

سے ایک ایسے شیر کو محروم کر دیں جو اللہ ﷻ اور اس کے رسول کی حمایت اور تحفظ کی جنگ لڑا ہو۔“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”صَدَقَ لِعِنِّي ابُو بَكْرٍ نِي سَبْحَ كَهَا۔“ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سامان کے عوض ایک باغ خریدا۔ یہ میری پہلی جائیداد تھی جو میں نے دور اسلام میں حاصل کی۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، قول اللہ تعالیٰ۔ الخ، الحدیث: ۴۳۲۲، ج ۳، ص ۱۱۳)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس واقعے میں رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گفتگو کرنا اور قسم اٹھانے میں سبقت کرنا اور پھر اس سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کا آپ کی گفتگو کی تصدیق کرتے ہوئے آپ کی کہی ہوئی بات کے مطابق فیصلہ صادر فرمانا درحقیقت آپ کا ہی شرف اور خصوصیت ہے۔

### مسائل شرعیہ میں اجتہاد

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک مقدمہ پیش ہوا آپ نے اس کا فیصلہ کرنے کے لیے کتاب اللہ میں اس کی اصل نہ پائی نہ ہی رسول اللہ کی سنت میں کوئی دلیل پائی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”میں اپنی رائے سے اجتہاد کرتا ہوں، اگر یہ درست ہو تو اللہ کی طرف سے اور اگر یہ غلط ہو تو میری طرف سے ہوگا میں اللہ ﷻ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر الغار والہجرة الى المدينة، ج ۳، ص ۱۳۲)

### تقدیر کے معترض پر سرزنش

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں مسئلہ پوچھنے آیا اور اس نے تقدیر پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: ”آپ کا کیا خیال ہے جب کوئی

بندہ زنا کرتا ہے تو کیا وہ بھی اس کی تقدیر میں لکھا ہوتا ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”ہاں۔“ اس نے دوبارہ کہا: ”جب یہ تقدیر میں لکھا ہوا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہی مجھ پر مقرر فرمایا تو پھر مجھے سزا کیوں دے گا؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جلال میں آگئے اور ارشاد فرمایا: ”اے بکو اس کرنے والی کے بیٹے! اگر میرے پاس ابھی کوئی ہوتا تو میں اسے تیری ناک کاٹنے کا حکم دیتا۔“ (کنز العمال، کتاب الایمان والاسلام، الفصل السابع، فی الایمان بالقدر، الحدیث: ۱۵۳۳، ج ۱، الجزء: ۱، ص ۱۷۶)

### دماغ میں شیطان گھسا ہے

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خدمت میں ایک شخص لایا گیا جس نے اپنے باپ کا انکار کر دیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اس کے سر پر ضرب لگاؤ کیونکہ اس کے دماغ میں شیطان گھسا ہوا ہے۔“ (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الحدود، فی الراس يضرب فی العقوبة، الحدیث: ۱، ج ۶، ص ۵۹۱، تاریخ الخلفاء، ص ۷۶)

### چور کے لیے قتل کا حکم

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دور میں ایک چور لایا گیا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ عرض کی گئی: ”یا رسول اللہ! اس نے چوری کی ہے۔“ یہ سن کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ بعد میں وہی شخص حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں چوری کے الزام میں لایا گیا اور اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ”تیرے لیے قتل کا حکم ہی بہتر تھا چور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تیرے لیے جاری فرمایا تھا۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا۔

(مسند ابویعلیٰ، مسند ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الحدیث: ۲۸، ج ۱، ص ۳۳ ملقطاً)

## چور کی عبادت والی رات

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن قاسم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اٰمَنَ وَالِد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس ایک یمنی شخص آیا جس کا (چوری کی سزا پانے کے سبب) ایک ہاتھ اور پاؤں کٹا ہوا تھا، اس نے شکایت کی کہ یمن کے عامل نے (میرا ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ کر بلا وجہ) مجھ پر بہت ظلم کیا ہے۔ حالانکہ وہ ساری ساری رات عبادت کرتا تھا۔ (اس کی عبادت و ریاضت کے سبب) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تیری رات تو چور کی رات کی طرح نہیں ہے۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے زیورات گم ہو گئے سب لوگ تلاش کرنے لگے وہ شخص بھی سب کے ساتھ مل کر زیورات کی تلاش میں لگ گیا اور ساتھ ہی یہ دعا کرتا رہا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے اپنی پکڑ میں لا جس نے نیک گھر والوں کے ساتھ زیادتی کی ہے۔“ تلاش بسیار کے بعد معلوم ہوا کہ وہ زیور فلاں سنا کے پاس ہیں، اس سنا سے پوچھ بگچھ کی گئی کہ یہ زیورات اس کے پاس کہاں سے آئے؟ تو اس نے کہا کہ غالباً یہ زیورات ایک ہاتھ پاؤں سے معذور شخص میرے پاس لایا تھا۔ لوگوں نے فوراً اس شخص کو پکڑا اور تفتیش کرنے پر اس نے اقرار جرم کر لیا یا اس کے خلاف گواہ قائم ہوئے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس کا بایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا: ”خدا کی قسم! اس نے اپنی ذات کے لیے جو بددعا کی وہ میرے نزدیک اس کی چوری کی سزا سے بھی زیادہ سخت ہے۔“

(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب السرقة، باب السارق يعود فيسرق ثانياً، الحديث: ۱۷۲۶۳، ج ۸، ص ۴۷۵)

## باغ فک اور صدیق اکبر

فک کیا ہے؟

”فَدَك“ خیبر کا ایک علاقہ ہے اس میں کھجور کے باغات اور چشمے ہیں، یہ علاقہ کفار نے بغیر لڑائی کے مسلمانوں

کے حوالے کر دیا تھا۔ اس کی آمدنی دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل و عیال ازواج مطہرات وغیرہ پر صرف فرماتے تھے اور تمام بنی ہاشم کو بھی اس کی آمدنی سے کچھ مرحمت فرماتے تھے، مہمان اور بادشاہوں کے سفراء کی مہمان نوازی بھی اس آمدنی سے ہوتی تھی، اس سے غریبوں اور یتیموں کی امداد بھی فرماتے تھے، جہاد کے سامان تلوار، اونٹ اور گھوڑے وغیرہ اس سے خریدے جاتے تھے اور اصحاب صفہ کی حاجتیں بھی اسی سے پوری فرماتے تھے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والفیء، الخ، باب فی صفایا۔۔ الخ، الحدیث: ۲۹۶۳، ج ۳، ص ۱۹۳، ۱۹۴، ملقطاً، مدارج

النبوت، ج ۲، ص ۲۴۵، تاج العروس، ج ۲۷، ص ۲۹۲)

### صدیق اکبر اور رسول اللہ کی اتباع

جب اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصب خلافت پر فائز ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی باغ فدک سے حاصل ہونے والی آمدنی کو انہیں تمام مصارف میں خرچ کیا جن میں اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے، باغ فدک کی آمدنی خلفائے اربعہ کے زمانہ تک اسی طرح صرف ہوتی رہی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الخراج والفیء، باب فی صفایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، الحدیث: ۲۹۷۲، ج ۳، ص ۱۹۸)

### بعد وصال رسول اللہ کا ترکہ

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی اس قدر پاکیزہ اور سادہ تھی کہ کچھ اپنے پاس رکھتے ہی نہ تھے بلکہ آپ کی بارگاہ میں جو بھی ہدیہ وغیرہ پیش کیا جاتا فوراً سے اپنے اصحاب میں تقسیم فرما دیتے اور کاشانہ اقدس میں کئی کئی دونوں تک چولہا تک نہ جلتا۔

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجدد دین و ملت حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن آپ صلی اللہ تعالیٰ



عَلَيْهِ وَالْآلِ وَسَلَّمَ کی اسی پاکیزہ حیات کو یوں بیان کرتے ہیں:

مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں

دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، عاشق اعلیٰ حضرت، مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَهُ

ارشاد فرماتے ہیں:

کبھی جو کی موٹی روٹی، تو کبھی کھجور پانی

تیرا ایسا سادہ کھانا، مدنی مدینے والے

حضرت سیدنا عمرو بن حارث رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ

وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔ یعنی دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت نہ

درہم و دینار چھوڑا، نہ لونڈی و غلام، نہ اور کچھ، صرف اپنا سفید خچر، چند ہتھیار اور کچھ زمین چھوڑی اور وہ بھی عام

مسلمانوں پر صدقہ فرمائے۔“

(صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا۔ الخ، الحدیث: ۲۷۳۹، ج ۲، ص ۲۳۱)

بہر حال آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ترکے میں تین چیزیں تھیں۔ (۱) باغ فدک، خیبر کی زمینیں (۲) سواری

کا ایک جانور (۳) اور چند ہتھیار۔

### شہزادی کونین اور میراث رسول اللہ

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ حَسَنُ اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی لاڈلی بیٹی حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عرض کیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو مال فنی (باغ فدک) عطا فرمایا تھا اس کو بطور میراث تقسیم فرمائیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بصد عجز و احترام ارشاد فرمایا: ”آپ کے بابا جان رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا ہے: ”لَا نُورَثُ مَا تَرَ كُنَّا فَهُوَ صَدَقَةٌ لِّعَنِي هُمْ (انبیاء) کا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم نے جو کچھ مال وغیرہ چھوڑا وہ مسلمانوں پر صدقہ ہے۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب قرابتہ۔ الخ، الحدیث: ۳۷۱۱-۳۷۱۲، ج ۲، ص ۵۳۸، ۵۳۷ و کتاب الفرائض، باب قول النبی لا نورث۔ الخ، الحدیث: ۶۷۲۵-۶۷۲۶، ج ۳، ص ۳۱۳ ملقطاً)

### شہزادی کونین نے میراث کا مطالبہ کیوں کیا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اگرچہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سفر و حضر کے ساتھی تھے، لیکن خاتون جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی لخت جگر تھیں، یقیناً وہ بھی رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس فرمان پر مطلع تھیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے میراث کا مطالبہ کیوں کیا؟ علامہ شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي اس بات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ”حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اس حدیث پر مطلع تھیں لیکن آپ اس حدیث کو عام نہیں سمجھتی تھیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ترکے میں سے کسی چیز کا بھی کوئی وارث نہیں ہوگا، ان کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ تھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ترکے میں سے بعض چیزوں کا کوئی وارث نہیں ہوگا اور باقی چیزوں میں وراثت جاری ہوگی اور باغ فدک اس مال میں

سے تھا جس میں وراثت جاری ہوگی اسی وجہ سے انہوں نے وراثت کو طلب فرمایا۔ جبکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم و دیگر صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ اس حدیث کو عموم پر محمول کیا کرتے تھے اور ان کے نزدیک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے کسی مال میں وراثت جاری نہیں ہو سکتی تھی۔“

(فتح الباری، کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، الحدیث: ۳۰۹۴، ج ۷، ص ۱۶۴)

### شہزادی کونین کے مطالبہ کی برکت

خاتون جنت حضرت سیدتنا فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے باغ فدک کے مطالبہ کی یہ برکت ظاہر ہوئی کہ یار غار، عاشق اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان حق سے تاقیامت آنے والے مسلمانوں تک ایک اہم مسئلہ پہنچ گیا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے مال میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔

### انبیاء کی میراث نہ ہونے کی حکمت

علامہ بدر الدین عینی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِيَّ عَمْدَةُ الْقَارِي فِي ارشاد فرماتے ہیں: (۱) انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی میراث نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ کوئی شخص ان کے متعلق مَعَاذَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ یہ بدگمانی نہ کرے کہ انہوں نے اپنے رشتہ داروں کے لیے مال جمع کیا ہے اور نبوت کا دعویٰ اور اشاعت دین کی تمام سعی حصول مال کے لیے تھی۔ (۲) ایک قول یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنی تمام ترا امت میں بمنزلہ باپ ہوتے ہیں اور ان کی تمام امت ان کے لیے بمنزلہ اولاد ہے اس لیے ان کا سارا مال ان کی تمام اولاد کے لیے صدقہ کر دیا جاتا ہے، اس لیے دو عالم کے مالک و مختار کی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”مَا تَرَ كُنَّا فَهُوَ صَدَقَةٌ لِعَيْنِي هُمْ نِي جَوْ كُجْجْ مَالٍ وَغَيْرِهِ جُجُورًا وَهُ“

(عمدة القاری، کتاب الفرض الخمس، باب فرض الخمس، ج ۲۲، ص ۲۱۰)

مسلمانوں پر صدقہ ہے۔“

### انبیاء کرام کی میراث علم ہے

حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِينًا رَا وَلَا دِرْهَمًا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ“ یعنی انبیاء کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہذا جس نے علم حاصل کیا اس نے پورا حصہ پالیا۔“ (سنن الترمذی، کتاب العلم، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقه۔ الخ، الحدیث: ۲۶۹۱، ج ۲، ص ۳۱۲)

### علماء انبیاء کے وارث ہیں

حضرت سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ“ یعنی بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء۔ الخ، الحدیث: ۲۲۳، ج ۱، ص ۱۳۶ ملقطاً)

### صدیق اکبر کی شہزادی کو نین سے والہانہ محبت

جب خاتون جنت حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بیمار ہوئیں تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے گھر تشریف لائے اور ان سے ملنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے فرمایا: ”اے فاطمہ! امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ سے ملنے تشریف لائے ہیں اور اجازت طلب فرما رہے ہیں؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے فرمایا: ”کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں انہیں اندر آنے کی اجازت دوں؟“ فرمایا: ”جی ہاں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے

تَعَالَى عَنْهَا نَعَى اجازت دے دی تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تَشْرِيفَ لَائِي (اور پردے میں عیادت وغیرہ کی) پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی رضا حاصل کرنے کے لیے ارشاد فرمایا: ”بخدا میرے ترکے سے میرا مکان، میرا مال، میرے اہل اور میرے رشتہ دار اور جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لیے ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا کے لیے ہے اور اے اہل بیت! آپ کی رضا کے لیے ہے۔“ پھر حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی رضا طلب کرتے رہے حتیٰ کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا راضی ہو گئیں۔

(السنن الكبرى للبيهقي، كتاب قسم الفیء والغنیمۃ، باب بیان مصرف اربعۃ، الحدیث: ۱۲۷۳۵، ج ۶، ص ۲۹۱)

### شہزادی کونین کا وصال

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے تقریباً چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ سن ہجری بمطابق ۲۲ نومبر ۶۳۳ء بروز منگل آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وصال فرما گئیں۔ اس وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی عمر مبارک ۲۹ سال تھی۔

(سیرت سید الانبیاء، ص ۶۰۶، تاریخ الخلفاء، ص ۵۷)

### نماز جنازہ صدیق اکبر نے پڑھائی

حضرت سیدنا جعفر بن محمد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حَسَنِ اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، شہزادی کونین سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال ہوا تو سیدنا صدیق اکبر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا آپ کی نماز جنازہ میں تشریف لائے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نماز پڑھانے کے لیے فرمایا تو حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”اے امیر المومنین! آپ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہیں، میں آپ کی موجودگی میں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔“ پھر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آگے بڑھے اور سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی

نماز جنازہ پڑھائی۔

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحدیث: ۵۳، ج ۱، ص ۳۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## خطبات صدیق اکبر

## (1) نصیحتوں کے مدنی پھول

حضرت سیدنا موسیٰ بن عقبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”تمام تعریفیں اس پاک پروردگار کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، میں اس کی حمد کرتا اور اسی سے مدد طلب کرتا ہوں اور موت کے بعد کے معاملات میں ہم اسی سے عزت طلب کرتے ہیں، بے شک میری اور تمہاری موت قریب آچکی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کے خاص بندے اور پیارے رسول ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا، ڈرسانے والا اور چمکتا سورج بنا کر بھیجا تا کہ آپ زندوں کو ڈرائیں اور کافروں پر عذاب کی حجت قائم کریں اور جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ بالکل گمراہ ہو گیا۔ اے لوگو! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور اس کی شریعت کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے سبب اس نے تمہیں ہدایت بخشی۔ بے شک کلمہ اخلاص کے بعد اسلام کی سب سے بڑی ہدایت یہ ہے کہ تم اپنے اس نگران کی اطاعت کرو جسے تمہارے معاملات پر مقرر کیا گیا ہے تو جس نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر (نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) پر مامور شخص کی اطاعت کی وہ فلاح پا گیا، اور اس نے اپنا حق ادا کر دیا اور نفسانی خواہشات سے بچو، جو نفسانی خواہشات، لالچ اور غصے سے بچاؤ کامیاب ہو گیا اور فخر سے بچو، کیونکہ جو مٹی سے پیدا ہوا اور مرنے کے بعد بھی

مٹی میں ہی چلا جائے گا کیڑے مکوڑے اسے کھا جائیں گے ایسے شخص کو فخر کرنے کی کیا ضرورت ہے، نیز آج وہ زندہ ہے تو کل مر جائے گا۔ دن بدن لمحہ بہ لمحہ نیک اعمال میں لگے رہو اور مظلوم کی بددعا سے بچو، اپنے آپ کو مردہ تصور کرو اور صبر کرو کہ ہر عمل صبر کے ساتھ قائم ہے اور ڈرو کہ ڈرنا آخرت میں مفید ہے اور اچھے اعمال کرو کہ اعمال صالحہ مقبول ہیں۔ ہر اس چیز سے ڈرو جس کے عذاب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں ڈرایا ہے اور ہر اس نیک کام میں جلدی کرو جس کے متعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم سے رحمت کا وعدہ کیا ہے۔ ان تمام باتوں کو خود بھی سمجھو اور دوسروں کو بھی سمجھاؤ، خود بھی ڈرو اور دوسروں کو بھی ڈراؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ ساری باتیں بیان کر دی ہیں جن پر عمل کر کے سابقہ امتیں تباہ و برباد ہوئیں اور وہ تمام باتیں بھی بیان کر دی ہیں جن پر عمل کر کے وہ نجات پا گئیں اور اس نے تمہارے لیے اپنی پاک کتاب میں حلال و حرام، پسندیدہ و ناپسندیدہ تمام امور بیان کر دیے ہیں، میں اپنے آپ کو اور تم سب لوگوں کو نصیحت کرنے میں کنجوسی نہیں کرتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی حقیقی مددگار ہے، نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ جو تم نے اخلاص کے ساتھ اعمال کیے وہ یقیناً رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے اور تم نے اپنا حصہ محفوظ کر لیا ہے تو تم قابل رشک ہو اور جو تم نے نوافل ادا کیے ہیں انہیں نوافل ہی سمجھو کہ وہ تمہارے کام آئیں گے اور تمہارے جو دوست احباب اس دنیا سے جا چکے ہیں ان کے بارے میں غور و فکر کرو جو انہوں نے کمایا وہ پالیا جنہوں نے اچھے اعمال کیے وہ مرنے کے بعد خوش بخت ہو گئے اور جنہوں نے برے اعمال کیے وہ بد بخت ہو گئے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی شریک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور مخلوق کے مابین کوئی ایسا نسب نہیں کہ جس کی وجہ سے اللہ اسے خیر عطا کرے۔ وہ برائی کو مٹا دیتا ہے جبکہ اس کی اطاعت کی جائے اور اس خیر میں کوئی خیر نہیں جس کا انجام جہنم ہو اور اس شر میں کوئی شر نہیں جس کا انجام جنت ہو، بس مجھے تم سے یہی باتیں کہنی تھیں۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے اور تمہارے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود بھیجو اور تم سب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سلامتی ہو۔“

(کنز العمال، کتاب المواعظ، خطب ابی بکر الصدیق و مواعظہ، الحدیث: ۷۷۱، ج ۸، الجزء: ۶، ص ۶۳)

## (2) آسانیوں والے دروازے کا کشادہ ہونا

حضرت سیدنا محمد ابراہیم بن حارث رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کرو تو کوئی بعید نہیں کہ تم پر آسانیوں کے دروازے کشادہ کر دیے جائیں حتیٰ کہ تم روٹی اور گھی سے سیراب ہو جاؤ۔“ (کنز العمال، کتاب المواعظ، خطبہ ابی بکر الصدیق ومواعظہ، الحدیث: ۲۳۱۷۶، ج ۸، الجزء: ۱۶، ص ۶۳)

## (3) حیا کے سبب سر ڈھانپ لینا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں سایہ حاصل کرتا ہوں یہاں تک کہ میں جب کھلے میدان میں قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرتے ہوئے اپنا سر ڈھانپ لیتا ہوں۔“ (کنز العمال، کتاب المواعظ، خطبہ ابی بکر الصدیق ومواعظہ، الحدیث: ۲۳۱۷۶، ج ۸، الجزء: ۱۶، ص ۶۴)

## حیا کے سبب پیٹھ دیوار سے لگانا

حضرت سیدنا عمرو بن دینار رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حیا کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم میں جب طہارت خانے میں جاتا ہوں تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے حیا کے سبب اپنی پیٹھ دیوار سے لگا لیتا ہوں اور اپنے سر کو ڈھانپ لیتا ہوں۔“ (کنز العمال، کتاب المواعظ، خطبہ ابی بکر الصدیق ومواعظہ، الحدیث: ۲۳۱۷۵، ج ۸، الجزء: ۱۶، ص ۶۴)



## (4) فکر آخرت سے بھرپور خطبہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک طویل خطبہ دیا، حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں پرہیزگاری کی وصیت کرتا ہوں اور یہ بھی کہ تم اس ذات برحق کی ایسی حمد و ثنا کرو جیسی حمد و ثنا کرنے کا حق ہے اور یہ کہ تم خوف خدا کے ساتھ ساتھ اس کی رحمت پر بھی نظر رکھو اور رب کی بارگاہ میں گڑگڑا کر مانگو کیونکہ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے خاندان والوں کی تعریف کی ہے چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّ عُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۗ وَكَانُوا لَنَا خَشِيعِينَ﴾ (پ ۷۱، الانبیاء: ۹۰) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک وہ بھلے کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں پکارتے تھے امید اور خوف سے اور ہمارے حضور گڑگڑاتے ہیں۔“ اے اللہ عزوجل کے بندو! اچھی طرح سمجھ لو اللہ تعالیٰ نے حق کے بدلے تمہاری جان کو گروی رکھ لیا ہے اور اس پر تم سے پکا وعدہ بھی لے لیا ہے اور تم سے آخرت کے بدلے دنیا کو خرید لیا ہے۔ یہ تمہارے رب عزوجل کی کتاب ہے جس کا نور نہیں بجھتا، اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے، اس کے قول کی تصدیق کرو اور اس کی کتاب سے نصیحت حاصل کرو، تم اس نور سے تاریک دن کے لیے روشنی حاصل کرو، اس نے تمہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور تم پر کبریا کاتبین فرشتوں کو مقرر فرما دیا ہے جو تمہارے اعمال سے باخبر ہیں۔ اے خدا کے بندو! خوب جان لو کہ تم صبح و شام موت کی طرف بڑھ رہے ہو تم سے موت کا علم پوشیدہ رکھا گیا ہے، اگر تم اپنے مقررہ اوقات کو رب عزوجل کی رضا والے کاموں میں صرف کر سکتے ہو تو ضرور کرو، مگر اللہ کے حکم کے بغیر تم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ اور موت کے آنے سے قبل اپنے وقت کو اچھے کاموں میں صرف کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ وقت تمہیں برے اعمال میں مصروف کر دے اور کئی قومیں ایسی تھیں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت کو ضائع کیا اور اپنے مقصد کو بھول گئیں لہذا ایسے لوگوں کی پیروی سے بچو، جلدی کرو اور نجات پانے کی کوشش کرو، یقیناً تمہارے پیچھے بہت تیز رفتار موت لگی ہوئی ہے جو بہت جلد آ کر ہی رہے گی۔

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد وقصر الامل، فصل فیما یبلغنا عن الصحابة۔ الخ، الحدیث: ۱۰۵۹۲، ج ۷، ص ۶۳، المستدرک علی الصحیحین، کتاب التفسیر، تفسیر سورة الانبیاء، الحدیث: ۳۳۹۹، ج ۳، ص ۱۲۰)

### (5) کہاں ہیں حسین چہروں والے؟

حضرت سیدنا ابو یحییٰ بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْکَیْنِیَّةِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے: ”کہاں ہیں وہ خوب صورت حسین چہروں والے جو اپنی جوانی سے لوگوں کو حیران کر دیا کرتے تھے؟ کہاں ہیں وہ بادشاہ جنہوں نے شہر تعمیر کرائے اور قلعے بنائے؟ کہاں ہیں وہ جنہیں میدان جنگ میں فتح عطا کی جاتی تھی؟ ہاں ان کے اعضاء ریزہ ریزہ ہو چکے ہیں حتیٰ کہ زمانے نے انہیں بے نام و نشان بنا دیا ہے اب تو قبروں کے اندھیروں میں پڑے ہیں۔ اے لوگو! جلدی کرو جلدی کرو، نجات کی طرف بڑھو نجات کی طرف بڑھو۔“

(حلیۃ الاولیاء، ابو بکر الصدیق، الحدیث: ۷۹، ج ۱، ص ۶۹)

### (6) زمین پر رحمت الہی کا سایہ

ایک دفعہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ”عدل و انصاف اور عاجزی کرنے والا بادشاہ زمین پر اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی رحمت) کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے پس جس نے بادشاہ کو اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے متعلق نصیحت کی (یعنی فائدہ مند بات بتائی) اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا حشر اپنے سایہ رحمت میں فرمائے گا جس دن اس کے سایہ رحمت کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا اور جس نے بادشاہ کو اپنے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے بارے میں دھوکا دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو قیامت کے دن رسوا کرے گا۔“ (فضیلة العادلین لابی نعیم اصبہانی، الحدیث: ۱۵، ص ۱۶)

## وصیتِ خلافتِ عمر فاروقِ اعظم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے معاملے میں مسلمانوں میں تھوڑے بہت اختلاف ہوئے لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال سے قبل مختلف اکابر صحابہ کرام علیہم الرضوان کی مشاورت سے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ منتخب فرمایا تاکہ ان کے انتقال کے بعد کسی قسم کا کوئی اختلاف پیدا نہ ہونے پائے اور مسلمان بغیر انتشار کے اپنے معاملات کو سنبھال لیں۔

### خلافت کے معاملے میں مشاورت

جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طبیعت زیادہ ناساز ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر ارشاد فرمایا: ”آپ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کیا کہتے ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: ”حضور! جس مسئلے کے متعلق آپ مجھ سے دریافت فرما رہے ہیں اسے آپ بہتر جانتے ہیں۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”پھر بھی کچھ تو کہو۔“ عرض کیا: ”خدا کی قسم! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں جو (اپنے بعد خلیفہ بنانے کی) رائے قائم کی ہے وہ اس سے بھی کہیں زیادہ افضل و اعلیٰ ہیں۔“ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا اور ان سے بھی یہی پوچھا کہ ”مجھے عمر فاروق کے بارے میں بتائیے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ”حضور! آپ ہم سے بہتر جانتے ہیں۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”اس کے علاوہ کچھ کہو۔“ حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”اللہم علمنی بہ ان سریرتہ خیر من علانیتہ و انہ لیس فینا مثلہ“ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں میرا علم یہی ہے کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے کہیں بہتر ہے اور ہمارے درمیان ان کی مثل کوئی نہیں ہے۔“ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے۔“ پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دیگر مہاجرین و انصار سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

”اللَّهُمَّ أَعْلَمُهُ الْخَيْرَ بَعْدَكَ، يَرْضَى لِلرِّضَا وَيَسْخَطُ لِلسَّخَطِ الَّذِي يُسِرُّ خَيْرٌ مِنَ الَّذِي يُعْلِنُ، وَلَنْ يَلِيَّ هَذَا الْأَمْرَ أَحَدٌ أَقْوَى عَلَيْهِ مِنْهُ لِعَنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهْتَرِ جَانْتَا هِي، مِيسْ آپ كِي بَعْدِ أَنْهِي سِرَآپَا خَيْرِ كَمَجْهَتَا هُو، وَه تُو اچھے کام پر راضی اور برے کام پر ناراض ہوتے ہیں، جو وہ چھپا کر رکھتے ہیں، اس کی بانسبت کہیں بہتر ہے جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بانسبت کوئی بھی امر خلافت پر زیادہ مضبوط اور قوت والا ہرگز نظر نہیں آئے گا۔“ (کنز العمال، کتاب الامارة والخلافة، خلافة امير المؤمنين عمر۔۔۔ النسخ، الحديث: ۱۴۱۷، ج ۳، الجزء: ۵، ص ۲۶۹)

### پروانہ خلافت بنام سیدنا عمر فاروق اعظم

حضرت سیدنا محمد بن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں صحابہ کا ایک قافلہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اس وقت آیا جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین بنانے کا تہیہ کر لیا تھا۔ چنانچہ کچھ افراد نے لب کشائی کرتے ہوئے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: ”اگر اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانشین بنانے کے بارے میں سوال کیا تو آپ کیا جواب دیں گے؟“ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”مجھے بٹھاؤ۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بٹھایا گیا۔ ارشاد فرمایا: ”مجھے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضری سے ڈرا رہے ہو؟ وہ شخص ہلاک ہوا جس نے تم لوگوں کی حکومت حاصل کر کے ظلم کی پونجی کمائی۔ میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں یہ عرض کروں گا: اے اللہ! میں تیری زمین پر آباد ساری مخلوق سے بہتر شخص کو اپنا خلیفہ بنا کر آیا ہوں۔ میری یہ بات دوسرے لوگوں تک پہنچا دو۔“ یہ کہہ کر آپ پھر لیٹ گئے۔ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانشینی کا پروانہ درج ذیل الفاظ میں املا کروایا:

”اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا! یہ وہ بات ہے جو ابوبکر نے دنیا سے جاتے ہوئے اور عالم آخرت میں قدم رکھتے ہوئے کہی تھی۔ ایسے پرخطر وقت میں کافر کلمہ پڑھ لیا کرتا ہے، بدکردار آدمی توبہ کر لیتا ہے اور جھوٹا

انسان بھی سچی بات کہہ دیتا ہے۔ میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم پر امیر بنایا ہے۔ تم پر لازم ہے کہ اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو! میں نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، دین اسلام، اپنی اور تمہاری ذات کے بارے میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں کی۔ اگر عمر نے عدل کیا اور یہی مجھے امید ہے۔ تو ہر آدمی کو اپنے نیک اعمال کی جزا ملتی ہے اور اگر ناانصافی کی تو ہر کسی کو گناہ کی سزا ملتی ہے۔ تاہم میں نے اپنی طرف سے بہتر کام کر دیا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر علم غیب حاصل نہیں اور ظالموں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس انجام کو پہنچتے ہیں۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ۔“ (مصنف عبد الرزاق، کتاب المغازی، استخلاف ابی بکر عن الحدیث: ۹۸۲۷، ج ۵، ص ۳۱۱، تاریخ مدینة

دمشق، عبد اللہ وبقال عتیق بن عثمان، ج ۳۰، ص ۳۱۱)

پھر اس حکم نامے کو حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر باہر تشریف لے آئے۔ تمام لوگوں نے بیعت کی اور اس پر رضا و رغبت کا اظہار کیا۔ بعد ازاں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر نصیحتوں کے مدنی پھول ارشاد فرمائے۔

### سیدنا عمر فاروق اعظم کو نصیحت

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عبد اللہ بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وصال آیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: ”اے عمر! اللہ عزوجل سے ڈرتے رہا کرو اور یاد رکھو! اللہ عزوجل کے کام جو دن میں ہونے والے ہیں رات تک پیچھے نہیں کیے جاتے اور رات والے کام دن پر نہیں چھوڑے جاتے۔ نوافل تب ہی قبول ہوتے ہیں جب فرائض ادا کر دیئے جائیں۔ روز قیامت اسی شخص کی نیکیاں بھاری ہوں گی جو دنیا میں حق کی اتباع کرتا تھا۔ ایسے شخص کیلئے میزان عدل کا حق ہے کہ بھاری ثابت ہو اور جو حق سے عدول کرتا رہا اس کی نیکیاں ہلکی ہوں گی اور ایسے شخص کے لیے میزان کا حق ہے کہ ہلکا ثابت ہو۔ اللہ عزوجل نے اہل جنت کا ذکر کیا تو نہایت اعلیٰ صفات کے ساتھ کیا اور ان کے گناہ

معاف کر دیئے۔ جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو (خوف خدا کے سبب) جنتی نہ ہونے سے ڈرتا ہوں اور اللہ عزوجل نے جہنمیوں کا ذکر کیا تو نہایت برے اعمال کے ساتھ کیا اور ان کے بہتر کاموں کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیا۔ جب میں انہیں یاد کرتا ہوں تو (رحمت الہی کے سبب) جہنمی نہ ہونے کی امید کرتا ہوں۔ اس لیے بندے کو خوف اور امید کے درمیان رہنا چاہیے اس طرح کہ نہ رحمت پر کلی توکل کرے (کہ بالکل نیکیاں کرنا ہی چھوڑ دے) اور نہ ہی رحمت سے مایوس ہو (کہ لوازمات دنیا سے بالکل کنارہ کشی اختیار کر لے)۔ اے عمر! اگر تم نے میری وصیت یاد رکھی تو موت سے زیادہ کوئی چیز تمہیں محبوب نہ ہوگی۔ مگر اسے کوئی اپنے اختیار میں نہیں کلا سکتا۔“ (معرفة الصحابة، معرفة نسبة الصديق، ج ۱، ص ۵۹، حلیۃ

الاولیاء، ابوبکر الصديق، الحدیث: ۸۳، ج ۱، ص ۷۱)

### امید و خوف کے درمیان رہو

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اگر آپ نے میری وصیت یاد نہ رکھی تو کوئی چیز آپ کو موت سے زیادہ بُری نظر نہ آئے گی۔ اللہ عزوجل نے نرمی کے ساتھ سختی بھی رکھ دی ہے تاکہ مومن امید اور خوف کے مابین رہے۔ میں جب اہل جنت کا ذکر کرتا ہوں تو خوف خداوندی کے سبب یہ خیال آتا ہے کہ میں ان میں سے نہیں ہوں اور اہل جہنم کا تذکرہ کر کے رحمت الہی کے سبب یہی تصور کرتا ہوں کہ میں ان میں سے بھی نہیں ہوں۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اہل جنت کا نہایت بہتر صفات کے ساتھ اور اہل جہنم کا بے حد بُرے اعمال کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے۔ جنتیوں کے کچھ گناہ بھی تھے جو اللہ عزوجل نے مٹا دیئے اور جہنمیوں کے پاس نیکیاں بھی تھیں جو ضائع ہو گئیں۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۱۳)

### سیدنا عمر فاروق اعظم کے حق میں دعا

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیتیں فرمانے کے بعد آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عالم تنہائی

میں پروردگار عالم کے حضور دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھادیے اور یوں دعا کی: ”اے میرے پروردگار! میں نے ان لوگوں سے ان کی بہتری اور اصلاح کا ارادہ کیا ہے۔ اے میرے مالک! میں نے جب ان پر فتنہ و آزمائش کے سایہ فگن ہونے کا خوف کھایا تو ان میں یہی تدبیر قائم کرنے کی سعی جمیل کی جسے تو اوروں کی بہ نسبت بخوبی جاننے والا ہے۔ اے میری جان کے مالک! میں نے ان کے لیے اجتہاد رائے کیا اور اپنی دانست کے مطابق ان پر انہیں میں سے بہتر، قوی اور نیکی پر حریص شخصیت کو نگران بنایا ہے۔ اے میری زیست (زندگی) کے مالک! تیرا امر یقینی میرے پاس آچکا۔ لہذا تو ان کے درمیان میرا جانشین مقرر فرما دے۔ یہ تیرے ہی تو بندے ہیں۔ ان کی پیشانیاں تیرے دست قدرت میں ہیں۔ اے اللہ رب العزت! ان کے حکمرانوں کی اصلاح فرما۔ اے رب العالمین! میرے وفا شعار دوست حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خلفاء راشدین میں سے بنا اور آپ کی خاطر آپ کی رعیت کو درست فرما۔“ آمین

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۱۱ تا ۳۱۲)

### فراست صدیق اکبر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ”أَفْرَسُ النَّاسِ ثَلَاثَةٌ یعنی تین شخصیات پختہ رائے اور فراست کے مالک ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ آپ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی فراست کے ذریعے خلیفہ مقرر فرمایا۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب المغازی، ما جاء فی خلافة عمر، الحدیث: ۳، ج ۸، ۵۷۵)

### کامیاب اور مؤثر انتظامی ڈھانچے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک طرف عراق اور شام کے محاذ پر فوجیں بھیجنا تو دوسری طرف مال غنیمت کی تقسیم، بیت المال کی تنظیم، عمال حکومت کے تقرر اور وسیع علاقے تک پھیلی ہوئی سلطنت کے انتظامی امور میں انہماک۔ بالکل نئی سلطنت میں یہ تمام ہمہ وقتی کام اور ہر آن مصروفیت کے طالب تھے اور اس

سے بھی عجیب تر بات یہ تھی کہ حالات بھی بالکل نئے قالب میں ڈھل رہے تھے، پھر جن لوگوں سے سلسلہ جنگ شروع تھا، ایک تو ان کی تہذیب سے نا آشنائی، نہ ان کا ثقافت سے کوئی علاقہ، نہ ان کی تمدن سے واقفیت اور نہ ہی ان کی زبان سے شناسائی تھی کہ ان کے تمام امور بالکل نئے اور عربوں کی معاشرت سے قطعی مختلف و متضاد تھے۔ ان حالات میں ملک کے انتظامی معاملات کو چلانا اور ان کو صحیح رخ پر رکھنا صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسے زیرک و فہیم شخص کا کام ہی ہو سکتا تھا۔ یہ کام انہوں نے جتنی تھوڑی مدت میں سرانجام دیا کوئی بڑے سے بڑا شخص اس سے کہیں زیادہ مدت میں بھی سرانجام نہیں دے سکتا تھا۔ اس کی ایک بڑی وجہ تو یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پورے تیس سال رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ رہے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وہ قربتیں نصیب ہوئیں جو کسی اور کو نصیب نہ ہوئیں۔ نبی کریم رَوَفٍ رَحِيمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ان کی صحبت رفاقت کا زمانہ، عہد خلافت کے کارناموں سے کہیں زیادہ باعث برکت و اہمیت ہے۔ خلافت کا تاج زریں بھی تو اسی رفاقت کی بنا پر آپ کے سر مبارک پر سجایا گیا تھا اور یہی وہ سوا دو سال کا مختصر ترین زمانہ تھا، جس میں اس تیس سالہ رفاقت کے ثمرات کا ظہور ہوا اور جس نے دنیا کی تاریخ کا رخ بالکل بدل دیا اور مسلمانوں کی ڈگمگاتی سواری کو لازوال ارتقاء کی ایک ایسی شاہراہ پر گامزن کر دیا جس کو غیروں نے بھی معیار بنایا۔

### آپ کی ذات بہت بڑا معجزہ

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا دور حکومت بہت ہی قلیل مدت رہا ہے لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے اس دور حکومت میں انتخاب خلیفہ سے لے کر مختلف فتنوں کی سرکوبی، فتوحات شام و عراق، جمع قرآن وغیرہ بڑے بڑے معاملات کو جس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات مبارک کہ خود پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ایک بہت بڑا معجزہ تھی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات طیبہ کے جس پہلو پر بھی



نظر ڈالتے ہیں علم و حکمت کے بے شمار انمول مدنی پھول چننے کو ملتے ہیں، آپ ہی کے عہد میں اسلامی فوجی قوت میں بے حد اضافہ ہوا، اسلامی تہذیب کی نشوونما ہوئی اور کتاب و سنت کی ترویج و اشاعت کے دائرے وسیع سے وسیع تر ہوئے۔ آپ کی حیات طیبہ کے یہ وہ عظیم کارنامے ہیں جن سے غیروں کے علاوہ خود مسلمان بھی انتہائی متعجب تھے، جو کام سالوں میں ہونا مشکل تھا وہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سعی مسلسل اور تدبیر و دانش مندی سے چند مہینوں میں تکمیل کی منزل کو پہنچ گیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت کے ان ہی پہلوؤں کو دیکھتے ہوئے دل بے ساختہ یہ پکار اٹھتا ہے کہ ایسی پیاری ہستی جو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا خلیفہ ہونے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی محسن بھی ہو، اپنے تو اپنے، غیر بھی جس کے اوصاف کی گواہی دیتے ہوں، ایسی ہستی کے وجود سے دنیا قیامت تک مستفیض ہوتی رہے۔ مگر آہ! مشیت الہی ہی کچھ ایسی ہے کہ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ یعنی ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ یقیناً کائنات کو جس ہستی کی ضرورت ہے وہ نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی کی ہے لیکن آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بھی دنیا سے وعدہ الہی کے مطابق تشریف لے گئے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کے خلیفہ مقرر ہوئے ان کو بھی اس دنیا سے رخصت ہونا ہی تھا۔ معرکہ اُجنادین جب وقوع پذیر ہو رہا تھا اس وقت آپ مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور اس معرکہ کی فتح کی خوشخبری جب قاصد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں لایا اس وقت آپ پر نزع کی کیفیت طاری تھی۔ بالآخر آخری وصایا اور اپنے بعد مسلمانوں کے خلیفہ کی نامزدگی کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ ہجری بمطابق ۲۲ اگست ۶۳۴ عیسوی اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

(اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ)

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

پانچواں باب



امامت و بیعت خلافت مختلف فتنوں کا مقابلہ فتوحات و خطبات وغیرہ

Marfat.com

Marfat.com

## مرض وفات اور صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کس سبب سے ہوئی اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔

(1) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو کوئی قلبی مرض لاحق تھا اور اسی کے سبب آپ کا وصال ہوا۔ (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۸)

(2) اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مرض کی ابتداء سردی میں غسل کرنے کے باعث بخار کی شکل میں ہوئی جو پندرہ دن متواتر رہا اس دوران آپ نماز بھی نہ پڑھا سکے اور سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنی جگہ امامت کے لیے مقرر فرمایا۔ لوگ آپ کی عیادت کے لیے آنے لگے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دن بدن بیمار ہوتے گئے آپ بیماری میں یہ آیت مبارکہ پڑھتے رہتے تھے: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكِ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ﴾ (پ ۲۶، ق ۱۹) ترجمہ کنز الایمان: ”اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔“ (المعارف لابن قتیبة، ص ۷۴، الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۵۸)

(3) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو کھانے میں زہر دیا گیا تھا۔ ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا حارث بن کلدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خزیرہ (یعنی گوشت اور آٹے سے تیار کیا جانے والا) کھانا کھایا جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تحفہ کے طور پر کسی نے بھیجا تھا۔ اس کے بعد یہ دونوں علیل رہنے لگے اور سال گزرنے پر دونوں ایک ہی ساتھ دنیا سے تشریف لے گئے۔“ (أسد الغابة، عبد الله بن عثمان، وفاته، ج ۳، ص ۳۴۰)

### تینوں اقوال میں مطابقت

ان اقوال میں تعارض یعنی ٹکراؤ نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے وفات شریف میں تینوں اسباب جمع ہو گئے ہوں۔

(نزہۃ القاری، ج ۲، ص ۸۷۷)

## ہائے ذلیل دنیا

امام حاکم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بروایت امام شعبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”اس دنیائے دُوں (یعنی ذلیل دنیا) سے ہم بھلا کیا توقع رکھیں کہ (اس میں تو) رسولِ خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو بھی زہر دیا گیا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ راشد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی۔“  
(تاریخ الخلفاء، ص ۶۲)

## دنیا کی محبت اندھی ہوتی ہے

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ۶۴ صفحات پر مشتمل رسالے ”عاشق اکبر“ صفحہ ۴۲ پر شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ تحریر فرماتے ہیں:

”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی دنیا کی محبت اندھی ہوتی ہے، اس ذلیل دنیا کی الفت کی وجہ سے ہی سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور عاشقِ اکبر سیدنا صدیقِ اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو زہر دیا گیا، جب کائنات کی سب سے بڑی ہستی یعنی ذاتِ نبوی کو بھی ذلیل دنیا کے نامراد گتوں نے زہر دینے کی ناپاک سازش کی تو اب اور کون ہے جو اپنے آپ کو اس سے محفوظ سمجھے! لہذا بالخصوص نامور علماء و مشائخ اور مذہبی پیشواؤں کو زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ دیکھئے نا! اسی کمینے دُنیا کے عشق میں مست ہو کر کسی نابکار نے سیدالاسخیا، راکب دوش مصطفیٰ، نواسہ رسول حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی کئی بار زہر دیا اور آخر زہر خورانی ہی وفات کا باعث بنی۔ نیز حضرت سیدنا بشر بن براء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سیدنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سیدنا امام علی رضا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اور حضرت سیدنا امامِ اعظم ابوحنیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات حسرتِ آیات کا سبب بھی زہر ہوا۔“

## آپ کی وفات کا سبب حقیقی

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عشق رسول باکمال و بے مثال کی دولت لازوال سے کس قدر مالا مال تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے شب و روز کے احوال، بی بی آمنہ کے لال، پیکرِ حسن و جمال صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے عشق بے مثال کا مَظْهَرِ اَتَمِّ (یعنی کامل ترین اظہار) ہیں۔ امی نبی، رسول ہاشمی، مکی مدنی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مبارک زندگی میں سنجیدگی زیادہ غالب آگئی اور (تقریباً ۲ سال کچھ ماہ پر مشتمل) اپنی بقیہ زندگی کے لیل و نہار (یعنی دن رات) گزارنا انتہائی دشوار ہو گیا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یا دوسرے کارنامہ دار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں بے قرار رہنے لگے، چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: كَانَ سَبَبَ مَوْتِ أَبِي بَكْرٍ مَوْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ جِسْمُهُ يَجْرِي حَتَّى مَاتَ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کا سبب حقیقی نبی کریم رُوفِ رَجِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ظاہری تھا۔ نبی کریم رُوفِ رَجِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا بدن مسلسل گھلنے لگا، اور بالآخر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی دنیا سے وصال فرما گئے۔“

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، ذکر مرض ابی بکر، الحدیث: ۲۶۶، ج ۲، ص ۶)

مری جاؤں میں اگر اس در سے جاؤں دو قدم  
کیا بچے بیمار غم قرب میجا چھوڑ کر

## صدیق اکبر کا غم مصطفیٰ

بارگاہِ الہی کے مقرب اور پیارے دربار رسالت کے چمکتے وکتے ستارے، سلطانِ دو جہاں صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی آنکھوں کے تارے، دکھیاروں کے ٹوٹے دلوں کے سہارے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرور کائنات، شہنشاہ موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ظاہری وفات کے موقع پر غم مصطفیٰ میں بے قرار ہو کر یہ

اشعار کہے:

لَمَّا                      رَأَيْتُ                      نَبِيَّنَا                      مُتَّحِدًا  
ضَاقَتْ                      عَلَيَّ                      بِعَرْضِهِنَّ                      الدُّوْرُ

ترجمہ: ”جب میں نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو وفات یافتہ دیکھا تو مکانات اپنی وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئے۔“

فَارْتَاعَ                      قَلْبِي                      عِنْدَ                      ذَاكَ                      لِهُلِكِهِ  
وَالْعَظْمُ                      مِثِّي                      مَا                      حَيْثُ                      كَسِيرُ

ترجمہ: ”اس وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وفات سے میرا دل لرز اٹھا اور زندگی بھر میری ہڈی شکستہ (یعنی ٹوٹی ہوئی) رہے گی۔“

يَا                      لَيْتَنِي                      مِنْ                      قَبْلِ                      مَهْلِكِ                      صَاحِبِي  
غَيْبْتُ                      فِي                      جَدَّتِ                      عَلَيَّ                      صُخُورُ

ترجمہ: ”کاش! میں اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال سے پہلے چٹانوں پر قبر میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔“

(المواهب اللدنية، المقصد العاشر، الفصل الاول، في اتمامه الخ، ج ۳، ص ۳۹۴)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ الحنان ”دیوان سالک“ میں غم مصطفیٰ میں اس طرح

کے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

جنہیں خلق کہتی ہے مصطفیٰ، مرا دل انہیں پہ شمار ہے  
مرے قلب میں ہیں وہ جلوہ گر کہ مدینہ جن کا دیار ہے  
وہ جھلک دکھا کے چلے گئے مرے دل کا چین بھی لے گئے  
میری روح ساتھ نہ کیوں گئی، مجھے اب تو زندگی بار ہے  
وہی موت ہے وہی زندگی، جو خدا نصیب کرے مجھے

کہ مرے تو ان ہی کے نام پر، جو جینے تو ان پہ بشار ہے  
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

کاش! ہمیں بھی غم مصطفیٰ نصیب ہو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشق شاہ بحر و بر، راہ عشق و محبت کے رہبر، عاشق اکبر حضرت سیدنا صدیق اکبر  
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنی اُلفت و عقیدت کا اشعار میں کس قدر سوز و رقت کے ساتھ اظہار فرمایا ہے، کاش! سرور کائنات  
کے وزیر و دلبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے غم مصطفیٰ میں بہنے والے پاکیزہ آنسوؤں کے صدقے ہمیں  
بھی غم مصطفیٰ میں رونے والی آنکھیں نصیب ہو جائیں۔

ہجر رسول میں ہمیں یا رب مصطفیٰ  
اے کاش! پھوٹ پھوٹ کے رونا نصیب ہو

خواب میں دیدار مصطفیٰ

عارف باللہ حضرت علامہ امام عبدالرحمن جامی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَنِي نے اپنی مشہور کتاب ”شواہد النبوة“ میں یار غار و  
یار مزار، عاشق شہنشاہ ابرار خلیفہ اول حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مبارک زندگی کے آخری ایام کا ایک  
ایمان افروز خواب نقل کیا ہے اس کا کچھ حصہ بیان کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں:  
ایک دفعہ رات کے آخری حصے میں مجھے خواب میں دیدار مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوئی، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ نے دوسفید کپڑے زیب بدن فرما رکھے تھے اور میں ان کپڑوں کے دونوں کناروں کو ملتا رہا تھا، اچانک وہ دونوں  
کپڑے سبز ہونا اور چمکنا شروع ہو گئے، اُن کی درخشانی و تابانی (یعنی چمک دمک) آنکھوں کو خیرہ (یعنی چکا چوند) کرنے  
والی تھی، حضور پر نور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مجھے ”السَّلَامُ عَلَيْنَا“ کہہ کر مصافحہ (یعنی ہاتھ ملانے) سے مشرف  
فرمایا اور اپنا دست مقدس میرے سینے پر درود پر رکھ دیا جس سے میرا اضطراب قلبی (یعنی دل کا بے قرار ہونا) دور ہو گیا پھر

فرمایا: ”اے ابوبکر! مجھے تم سے ملنے کا بہت اشتیاق (یعنی خواہش) ہے، کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ تم میرے پاس آ جاؤ؟“  
میں خواب میں بہت رو یا یہاں تک کہ میرے اہل خانہ کو بھی میرے رونے کی خبر ہو گئی جنہوں نے بیدار ہونے کے بعد  
مجھے خواب کی اس گریہ وزاری سے مطلع کیا۔  
(شواہد النبوة للجاسی، ص ۱۹۹)

### اپنی وفات کی طرف اشارہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیمار ہوئے تو لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عیادت کے لیے  
آئے اور عرض کرنے لگے: ”کیا ہم آپ کے لیے طبیب نہ لائیں جو آپ کا معائنہ کرے؟“ آپ نے فرمایا: ”ایک  
طبیب نے مجھے دیکھ لیا ہے۔“ لوگوں نے پوچھا: ”اس نے آپ کے مرض کے بارے میں کیا کہا؟“ آپ نے فرمایا:  
”وہ کہتا ہے: اِنِّي فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ یعنی میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔“ (اسد الغابۃ، عبد اللہ بن عثمان، زهدہ و تواضعہ و انفاقہ، ج ۳،  
ص ۳۳۲) مراد یہ تھی کہ حکیم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، اس کی مرضی کو کوئی نہیں ٹال سکتا، جو اس کی مشیت یعنی مرضی ہے وہ ضرور ہوگا، یہ  
حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا توکل صادق تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رضائے حق پر راضی تھے۔

جان	ہے	عشق	مصطفیٰ	روز	فزون	کرے	خدا
جس	کو	ہو	درد	کا	مزا	ناز	اٹھائے کیوں؟
میں	مریض	مصطفیٰ	ہوں	مجھے	چھیر دو	نہ	طیبو!
مری	زندگی	جو	چاہو	مجھے	لے	چلو	مدینہ

### دل مراد نیا پید ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشق ساقی کوثر، امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر واقعی محبوب رب اکبر صَلَّی  
اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عاشق اکبر ہیں۔ غم ہجر مصطفیٰ و عشق رسول مجتبیٰ میں بیمار ہو جانا آپ کے ”عاشق اکبر“ ہونے کی  
دلیل ہے۔ دل کی کڑھن اور جلن کا سبب صرف محبوب رب العباد صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یاد اور ان کا فراق تھا اور



ایک ہم ہیں کہ ہمارا دل دنیا کی محبت، عارضی حُسن و جمال اور چند روزہ جاہ و جلال ہی کا شیدا ہے اور اسی کے لئے تڑپتا، ترستا اور نفسانی خواہشات پوری نہ ہونے پر حسرت و یاس سے آہیں بھرتا ہے۔

دل	مرا	دنیا	پہ	شیدا	ہو	گیا
اے	مرے	اللہ	یہ	کیا	ہو	گیا
کچھ	مرے	بچنے	کی	صورت	کیجئے	
اب	تو	جو	ہونا	تھا	مولیٰ	ہو گیا
عیب	پوش	خلق	دامن	سے	ترے	
سب	گنہگاروں	کا	پردہ	ہو	گیا	

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

### غسل دینے کی وصیت

انتقال سے قبل آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ حضرت سیدتنا اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا غسل دیں۔ لہذا آپ کی وصیت کے مطابق بعد انتقال آپ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے وصیت کے مطابق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو غسل دیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فرزند حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ایک روایت کے مطابق آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فرزند حضرت سیدنا محمد بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پانی ڈالا۔ کفن پہنانے کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اسی مبارک چار پائی پر لٹایا گیا جس پر دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آرام فرمایا کرتے تھے۔ یہ چار پائی حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی تھی۔ یہ ”صاج“ کی لکڑی سے بنی ہوئی تھی جس پر روغن بھی کیا ہوا تھا۔ بعد میں جب حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی میراث فروخت ہوئی تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آزاد کردہ غلاموں میں سے کسی نے اسے چار ہزار درہم میں خرید کر لوگوں کی زیارت کے لیے وقف کر دیا۔“

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۲۵۸، تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۳۰، ص ۲۳۲، ۲۳۸)

## محبوب سے محبت کا انوکھا انداز

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ جب میرے والد ماجد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وصال کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگے: ”آج کون سا دن ہے؟“ ہم نے کہا: ”آج پیر ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، وانا لَعَمْرُؤُا صَلَّيْتُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا وصال کس روز ہوا تھا؟“ ہم نے کہا: ”پیر کے روز۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ آج رات تک دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔“ (تا کہ میرے یوم وصال کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّيْتُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یوم وصال کے ساتھ موافقت ہو جائے) بوقت وصال آپ کے جسم مبارک پر ایک ہی کپڑا تھا جس میں سرخ مٹی کے دھبے تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”جب میں رحلت کر جاؤں تو یہ کپڑا دھو دینا اور دو کپڑے مزید ساتھ ملا کر کفن تیار کر لینا۔“ میں نے عرض کی: ”یہ تو پرانے کپڑے ہیں؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نئے کپڑے میت کے مقابلے میں زندہ کے لئے زیادہ مناسب ہیں۔“ چنانچہ پیر کی رات آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وصال ہوا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو صبح ہونے سے پہلے دفن کر دیا گیا۔ (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب موت يوم الاثنين، الحديث: ۱۳۸۷، ج ۱، ص ۲۶۸ ملقطاً)

## پسندیدہ دن اور راتیں

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا جب وقت وفات آیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے استفسار فرمایا: ”آج کون سا دن ہے؟“ رفقاء نے جواب دیا: ”پیر کا دن۔“ تب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِي فَلَا تَنْتَظِرُوا أَبِي لَيْلَتِي فَإِنَّ أَحَبَّ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي إِلَيَّ أَقْرَبُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي أَسْبَغْتُ فِيهَا رَأْسِي وَأَسْبَغْتُ فِيهَا رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، الحديث: ۲۵، ج ۱، ص ۲۹، تاريخ الخلفاء، ص ۶۳)

## پیارے آقا کے کفن سے مطابقت

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مجھ سے دریافت کیا کہ ”تم نے دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟“ میں نے عرض کی: ”آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے نیچے بچھے ہوئے کپڑے کو دیکھا جس میں زعفران یا مشق کے دھبے تھے، آپ نے فرمایا: ”اسے کفن میں رکھ لینا اور دو کپڑے مزید شامل کر لینا۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۷)

## صدیق اکبر کا کفن

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ چنانچہ حضرت قاسم بن محمد رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا کفن سفید اور رنگی ہوئی چادر کا تھا۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۷)

## سفر آخرت میں موافقت

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلِيهِ رَحِمَهُ اللهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: ”حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات زہر کے عود کرنے (یعنی لوٹ آنے) سے ہوئی۔ (جو زہر غزوہ خبیر کے موقع پر زینب بنت حارث یہودیہ نے دیا تھا۔ (مدارج النبوة ج ۲ ص ۲۵۰) اسی طرح حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات اُس وقت سانپ کا زہر لوٹ آنے سے ہوئی، جس نے ہجرت کی رات غار میں آپ کو ڈسا تھا۔ حضرت صدیق کو فَنَافِي الرَّسُولِ کا وہ درجہ حاصل ہے کہ آپ کی وفات بھی حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کا نمونہ ہے، پیر کے دن میں حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات اور پیر کا دن گزار کر شب میں حضرت صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات۔ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے دن شب کو چراغ میں تیل نہ تھا، حضرت صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کے وقت گھر میں کفن

کے لیے پیسے نہ تھے۔ یہ ہے فنا۔“

(مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۲۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ حضرات نے رسول انور، محبوب رب اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ورمحوب حبیب داور، عاشق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے آخرت کے سفر میں موافقت ملاحظہ فرمائی کہ شاہ جو دونوں صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھر بوقت وصال چراغ میں تیل نہ تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صدیق خوش خصال رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کا حال یہ تھا کہ بے وفاد دنیا کی فانی دولت کے پیچھے بھاگنے کے بجائے سرمایہ عشق و محبت کو سمیٹا، اپنے آپ کو تکلیفوں میں رکھنا گوارا کیا اور اسی حالت کو راحت ہر دوسرا (یعنی دونوں جہاں کا سکون) جانا۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا

جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اٹھائے کیوں؟

معلوم ہوا بارگاہ رب العزت میں صاحب قدر و منزلت وہ نہیں جس کے پاس مال و دولت کی کثرت ہے بلکہ صاحب شرافت و فضیلت اور زیادہ ذی عزت وہ ہے جو زیادہ تقویٰ و پرہیزگاری کی دولت سے مالا مال ہے جیسا کہ اللہ کا عَزَّوَجَلَّ پارہ ۲۶، سورۃ الحجرات کی آیت ۱۳ میں فرمان عزت نشان ہے: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔“

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

### نزع کے وقت آپ کی کیفیت

جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کی رحلت کا وقت قریب آیا تو اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا آپ کے پاس آئیں۔ دیکھا کہ آپ پر نزع کی کیفیت طاری ہے، انہوں نے اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے کہا: ”آہ! جب ایک روز مجھ پر بھی یہی نزع کا عالم طاری ہوگا۔“ یہ کہتے ہوئے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہَا پر رقت طاری ہوگئی۔ آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”اے میری بیٹی! اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدٌ﴾

(پ ۳۶، ق ۱۹) ترجمہ کنز الایمان: ”اور آئی موت کی سختی حق کے ساتھ یہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا۔“ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۵۰)

### آخری کلمات طیبہ

حالت نزع میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زبان سے جو کلمات ادا ہوئے وہ یہ تھے: ”رَبِّ تَوْفَنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ یعنی اے پاک پروردگار! مجھے اسلام پر موت عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا۔“ اور کچھ دیر بعد ہی آپ دار الفنا سے دار البقا کی طرف کوچ فرما گئے۔ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۲۵۸)

### آپ کے والد کے تاثرات

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد گرامی حضرت سیدنا ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مکہ مکرمہ میں بقید حیات تھے جب انہیں اس سانحے کی اطلاع ملی تو فرمانے لگے: ”بخدا یہ بہت بڑا نقصان ہے۔“ اس کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چھ ماہ اور کچھ دن زندہ رہے اور محرم الحرام کی چودہ تاریخ (بمطابق ۱۰ مارچ ۶۳۵ عیسوی) کو مکہ مکرمہ میں تقریباً ۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۲۶۲)

### سیدنا علی المرتضیٰ کا تاریخی خطبہ

حضرت سیدنا اسید بن صفوان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وصال ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج و غم کے آثار تھے، ہر شخص عذتِ غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے اشک رواں تھے، صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ تشریف لائے اور کہنے لگے: آج کے دن نبی آخر الزماں صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُ! اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بہترین رفیق، اچھے محب، بااعتماد رفیق اور محبوب خدا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رازداں تھے۔ حضور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں میں سب سے پہلے مؤمن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیزگار تھے۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور اللہ کے رسول صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی صحبت سب سے اچھی تھی، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمارے لئے بہترین واسطہ تھے، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا اندازِ خیر خواہی، دعوت و تبلیغ کا طریقہ، شفقتیں اور عطا کیں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرح تھیں، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنے رسول صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دینِ متین اور نبی کریم، رءوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بہت زیادہ خدمت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت کے شایانِ شان آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو جزاء عطا فرمائے۔ جس وقت لوگوں نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق فرمائی، حضور نبی کریم، رءوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہر فرمان کو حق و سچ جانا اور ہر معاملے میں آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم میں آپ کو صدیق کا لقب عطا فرمایا فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (پ ۲۲، الزمر: ۲۳) ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔

(اس آیت میں صَدَّقَ بِہ سے مراد صدیق اکبر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ یا تمام مؤمنین ہیں) پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے مزید فرمایا: اے صدیق اکبر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ! جس وقت لوگوں نے بخل کیا آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سخاوت کی، لوگوں نے مصائب و آلام میں رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضور نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبتِ بابرکت سے بہت زیادہ فیضیاب ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شان تو یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ثانیِ اثنین کا لقب ملا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یا رِغَارِہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر سکینہ نازل فرمایا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہجرت فرمائی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رفیقِ وائین اور خلیفہ فی الدین تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خلافت کا حق ادا کیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مرتدوں سے جہاد کیا، حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد لوگوں کے لئے سہارا بنے، جب لوگوں میں اداسی اور مایوسی پھیلنے لگی تو اس وقت بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حوصلے بلند رہے۔ لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپایا لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے ایمان کا اظہار کیا، جب لوگوں میں کمزوری آئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کو تقویت بخشی، ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں سنبھالا۔

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہمیشہ نبی کریم، رُءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں کی اتباع کی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ برحق تھے، منافقین و کفار آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حوصلوں کو پست نہ کر سکے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کفار کو ذلیل کیا، باغیوں پر خوب شدت کی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کفار و منافقین کے لئے غیض و غضب کا پہاڑ تھے۔ لوگوں نے دینی امور میں سستی کی لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بخوشی دین پر عمل کیا۔ لوگوں نے حق بات سے خاموشی اختیار کی مگر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے علی الاعلان کلمہ حق کہا، جب لوگ اندھیروں میں بھٹکنے لگے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات ان کے لئے منارہ نور ثابت ہوئی۔ انہوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف رخ کیا اور کامیاب ہوئے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب سے زیادہ ذہین و فہمین، عالی کردار کے مالک، سچے، خاموش طبیعت، دور اندیش، اچھی رائے کے مالک، بہادر اور سب سے زیادہ پاکیزہ خصلت تھے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب لوگوں نے دین اسلام سے دوری اختیار کی تو سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی نے اسلام قبول کیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمانوں کے سردار تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں پر مشفق باپ کی طرح

شفقتیں فرمائیں، جس بوجھ سے وہ لوگ تھک کر نڈھال ہو گئے تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں سہارا دیتے ہوئے وہ بوجھ اپنے کندھوں پر لا دلیا۔ جب لوگوں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قوم کی باگ ڈور سنبھالی، جس چیز سے لوگ بے خبر تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسے جانتے تھے اور جب لوگوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صبر سے کام لیا۔ جو چیز لوگ طلب کرتے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عطا فرمادیتے۔ لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پیروی کرتے رہے اور کامیابی کی طرف بڑھتے رہے۔ اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مشوروں اور حکمت عملی کی وجہ سے انہیں ایسی ایسی کامیابیاں عطا ہوئیں جو ان لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کافروں کے لئے دردناک عذاب اور مومنوں کے لئے رحمت، شفقت اور محفوظ قلعہ تھے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی منزل مقصود کی طرف پرواز کر گئے۔ اور اپنے مقصود کو پالیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی رائے کبھی غلط نہ ہوئی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہ کیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت نڈر تھے، کبھی بھی نہ گھبراتے گویا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جذبوں اور ہمتوں کا ایسا پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ڈگمگا سکیں نہ ہی سخت گرج والی بجلیاں متزلزل کر سکیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بالکل ایسے ہی تھے جیسے حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں فرمایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بدن کے اعتبار سے اگرچہ کمزور تھے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے معاملے میں بہت زیادہ قوی و مضبوط تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے آپ کو بہت عاجز سمجھتے، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا رتبہ بہت بلند تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کی نظروں میں بھی بہت باعزت و باوقار تھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تعریف کرتے ہوئے مزید فرمایا: آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی کسی کو عیب نہ لگایا، نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کبھی لالچ کی۔ بلکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں پر بہت زیادہ شفیق و مہربان تھے، کمزور و ناتواں لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک محبوب اور عزت والے ہوتے، اگر کسی مالدار اور طاقتور شخص پر ان کا حق ہوتا تو انہیں ضرور ان کا حق دلواتے۔ طاقت اور شان و شوکت والوں سے جب تک لوگوں کا حق نہ لے لیتے وہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک کمزور ہوتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک امیر



وغریب سب برابر تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مقرب و محبوب وہ تھا جو سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صدق و سچائی کے پیکر تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا فیصلہ اٹل ہوتا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت مضبوط رائے کے مالک اور حلیم و بردبار تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہم سب سے سبقت لے گئے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد والے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بہت عظیم کامیابی حاصل ہوئی، (اے یارِ غار!) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس شان سے اپنے اصلی وطن کی طرف کوچ کیا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عظمت کے ڈنکے آسمانوں میں بج رہے ہیں اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جدائی کا غم ساری دنیا کو زلا رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

ہم ہر حال میں اپنے رب کے ہر فیصلے پر راضی ہیں، ہر معاملے میں اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اے صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جدائی کا غم مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا غم ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات اہل اسلام کے لئے عزت کا باعث بنی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سہارا اور جائے پناہ تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آخری آرام گاہ اپنے پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے قرب میں بنائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف سے اچھا اجر عطا فرمائے، اور ہمیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور گمراہی سے بچائے۔“ (آمین) لوگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کا کلام خاموشی سے سنتے رہے۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خاموشی اختیار کی تو لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور سب نے بیک زبان ہو کر کہا: ”اے حیدرِ کرپڑا! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بالکل سچ فرمایا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بالکل سچ فرمایا۔“ (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۲۶۲ تا ۲۶۵)

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر کی نماز جنازہ

### چار تکبیروں کے ساتھ جنازہ

حضرت ابو محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا چار تکبیروں کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔“  
(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۸)

### نماز جنازہ کہاں ادا کی گئی؟

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے پوچھا گیا: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نماز

جنازہ کہاں ادا کی گئی؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قبر

منور اور منبر کے درمیان۔“  
(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۸)

### نماز جنازہ کس نے ادا کی؟

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے پوچھا گیا: ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نماز جنازہ کس نے

پڑھائی۔“ ارشاد فرمایا: ”حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے۔“

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر وصية ابي بكر، ج ۳، ص ۱۵۳، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۸)

### لحد میں کس نے اتارا؟

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی

تدفین میں شریک تھا، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُمْ اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیٹے حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو لحد میں اتارا۔

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر وصية ابي بكر، ج ۳، ص ۱۵۶)

## صدیق اکبر کی تدفین

### کس وقت تدفین کی گئی؟

آپ ﷺ کو رات ہی میں حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ (الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر وصیة ابی بکر، ج ۳، ص ۱۵۷، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۵۸)

### رسول اللہ کے پہلو میں تدفین

حضرت سیدنا قاسم بن محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت فرمائی کہ انہیں حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو مبارک میں دفن کیا جائے۔ پھر جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کھودی گئی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے مبارک کے برابر رہا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لحد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قبر منور کے برابر ملا دی گئی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر انور میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب، حضرت سیدنا طلحہ، حضرت سیدنا عثمان، حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اترے تھے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۴۳۷، تاریخ الخلفاء، ص ۶۵)

### یا رسول اللہ!۔۔۔ ابوبکر حاضر ہے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثر اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات طیبہ کے آخری لمحات میں آپ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے علی! جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے بھی اسی مبارک برتن سے غسل دینا جس برتن سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ عنہ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُوْغَسَل ديا گيا تھا۔ پھر مجھے کفن دے کر نبی کریم رُوْفَتْ رَحِيْم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كى قبر انور كى جانب لے جانا اور بارگاہ رسالت سے يوں اجازت طلب كرنا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَذَا اَبُو بَكْرٍ يَسْتَاذِنُ لِيَعْنِي يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ پر سلام ہو، ابو بکر آپ كى خدمت ميں حاضر ہيں اور اجازت چاہتے ہيں۔ اگر روضہ اقدس كا دروازہ كھلے تو مجھے اس ميں دفن كر دينا اور اگر اجازت نہ ملے تو مسلمانوں كے قبرستان (جنۃ البقيع) ميں دفن كر دينا۔“ حضرت سيدنا على المرتضى شير خدا كثرَم اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ فرماتے ہيں كہ ”ميں حضرت سيدنا ابو بكر صديق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُوغَسَل و كفن كے معاملات سے فارغ ہونے كے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كى وصيت كے مطابق روضہ محبوب كے دروازے پر حاضر ہوا اور رسولِ اكرم، شاہِ بنى آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كى بارگاہ ميں يوں عرض كى: ”يا رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ابو بكر آپ سے اجازت كے طالب ہيں۔“ حضرت سيدنا على المرتضى شير خدا كثرَم اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ فرماتے ہيں كہ جيسے ہيں ميرے الفاظ مكمل ہوئے تو ميں نے ديكھا كہ روضہ رسول الله كا دروازہ كھل گيا اور اندر سے آواز آئى: ”اَدْخُلُوا الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ لِيَعْنِي مَجْبُوْبٌ كُوْمَجْبُوْبٌ سَعْلَا دُوْ“ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كوسر كار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كے پہلو ميں دفن ديا گيا۔ (الخصائص الكبرى، باب حياته فى قبره، ج ۲، ص ۲۹۲، السيرة الحلبية، باب يذكر فيه مدة مرضه۔ الخ، ج ۳، ص ۵۱۷، لسان الميزان، حرف العين المهملة، من اسم عبد الجليل، ج ۲، ص ۲۲۱)

تيرے قدموں ميں جو يں غير كا منہ كيا ديكھيں  
كون نظروں پہ چوھے ديكھ كے تلوا تيرا تيرا

### صدیق اکبر حیات النبی کے قائل تھے

دعوتِ اسلامی كے اشاعتى ادارے مكْتَبَةُ الْمَدِيْنَةِ كے مطبوعہ ۶۲ صفحات پر مشتمل رسالے ”عاشقِ اكبر“ صفحہ ۴۳ پر

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا، ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم

الغالیہ مذکورہ بالا روایت کو ذکر کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ”میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! اگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو زندہ نہ جانتے تو ہرگز ایسی وصیت نہ فرماتے کہ روضہ اقدس کے سامنے میرا جنازہ رکھ کر نبی رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے اجازت طلب کی جائے۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وصیت کی اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے اسے عملی جامہ پہنایا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کا یہ عقیدہ تھا کہ محبوب پروردگار، شاہ عالم مدار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بعد وصال بھی قبر انور میں زندہ و حیات اور صاحب تصرفات و اختیارات ہیں۔

تو زندہ ہے وَاللَّهِ تَعَالَى وَآلِهِ وَسَلَّمَ تو زندہ ہے وَاللَّهِ تَعَالَى وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

### عقیدہ حیات الانبیاء

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ! بعطائے رب الانام تمام انبیائے کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ زندہ ہیں۔ چنانچہ ”ابن ماجہ“ کی حدیث پاک میں ہے: ”إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقَ يَعْنِي بَعْثُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي حَرَامٍ كَمَا هِيَ زَمِينٌ بِرُكْحَةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا هِيَ زَمِينٌ بِرُكْحَةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا هِيَ زَمِينٌ بِرُكْحَةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ“  
(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، ذکر وفاته ودفنه، الحدیث: ۱۶۳۷، ج ۲، ص ۲۹۱)

### انبیاء کرام کی قبروں میں نماز

حدیث پاک میں ہے: ”الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ“ یعنی انبیاء کرام حیات میں ہیں اور اپنی اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔  
(مسند ابی یعلیٰ، ما اسند ثابت البنانی عن انس، الحدیث: ۳۳۱۲، ج ۳، ص ۲۱۶)

## گستاخ رسول سے ڈور رہو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے متعلق ہر مسلمان کا وہی عقیدہ ہونا ضروری ہے جو صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اور اسلاف عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کا تھا، اگر مَعَاذَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ شیطان وسوسے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور عظمت و شان مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں طعنہ زنی کرتے ہوئے عقلی دلائل سے قائل کرنے کی ناپاک کوشش کرے تو اُس سے الگ تھلگ ہو جائیے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۶۲ صفحات پر مشتمل کتاب ”ایمان کی پہچان“ صفحہ ۵۸ پر اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ عاشقانِ رسول کو تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جب وہ (یعنی گستاخان رسول) رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخی کریں اصلاً (یعنی بالکل) تمہارے قلب میں ان (گستاخوں) کی عظمت، اُن کی محبت کا نام و نشان نہ رہے فوراً اُن (گستاخوں) سے الگ ہو جاؤ، اُن (لوگوں) کو دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو، اُن (بدبختوں) کی صورت، اُن کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے، علاقے، دوستی، الفت کا پاس کرو نہ اُن کی مولویت، مشیخت، بزرگی، فضیلت کو خطرے (یعنی خاطر) میں لاؤ۔ آخر یہ جو کچھ (رشتہ و تعلق) تھا، محمدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی غلامی کی بنا پر تھا، جب یہ شخص اُن ہی کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہمیں اُس سے کیا علاقہ (تعلق) رہا؟“

(ایمان کی پہچان، ص ۵۸)

اُنہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام  
 لِلّٰهِ الْحَمْدُ! میں دنیا سے مسلمان گیا  
 اُن رے منکر یہ بڑھا جوشِ تہبِ اُخر  
 بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

## گستاخ صحابہ سے دُور رہو

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی "شرح الصدور" میں نقل کرتے ہیں: "ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا تو اس سے کلمہ طیبہ پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کے پڑھنے پر قادر نہیں ہوں کیوں کہ میں ایسے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست (یعنی اٹھنا بیٹھنا) رکھتا تھا جو مجھے سیدنا ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے بُرا بھلا کہنے کی تلقین کرتے تھے۔"

(شرح الصدور، باب ما یقول الانسان فی مرض الموت، ص ۳۸)

## قبر میں سیدنا ابوبکر و عمر کا وسیلہ کام آ گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے شیخین کریمین یعنی سیدنا صدیق و فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی بلند شانیں معلوم ہوئیں، جب ان کی توہین کرنے والوں سے دوستی رکھنے کا یہ وبال کہ مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تھا تو پھر جو لوگ خود توہین کرتے ہیں ان کا کیا حال ہوگا! لہذا شیخین کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے گستاخوں سے دور و نفور رہنا ضروری ہے۔ صرف عاشقانِ رسول و محبانِ صحابہ و اولیا کی صحبت اختیار کیجئے، ان عظیم ہستیوں کی اُلفت کا دیا (یعنی چراغ) اپنے دل میں روشن کیجئے اور دونوں جہاں کی بھلائوں کے حقدار بنئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی محبت قبر و حشر میں بے حد کارآمد ہے۔ چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے: "میرے اُستاذ کے ایک ساتھی فوت ہو گئے۔ استاد صاحب نے انہیں خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ؟" یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" جواب دیا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت فرمادی۔" پوچھا: "منکر نکیر کے ساتھ کیسی رہی؟" جواب دیا: انہوں نے مجھے بٹھا کر جب سوالات شروع کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے دل میں ڈالا اور میں نے فرشتوں سے کہہ دیا: "سیدنا ابوبکر و فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے واسطے مجھے چھوڑ دیجئے۔" یہ سن کر ایک فرشتے نے دوسرے سے کہا: "اس نے بڑی بزرگ ہستیوں کا وسیلہ پیش کیا ہے لہذا اس کو چھوڑ دو۔" چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور تشریف لے گئے۔"

(شرح الصدور، حدیث عائشہ، ص ۱۴۱)

وارثہ دیا جو آپ کا  
میرے سارے کام ہو گئے

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

### وقت وفات سیدنا صدیق اکبر کی عمر

دن کے حساب سے ۲۱ جمادی الاخریٰ ۱۳ سن ہجری بمطابق ۲۲ اگست ۶۳۴ عیسوی اور رات کے حساب سے ۲۲ جمادی الاخریٰ بمطابق ۲۳ اگست پیر اور منگل کی درمیانی رات مغرب و عشاء کے درمیان آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی وفات ہوئی۔ وفات کے وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔ گویا نبی کریم رُوف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا خلیفہ بننے کے بعد جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نبی کریم رُوف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عمر کو پہنچے تو آپ بھی دنیا سے تشریف لے گئے۔ (المعجم الكبير، سن ابی بکر وخطبته، ج ۱، ص ۶۱، الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر وصية ابی بکر، ج ۳، ص ۱۵۱،

السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الجنائز، باب غسل المرأة زوجها، الحديث: ۶۲۶۳، ج ۳، ص ۵۵۷)

### کلمہ طیبہ پڑھ کر جنت میں داخلہ

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے انتقال کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھ کر عرض کیا: ”اے امیر المؤمنین! آپ دنیا میں اپنی زبان کے بارے میں ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ اس نے مجھے ہلاکتوں میں ڈال رکھا ہے تو موت کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ ارشاد فرمایا: ”میں نے اسی زبان کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھا پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے جنت میں داخل فرما دیا۔“

(احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعده، بیان منامات تکشف الخ، ج ۵، ص ۲۶۳)

### آپ کی مدت خلافت

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ولادت عام الفیل کے تقریباً دو سال، چار ماہ بعد ہوئی اور آپ کی مدت خلافت دو سال



تین ماہ اور دس دن تھی اور بقول بعض دو سال تین ماہ ۲۶ دن تھی اور بقول بعض دو سال تین ماہ اور سات دن تھی۔ حضرت ابن اسحاق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ ”نبی کریم رَوِّف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رحلت سے ٹھیک دو سال تین ماہ اور بارہ دن اور بقول بعض دس یا بیس دن بعد آپ کی وفات ہوئی۔“

(الطبقات الكبرى لابن سعد، ذکر وصية ابي بكر، ج ۳، ص ۱۵۱، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۶۱)

### اللہ آپ کو ہمیشہ سرخو رکھے

حضرت سیدنا قاسم بن محمد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا اپنے والد گرامی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی قبر انوار کے قریب سے گزریں تو یوں عرض گزار ہوئیں: ”اے بابا جان! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو ہمیشہ سرخو رکھے اور آپ کی نیک کوششیں قبول فرمائے۔ آپ نے دنیا سے اعراض کر کے اسے ذلیل اور آخرت کی طرف رجوع کر کے اسے معزز بنا دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد آپ کی کمی ایک بڑا صدمہ اور آپ کا دنیا سے جانا ایک عظیم حادثہ ہے۔ آپ کی جگہ ہدایت کے لیے قرآن موجود ہے یہی ہمارے لیے صبر کی بڑی وجہ ہے۔ اس لیے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے آپ کی وفات کے صدمہ کا اجر صبر کے ذریعے حاصل کروں گی اور آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہوں گی۔ فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ آپ کی جدائی ہمارے لیے باعثِ مسرت نہیں نہ ہمیں اس پر تقدیر سے کوئی گلہ ہے۔“

(معجم ابی یعلیٰ، باب الالف، الحدیث: ۸۶، ج ۱، ص ۸۹)

### روزِ محشر مزاراتِ منور سے باہر آنے کا حینِ منظر

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۶۵ صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ ۱۶ پر امام اہلسنت، مجدد دین و ملت الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ بیان فرماتے ہیں: ”ایک مرتبہ حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے (یعنی سیدھے) دستِ اقدس میں حضرت صدیق صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تَعَالَى عَنْهُ كَاهَاتِهِ لِيَا أَوْ رِبَائِي (يعني ائني) دست مبارک ميں حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَاهَاتِهِ لِيَا أَوْ رِبَائِي: ”هَكَذَا نُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَعْنِي هَمْ قِيَامَتِ كَرُوزِيؤِ هِي اِثْهَائِي جَائِي كِي“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر و عمر الحدیث: ۳۶۸۹، ج ۵، ص ۳۷۸، تاریخ مدینة دمشق، ج ۲۱، ص ۲۹۷)

محبوب رب عرش ہے اس سبز قبے ميں  
پہلو ميں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّدٍ

### راہ خدا ميں آنے والی مشکلات کا سامنا کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے رہبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقِينًا عاشق اکبر ہیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے عشق کا اظہار عمل و کردار سے کیا اور جب عشق کی راہ، پُر خارا اور سخت دُشوار گزار ہوئی تب بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جذبہ عشق شہنشاہ ابرار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے سرشار رہے، خطیب اول کا شرف پاتے ہوئے دین اسلام کی خاطر شدید تکالیف برداشت کرنے کے باوجود آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پائے استقلال ميں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔ راہ خدا ميں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی اس مشکلات بھری حیات ميں ہمارے لئے یہ درس ہے کہ ”نیکی کی دعوت“ کی راہوں ميں خواہ کیسے ہی مصائب کا سامنا ہو مگر پیچھے ہٹنا کجا اس کا خیال بھی دل ميں نہ آنے پائے۔

جب آقا آخري وقت آئے میرا سرا سر ہو ترا بابِ کرم ہو

سدا کرتا رہوں سنت کی خدمت مرا جذبہ کسی صورت نہ کم ہو

### غم دنیا ميں نہیں غم مصطفیٰ ميں روئیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عاشق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عشق و محبت بھری مبارک زندگی سے ہمیں یہ بھی درس

ملتا ہے کہ ہماری آہیں اور سسکیاں دُنیا کی خاطر نہ ہوں، محبت دنیا ميں آنسو نہ بہیں، دنیوی جاہ و حشمت (يعني شان و

شوکت) کے لئے سینے میں گسک پیدا نہ ہو بلکہ ہمارے دل کی حسرت، حُبِ نبی ہو، آنسو یا دمِ مصطفیٰ میں بہیں، دُنیا کے دیوانے نہیں بلکہ شمع رسالت کے پروانے بنیں، اُنہی کی پسند پر اپنی پسند قربان کریں اور یہی خواہش ہو کہ کاش! میرا مال، میری جان محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آن پر قربان ہو جائے، اُن سے نسبت رکھنے والی ہر چیزِ دل عزیز ہو، جو خوش بخت ایسی زندگی گزارنے میں کامیاب ہو گیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ اُس کے لئے دُنیا مسخر اور مخلوق کو اُس کے تابع کر دے گا، آسمانوں میں اُس کے چرچے ہوں گے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ خدا و مصطفیٰ کا محبوب بن جائے گا۔

وہ کہ اُس در کا ہوا خلقِ خدا اُس کی ہوئی

وہ کہ اُس در سے پھرا اللہ اُس سے پھر گیا

لیکن افسوس! صد افسوس! آج کے مسلمانوں کی اکثریت شاہِ ابرار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُسوۂ حسنہ کو اپنا معیار بنانے کے بجائے اغیار کے شعار اور فیشن پر نثار ہو کر ذلیل و خوار ہوتی جا رہی ہے۔

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار

مصلحت، وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار

ہو گئی کس کی نگہِ طرزِ سلف سے بیزار

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں

کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں

یہ کیسا عشق اور کیسی محبت ہے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ اپنے والدین سے محبت کرتے ہیں وہ اُن کا دل نہیں دکھاتے، جنہیں اپنے

بچے سے محبت ہوتی ہے وہ اُسے ناراض نہیں ہونے دیتے، کوئی بھی اپنے دوست کو غمزہ دیکھنا گوارا نہیں کرتا کیونکہ جس سے محبت ہوتی ہے اُسے رنجیدہ نہیں کیا جاتا مگر آہ! آج کے اکثر مسلمان جو کہ عشق رسول کے دعویدار ہیں مگر اُن کے کام محبوب ربُّ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شاد کرنے والے نہیں، سنو! سنو! رسول ذی وقار، دو عالم کے تاجدار، شہنشاہ ابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”جُعِلَتْ قَرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ لِعَنِي مِيرَى آفَكْهَوْنَ كِي تُهْذَكْ نَمَاز مِيں هِي۔“

(المعجم الكبير، زياده بن علافة عن المغيرة، الحديث: ۱۰۱۲، ج ۲۰، ص ۳۲۰)

وہ کیسے عاشق رسول ہیں جو کہ نماز سے جی پُرا کر، نماز جان بوجھ کر قضا کر کے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قلب پر انوار کے لئے تکلیف و آزار کا سبب بنتے ہیں۔ یہ کون سی محبت اور کیسا عشق ہے کہ رسول رفیع الشان، مدینے کے سلطان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ماہِ رمضان کے روزوں کی تاکید فرمائیں مگر خود کو عاشقان رسول میں کھپانے والے اس حکم والا سے رُوگردانی کر کے ناراضی مصطفیٰ کا سبب بنیں، حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز تراویح کی تاکید فرمائیں مگر سُست و غافل اُمتیوں سے نہ پڑھی جائے، پڑھیں بھی تو رسماً ماہِ رمضان کے ابتدائی چند دن اور پھر یہ سمجھ بیٹھیں کہ پورے رمضان المبارک کی نماز تراویح ادا ہوگئی۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمائیں: ”موچھیں خوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو معافی دو (یعنی بڑھاؤ) یہودیوں کی سی صورت نہ بناؤ۔“

(شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الکراہة، باب حلق الشارب، الحديث: ۶۴۲۲، ج ۴، ص ۲۸)

مگر عشق رسول کے دعوے دار اور فیشن کے پرستار دشمنان سرکار جیسا چہرہ بنائیں، کیا یہی عشق رسول ہے؟

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے؟  
کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا؟

فکر مدینہ کیجئے! یہ کیسا عشق اور کیسی محبت ہے؟ کہ محبوب خوش خصال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں جیسی شکل

و صورت و چال ڈھال اپنانے میں فخر محسوس کیا جائے!

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمہارا تمہارا میں ہنود

یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرما میں یہود

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حسن و کریم اور شفیق و رحیم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو ہمیں ہمیشہ یاد فرماتے رہے، بلکہ دنیا میں تشریف لاتے ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سجدہ کیا۔ اس وقت ہونٹوں پر یہ دعا جاری تھی:

”رَبِّ هَبْ لِي أُمَّتِي یعنی پروردگار! میری اُمت مجھے بہہ کر دے۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۳۰، ص ۷۱۷)

پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود  
یادگاری آمت پہ لاکھوں سلام

### تاقیامت ”امتی امتی“ فرمائیں گے

مدارج النبوة ج ۲، صفحہ ۲۲۲ پر ہے: حضرت سیدنا قسّم رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شخص تھے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قبر انور میں اتارنے کے بعد سب سے آخر میں باہر آئے تھے، چنانچہ ان کا بیان ہے کہ میں ہی آخری شخص ہوں جس نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا رُوئے منور، قبر اطہر میں دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ سلطانِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لبہائے مبارکہ جنبش فرما رہے تھے (یعنی مبارک ہونٹ ابل رہے تھے) میں نے اپنے کانوں کو پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دہن (یعنی منہ) مبارک کے قریب کیا تو میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: ”رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي“ (یعنی پروردگار! میری اُمت میری اُمت) نیز فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے: ”جب میری وفات ہو جائے گی تو اپنی قبر میں ہمیشہ پکارتا رہوں گا: يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي یعنی اے پروردگار! میری اُمت میری اُمت۔ یہاں تک کہ دوسرا صور پھونکا جائے۔“

(کنز العمال، کتاب القیامۃ، الشفاعة، الحدیث: ۳۹۱۰۸، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۷۸، مدارج النبوة، ج ۲، ص ۴۴۲)

میرے آقا علیٰ حضرت اپنے لئے ایمان کی حفاظت کی خیرات طلب کرتے ہوئے بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

جنہیں مرقد میں تا حشر امتی کہہ کر پکارو گے  
ہمیں بھی یاد کر لو ان میں صدقہ اپنی رحمت کا

## محدث اعظم پاکستان کا فرمان

محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد علیہ رحمۃ اللہ الاکبر فرمایا کرتے تھے کہ حضور پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ساری عمر ہمیں اُمّتی اُمّتی کہہ کر یاد فرماتے رہے، قبر انور میں بھی اُمّتی اُمّتی فرما رہے ہیں اور حشر تک فرماتے رہیں گے یہاں تک کہ محشر کے روز بھی اُمّتی اُمّتی فرمائیں گے۔ حق یہ ہے کہ اگر صرف ایک بار بھی اُمّتی فرمادیتے اور ہم ساری زندگی ”یانبی یانبی، یارسول اللہ یا حبیب اللہ“ کہتے رہیں تب بھی اُس ایک بار اُمّتی کہنے کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

جن کے لب پر رہا ”اُمّتی اُمّتی“  
یاد آن کی نہ بھول اے نیازی کبھی  
وہ کہیں اُمّتی تو بھی کہہ یانبی  
میں ہوں حاضر تیری چاکری کے لیے

## روز قیامت فکرامت کا انداز

حضرت ابن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے روایت ہے، حضور شاہ خیر الامام صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ سونے کے منبروں پر جلوہ گر ہوں گے، میرا منبر خالی ہوگا کیوں کہ میں اپنے رب کے حضور خاموش کھڑا ہوں گا کہ کہیں ایسا نہ ہو اللہ مجھے جنت میں جانے کا حکم فرمادے اور میری اُمت میرے بعد پریشان پھرتی رہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے محبوب! تیری اُمت کے بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو تیری چاہت ہے۔ میں عرض کروں گا: اللّٰهُمَّ عَجِّلْ حِسَابَهُمْ یعنی اے اللہ! ان کا حساب جلدی لے لے (کہ میں ان کو ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں) یہ مسلسل عرض کرتا رہوں گا یہاں تک کہ مجھے دوزخ میں جانے والے میرے اُمتیوں کی فہرست دے دی جائے گی (جو جہنم میں داخل ہو چکے ہوں گے ان کی شفاعت کر کے میں انہیں نکالتا جاؤں گا) یوں عذاب الہی

کے لیے میری اُمت کا کوئی فرد نہ بچے گا۔“ (کنز العمال، کتاب القیامۃ، الشفاعة، الحدیث: ۳۹۱۱۱، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۷۸)

اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہو گا  
 رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں  
 اے عاشقانِ رسول! اُمت کے غمخوار آقا کے قدموں پر ثنار ہو جائیے اور زندگی ان کی غلامی بلکہ ان کے غلاموں کی  
 غلامی اور دعوتِ اسلامی اور اس کے مدنی قافلوں کے اندر سفر میں گزار کر مرنے کے بعد ان کی شفاعت کے حق دار ہو  
 جائیے اور اپنا منہ بروز قیامت نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دکھانے کے قابل بنا لیجئے یعنی یہود و  
 نصاریٰ کی سی شکل و صورت بنانی چھوڑ دیجئے، اپنے چہرے پر ایک مٹھی داڑھی سجا لیجئے، انگریزی بالوں کے بجائے زلفیں  
 رکھ لیجئے اور ننگے سر گھومنے کے بجائے سبز عمامہ شریف کے ذریعے اپنا سر ”سر سبز“ کر لیجئے۔ بس اپنے ظاہر و باطن پر مدنی  
 رنگ چڑھا لیجئے۔

دُر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہو گی یا روزِ جزا  
 دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں  
 میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مجدد دین و ملت،  
 حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیر طریقت، باعث خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام  
 احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ہمیں سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا  
 یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

کاش! ہم پکے عاشقِ رسول بن جائیں

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے قدموں کی دُھول کے صدقے کاش! ہم بھی سچے اور پکے عاشقِ رسول

بن جائیں۔ کاش! ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، لینا دینا، جینا مرنا بیٹھے بیٹھے آقا، مدینے والے مصطفیٰ  
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں کے مطابق ہو جائے۔ اے کاش!

فنا . اتا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں  
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو ترا دیدار ہو جائے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اندر عشقِ حقیقی کی شمع روشن کرنے کے لیے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی  
تحریکِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور اپنے یہاں ہونے والے ہفتہ وار دعوتِ اسلامی کے  
اجتماع میں شرکت فرماتے رہیے اور مدنی انعامات پر عمل کر کے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پڑ  
کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمہ دار اسلامی بھائی کو جمع کرواتے رہیے اِنْ شَاءَ  
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا بچہ بچہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تمام صحابہ کرام،  
اہل بیت عظام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ، اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى کی غلامی پر نازاں ہے، جب یہ غلامانِ مصطفیٰ اِخْلَاصِ  
ساتھ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں سفر کر کے نیکی کی دعوت دیتے ہیں تو بسا اوقات کفار دامنِ اسلام میں آجاتے  
ہیں۔ چنانچہ خانپور (پنجاب) کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی کا بیان ہے کہ بابِ المدینہ کراچی سے سنتوں کی تربیت حاصل  
کرنے کیلئے تشریف لائے ہوئے مدنی قافلے کے ساتھ مجھے بھی علاقائی دورہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک درزی کی  
دکان کے باہر لوگوں کو اکٹھا کر کے ہم ”نیکی کی دعوت“ دے رہے تھے۔ جب بیان ختم ہوا تو اسی دوکان کے ایک ملازم  
نوجوان نے کہا: ”میں عیسائی ہوں۔ آپ حضرات کی نیکی کی دعوت نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ مہربانی فرما کر  
مجھے اسلام میں داخل کر لیجئے۔“ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وہ مسلمان ہو گیا۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی  
صدقہ تجھے اے رب غفار مدینے کا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



ساقیوں کی پاپ



آپ سے منقول تفسیر قرآن و مروی مختلف احادیث مبارکہ

Marfat.com

Marfat.com

## صدیق اکبر اور قرآن پاک کی تفسیر

### بیان تفسیر میں خوف خداوندی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وہ جاں نثار صحابی ہیں جو سفر و حضر ہر جگہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ساتھ ہی رہے اور یقیناً قرآن پاک کا نزول آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سامنے ہی ہوا اور کسی آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا اس کی تفسیر بیان کرنا بھی آپ سے پوشیدہ نہیں تھا لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر خوف خدا کا ایسا غلبہ تھا کہ کبھی بھی بغیر علم کے قرآن پاک کی کسی بھی آیت کا معنی بیان کرنے سے سخت گھبراتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام ابوقاسم بغوی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نے حضرت سیدنا ابن ابی ملیکہ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کسی آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”کون سی زمین مجھے جگہ دے گی یا کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا جب میں کتاب اللہ کی تفسیر میں وہ کہوں جو اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف ہو۔“

### بغیر علم کے تفسیر کرنا

حضرت سیدنا ابوعبیدہ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ نے حضرت سیدنا ابراہیم تیمی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَفَاكِهَةً وَأَبًّا﴾ (پ، العنکبوت: ۳۱) ترجمہ کنز الایمان: ”اور میوے اور دروب (گھاس)۔“ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”کون سا آسمان مجھے سایہ دے گا اور کون سی زمین مجھے اٹھالے گی اگر میں کتاب اللہ میں وہ شے کہوں جو میں نہیں جانتا۔“

## لفظ "كَلَالَةَ" کی تفسیر

امام بیہقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اور دیگر افراد نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کی ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے "كَلَالَةَ" کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: "میں اس کا معنی بیان کرتا ہوں، اگر درست ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اور اگر اس میں خطا ہوئی تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔" پھر ارشاد فرمایا: "كَلَالَةَ اس شخص کو کہتے ہیں جس کی اولاد اور باپ نہ ہو۔"

## دو آیتوں کی تفسیر

امام ابو نعیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے "حلیہ" میں حضرت سیدنا اسود بن ہلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے رفقاء سے ان دونوں آیتوں کی تفسیر پوچھی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا﴾ (پ ۲۴، حم السجدة: ۳۰) ترجمہ کنز الایمان: "بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے۔" ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَ لَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ﴾ (پ ۷، الانعام: ۸۲) ترجمہ کنز الایمان: "وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔"

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے رفقاء نے عرض کیا: "پہلی آیت مبارکہ کی تفسیر یہ ہے کہ پھر جب انہوں نے ثابت قدمی دکھائی اور گناہ نہ کیے۔ دوسری آیت مبارکہ کی تفسیر یہ ہے کہ اور اپنے ایمان کو غلطی میں خلط ملط نہ کیا۔" آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: "تم لوگوں نے ان دونوں کی تفسیر کو غیر محل پر محمول کر دیا۔" پھر دونوں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے، پھر اس پر ثابت قدمی دکھلائی یعنی اس کے غیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور اپنے ایمان کو شرک سے آلودہ نہ کیا۔"

## ایک اور آیت کریمہ کی تفسیر

حضرت عبد اللہ بن جریر طبری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اپنی تفسیر میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے اس آیت: ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ (پ ۱۱، یونس: ۲۶) ترجمہ کنز الایمان: ”بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔“ کی تفسیر یوں نقل فرمائی: ”اللہ تعالیٰ کے جمال جہاں آراء کی زیارت کرنا۔“

(ماخوذ از تاریخ الخلفاء، ص ۷۴)

## ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اس آیت کریمہ کے بعد ہم کسی اجر کی امید رکھیں؟ جبکہ ہمیں اپنے ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا: ﴿لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ (پ ۵، النساء: ۱۲۳) ترجمہ کنز الایمان: ”کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔“ تو رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری مغفرت فرمائے، کیا تم بیمار نہیں ہوتے؟ کیا تم تنگدستی میں مبتلا نہیں ہوتے؟“ میں نے عرض کیا: ”کیوں نہیں؟“ فرمایا: ”یہی وہ جزاء ہے جو تمہیں دی جاتی ہے۔“

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر... الخ، الرقم: ۵۲۶۶، ج ۳، ص ۱۴۴)

یا اہلی! رحم فرما، خادم صدیق اکبر ہوں

تری رحمت کے صدقے، واسطہ صدیق اکبر کا

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## صدیق اکبر سے مروی احادیث

حضرت امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے (کم و بیش) 142 احادیث روایت کی ہیں۔ حضور نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذات گرامی کی صحبت اور دائمی رفاقت کے باوجود آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی قلت روایت کا سبب یہ ہے کہ اشاعت حدیث، سماعت حدیث، تحصیل حدیث اور حفظ حدیث میں تابعین کے کمال ذوق و شوق سے قبل آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ انتقال فرما گئے۔“ (تہذیب الاسماء واللغات للنووی، النوع الثانی الکنی، باب ابی بکر، ج ۲، ص ۴۳)

### سنت رسول کے جید عالم

حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قضیہ بیعت کے وقت صراحت سے (کھل کر) بیان فرمادیا تھا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے وہ آیات جو انصار کرام کے حق میں نازل ہوئیں یا رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی شان و عظمت کے بارے میں جو ذکر فرمادیا تھا، انہیں تفصیل سے بیان کر دیا ہے۔ حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ وضاحتی بیان اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سنت رسول کے جید عالم اور قرآن پاک کا وسیع علم رکھنے والے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۶۶)

### آپ سے روایت کرنے والے صحابہ و صحابیات

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے صحابہ کرام و تابعین عظام دونوں طبقات نے احادیث روایت کی ہیں، صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ و صحابیات رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُنَّ کے اسماء یہ ہیں:

(1)..... حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

- (2)..... حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
- (3)..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (4)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (5)..... حضرت سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (6)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (7)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (8)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (9)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (10)..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (11)..... حضرت سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (12)..... حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (13)..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (14)..... حضرت سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (15)..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (16)..... حضرت سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (17)..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (18)..... حضرت سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- (19)..... حضرت سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(20)..... حضرت سیدنا ابو بزرہ سلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(21)..... حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(22)..... حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(23)..... حضرت سیدنا ابو طفیل لیشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(24)..... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(25)..... حضرت سیدنا بلال حبشی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

(26)..... حضرت سیدتنا عائشہ بنت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

(27)..... حضرت سیدتنا اسماء بنت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

تابعین میں سے درج ذیل حضرات نے آپ سے احادیث روایت کیں:

(1)..... حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے غلام حضرت سیدنا اسلم رَحِمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه۔

(2)..... حضرت سیدنا واسطہ بکلی رَحِمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْه۔ وغیرہ وغیرہ  
(تاریخ الخلفاء، ص ۶۶)

## آپ سے مروی احادیث مبارکہ

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے 19 حروف کی نسبت سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے

مروی انیس احادیث مبارکہ:

### (1) جنت میں داخل نہ ہوں گے

اللہ عزوجل کے محبوب، داناے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌ وَلَا

مَتَّانٌ وَلَا بَخِيلٌ یعنی دھوکا دینے والا، احسان جتلانے والا، بخل کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوں گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ عن رسول اللہ، باب ما جاء فی النفقة علی الاہل، الحدیث: ۱۹۷۰، ج ۵، ص ۳۸۸)

## (2) مومن کو نقصان پہنچانے والا

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكْرِبًا يَعْنِي جَسْنَ نِي مَوْمِنٌ كَوْنَقْصَانٍ پِنچَا يَا اس سَ فَرِيْب كِيَا وَه لَعْنَتِي هِي۔“

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلة عن رسول اللہ، باب ماجاء فی الخيانة والغش، الحدیث: ۱۹۳۸، ج ۳، ص ۳۷۸)

## (3) نماز صبح پڑھنے والا اللہ کے ذمہ کرم پر

حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفِرُ وَاللَّهُ فِي عَهْدِهِ فَمَنْ قَتَلَهُ طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكْتَبَهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ يَعْنِي جَسْنَ نِي صَبْح كِي نَمَاز پڑھی وَه اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كَ ذَمَّه كَرَم مِيں هُوْتَا هِي۔ تَمَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَ كِي هُوئے وَعْدَے خْتَم نہ كَرُو جُو اس وَعْدَے كُو خْتَم كَر لَے كَا تُو اللّٰهُ اس سَ مَطَالِبَہ كَر لَے كَا حَتَّى كَه اسَے آگ مِيں اُوْنْد هِي مَنَه كَر اَدَے كَا۔“

(سنن ابن ماجه، كتاب الفتن، باب المسلمون في ذمة الله، الحدیث: ۳۹۳۵، ج ۳، ص ۳۲۵)

## (4) مسواک کی فضیلت

اللہ عزوجل کے محبوب، داناے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”السُّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِلْفَمِّ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ يَعْنِي مَسْوَاك مَنَه كُو پَاك وَصَاف كَر نَے وَالِي اُوْر رِب كِي خُو شَنُو دِي كَا بَاعْث هِي۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصديق، الحدیث: ۶۲، ج ۱، ص ۳۳)

## (5) دو رکعت نماز صلوٰۃ التوبہ

اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَا مِنْ رَجُلٍ يَذْنِبُ ذَنْبًا فَيَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الوُضُوءَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا عَفَرَ لَهٗ يَعْنِي جُو شَخْص كُو كِي گِنَاہ كَر بِيْٹھے بَعْد اَز اِل اچھی طَرَح وَضُو كَر كَ دُوْر كَعْتَيْن پڑھ لَے اُوْر اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ سَ اِپْنِے گِنَاہ كِي مَغْفَرَت طَلَب كَر لَے تُو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس كَ گِنَاہ كُو مَعَا ف



فرمادیتا ہے۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۲، ج ۱، ص ۱۶)

### (6) بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بَخِيلٌ وَلَا خَبٌّ وَلَا خَائِنٌ وَلَا سَيِّئُ الْمَلَكَةِ يَعْنِي بَخِيلٌ، بدخواہ خائن اور اپنے ماتحت سے برائی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

(شعب الایمان، باب فی الجود والسخاء، الحدیث: ۰۸۶۲، ج ۱، ص ۳۳۱)

### (7) جمعہ کی فضیلت

ایک اعرابی بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: کیا آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ فرمایا ہے: ”الْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتَنَبْتَ الْكَبَائِرَ“ یعنی ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور پانچوں نمازیں ان کے مابین تمام صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہیں جب کہ گناہ کبیرہ سے بچا جائے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جی ہاں۔“ پھر آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس کے بعد یہ فرمایا: ”الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ وَالْمَشْيُ إِلَى الْجُمُعَةِ كُلُّ قَدَمٍ مِّنْهَا كَعَمَلٍ عَشْرِينَ سَنَةً فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ أُجِيزَ بِعَمَلِ مِائَتِي سَنَةٍ“ یعنی جمعہ کے دن غسل کرنا بھی کفارہ ہے اور جمعہ کے لیے چلنے والے کو ہر قدم پر بیس سال کے اعمالِ صالحہ کے برابر ثواب ملتا ہے اور جب وہ جمعہ پڑھ کر فارغ ہو جاتا ہے تو اسے دو سو سال کے اعمال کے برابر ثواب دیا جاتا ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی الصلوات، فضل الجمعة، الحدیث: ۳۰۲۰، ج ۳، ص ۱۰۷)

### (8) صبح و شام کا وظیفہ

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مجھے ایسے کلمات سکھائیے جنہیں میں صبح و شام اور سوتے وقت پڑھوں۔“ تو سرکارِ مدینہ قرآنِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! یہ پڑھا کرو: اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَوْ قَالَ اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّ كَيْفَ لِعَنَى اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے چھپے اور ظاہر کے جاننے والے یا یہ فرمایا کہ اے چھپے اور ظاہر کے جاننے والے اور آسمانوں اور زمین کے بنانے والے، اے ہر شے کے رب اور اس کے مالک، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں نفس و شیطان کے شر اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۵۱، ج ۱، ص ۳۱)

### (9) شیطان کی ہلاکت والے کلمات

حضور نبی رحمت، شفیع امت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عَلَيْكُمْ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِسْتِغْفَارَ فَكَثِرُوا مِنْهُمَا فَإِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ: أَهْلَكْتُ النَّاسَ بِالذُّنُوبِ فَأَهْلَكُونِي بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَالْإِسْتِغْفَارَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ أَهْلَكْتُهُمْ بِالْأَهْوَاءِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ“ یعنی تم پر لا الہ الا اللہ اور استغفار لازم ہے ان دونوں کی کثرت کیا کرو کیونکہ شیطان نے کہا ہے کہ میں لوگوں کو گناہوں میں مبتلا کر کے ہلاک کرتا ہوں وہ لوگ مجھے لا الہ الا اللہ اور استغفار کے ذریعے ہلاک کرتے ہیں۔ لہذا جب میں نے یہ دیکھا تو انہیں خواہشات میں ڈال دیا اور وہ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ گمان کرتے ہیں۔“

(مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۱۳۱، ج ۱، ص ۷۷)

### (10) اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے

رسول اکرم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا أَوْ رَدَّ عَلَيَّ شَيْئًا أَمَرْتُ بِهِ فَلْيَتَّبِعْهُ مِنْ النَّارِ“ یعنی جس نے میری طرف دانستہ جھوٹ کی نسبت کی یا میرا حکم نہ مانا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ ابراہیم، الحدیث: ۲۸۳۸، ج ۲، ص ۱۴۹)

## (11) زبان کی تیزی کی شکایت

ایک بار حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی زبان کو پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔ حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: ”اے خلیفہ رسول اللہ! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟“ فرمایا: ”إِنَّ هَذَا أَوْرَدَنِي الْمَوَارِدُ بِهِيَ زَبَانُ هِيَ جَسَدٌ مِّنَ الْجَسَدِ لَا وَهُوَ يَشْكُو ذَرْبَ اللِّسَانِ یعنی جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔“

(مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۵، ج ۱، ص ۲۳)

## (12) برائی کو دیکھ کر نہ روکنا

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم لوگ یہ آیت مبارکہ تو پڑھتے ہو لیکن اس کی حقیقی مراد نہیں سمجھتے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (پ ۷، المائدہ: ۱۰۵) ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ بَيْنَهُمْ فَلَمْ يُنْكَرُوهُ يُؤْشِكُ أَنْ يَعْصِمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ یعنی بے شک لوگ جب کسی برائی کو دیکھیں اور اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب پر اپنا عذاب نازل فرمائے۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۵۳، ج ۱، ص ۳۱)

## (13) راہِ خدا میں غبار آلود قدم

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ یعنی جس کے قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں غبار آلود ہوں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیتا ہے۔“

(مسند البزار، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۲۲، ج ۱، ص ۷۷)

## (14) جھوٹ سے بچو

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي كَذِبٌ فَإِنَّ الْكَذِبَ مُجَانِبٌ لِلْإِيمَانِ يَعْنِي أَلْ لُغُو! جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کو دور کر دیتا ہے۔“

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصديق، الحديث: ۱۶، ج ۱، ص ۲۲)

## (15) مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینا

حضرت سیدنا موسیٰ عَلِي نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ السَّلَام نے اپنے پروردگار سے عرض کی: ”اس شخص کی کیا جزا ہے جو ایسی عورت سے تعزیت کرے جس کا بچہ فوت ہو گیا ہو؟“ ارشاد فرمایا: ”أُظِلُّهُ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي يَعْنِي مِثْلُ مَا أَسْتَعِينُ بِهِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ“ اُسے قیامت کے دن اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا جب میرے سایہ رحمت کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔“

(کنز العمال، کتاب الموت، الفصل الرابع في التعزية، الحديث: ۲۶۰۶، ج ۸، الجزء: ۱۵، ص ۲۷۷)

## (16) راہ خدا میں ننگے پاؤں چلنا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس جنازے میں شرکت کے لیے کھڑے ہو گئے، ہم سب بھی آپ کی اتباع میں کھڑے ہو گئے، پھر ہم سب نے نماز ادا کی۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نماز کے بعد اپنے چپل اتار دیے۔ ہم نے عرض کیا: ”اے امیر المؤمنین! جب سب لوگوں نے اپنی چپلیں پہن لیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس وقت اپنی چپلیں اتار دیں اس کی کیا وجہ ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”مَنْ مَشَى حَافِيًا فِي طَاعَةِ اللَّهِ لَمْ يَسْأَلْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا افْتَرَضَ عَلَيْهِ يَعْنِي جِوَاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ كِي رَاه مِثْلُ مَا أَسْتَعِينُ بِهِ فِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ“

(المعجم الاوسط، من اسماء محمد، الحديث: ۶۱۸۷، ج ۴، ص ۳۴۳)

## (17) حدیث لکھنے کی فضیلت

سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ كَتَبَ عَنِّي عِلْمًا أَوْ حَدِيثًا نَزَلَ يُكْتَبُ لَهُ الْأَجْرُ مَا بَقِيَ ذَلِكَ الْعِلْمُ وَالْحَدِيثُ يَعْنِي جُمُوعًا مِنْ عِلْمٍ كَوْنَهُ كَوْنَهُ يَأْتِي بِأَحَدٍ لَكَّهْ جَبْتَا وَه الْعِلْمُ يَأْتِي بِأَحَدٍ لَكَّهْ جَبْتَا وَه الْعِلْمُ يَأْتِي بِأَحَدٍ لَكَّهْ جَبْتَا وَه“

(کنز العمال، کتاب العلم، الاکمال، الحدیث: ۲۸۹۴، ج ۵، الجزء: ۱۰، ص ۷۹)

## (18) مسلمانوں پر نرمی کرنے والا

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُظِلَّهُ اللهُ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَجْعَلَهُ فِي ظِلِّهِ فَلَا يَكُونَنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ غَلِيظًا، وَلَيَكُنَّ بِهِمْ رَحِيمًا يَعْنِي جَسَ يَه بَات پَسَنَد هُو كَه اللهُ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کی گرمی سے بچائے اور اسے اپنے سایہ کرم میں جگہ نصیب فرمائے تو وہ مسلمانوں پر سختی کرنے والا نہیں بلکہ ان پر رحم کرنے والا ہے۔“ (شعب الایمان، باب فی ان یحب الرجل لآخیه المسلم ما یحب

لنفسه، فصل فی انظار المعسر والرفق بالمعسر، الحدیث: ۱۱۲۶۰، ج ۷، ص ۵۳۸)

## (19) میری مخلوق پر رحم کرو

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ رَحْمَتِي فَارْحَمُوا خَلْقِي يَعْنِي اے میرے بندو! اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم پر رحم کروں تو میری مخلوق پر رحم کرو۔“

(مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل الرحمة ورقة القلب، الحدیث: ۳۱، ص ۳۲۶)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

آٹھواں باب



صدیق اکبر کی آٹھ خصوصیات کا تفصیلی بیان

Marfat.com

Marfat.com

## صدق اکبر کی خصوصیات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خصوصیات سے مراد وہ صفات ہیں جو کسی شخص کی ذات میں اس طرح پائی جائیں کہ اس کے علاوہ کسی دوسرے میں نہ پائی جائیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی چند خصوصیات پیش خدمت ہیں:

### پہلی خصوصیت، نام صدیق

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ عظیم سعادت حاصل ہے کہ آپ کے رب عَزَّوَجَلَّ نے صرف آپ کا نام صدیق رکھا، آپ کے علاوہ کسی کا نام صدیق نہ رکھا۔

### دوسری خصوصیت، رفیق ہجرت

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہے کہ جب کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر نبی کریم رُفِّحَ رَحِمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رفیق ہجرت تھے۔

### تیسری خصوصیت، یار غار

اسی ہجرت کے موقع پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ بھی خصوصیت حاصل ہوئی کہ صرف آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یار غار رہے۔

### چوتھی خصوصیت، مؤمنین کی موجودگی میں امامت

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب و انانے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو تمام مؤمنین کی موجودگی میں نماز پڑھانے کا حکم دیا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے علاوہ کسی صحابی کو یہ سعادت حاصل نہیں ہوئی۔

## پانچویں خصوصیت، جبریل امین کی گفتگو سنتے

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اکثر اوقات حضرت سیدنا جبریل امین عَلَيهِ السَّلَام کی حضور نبی کریم رُوْفَتْ رَجِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہونے والی گفتگو اور سرگوشی سنا کرتے تھے لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت جبریل امین عَلَيهِ السَّلَام کو دیکھا نہیں کرتے تھے۔

## چھٹی خصوصیت، وزیر خاص

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اس طرح وزیر خاص ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تمام امور میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مشاورت فرمایا کرتے تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ثانی اسلام، ثانی غار، غزوہ بدر کے دن ثانی عریش (بغرض حفاظت تیار کی گئی جگہ) اور مزار پر انوار میں ثانی قبر ہیں، حضور اکرم، نور مجسم، شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر کسی کو فوقیت اور فضیلت نہیں دیتے تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۶)

## ساتویں خصوصیت، آپ کی تعریف و توصی

حضور نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور دیگر صحابہ کرام عَلَيهِمُ الرِّضْوَانُ نے جتنی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مدح و توصیف بیان فرمائی کسی اور صحابی کی نہیں کی۔

## آٹھویں خصوصیت، آپ کی رضا

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ بھی سعادت حاصل ہے کہ پورا عالم رب عزوجل کی رضا چاہتا ہے اور آپ وہ عظیم صحابی ہیں جن کی رضا خود رب عزوجل چاہتا ہے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فصل في تفضيلهم، فضل الصديق، الحديث: ۳۵۶۵۳، ج ۶، الجزء: ۲، ص ۲۲۸، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۷۱)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



توالتیاب



صریحہ کبریٰ کی اہمیت کا تفصیلی بیان

Marfat.com

Marfat.com

## اولیات صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیات سے مراد ایسے امور ہیں جو کسی کی ذات سے سب سے پہلے صادر ہوں۔  
”صدیق اکبر عاشق اکبر ہیں“ کے 19 حروف کی نسبت سے آپ سے متعلقہ انیس اولیات:

### (1) سب سے پہلے دوست

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلام سے قبل بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دوست تھے اور قبول اسلام کے بعد سب سے پہلا دوست ہونے کا شرف بھی آپ ہی کو حاصل ہے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۹)

### (2) سب سے پہلے مصدق

سب سے پہلے جس شخص نے سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق کی یعنی آپ کو سچا ہی سمجھا وہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ (مصنف عبد الرزاق، کتاب المغازی، باب ماجاء فی حضر زم زم، ج ۵، ص ۲۲۲)

### (3) سب سے پہلے مسلمان

سب سے پہلے بالغ مردوں میں اسلام قبول کرنے والے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی بن ابی طالب، الحدیث: ۳۷۵۵، ج ۵، ص ۳۱۱)

### (4) سب سے پہلے اظہار اسلام کرنے والے

اسلام قبول کرنے والوں میں سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اسلام کا اظہار کیا اور اس کو اعلانیہ سب کے سامنے بیان کیا جس کے سبب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بہت تکالیف بھی دی گئیں۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۹)

### (5) سب سے پہلے جامع قرآن

قرآن پاک کو سب سے پہلے جمع کرنے کا اعزاز بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کو حاصل ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب فضائل القرآن، اول من جمع القرآن، الحدیث: ۱، ج ۷، ص ۱۹۶)

## (6) سب سے پہلے کسی قرآن

قرآن پاک کو جمع کر کے سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہی اس کو "مُصْحَف" کا نام دیا۔<sup>(۱)</sup>

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۷۲، تاریخ الخلفاء، ص ۵۹)

## (7) سب سے پہلے خلیفہ

اسلام کے سب سے پہلے خلیفہ راشد بنائے جانے کا اعزاز بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کو حاصل ہے۔

## (8) سب سے پہلے خلیفہ پکارا گیا

حضرت سیدنا ابوبکر بن ابی ملیکہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یوں پکارا: "يَا خَلِيفَةَ اللهِ! یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خلیفہ" ارشاد فرمایا: "میں رسول اللہ کا خلیفہ ہوں اور اسی پر راضی ہوں۔"

(مسند امام احمد، مسند ابی بکر الصديق، الحديث: ۵۹، ج ۱، ص ۳۳)

## (9) سب سے پہلے نفقہ کی تقرری

تاریخ اسلام میں سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی رعایا نے خلافت کے معاملات میں مصروفیت کے سبب

آپ کا نفقہ مقرر کیا۔

(الکامل فی التاریخ، ج ۲، ص ۲۷۲، تاریخ الخلفاء، ص ۵۹)

## (10) سب سے پہلے خطیب

جب آپ نے اپنے اسلام کو ظاہر فرمایا تو ایک خطبہ ارشاد فرمایا یوں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلام کے سب سے پہلے

خطیب بھی ہیں۔

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۹)

(۱)..... واضح رہے کہ یہ دو جلدوں کے مابین مصحف نہیں تھا بلکہ یہ وہ مختلف و متفرق صحائف تھے جنہیں سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مختلف جگہوں اور مختلف صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے لے کر ایک جگہ جمع کروادیا تھا اور ان تمام کو آپ نے مصحف کا نام دیا۔ تفصیل کے لیے اسی کتاب "فیضان صدیق اکبر" کا موضوع "صدیق اکبر اور جمع قرآن" ص 415 پر ملاحظہ کیجئے۔

## (11) سب سے پہلے محافظ

ابتدائے اسلام میں سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو مشرکین مکہ کی طرف سے بہت تکالیف دی گئیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مشرکین مکہ کے شر سے آپ کو بچایا یوں آپ کو پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے پہلے محافظ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ (نوادرا اصول للترمذی، الاصل الثانی عشر والمائتان، ج ۲، ص ۷۷۷)

## (12) سب سے پہلے مقیم بیت المال

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی نے بیت المال قائم فرمایا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۶۰)

## (13) سب سے پہلے عتیق لقب پانے والے

اسلام میں سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ہی عتیق لقب عطا کیا گیا۔ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۷۷)

## (14) سب سے پہلے مبلغ اسلام

دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے پہلے اسلام کی تبلیغ فرمانے کا اعزاز بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی کو حاصل ہے کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا اور جس دن اسلام قبول فرمایا اسی دن اس کی تبلیغ بھی شروع فرمادی۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۴۹)

## (15) سب سے پہلے معین اسلام

جانی و مالی طور پر سب سے پہلے اسلام کی معاونت کرنے والے بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں اسلام لاتے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے چالیس ہزار درہم خرچ کر دیے۔ (الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، حرف العین، عبد اللہ بن ابی قحافة، ج ۱، ص ۹۳، تاریخ دمشق، ج ۳۰، ص ۶۶)

## (16) سب سے پہلے امیر الحج

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے نبی کریم رُوِيَ رَحِمَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حج کا امیر بنایا اور اسلام میں آپ ہی سب سے پہلے امیر الحج بنے ہیں۔  
(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۳)

## (17) اپنے والد کی حیات ہی میں پہلے خلیفہ

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ پہلے خلیفہ ہیں جو اپنے والد کی حیات ہی میں خلیفہ بنے اور خلافت کے امور کی باگ ڈور سنبھالی۔  
(تاریخ الخلفاء، ص ۶۵، الکامل فی التاريخ، ج ۲، ص ۲۷۲)

## (18) حیات والد میں انتقال کرنے والے پہلے خلیفہ

اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی وہ پہلے خلیفہ ہیں جن کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا۔ والد کی حیات ہی میں انتقال کرنے والے آپ پہلے خلیفہ ہیں۔  
(تاریخ الخلفاء، ص ۶۵)

## (19) اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنانے والے

کفار مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حبشہ کی طرف ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو ابن دَعْنَةَ کے روکنے پر دوبارہ مکہ واپس تشریف لے آئے اور گھر میں عبادت کرنے لگے۔ بعد میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد قائم فرمائی اور اس میں عبادت و ریاضت شروع فرمادی یہ اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے جو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے گھر میں قائم فرمائی۔

(عمدة القاری، کتاب مناقب الانصاری باب ہجرة النبی واصحابہ الی مدینة الحدیث: ۳۹۰۵، ج ۲، ص ۵۹۱)

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

درمات باب



آیات فضیلت و احادیث مبارکہ اور مختلف اقوال اسلاف

Marfat.com

Marfat.com

## افضلیت صدیق اکبر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اہل سنت کا اس بات پر اجماع ہے کہ انبیاء و رسل بشر و رسل ملائکہ عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق، ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی، ان کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا، ان کے بعد عَشْرَةٌ مُبَشَّرَةٌ کے بقیہ صحابہ کرام، ان کے بعد باقی اہل بدر، ان کے بعد باقی اہل احد، ان کے بعد باقی اہل بیعت رضوان، پھر تمام صحابہ کرام رَضَوَانُ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔

تاجدار	کے	خلافت	ہیں	اولیں	صدیق،
بالیقین	ہیں	وحید	عمر	ان کے	بعد
سر بلند	شان	اور	عظمت	ان کی	اللہ اللہ
نہیں	ہمسر	بھی	کوئی	ان کے	انبیاء

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نزدیک ہم میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب ابی بکر

الصدیق، الحدیث: ۳۶۷۶، ج ۵، ص ۳۷۲)

### مفتی کی سزا

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ”نبی کریم رَوَفَّ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور اگر اس کے علاوہ کسی نے کوئی دوسری بات کی تو وہ مُفْتَرٍ یعنی الزام لگانے والا ہے اور اس کی سزا بھی وہی ہے جو الزام لگانے والے کی سزا

ہے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۲۲، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۳، جمع الجوامع، مسند

عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۰۵۸، ج ۱۱، ص ۲۱۹)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سیدنا اصبح بن نباتہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے استفسار کیا: ”اس امت میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟“ فرمایا: ”اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر میں۔ (یعنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۷)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں: ”ہم رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے زمانہ مبارکہ میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شمار کرتے ان کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو۔“ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل ابی بکر بعد النبی، الحدیث: ۳۶۵۵، ج ۲، ص ۵۱۸، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۲۶)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں کہ ”ہم رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب میں بہت زیادہ میل جول رکھنے والے تھے اور ہماری تعداد بھی بہت زیادہ تھی اس وقت ہم مراتب صحابہ یوں بیان کیا کرتے تھے، اس امت میں نبی کریم رُؤف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں پھر حضرت سیدنا



عمر فاروق اور ان کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ افضل ہیں۔ پھر ہم خاموش ہو جاتے۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، جامع الخلفاء، الحديث: ۳۶۷۱، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۰۵)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا محمد بن علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے والد گرامی یعنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے پوچھا: ”نبی کریم رَوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے افضل کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”ابوبکر“ میں نے کہا: ”پھر کون؟“ فرمایا: ”عمر“۔ مجھے خدشہ ہوا کہ اگر میں نے دوبارہ پوچھا کہ ”پھر کون؟“ تو شاید آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام لے لیں گے، اس لیے میں نے فوراً کہا: ”حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی سب سے افضل ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”میں تو ایک عام سا آدمی ہوں۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی صلی اللهُ علیہ وسلم لو كنت۔۔۔ الخ، الحديث: ۳۶۷۱، ج ۲، ص ۵۲۲)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا اصبح بن نباتہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی خدمت میں عرض کی: ”اے امیر المؤمنین! رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“ میں نے عرض کیا: ”پھر کون؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“ میں نے عرض کی: ”پھر کون؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“ میں نے عرض کی: ”پھر کون؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں۔“ (یعنی حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ)

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۲۳، ص ۱۹۶)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا ابودرداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آگے چل رہا تھا تو نبیوں کے سردار سرکار

والا تبار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابو برداء! تم اس کے آگے چل رہے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے، نبیوں اور مرسلین کے بعد کسی پر نہ تو سورج طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا کہ وہ ابو بکر سے افضل ہو۔“

(فضائل الصحابة للإمام احمد بن حنبل، بقیہ قولہ سر و ابابکر ان بصلی، الرقم: ۱۳۵، ج ۱، ص ۱۵۲)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا سلمہ بن اکوع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سیدنا سلمہ بن اکوع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”نبی کے علاوہ تمام لوگوں میں سب سے افضل ابو بکر ہیں۔“

(جمع الجوامع، الهمزة مع الباء، الحديث: ۱۲۰، ج ۱، ص ۳۸، تاريخ مدينة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۱۲)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام

ایک دن نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر توجہ فرمائی تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نظر نہ آئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کا نام لے کر دو بار پکارا، پھر ارشاد فرمایا: ”بیشک روح القدس جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے تھوڑی دیر پہلے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہتر ابو بکر صدیق ہیں۔“

(المعجم الاوسط، من اسمه محمد، الحديث: ۶۳۳۸، ج ۵، ص ۱۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! لوگوں میں آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”عائشہ“ میں نے کہا: ”مردوں میں؟“ فرمایا: ”ان کے والد“ یعنی ابو بکر صدیق۔ میں پوچھا: ”پھر کون؟“ ارشاد فرمایا: ”عمر بن خطاب۔“ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ)

(صحيح البخاري، كتاب فضائل اصحاب النبي، باب قول النبي لو كنت متخذاً الحديث: ۳۲۶۲، ج ۲، ص ۵۱۹)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں:

إِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْوًا مِنْ أَخِي ثِقَّةً فَأَذْكَرُ أَخَاكَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا  
خَيْرَ الْبَرِيَّةِ اتَّقَاهَا وَأَعْدَلَهَا بَعْدَ النَّبِيِّ وَ أَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا  
ترجمہ: ”جب تجھے سچے دوست کا غم یاد آئے، تو اپنے بھائی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے  
کارناموں کو یاد کر جو نبی کریم رُوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد ساری مخلوق سے بہتر، سب سے زیادہ تقویٰ  
اور عدل والے اور سب سے زیادہ عہد کو پورا کرنے والے ہیں۔“

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، استشاده فی مدح الصدیق، الحدیث: ۴۰، ج ۴، ص ۷)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

حضرت سیدنا ابوبکر بن عیاش رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابو حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو یہ  
فرماتے سنا: ”وَاللَّهِ مَا وَلَدَ لِآدَمَ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ لِعِنِّي أَنْبِيَاءُ وَمُرْسَلِينَ كَعْدِ  
حضرت سیدنا آدم عَلَى بَيْتِنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی اولاد میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے افضل کوئی پیدا  
نہیں ہوا۔“ (فضائل الصحابة للإمام احمد بن حنبل، ومن فضائل عمر بن الخطاب من حدیث أبي بكر بن مالك - الخ، الرقم: ۵۹۸، ج ۱، ص ۳۹۳)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ نسفی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي

حضرت امام ابن ہمام عمر بن محمود نسفی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”نبی کریم رُوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ کے بعد افضل البشر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں پھر حضرت سیدنا عمر فاروق، پھر حضرت سیدنا  
عثمان غنی، پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہیں۔“ (شرح العقائد النسفية، ص ۳۱۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت سیدنا امام اعظم نعمان بن ثابت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بعد تمام لوگوں سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، پھر عمر بن خطاب، پھر عثمان بن عفان ذوالنورین، پھر علی ابن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمُ أَجْمَعِينَ ہیں۔“  
(شرح الفقہ الاکبر، ص ۶۱)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت امام شافعی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ وَتَابِعِينَ عِظَامِ كَالِاسْبَاتِ پراجماع ہے کہ تمام امت سے افضل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق، پھر حضرت سیدنا عثمان بن عفان، پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمُ أَجْمَعِينَ ہیں۔“

(فتح الباری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل ابی بکر بعد النبی، ج ۸، ص ۱۵)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے پوچھا گیا: ”انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟“ فرمایا: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“

(الصواعق المحرقة، الباب الثالث، ص ۵۷)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام طحاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت سیدنا امام ابو جعفر طحاوی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”ہم رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے پہلے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی خلافت ثابت کرتے ہیں بایں طور کہ آپ کو تمام امت پر افضلیت و سبقت حاصل ہے، پھر ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے خلافت ثابت کرتے ہیں۔“

(شرح العقيدة الطحاوية، ص ۲۷۱)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام ابو بکر باقلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”اہل سنت وجماعت اسلاف کا حق پہنچاتے ہیں وہ اسلاف جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کے لیے منتخب فرمایا تھا وہ ان کے فضائل بیان کرتے ہیں اور ان میں جو اختلافات واقع ہوئے ہیں خواہ چھوٹوں میں یا بڑوں میں اہلسنت وجماعت ان اختلافات سے اپنے آپ کو دور رکھتے ہیں اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو سب سے مقدم سمجھتے ہیں پھر حضرت سیدنا عمر فاروق کو، پھر حضرت سیدنا عثمان کو پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو اور اقرار کرتے ہیں کہ یہ سب خلفاء راشدین و مہدیین ہیں اور نبی کریم رُوِيَ رَحِمَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب لوگوں سے افضل ہیں اور اہلسنت وجماعت ان تمام احادیث کی تصدیق کرتے ہیں اور ان پر دلالت کرنے والی اور شان خلفاء میں وارد شدہ احادیث کو جھٹلاتے نہیں ہیں جو حضور اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے ثابت ہیں۔“

(کتاب التمهید، ص ۲۹۵)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان شیخ تقی الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَفْضَلُ مِنْ سَائِرِ الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَ سَائِرِ أُمَّةِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَصْحَابِهِمْ یعنی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تمام امت محمدیہ سے اور تمام انبیاء کی ساری امتوں اور ان کے اصحاب سے افضل ہیں، کیونکہ آپ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ اس طرح لازم تھے جس طرح سایہ جسم کو لازم ہوتا ہے حتیٰ کہ میثاق انبیاء میں اور اسی لیے آپ نے سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق کی۔“

(البيوالت والجواهر، المبحث الثالث والاربعون، الجزء الثاني، ص ۳۲۹)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان حافظ ابن عبد البر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”حضور نبی کریم رُوِيَ رَحِمَهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے بعد جن صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو

چھوڑا ان میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور اس بات پر علماء کرام کی جماعت کا اجماع ہے اور اہل علم کے ایک بہت بڑے گروہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔

(التمهيد لمافی الموطامن المعانی والمسائید، حدیث الرابع عشر، ج ۸، ص ۵۵۳)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ عبدالشکور سالمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

امام المتکلمین علامہ ابوشکور سالمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ انبیاء و رسل اور فرشتوں کے بعد تمام مخلوق سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

(تمهيد ابوشکور سالمی، ص ۳۶۴)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”نبی کریم رُفِئَ رَجِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد امام برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا عثمان بن عفان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

(احیاء العلوم، کتاب قواعد العقائد، الرکن الرابع، الاصل السابع، ج ۱، ص ۱۵۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام کمال الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”جان لو کہ دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد امام برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، پھر حضرت سیدنا عمر، پھر حضرت سیدنا عثمان غنی، پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ہیں۔ اور اس پر احادیث سے بے شمار دلائل موجود ہیں جو مجموعی طور پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے

(الواقیت والجواهر، المبحث الثالث والرابعون، الجزء الثاني، ص ۳۲۹)

مقدم ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام قاضی عیاض رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت امام قاضی عیاض مالکی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حدیث پاک نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ تَعَالَى نے میرے صحابہ کو تمام جہانوں پر ماسوائے انبیاء و مرسلین کے منتخب فرمایا ہے اور ان میں سے چار کو میرے لیے چن لیا ہے وہ چار ابوبکر، عمر، عثمان، علی ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ نے میرا بہترین ساتھی بنایا اور میرے تمام صحابہ میں خیر ہے۔“

(الشفاعت عرف حقوق المصطفى، ج ۲، ص ۵۳)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان غوث اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

محبوب سبحانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی غوث الاعظم عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْأَكْبَرُ فرماتے ہیں: ”عشرہ مبشرہ میں سے افضل ترین چاروں خلفاء راشدین ہیں اور ان میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ اور ان چاروں کے لیے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے خلافت ثابت ہے۔“

(الغنية، العقائد والفرق الاسلامية، ج ۱، ص ۱۵۷، ۱۵۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان حافظ ابن عساکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”حضور اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد امام برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے دین کو غلبہ دیا اور انہیں مرتدین پر غالب کیا اور مسلمانوں نے ان کو خلافت میں اسی طرح مقدم کیا ہے جس طرح کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کو غار میں مقدم کیا پھر امام برحق حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اللہ تعالیٰ آپ کے چہرہ کو رونق بخشے

آپ کے قاتلین نے ظلم و تعدی سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شہید کیا پھر حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ  
پس رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد یہ ائمہ ہیں۔“

(تبیین کذب المفتري، باب ما وصف من مجانته لأهل البدع، ص ۱۶۰)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام شرف الدین نووی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سب صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر

صدیق پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔“ (شرح صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، ج ۸، الجزء: ۱۵، ص ۱۲۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام محمد بن حسین بغوی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ انبیاء و مرسلین کے بعد

تمام لوگوں میں سب سے افضل ہیں اور پھر ان چاروں میں افضلیت کی ترتیب خلافت کی ترتیب سے ہے کہ حضرت

سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پہلے خلیفہ ہیں لہذا وہ سب سے افضل ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق، ان کے بعد

حضرت سیدنا عثمان غنی، ان کے بعد حضرت سیدنا علی شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ افضل ہیں۔“

(شرح السنة للبغوی، كتاب الايمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، ج ۱، ص ۱۸۲)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ ابن حجر عسقلانی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”إِنَّ الْأَجْمَاعَ انْعَقَدَ بَيْنَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ تَرْتِيبَهُمْ فِي الْفَضْلِ كَتَرْتِيبِهِمْ فِي الْخِلَافَةِ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ یعنی اہل سنت و جماعت کے درمیان اس بات پر اجماع ہے کہ خلفاء راشدین میں

فضیلت اسی ترتیب سے ہے جس ترتیب سے خلافت ہے۔“ (یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب سے

افضل ہیں کہ وہ سب سے پہلے خلیفہ ہیں اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق، اس کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی، اس کے

بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ)

(فتح الباری، كتاب فضائل اصحاب النبي، باب لو كنت متخذًا اخيلاً، تحت الحديث: ۳۶۷۸، ج ۷، ص ۲۹)



### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام جلال الدین سیوطی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”اہل سنت وجماعت کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق، پھر حضرت سیدنا عثمان غنی، پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ ہیں۔“  
(تاریخ الخلفاء، ص ۳۳)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام عبدالوہاب شعرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ کی امت کے اولیاء کرام میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر حضرت سیدنا علی المرتضی شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“  
(الواقیت والجواهر، المبحث الثالث والاربعون، الجزء الثاني، ص ۲۲۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”یہ آیت مبارکہ ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی امامت پر دلالت کرتی ہیں، کیونکہ ان دونوں آیتوں کا معنی ہے کہ ”اے اللہ ہمیں ان لوگوں کے راستے پر چلا کہ جن پر تیرا انعام ہوا۔“ اور دوسری آیت مبارکہ میں فرمایا: ﴿أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ﴾ (ب، النساء: ۶۹) یعنی اللہ نے نبیوں اور صدیقین پر انعام فرمایا۔ اور اس بات میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں کہ صدیقین کے امام اور ان کے سردار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں۔ تو اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ”اللہ غَزَّوَجَلَّ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم وہ ہدایت طلب کریں جس پر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور تمام صدیقین تھے، کیونکہ اگر وہ ظالم ہوتے تو ان کی اقتداء جائز ہی نہ ہوتی لہذا ثابت ہوا کہ سورۃ الفاتحہ کی یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی امامت پر دلالت کرتی ہے۔“

(التفسیر الکبیر، الفاتحہ: ۶، ۵، ج ۱، ص ۲۲۱)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان امام ابن حجر ہیتمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

علامہ ابن حجر ہیتمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”علماء اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس اُمت میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، اور اُن کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“  
(الصواعق المحرقة، الباب الثالث، ص ۵۷)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان مجدد الف ثانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”خلفاء اربعہ کی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے (یعنی امام برحق اور خلیفہ مطلق حضور خاتم النبیین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور اُن کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اُن کے بعد حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور اُن کے بعد حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں) تمام اہل حق کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کے بعد سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور اُن کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔“

(مکتوبات امام ربانی، دفتر سوم، مکتوب ۱، عقیدہ چہار دہم، ص ۳۷)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”وہ قول جس پر میرا اعتقاد ہے اللہ کے دین پر میرا مکمل اعتماد ہے کہ افضلیت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قطعی ہے اس لیے کہ نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بطریق نیابت امامت کا حکم دیا اور یہ بات دین سے معلوم ہے کہ جو امامت میں اولی ہے وہ افضل ہے حالانکہ وہاں حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی موجود تھے اور اکابر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان بھی۔ اس کے باوجود نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو امامت کے لیے معین کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ افضلیت صدیق اکبر نبی کریم رَوَفِّ رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے علم میں تھی یہاں تک کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

اللہ تعالیٰ عنہ مصلیٰ مبارک سے پیچھے ہٹے اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آگے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”ابوبکر کے سوا کوئی اور امامت کرے اللہ اور سب مومن انکار کرتے ہیں۔“

(شرح الفقہ الاکبر، ص ۶۳)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ قسطلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

حضرت علامہ احمد بن محمد بن ابوبکر بن عبد الملک قسطلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ساری مخلوق میں سب سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔“ (ارشاد الساری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عثمان بن عفان، تحت الحدیث:

۳۶۹۸ ج ۸، ص ۲۱۵)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان میر سید عبدالواحد بلگرامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”اس پر بھی اہل سنت کا اجماع ہے کہ نبیوں کے بعد دوسری تمام مخلوق سے بہتر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بعد سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔“

(سبع سنابل، ص ۷)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”خلفاء اربعہ کی افضلیت ان کی ترتیب خلافت کے مطابق ہے یعنی تمام صحابہ سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق ہیں پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔“

(تکمیل ایمان، ص ۱۰۳)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امام برحق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ

تَعَالَى عَنْهُ هِيَ بِيَوْمِ فَارُوقِ بِيَوْمِ عُمَانَ غَنِي بِبِيَوْمِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي مَرْثُومِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ هِيَ۔“

(تفهيمات الهية، ج ۱، ص ۱۲۸)

افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ عبدالعزیز پرہاروی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”صوفیاء کرام کا بھی اس بات پر اجماع ہے کہ امت میں سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر

سیدنا عثمان غنی پھر سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سب سے افضل ہیں۔“

(النبراس شرح شرح العقائد، ص ۴۹۲)

افضلیت صدیق اکبر بزبان پیر مہر علی شاہ گولڑوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

فرماتے ہیں: ”آیت ﴿مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكُفَّارِ﴾ الآية (۲۶ب، الفتح: ۲۹)

ترجمہ کنز الایمان: ”مُحَمَّدُ اللهُ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔“ میں اللہ تعالیٰ کی

طرف سے خلفائے اربعہ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی ترتیب خلافت کی طرف واضح اشارہ ہے۔ چنانچہ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ سے خلیفہ

اول (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مراد ہیں) اَشِدَّاءُ عَلٰى الْكُفَّارِ سے خلیفہ ثانی (حضرت سیدنا عمر

فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) رَحْمَاءُ بَيْنَهُمْ سے خلیفہ ثالث (حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) اور قَرَاهُمْ وَكَعْبًا

سُجَّدًا۔۔ الخ سے خلیفہ رابع (حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ) کے صفات مخصوصہ کی طرف

اشارہ ہے کیونکہ معیت اور صحبت میں حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، کفار پر شدت میں حضرت سیدنا عمر

فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حلم و کرم میں حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور عبادت و اخلاص میں حضرت سیدنا

مولائے علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خصوصاً شان رکھتے تھے۔“ (بہر منین، ص ۴۲۳، الباب فی علوم الكتاب، الفتح: ۲۹، ج ۱، ص ۵۱۷)

افضلیت صدیق اکبر بزبان اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلِيْهِ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: ”حضرات خلفاء اربعہ رَضَوَانَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ تمام مخلوق الہی سے افضل ہیں، پھر ان

کی باہم ترتیب یوں ہے کہ سب سے افضل صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پھر فاروق اعظم پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۲۷۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان صدر الافاضل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

صدر الافاضل حضرت مولانا مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے بعد تمام عالم سے افضل حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ہیں اُن کے بعد حضرت عمر اُن کے بعد حضرت عثمان اور اُن کے بعد حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔“

(سوانح کربلا، ص ۳۸)

### افضلیت صدیق اکبر بزبان صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ

صدر الشریعہ حضرت مولانا مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”بعد انبیاء و مرسلین، تمام مخلوقات الہی انس و جن و ملک (فرشتوں) سے افضل صدیق اکبر ہیں، پھر عمر فاروق اعظم، پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔“

(بہار شریعت، ج ۱، ص ۲۳۱)

### سیدنا صدیق اکبر و عمر فاروق کی افضلیت قطعی ہے

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”(حضرت سیدنا صدیق و عمر کی افضلیت پر) جب اجماع قطعی ہوا تو اس کے مفاد یعنی تفضیل شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا؟ ہمارا اور ہمارے مشائخ طریقت و شریعت کا یہی مذہب ہے۔“

(مطلع القمرین فی ابانۃ سبقة العمرین، ص ۸۱)

### جہاں نہایتیں و فائیتیں ختم وہاں مقام صدیق شروع

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، حضرت علامہ مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں اور تحقیق یہ ہے کہ تمام اجلہ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ مراتب ولایت میں اور

خلق سے فنا اور حق میں بقاء کے مرتبہ میں اپنے ماسوا تمام اکابر اولیاء عظام سے وہ جو بھی ہوں افضل ہیں اور ان کی شان ارفع و اعلیٰ ہے اس سے کہ وہ اپنے اعمال سے غیر اللہ کا قصد کریں، لیکن مدارج متفاوت ہیں اور مراتب ترتیب کے ساتھ ہیں اور کوئی شے کسی شے سے کم ہے اور کوئی فضل کسی فضل کے اوپر ہے اور صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقام وہاں ہے جہاں نہایتیں ختم اور غایتیں منقطع ہو گئیں، اس لیے کہ صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ امام القوم سیدی محی الدین ابن عربی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي کی تصریح کے مطابق پیشواؤں کے پیشوا اور تمام کے لگام تھامنے والے اور ان کا مقام صدیقیت سے بلند اور تشریح نبوت سے کمتر ہے اور ان کے درمیان اور ان کے مولائے اکرم مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے درمیان کوئی نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۶۸۳)

### مسئلہ افضلیت باب عقائد سے ہے

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ ارشاد فرماتے ہیں: ”باجملہ مسئلہ افضلیت ہرگز باب فضائل سے نہیں جس میں ضعاف (ضعیف حدیثیں) سن سکیں بلکہ مواقف و شرح مواقف میں تو تصریح کی کہ باب عقائد سے ہے اور اس میں احاد صحاح (خبر و احادیث صحیح حدیثیں) بھی نامسموع۔“

(فتاویٰ رضویہ، ج ۵، ص ۵۸۱)

صدیق اولین ہیں خلافت کے تاجدار

بعد ان کے عمر و عثمان وحید ہیں بالیقین

اللہ اللہ ان کی عظمت اور شان سر بلند

انبیاء کے بعد ان کا کوئی ہمر نہیں

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## صدیق اکبر صوفیاء کی نظر میں

### صوفی بننے کے لیے نقش صدیق کی اتباع

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ التَّوَّابِ فرماتے ہیں: ”اگر کوئی حقیقی صوفی بننا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نقش قدم پر چلے کہ صفا صدیق کی صفت ہے، کیونکہ صفا کی ایک اصل ہے اور ایک فرع۔ اس کی اصل یہ ہے کہ دل اغیار سے منقطع ہو جائے اور اس کی فرع یہ ہے کہ دل دنیا کی محبت سے خالی ہو جائے اور یہ دونوں صفتیں سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ہیں تو جو اس طریقے والے ہیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کے امام ہیں۔“

(ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء، ج ۳، ص ۸۰)

### خوف و امید کی اعلیٰ مثال

حضرت سیدنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اگر آسمان سے کوئی بہ آواز بلند صدا دے کہ جنت میں صرف ایک ہی شخص داخل ہوگا تو مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور اس کے فضل سے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا اور اگر آسمان سے یہ آواز آئے کہ دوزخ میں صرف ایک ہی شخص داخل ہوگا تو مجھے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے غضب اور عقاب کے سبب یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ بھی میں ہی نہ ہوں۔“ حضرت مطرف رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَنْهُ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ: ”بخدا! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف اور اس کی رحمت سے امید کی اس سے بڑھ کر کوئی مثال نہیں مل سکے گی۔“ (اللمع فی التصوف، ص ۲۳۳)

### صدیق اکبر جیسے بن جاؤ

حضرت سیدنا ابوالعباس عطاء رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالَى عَنْهُ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا: ﴿كُونُوا

رَبِّنَا ﴿۳﴾ (پ ۳، ال عمران: ۷۹) ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ والے ہو جاؤ۔“ کہ اس فرمان میں اللہ عزوجل کن لوگوں جیسا ہونے کا حکم ارشاد فرما رہا ہے؟ تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: اس آیت میں یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ تم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسے بن جاؤ، کیونکہ جب رسول اللہ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا دنیا سے وصال ظاہری ہوا تو تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ شَدِيدَتِ غَمٌّ سے نڈھال تھے اور کچھ دیر کے لیے انہیں ایسا لگا جیسے اب دنیا سے اسلام کا نام و نشان ختم ہو جائے گا کیونکہ اس وقت مسلمانوں کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی صدمہ نہ تھا۔ ایسے کٹھن وقت میں صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ایسے تھے جنہوں نے نہایت ہی صبر و تحمل اور حوصلے سے کام لیتے ہوئے اپنے جذبات پر قابو پایا اور باہر آ کر صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے مجمع سے یہ خطاب فرمایا کہ: ”اگر تم لوگ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پوجا کرتے ہو تو سن لو کہ وہ وصال فرمائے ہیں اور اگر تم اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہو تو یقین رکھو کہ وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اسے کبھی موت نہ آئے گی۔“

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، مرض النبی ووفاته، الحدیث: ۵۴، ج ۳، ص ۱۵۸، عمدۃ القاری، ج ۲۶، ص ۳۶۷)

اس سے پتا چلا کہ ربانی یعنی اللہ والا وہی شخص ہو سکتا ہے جس کے دل پر حوادثِ زمانہ کا کوئی اثر نہ ہو سکے یعنی اس کا

دل اس کا اثر قبول نہ کرے خواہ پوری زمین ادھر سے ادھر ہی کیوں نہ ہو جائے۔ (اللمع فی التصوف، ص ۲۳۳)

### صوفیاء کی بولی بولنے والے پہلے شخص

حضرت سیدنا ابوبکر واسطی رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ: ”اس اُمت کی پہلی شخصیت جس نے اشارے میں

صوفیاء کی بولی سے کام لیا وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ چنانچہ صوفیاء کرام نے اسی بولی سے ایسے

ایسے لطائف اخذ کیے جس سے بڑے بڑے عقل مند حیرت زدہ ہو کر رہ گئے۔“



## صوفیاء کی پہلی بولی صدیق اکبر نے بولی

حضرت شیخ ابونصر عبد اللہ بن علی سراج طوسی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر واسطی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے جو یہ فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زبان پر سب سے پہلے صوفیاء کی بولی ظاہر ہوئی تو یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے راہِ خُدا میں مالِ پُیش کرنے کی ترغیب دلائی تو مختلف صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے حسب استطاعت اپنا اپنا مال بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا اور اس وقت حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے گھر کا سارا سامان لا کر حضورِ نبی کریم رُوْفَتْ رَحِيمِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا اور سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جب پوچھا کہ: ”اے صدیق! گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو؟“ اس پر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صوفیاء کی وہ بولی بولتے ہوئے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! گھر والوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چھوڑ کر آیا ہوں۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، الحدیث: ۳۶۹۵، ج ۵، ص ۳۸۰)

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے اس قول میں سب سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر فرمایا اور پھر ساتھ ہی حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نام مبارک لے دیا اور خدا کی قسم! عقیدہ توحید رکھنے والوں کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی انفرادیت بتانے کا اس سے بڑھ کر کوئی اور اشارہ ممکن ہی نہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی حیاتِ طیبہ میں اور بھی ارشادات ملتے ہیں جن سے صوفیاء نے بہت لطیف مسائل نکالے ہیں۔ اہل تحقیق صوفیاء انہیں جانتے اور خوب سمجھتے ہیں۔ کیونکہ ان صوفیاء کا ان اشارات سے تعلق بھی ہے اور انہوں نے ان کو اپنا بھی رکھا ہے۔

(اللمع فی التصوف، ص ۲۳۳)

## حیات صدیق اور اشارات صوفیاء

انہی اشارات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری پر جب صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے دل لزر گئے اور انہیں آپ کے وصال اور دنیا سے پردہ فرمانے پر خدشہ محسوس ہوا کہ اسلام کہیں ختم ہی نہ ہو جائے تو اس وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا تھا: ”اگر تم لوگ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی پوجا کرتے ہو تو سن لو کہ وہ وصال فرما گئے ہیں اور اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے ہو تو یقین رکھو کہ وہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا اسے کبھی موت نہ آئے گی۔“ اس میں نہایت باریک اشارہ یہ تھا کہ آپ توحید الہی پر ثابت قدم تھے اور یہی نہیں بلکہ آپ نے تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا بھی اس عقیدہ توحید پر یقین مضبوط فرما دیا۔

## صوفیاء کی بولی، دوسری مثال

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جو صوفیاء کی بولی بولی انہیں بولیوں میں سے ایک بولی یہ بھی ہے کہ غزوہ بدر کے موقع پر جب نبی کریم رُوِيَ رَحِمَهُ اللهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بارگاہ الہی میں التجاء کرتے ہوئے عرض کی کہ: ”الہی! اگر آج یہ تیرے مٹھی بھر مخلص بندے شہید ہو گئے تو اس سر زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ الہی! رحم فرما! کرم فرما! اور تو نے جس مدد کا وعدہ فرمایا تھا اسے پورا فرما۔“ تو اس وقت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تھے جنہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی تھی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! بارگاہ الہی میں جو التجاء کر چکے وہ کافی ہے، اب بس کیجئے، اس سے زیادہ کچھ نہ کہیے کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ اسے ضرور پورا فرمائے گا۔“ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے مدد کا جو وعدہ فرمایا تھا اس آیت مبارکہ میں مذکور ہے: ﴿إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنْ مَعَكُمْ فَتَبَيَّنُوا الَّذِينَ آمَنُوا سَالِقِينَ فِي قُلُوبِ

الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَأَضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ﴿١٧﴾ (پ ۹، الانفال: ۱۲) ترجمہ  
کنز الایمان: ”جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو عنقریب  
میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا تو کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔“

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الانفال، الحدیث: ۳۰۹۲، ج ۵، ص ۵۵)

اس آیت مبارکہ میں وعدہ امداد الہی کی تصدیق تمام صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ میں سے صرف حضرت سیدنا ابو بکر صدیق  
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی نے کی تھی، دیگر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اس وقت انتہائی پریشان ہو چکے تھے، وعدہ امداد الہی کی  
اسی تصدیق قلبی سے آپ کے ایمان کی پختگی اور خصوصی حیثیت کا پتہ چلتا ہے۔  
(اللمع فی التصوف، ص ۲۳۵)

### ایک سوال اور اس کا جواب

اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ نبی کریم رُوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی ہر حالت اور کیفیت کے اعتبار  
سے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کامل واکمل تھے پھر کیا وجہ ہے کہ غزوہ بدر کے دن آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بے قرار و بے چین تھے اور بارگاہ رب العالمین میں گریہ و زاری فرما رہے تھے، جبکہ حضرت سیدنا ابو بکر  
صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بالکل مطمئن اور پرسکون تھے بلکہ خود آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو حوصلہ دیتے نظر آ رہے  
تھے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم رُوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے  
مقابلے میں معرفت الہی کے علوم یقیناً زیادہ جانتے اور قوی ایمان کے مالک تھے۔ جبکہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى  
عَنْهُ تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ میں سب سے زیادہ علم والے اور قوی ایمان کے مالک تھے۔ یہی وجہ  
ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وعدہ الہی پر حقیقی ایمان کی وجہ سے ثابت قدم تھے لیکن حضور نبی اکرم نور  
مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چونکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ رب عزوجل جبار و قہار

ہے، وہ غنی یعنی بے پرواہ ہے اسے کسی کی پرواہ نہیں، جب چاہے، جیسے چاہے اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے قرار تھے۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہ علم تھا جو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ اور کسی دوسرے صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو نہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب شدید آندھی آتی تو باوجودیکہ آندھیاں آتی ہی رہتی تھیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ مبارکہ کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا حالانکہ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کئی صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ ہوتے تھے اور کسی کو کوئی پریشانی نہ ہوتی۔ پھر حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے خود یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ: ”جو کچھ میں جانتا ہوں تمہیں اس کا علم نہیں، اگر تم جان جاتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور تم بلند پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اور وہاں بارگاہ الہی میں گڑگڑا کر روتے رہتے نیز تمہیں اپنے بستروں پر بھی کبھی چین نہ آتا۔“ (اللمع فی التصوف، ص ۲۳۶)

### صدیق اکبر کے تین الہام

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے اور مخصوص بندوں کے دل میں بعض اوقات سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے یعنی دل میں ڈالی جاتی ہے اسے الہام کہتے ہیں۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ وہ واحد صحابی تھے جو دوسرے صحابہ کے مقابلے میں الہام و فراست کی خصوصیت رکھتے تھے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے ساتھ تین ۳ موقعوں پر الہام و فراست کا ظہور ہوا۔

### (1) مانعین زکوٰۃ کے خلاف جنگ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے بعد بعض قبائل نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کر دیا تو دیگر صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے یہ رائے دی کہ زکوٰۃ روکنے والے مرتدوں سے ابھی جنگ نہ کی

جائے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان سے جنگ کرنے پر فوراً تیار ہو گئے اور مانعین زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ: ”اگر انہوں نے رسی کا ایک ٹکڑا بھی دینے سے انکار کیا جو وہ رسول خدا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے عہد مبارک میں بطور زکوٰۃ ادا کرتے تھے تو میں اُن سے تلوار کے ذریعے جہاد کروں گا۔“ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی رائے درست ثابت ہوئی اور صحابہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے مخالفت میں مشورہ دینے کے باوجود آپ کی رائے کو درست تسلیم کیا اور آپ کی رائے پر اکٹھے ہو گئے کیونکہ انہیں پتہ چل گیا تھا کہ آپ ہی کی رائے صحیح ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بقتال الناس حتی يقولوا لا اله الا الله۔ الخ، الحدیث: ۳۲، ج ۱، ص ۳۱، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۲۷)

### (2) جیش اسامہ کی روانگی

رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کفار کی سرکوبی کے لیے اپنے انتقال سے کچھ عرصہ قبل ایک لشکر حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سربراہی میں روانہ فرمایا تھا جو سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے انتقال کے بعد راستے میں شش و پنج کا شکار ہو گیا تھا۔ جب تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر کو واپس بلانے پر اصرار کیا تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ: ”جس کام کا حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے پختہ ارادہ فرمایا تھا میں اسے ہرگز تبدیل نہیں کروں گا۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۸، ص ۲۲، الطبقات الكبرى، الطبقة الثانية من المهاجرين، ج ۳، ص ۵۰)

### (3) قبل وصال بیٹی کی خوشخبری

آپ کی فراست کا تیسرا موقع وہ تھا جب بوقت وصال آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ: ”اے عائشہ! میرے انتقال کے بعد مال وراثت کو اپنے دو بھائیوں اور دونوں بہنوں سب میں برابر برابر تقسیم کر دینا۔“ حالانکہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو دو بھائیوں اور

صرف ایک بہن کا پتہ تھا۔ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نکاح میں برتتا جارہے رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا بھی تھیں جو اس وقت حاملہ تھیں اور اس حمل کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ بچی ہوگی۔ چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے الہام اور فراست کامل کے مطابق ویسا ہی ہوا کہ بچی کی پیدائش ہوئی۔ (تاریخ الخلفاء، الخلفاء الراشدون، ابوبکر الصديق، فصل في مرضه

النخ، ص ۶۳، شرح الزرقانی علی المؤطا، ج ۳، ص ۶۱)

اسی لیے نبی کریم رَوَفَّ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد نور بار ہے کہ: ”اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ يَعْنِي مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھتا ہے۔“

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الحجر، الحدیث: ۳۱۳۸، ج ۵، ص ۸۸)

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایسے اور بھی کمالات موجود ہیں جن کا تعلق اہل حقائق اور اہل دل

سے ہے۔

### صحابہ کے مابین امتیاز صدیق اکبر

..... حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ مَرْنِي رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ یہ فرمایا کرتے تھے کہ: ”حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ میں اس لحاظ سے امتیاز نہیں رکھتے تھے کہ وہ روزے کثرت سے رکھتے اور نوافل زیادہ پڑھتے تھے بلکہ یہ تو ان کے دل میں ایک خاص راز تھا جس کی وجہ سے وہ امتیاز رکھتے تھے۔“

..... کسی صوفی کا اس امتیاز میں یہ قول ملتا ہے کہ: ”آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دل میں محبت خداوندی موجزن تھی اور خلوص دل رکھتے تھے۔“

..... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں یہ بھی آتا ہے کہ جب نماز کا وقت داخل ہو جاتا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں سے فرماتے: ”اے لوگو وہ آگ بجھا دو جسے تم نے جلا رکھا ہے۔“ (یعنی نماز کا وقت ہوتے ہی جو

کام جیسا ہے ویسا ہی چھوڑ دو۔)

(اللمع فی التصوف، ص ۲۳۸)

### کھاتے ہی فوراً قے کر دی

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ شبہ والا کھانا کھا لیا تھا لیکن علم ہوا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فوراً قے کر دی۔ پھر فرمایا: ”اگر یہ کھانا نکالنے میں میری جان بھی نکل جاتی تو میں اسے نکال کر ہی دم لیتا کیونکہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے میں نے سن رکھا ہے کہ جس پیٹ میں حرام کا کھانا چلا جائے تو اس سے آگ ہی بہتر رہے گی۔“ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصاری، باب ایام الجاهلیة، الحدیث: ۳۸۲۲، ج ۲،

ص ۵۷۱، منهاج العابدین، الفصل الخامس فی البطن وحفظه، ص ۸۸)

### کاش میں ایک سبزہ ہوتا

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عذاب الہی اور یوم حساب کے ڈر سے فرمایا کرتے تھے: ”کاش میں سبزہ ہوتا اور چوپائے مجھے کھا جاتے بلکہ میں پیدا ہی نہ ہوتا تو بہتر تھا۔“ (جمع الجوامع، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۱۷۳،

ج ۱، ص ۳۱، الطبقات الکبری، ذکر وصیة ابی بکر، ج ۳، ص ۱۳۸)

### صدیق اکبر اور تین آیتیں

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن کریم کی تین آیات کو ہمیشہ پیش نظر رکھا:

### پہلی آیت

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَإِنْ يَسْأَلْكَ اللَّهُ بَصْرًا فَلَا تَكْشِفْ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ

بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۗ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿۱۰۷﴾ (پ ۱۱، بونس: ۱۰۷) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اگر تجھے اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کا کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تیرا بھلا چاہے تو اس کے فضل کو رد کرنے والا کوئی نہیں اسے پہنچاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔“

حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”اس آیت سے مجھے پتہ چل گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ میرا بھلا کرنا چاہے تو اس کے سوا اس بھلائی کو کوئی نہیں روک سکے گا، لیکن اگر اس کے حکم میں میرے لیے تکلیف لکھی ہے تو اسے بھی اسی کے سوا کوئی نہیں ٹال سکے گا۔“

### دوسری آیت

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ﴿۱۵۲﴾﴾ (پ ۲، البقرة: ۱۵۲) ترجمہ کنز الایمان: ”تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا اور میرا حق مانو اور میری ناشکری نہ کرو۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جب میں نے یہ آیت پڑھ لی تو میں نے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کی یاد کو ترک کر دیا اور اسی کا ذکر کرنے لگا۔“

### تیسری آیت

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ۗ كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ﴿۱۲﴾﴾ (پ ۱۲، مود: ۶) ترجمہ کنز الایمان: ”اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو اور جانتا ہے کہ کہاں ٹھہرے گا اور کہاں سپرد ہوگا سب کچھ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جب سے میں نے یہ آیت پڑھ لی ہے تو خدا کی قسم! میں نے روزی کی فکر کرنا چھوڑ دی۔“

(اللمع فی التصوف، ص ۲۳۹)



## دنیا داروں کی مذمت میں صدیق اکبر کے اشعار

کہا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دنیا داروں کی مذمت میں چند اشعار فرمائے جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

”اے دنیا اور اس کی زیب و زینت اپنا کرنا زکرنے والے! سن لے کہ مٹی ہی مٹی کی شان ہے تو اس میں عظمت کیسی؟ کوئی شریف آدمی دیکھنا چاہو تو ایسے بادشاہ کی طرف دیکھا کرو جو مسکین نما لباس پہنا کرتا ہے۔ یہی وہ شخص ہوگا جو لوگوں پر مہربان ہوگا اور دین و دنیا میں یہی اصلاح کر سکے گا۔“  
(اللمع فی التصوف، ص ۲۳۰)

## صدیق اکبر سب سے بہترین راہنما

حضرت جنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کے متعلق آتا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے توحید کا مفہوم سمجھانے کے لیے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ فرمان سب سے بہترین راہنما ہے کہ: ”ذات الہی کتنی ستھری ہے جس نے اپنی پہچان کا صرف ایک ہی بہتر طریقہ بتلا دیا ہے کہ اس کی پہچان سے عاجز ہو جاؤ۔“  
(اللمع فی التصوف، ص ۲۳۰)

## صدیق اکبر مرید صادق ہیں

حضرت سیدنا شیخ محی الدین ابن عربی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”دوسروں پر فضیلت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دلالت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نبی کریم رُوْفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں مرید صادق کی طرح ہونا ہے جبکہ شیخ کی معیت میں اس کی فتوحات کامل ہو جائیں اور اسی وجہ سے آپ مستحق خلافت ہوئے۔ پس حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اصل بحق نہیں ہوئے حتیٰ کہ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہر طرح سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

طرف متوجہ ہو گئے اور آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مشاہدہ ایک عبد مخلص کی صورت میں کیا جسے اللہ تعالیٰ کی معیت میں اگر کوئی حرکت یا سکون ہے تو صرف اسی کی اجازت سے۔

### صدیق اکبر کی فضیلت کی بالفعل دلیل

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پر فضیلت کی بالفعل دلیل وہ ہے جو کہ احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مال طلب فرمایا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے سارا مال لا کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کر دیا۔ جبکہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے اپنے گھر کا آدھا مال پیش کر دیا۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر

وعم، الحدیث: ۳۶۹۵، ج ۵، ص ۳۸۰)

سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان دونوں کے مال میں ان کے لیے کوئی حد مقرر نہ فرمائی بلکہ دونوں پر یہ امر مخفی رکھا تا کہ ہر ایک عزم کے مطابق کام کرے۔ اگر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ دونوں کے لیے کوئی حد مقرر فرمائی ہوتی تو یہ اس سے آگے نہ بڑھتے اور یوں سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی فضیلت بھی سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پر ظاہر نہ ہوتی۔ پس آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس امر کو مبہم رکھنے میں صرف یہی ارادہ فرمایا کہ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی فضیلت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پر ظاہر کر کے بیان کر دی جائے۔

### قول صدیق میں انتہائی ادب

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے اس قول میں کہ ”گھر والوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا

ہوں، انتہائی ادب ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رسول پاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملایا۔

اور اگر حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر اس کے مال سے کوئی چیز

لوٹا دی تو آپ نے اسے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دست کرم سے قبول کیا ہوتا کیونکہ آپ نے رسول پاک صَلَّى

الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو اپنے اہل خانہ کی کفایت کرتے چھوڑا ہے۔ تو سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے مال

میں فیصلہ نہیں کیا مگر اس کی حیثیت سے جسے مال کے مالک نے اپنا نائب بنایا ہو۔ پس اے بھائی! غور کر کہ مراتب امور

کے متعلق سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا عرفان کس قدر مضبوط ہے اور اسی وجہ سے آپ نے حضرت سیدنا عمر

فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر فضیلت پائی۔ حالانکہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا خیال تھا کہ آج وہ حضرت سیدنا

ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے سبقت لے جائیں گے تو جب یہ نصف مال لانے کا واقعہ رونما ہوا تو سیدنا عمر فاروق

رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہنے لگے کہ آج کے بعد میں سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر سبقت حاصل نہیں کر سکوں گا اور یہ

مقام انہیں سونپ دیا۔ پھر رسول پاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر ان کے مال

میں سے کوئی چیز واپس نہ کی اور یہ اس لیے تا کہ محبت میں سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سچائی پر جو کہ آپ کے علم

میں ہے حاضرین کو متنبہ فرمادیں۔ پس اگر آپ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر ان کے مال میں سے کچھ واپس

کر دیتے تو سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں یہ احتمال راہ پاسکتا تھا کہ آپ کے دل میں رسول کریم صَلَّى

الله تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ نرمی کا خیال آیا۔ اور آپ نے سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر اسے بدلہ کے طور پر

اس لیے پیش کر دیا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ سارے کا سارا مال دینے میں اس کا نفس ہر طرح سے کھلا ہوا نہیں ہے جیسا کہ

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے ایسا واقعہ گزرا کہ وہ ایک دفعہ حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی خدمت میں اپنا سارا مال لے آئے تو آپ نے اسے واپس کر دیا اور اگر حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس کے

متعلق علم رکھتے کہ وہ اپنے لیے آپ کے ہوتے ہوئے کوئی ملکیت نہیں دیکھتے جیسے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے تو اس پر آپ واپس نہ کرتے۔

### استحقاق امامت کا عرفان

جان لے کہ ایک شخص کے لیے استحقاق امامت چند امور کے ساتھ پہچانا جاتا ہے ایک یہ کہ ایسی شخصیت ظاہر کر کے مقرر کرے جس کا قول قبول کرنا واجب ہو۔ جیسے نبی یا امام عادل۔ ایک یہ کہ مسلمان اس کی امامت پر اجماع کریں اور رسول کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد بالاجماع سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے۔ پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جو کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ظاہر کرنے پر امام ہوئے۔ پھر سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، آپ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نص کے ساتھ۔ پھر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس جماعت کی نص کے ساتھ جن کے درمیان باہمی مشورہ سے امر متعین کیا گیا۔ بے شک آپ نے کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا۔ اور معتبر صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ نے حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت سیدنا علی المرتضی کی امامت پر اجماع کیا۔ پس یہ چاروں خلفاء راشدین ہیں۔

(اليواليت والجواهر، المبحث الثالث والاربعون، الجزء الثاني، ص ۳۲۹ ملخصاً)

ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت بنا  
فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا  
بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
ہے یار غار محبوب خدا صدیق اکبر کا

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيْبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

گیارہواں باب



صریحہ کبریٰ کی گیارہ کتابت کا تفصیلی بیان

## صدیق اکبر کی کرامات

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۳۲۶ صفحات پر مشتمل، شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفیٰ اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کی کتاب ”کرامات صحابہ“ صفحہ ۵۶ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چند کرامات بتصرف پیش خدمت ہیں:

### کھانے میں عظیم برکت

(۱) حضرت سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ نے دسترخوان نبوت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپس تشریف لائے۔ ان کی زوجہ نے عرض کیا کہ ”آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں غائب رہے؟“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ”کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟“ عرض کیا: ”میں نے کھانا پیش کیا مگر ان لوگوں نے صاحب خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔“ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے حضرت سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر آپ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب شکم سیر ہو کر کھانا کھالیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ ”جب ہم کھانے کے برتن میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہو گیا۔“ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعجب ہو کر اپنی زوجہ سے فرمایا کہ ”یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زیادہ نظر آتا ہے؟“ انہوں نے قسم کھا کر عرض کیا: ”واقعی

یہ کھانا تو پہلے سے تین گنا بڑھ گیا ہے۔“ پھر آپ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو ناگہاں مہمانوں کا ایک قافلہ دربار رسالت میں اترا جس میں بارہ ۱۲ قبیلوں کے بارہ سردار تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دیگر سوار بھی تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام سردار اور تمام مہمانوں کا گروہ اس کھانے کو شکم سیر کھا کر آسودہ ہو گیا لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوة فی الاسلام، الحدیث: ۳۵۸۱، ج ۲، ص ۴۹۵، مختصراً، حجة الله على العالمين، الخاتمة فی اثبات

کرامات الاولیاء۔۔۔ الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملة جملة... الخ، ج ۲، ص ۶۱۱)

### بیٹی پیدا ہونے کی بشارت

(2) حضرت سیدنا عمرو بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے مرض وفات میں اپنی صاحبزادی ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ”میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہذا تم لوگ میرے مال کو قرآن مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ لے لیتا۔“ یہ سن کر حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا نے عرض کیا کہ ”ابا جان! میری تو ایک ہی بہن بی بی اسماء ہیں۔ یہ میری دوسری بہن کون ہے؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ ”میری زوجہ بنت خاریجہ جو حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۶۳، حجة الله على العالمين، الخاتمة فی اثبات کرامات الاولیاء۔۔۔ الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملة جملة... الخ، ص ۶۱۱، المؤطا

للإمام مالک، کتاب الاقضية، باب ما لا يجوز من النحل، الحدیث: ۱۵۰۳، ج ۲، ص ۲۷۰)

### واقعی لڑکی پیدا ہوئی

اس حدیث پاک کے تحت حضرت سیدنا علامہ محمد بن عبدالباقی زُرْقَانِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي تحریر فرماتے ہیں: ”چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام ”اُمّ کُلثوم“ رکھا گیا۔“

(شرح الزرقانی علی المؤطا، کتاب الاقضية، باب ما لا يجوز من النحل، ج ۲، ص ۶۱)

## دو کرامتوں کا ثبوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیث کے بارے میں حضرت علامہ تاج الدین سبکی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّوَّابِ نے تحریر فرمایا کہ ”اس حدیث سے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں: اول: یہ کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو قبل وفات یہ علم ہو گیا تھا کہ میں اسی مرض میں دنیا سے رحلت کروں گا اس لئے بوقت وصیت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے یہ فرمایا کہ ”میرا مال آج میرے وارثوں کا مال ہو چکا ہے۔“ دوم: یہ کہ حاملہ کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی، اور ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو بلاشبہ وبالیقین پیغمبر کے جانشین امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دو عظیم الشان کرامتیں ہیں۔“

(حجة الله على العالمين، الغاتمة في اثبات كرامات الاولياء الخ، المطلب الثالث في ذكر جملة جميلة۔ الخ، ج ۲، ص ۲۱۲)

## صدیق اکبر کو علم غیب تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حدیث مذکورہ بالا اور علامہ تاج الدین سبکی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّوَّابِ کی وضاحت سے معلوم ہوا کہ مَا فِي الْأَرْحَامِ یعنی جو کچھ ماں کے پیٹ میں ہے اس کا علم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو حاصل ہو گیا تھا۔ لہذا یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ قرآن مجید کی سورہ لقمان میں جو ”يَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ“ ترجمہ کنز الایمان: جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے۔ (ب ۲۱، لقمن: ۳۳) آیا ہے یعنی خدا کے سوا کوئی اس بات کو نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ بغیر خدا کے بتائے ہوئے کوئی اپنی عقل و فہم سے نہیں جان سکتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟ لیکن اللہ تعالیٰ کے بتا دینے سے دوسروں کو بھی اس کا علم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرات انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَالسَّلَامُ کے ذریعے اور اولیائے امت کشف و کرامت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے بتا دینے سے یہ جان لیتے ہیں کہ ماں کے شکم میں لڑکا ہے یا لڑکی؟ مگر اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی، ازلی وابدی



اور قدیم ہے اور انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ و اولیاء عظام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ کا علم عطائی ہے۔ اللہ اکبر! کہاں اللہ تعالیٰ کا علم اور کہاں بندوں کا علم؟ دونوں میں بے انتہا فرق ہے۔ چنانچہ،

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا مفتی نعیم الدین مراد آبادی رَحِمَهُ اللهُ اپنی مشہور زمانہ تفسیر ”خزائن العرفان“ پارہ ۲۱ سورۃ لقمن آیت ۳۴ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں: ”(اللہ عَزَّوَجَلَّ) جس کو چاہے اپنے اولیا اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبردار کرے۔ اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورہ جن میں ارشاد ہوا ”عِلْمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَّسُولٍ“ غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورہ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریق معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں، بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَامُ کو فرشتوں نے حضرت اسحاق عَلَیْهِ السَّلَامُ کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا عَلَیْهِ السَّلَامُ کو حضرت یحییٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ السَّلَامُ کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان جملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دیں تھی اور ان سب کا جاننا قرآن کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنی لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صداہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔“

اولیائے کرام کو بھی علم غیب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَامُ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آئندہ ہونے والی

اولاد کا پتادے سکتے ہیں۔ چنانچہ،

### بیٹا پیدا ہونے کی بشارت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: میں ایک بار حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ الکاکی کے مزار پر انوار کی زیارت کے لئے گیا۔ اُن کی روح مبارک ظاہر ہوئی اور فرمایا: ”تمہارے یہاں فرزند پیدا ہوگا اُس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔“ چونکہ زوجہ بڑھاپے کو پہنچ گئی تھیں اس لئے میں نے خیال کیا شاید اس ارشاد سے مراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوگا۔ حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ الکاکی میرے اس ولی خیال پر فوراً مطلع ہو گئے اور فرمایا: ”میری یہ مراد نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صلب سے ہوگا۔“ شاہ ولی اللہ صاحب مزید فرماتے ہیں: ”والد ماجد نے ایک مدت کے بعد دوسری خاتون سے عقد یعنی نکاح فرمایا تو یہ کاتب الحروف فقیر ولی اللہ پیدا ہوا۔ شروع میں یہ واقعہ یاد نہ رہا تو ولی اللہ نام رکھ دیا اور کچھ عرصہ کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ الکاکی کے فرمان کے مطابق) قطب الدین احمد رکھا۔“ (انفاس العارفین، ص ۷۹)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیائے کرام رحمۃ اللہ الہیین کے مزاراتِ طیبات پر حاضری دینے اور اُن سے فیض لینے کا بزرگوں کا معمول رہا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ وفات یافتہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ الہیین بھی اللہ عزوجل کی عطا سے دلوں کا حال جانتے اور آئندہ کی خبریں بھی ارشاد فرمادیتے ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ الکاکی نے حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ رحمۃ اللہ کو بیٹے کی ولادت کی بشارت عنایت فرمائی۔**

یہیں پاتے ہیں سارے اپنا مطلب  
ہر اک کے واسطے یہ در گھلا ہے

میں در در کیوں پھروں در در سنوں کیوں  
مرے آقا! مرا کیا سر پہرا ہے!

(فیضان سنت، ج ۱، ص ۲۷۹)

### صدیق اکبر کی کرامات کے کیا کہنے!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کرامات کے کیا کہنے! عشاق تو آج چودہ سو سال بعد بھی فیضان صدیق اکبر سے فیضیاب ہو رہے ہیں، چنانچہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کرامات کے ضمن میں شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِيَةُ کی مشہور زمانہ کتاب ”فیضان سنت“ جلد اول، باب فیضان بسم اللہ، ص ۲۵ سے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے:

### صدیق اکبر نے مدنی آپریشن فرما دیا

ایک عاشق رسول کا بیان اپنے انداز و الفاظ میں پیش خدمت ہے: ہمارا مدنی قافلہ ”ناکہ کھارڑی“ (بلوچستان، پاکستان) میں سنتوں کی تربیت کے لئے حاضر ہوا تھا، مدنی قافلے کے ایک مسافر کے سر میں چار چھوٹی چھوٹی گانٹھیں ہو گئی تھیں جن کے سبب اُن کو آدھا سیسی (یعنی آدھے سر) کا درد ہوا کرتا تھا۔ جب درد اٹھتا تو درد کی طرف والے چہرے کا حصہ سیاہ پڑ جاتا اور وہ تکلیف کے سبب اس قدر تڑپتے کہ دیکھنا نہ جاتا۔ ایک رات اسی طرح وہ درد سے تڑپنے لگے، ہم نے گولیاں کھلا کر اُن کو سلا دیا۔ صبح اُٹھے تو ہشاش بشاش تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَیْہِمْ جَمِیْعًا میرے خواب میں سرکار رسالت مآب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بمع چار یار عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانِ کَرَمَ فَرَمَا یَا۔ سرکارِ مدینہ قرار قلب وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے میری جانب اشارہ کرتے ہوئے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے فرمایا: ”اس کا درد ختم کر دو۔“ چنانچہ یار غار و یار مزار سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے میرا اس طرح مدنی

آپریشن کیا کہ میرا سر کھول دیا اور میرے دماغ میں سے چار کالے دانے نکالے اور فرمایا: ”بیٹا! اب تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔“ واقعی وہ اسلامی بھائی بالکل تندرست ہو چکے تھے۔ سفر سے واپسی پر انہوں نے دوبارہ ”چیک اپ“ کروایا۔ ڈاکٹر نے حیران ہو کر کہا: ”بھائی کمال ہے! تمہارے دماغ کے چاروں دانے غائب ہو چکے ہیں۔“ اس پر اُس نے رورو کر مدنی قافلے میں سفر کی برکت اور خواب کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر بہت متاثر ہوا۔ اُس اسپتال کے ڈاکٹروں سمیت وہاں موجود ۱۲ افراد نے ۱۲ دن کے مدنی قافلے میں سفر کی نیتیں لکھوائیں اور بعض ڈاکٹروں نے اپنے چہرے پر ہاتھوں ہاتھ سرور کائنات فخر موجودات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت کی نشانی یعنی داڑھی مبارک سجانے کی نیت کی۔

ہے نبی کی نظر قافلے والوں پر

اُو مارے چلیں قافلے میں چلو

سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

### نگاہ کرامت کی نوری فراست

(3) خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات طیبہ کے بعد جو قبائل عرب مرتد ہو کر اسلام سے پھر گئے تھے ان میں سے ایک قبیلہ کندہ بھی تھا۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس قبیلہ والوں سے بھی جہاد فرمایا اور مجاہدین اسلام نے اس قبیلہ کے سردار اعظم اشعث بن قیس کو گرفتار کر لیا اور لوہے کی زنجیروں میں جکڑ کر اس کو دربار خلافت میں پیش کیا۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ

تعالیٰ عنہ کے سامنے آتے ہی اشعث بن قیس نے باواز بلند اپنے جرم ارتداد کا اقرار کر لیا اور پھر فوراً ہی توبہ کر کے صدق دل سے اسلام قبول کر لیا۔ امیر المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خوش ہو کر اس کا قصور معاف کر دیا اور اپنی بہن حضرت ”اُمّ فروہ“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے اس کا نکاح کر کے اس کو اپنی قسم قسم کی عنایتوں اور نوازشوں سے سرفراز کر دیا۔ تمام حاضرین دربار حیران رہ گئے کہ مرتدین کا سردار جس نے مرتد ہو کر امیر المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے بغاوت اور جنگ کی اور بہت سے مجاہدین اسلام کا خون ناحق کیا۔ ایسے خونخوار باغی اور اتنے بڑے خطرناک مجرم کو امیر المؤمنین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس قدر کیوں نوازا؟ لیکن جب حضرت سیدنا اشعث بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صادق الاسلام ہو کر عراق کے جہادوں میں اپنا سرتھیلی پر رکھ کر ایسے ایسے مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے کہ عراق کی فتح کا سہرا انہیں کے سر رہا اور پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دورِ خلافت میں جنگ قادسیہ اور قلعہ مدائن و جلولاء و نہاوند کی لڑائیوں میں انہوں نے سرفروشی و جانبازی کے جو حیرت ناک مناظر پیش کئے انہیں دیکھ کر سب کو یہ اعتراف کرنا پڑا کہ واقعی امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نگاہ کرامت کی نوری فراست نے حضرت سیدنا اشعث بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات میں چھپے ہوئے کمالات کے جن انمول جوہروں کو برسوں پہلے دیکھ لیا تھا وہ کسی اور کو نظر نہیں آئے تھے۔ یقیناً یہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ایک بہت بڑی کرامت ہے۔

(ازالۃ الخفاء، ج ۳، ص ۱۳۵)

اسی لئے مشہور صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عام طور پر یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرے علم میں تین ہستیاں ایسی گزری ہیں جو فراست کے بلند ترین مقام پر پہنچی ہوئی تھیں جن میں سے ایک امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں کہ ان کی نگاہ کرامت کی نوری فراست نے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے کمالات کو دیکھ لیا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنے بعد خلافت کے لیے منتخب فرمایا جس کو تمام دنیا کے مورخین اور دانشوروں نے بہترین قرار دیا۔

(ازالۃ الخفاء، ج ۳، ص ۱۲۱)

## کلمہ طیبہ سے قلعہ مسمار

(4) امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے دورِ خلافت میں قیصر روم سے جنگ کے لیے مجاہدین اسلام کی ایک فوج روانہ فرمائی اور حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اس فوج کا سپہ سالار مقرر فرمایا۔ یہ اسلامی فوج قیصر روم کی لشکری طاقت کے مقابلہ میں انتہائی کمزور مگر جب اس فوج نے رومی قلعہ کا محاصرہ کیا اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ کا نعرہ بلند کیا تو کلمہ طیبہ کی آواز سے قیصر روم کے قلعہ میں ایسا زلزلہ آیا کہ پورا قلعہ مسمار ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بچ گئی اور دم زدن میں قلعہ فتح ہو گیا۔ بلاشبہ یہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بہت ہی شاندار کرامت ہے کیونکہ آپ نے اپنے دستِ مبارک سے جھنڈا باندھ کر اور فتح کی بشارت دے کر اس فوج کو جہاد کے لیے روانہ فرمایا تھا۔

(ازالة الخفاء، ج ۳، ص ۱۳۸ تا ۱۳۹)

## خون میں پیشاب کرنے والا

(5) ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عرض کیا کہ ”اے امیر المؤمنین! رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ میں نے یہ خواب دیکھا ہے کہ میں خون میں پیشاب کر رہا ہوں۔“ آپ نے انتہائی غیظ و غضب اور جلال میں تڑپ کر فرمایا کہ ”تو اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرتا ہے لہذا اس گناہ سے توبہ کر اور خبردار! آئندہ ہرگز ہرگز کبھی بھی ایسا مت کرنا۔“ وہ شخص اس اپنے چھپے ہوئے گناہ پر نادم و شرمندہ ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۸۳)

## سلام سے دروازہ کھل گیا

(6) جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقدس جنازہ لے کر لوگ حجرہ منورہ کے پاس پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا کہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ! هَذَا ابُو بَكْرٍ يَبْعُدُ عَنَّا عَرَضُ كَرْتِي هِيَ رَوْضَةُ مَنْوَرَةٍ كَابْنِ دَرَوَازَةِ

یک دم خود بخود کھل گیا اور تمام حاضرین نے قبر انور سے یہ غیبی آواز سنی: **أَدْخِلُوا الْحَيِّبَ إِلَى الْحَيِّبِ** یعنی حبیب کو حبیب کے دربار میں داخل کر دو۔  
(التفسیر الکبیر، الکہف: ۹-۱۲، ج ۷، ص ۴۳۳)

### کشف مستقبل

(7) اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی وفات اقدس سے صرف چند دن پہلے رومیوں سے جنگ کے لئے ایک لشکر کی روانگی کا حکم فرمایا اور اپنی علالت ہی کے دوران اپنے دست مبارک سے جنگ کا جھنڈا باندھا اور حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے ہاتھ میں یہ نشانِ اسلام دے کر انہیں اس لشکر کا سپہ سالار بنایا۔ ابھی یہ لشکر مقام ”جرف“ میں خیمہ زن تھا اور اسلامی فوج کا اجتماع ہو ہی رہا تھا کہ وصال کی خبر پھیل گئی اور یہ لشکر مقام ”جرف“ سے مدینہ منورہ واپس آ گیا۔ وصال کے بعد ہی بہت سے قبائل عرب مرتد اور اسلام سے منہ موڑ کر کافر ہو گئے نیز مسلمہ کذاب نے اپنی نبوت کا دعویٰ کر کے قبائل عرب میں ارتداد کی آگ بھڑکادی اور بہت سے قبائل مرتد ہو گئے۔ اس انتشار کے دور میں امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے تختِ خلافت پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے یہ حکم فرمایا کہ ”جیشِ اسامہ“ یعنی اسلام کا وہ لشکر جس کو اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت اسامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی زیر قیادت روانہ فرمایا اور وہ واپس آ گیا ہے دوبارہ اس کو جہاد کے لیے روانہ کیا جائے۔ حضرات صحابہ کرام بارگاہِ خلافت کے اس اعلان سے بہت پریشان ہو گئے اور کسی طرح بھی یہ معاملہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ایسی خطرناک صورتحال میں جبکہ بہت سے قبائل اسلام سے منہ موڑ کر مدینہ منورہ پر حملوں کی تیاریاں کر رہے ہیں اور جھوٹے مدعیانِ نبوت نے جزیرۃ العرب میں لوٹ مار اور بغاوت کی آگ بھڑکار رکھی ہے۔ اتنی بڑی اسلامی فوج کا جس میں بڑے بڑے نامور اور جنگ آزمایہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُمْ موجود ہیں ملک سے باہر بھیج دینا اور مدینہ منورہ کو بالکل اسلامی فوج سے خالی چھوڑ کر خطرات مول لینا کسی طرح بھی عقل سلیم

کے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی ایک منتخب جماعت جس کے ایک فرد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی ہیں، بارگاہ خلافت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ ”اے جانشین پیغمبر! ایسے مخدوش اور پرخطر ماحول میں جبکہ مدینہ منورہ کے چاروں طرف مرتدین نے شورش پھیلا رکھی ہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ پر حملہ کے خطرات درپیش ہیں۔ آپ حضرت اسامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر کو روانگی سے روک دیں تاکہ اس فوج کی مدد سے مرتدین کا مقابلہ کیا جائے اور ان کا قلع قمع کر دیا جائے۔“ یہ سن کر آپ نے جوش غضب میں تڑپ کر فرمایا کہ ”خدا کی قسم! مجھے پرندے اچک لے جائیں یہ مجھے گوارا ہے لیکن میں اس فوج کو روانگی سے روک دوں جس کو اپنے دست مبارک سے جھنڈا باندھ کر حضور اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے روانہ فرمایا تھا یہ ہرگز ہرگز کسی حال میں بھی میرے نزدیک قابل قبول نہیں ہو سکتا میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا اور اس میں ایک دن کی بھی تاخیر برداشت نہیں کروں گا۔“ چنانچہ آپ نے تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے منع کرنے کے باوجود اس لشکر کو روانہ کر دیا۔ خدا کی شان کہ جب جوش جہاد میں بھرا ہوا اسلامی فوج کا یہ سمندر موجیں مارتا ہوا روانہ ہوا تو اطراف و جوانب کے تمام قبائل میں شوکت اسلام کا سکھ بیٹھ گیا اور مرتد ہو جانے والے قبائل یا وہ قبیلے جو مرتد ہونے کا ارادہ رکھتے تھے، مسلمانوں کا یہ دل بادل لشکر دیکھ کر خوف و دہشت سے لرزہ بر اندام ہو گئے اور کہنے لگے کہ اگر خلیفہ وقت کے پاس بہت بڑی فوج پہلے سے موجود نہ ہوتی تو وہ بھلا اتنا بڑا لشکر ملک کے باہر کس طرح بھیج سکتے تھے؟ اس خیال کے آتے ہی وہ جنگجو قبائل جنہوں نے مرتد ہو کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کا پلان بنایا تھا خوف و دہشت سے سہم کر اپنا پروگرام ختم کر دیا بلکہ بہت سے پھر تائب ہو کر آغوش اسلام میں آ گئے اور مدینہ منورہ مرتدین کے حملوں سے محفوظ رہا اور حضرت سیدنا اسامہ بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا لشکر مقام ”أبْنِي“ میں پہنچ کر رومیوں کے لشکر سے مصروف پیکار ہو گیا اور وہاں بہت ہی خون ریز جنگ کے بعد لشکر اسلام فتح یاب ہو گیا اور حضرت سیدنا اسامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بے شمار مال غنیمت لے کر چالیس دن کے بعد فاتحانہ شان و شوکت کے ساتھ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے اور اب تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ انصار و مہاجرین پر یہ راز منکشف ہو گیا کہ حضرت



اسامہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لشکر کو روانہ کرنا عین مصلحت کے مطابق تھا کیونکہ اس لشکر نے ایک طرف تو رومیوں کی عسکری طاقت کو تہس نہس کر دیا اور دوسری طرف مرتدین کے حوصلوں کو بھی پست کر دیا۔ (مدارج النبوة، ج ۲، ص ۲۰۹، ۲۱۱، ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ایک عظیم کرامت ہے کہ مستقبل میں پیش آنے والے واقعات آپ پر قبل از وقت منکشف ہو گئے اور آپ نے اس فوج کشی کے مبارک اقدام کو اس وقت اپنی نگاہ کرامت سے نتیجہ خیز دیکھ لیا تھا جبکہ وہاں تک دوسرے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کا وہم و گمان بھی نہ پہنچا۔

(کرامات صحابہ، ص ۶۶)

### مدفن کے بارے میں غیبی آواز

(8) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وصال کے بعد صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ میں اختلاف پیدا ہو گیا کہ آپ کو کہاں دفن کیا جائے؟ بعض لوگوں نے کہا کہ ان کو شہدائے کرام کے قبرستان میں دفن کرنا چاہیے اور بعض حضرات چاہتے تھے کہ آپ کی قبر شریف جنت البقیع میں بنائی جائے، لیکن میری دلی خواہش یہی تھی کہ آپ میرے اسی حجرہ میں سپرد خاک کئے جائیں جس میں سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قبر منور ہے یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک مجھ پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور خواب میں یہ آواز میں نے سنی کہ کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ **صُضُّوا النُّحَيْبَ إِلَى النُّحَيْبِ** (یعنی حبیب کو حبیب سے ملا دو) خواب سے بیدار ہو کر میں نے لوگوں سے اس آواز کا ذکر کیا تو بہت سے لوگوں نے کہا کہ یہ آواز ہم لوگوں نے بھی سنی ہے اور مسجد نبوی عَلَيَّهَا السَّلَامُ کے اندر بہت سے لوگوں کے کانوں میں یہ آواز آئی ہے۔ اس کے بعد تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کا اس بات پر اتفاق ہو گیا کہ آپ کی قبر اطہر روضہ منورہ کے اندر بنائی جائے۔ اس طرح آپ حضور انور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پہلوئے اقدس میں مدفون ہو کر اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قرب خاص سے سرفراز ہو گئے۔

(شواهد النبوة، رکن سادس در بیان شواہد ودلائلی... الخ، ص ۲۰۰)

### صدیق اکبر کا گستاخ بندر بن گیا

(9) حضرت امام مستغفری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے ثقات سے نقل کیا ہے کہ ہم لوگ تین آدمی ایک ساتھ یمن جا رہے تھے ہمارا ایک ساتھی جو کوئی تھا وہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شان میں بدزبانی کر رہا تھا، ہم لوگ اس کو بار بار منع کرتے تھے مگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہیں آتا تھا، جب ہم لوگ یمن کے قریب پہنچ گئے اور ہم نے اس کو نماز فجر کے لیے جگایا تو وہ کہنے لگا کہ میں نے ابھی ابھی یہ خواب دیکھا ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میرے سر ہانے تشریف فرما ہوئے اور مجھے فرمایا کہ: ”اے فاسق! خداوند تعالیٰ نے تجھ کو ذلیل و خوار فرمادیا اور تو اسی منزل میں مسخ ہو جائے گا۔“ اس کے بعد فوراً ہی اس کے دونوں پاؤں بندر جیسے ہو گئے اور تھوڑی ہی دیر میں اس کی صورت بالکل ہی بندر جیسی ہو گئی۔ ہم لوگوں نے نماز فجر کے بعد اس کو پکڑ کر اونٹ کے پالان کے اوپر رسیوں سے جکڑ کر باندھ دیا اور وہاں سے روانہ ہوئے۔ غروب آفتاب کے وقت جب ہم ایک جنگل میں پہنچے تو چند بندر وہاں جمع تھے۔ جب اس نے بندروں کے غول کو دیکھا تو رسی تڑوا کر یہ اونٹ کے پالان سے کود پڑا اور بندروں کے غول میں شامل ہو گیا۔ ہم لوگ حیران ہو کر تھوڑی دیر وہاں ٹھہر گئے تاکہ ہم یہ دیکھ سکیں کہ بندروں کا غول اس کے ساتھ کس طرح پیش آتا ہے تو ہم نے یہ دیکھا کہ یہ بندروں کے پاس بیٹھا ہوا ہم لوگوں کی طرف بڑی حسرت سے دیکھتا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ گھڑی بھر کے بعد جب سب بندر وہاں سے دوسری طرف جانے لگے تو یہ بھی ان بندروں کے ساتھ چلا گیا۔

(شواہد النبوة، رکن سادس در بیان شواہد و دلایلی... الخ، ص ۲۰۳)

### صدیق اکبر کا گستاخ خنزیر بن گیا

(10) اسی طرح حضرت امام مستغفری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے ایک مرد صالح سے نقل کیا ہے کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرات سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو برا بھلا کہا کرتا تھا ہر چند ہم لوگوں نے اس کو منع کیا مگر وہ اپنی ضد پر اڑا رہا،

تگ آکر ہم لوگوں نے اس کو کہہ دیا کہ تم ہمارے قافلہ سے الگ ہو کر سفر کرو۔ چنانچہ وہ ہم لوگوں سے الگ ہو گیا جب ہم لوگ منزل مقصود پر پہنچ گئے اور کام پورا کر کے وطن کی واپسی کا قصد کیا تو اس شخص کا غلام ہم لوگوں سے ملا، جب ہم نے اس سے کہا کہ ”کیا تم اور تمہارا مولیٰ ہمارے قافلے کے ساتھ وطن جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟“ یہ سن کر غلام نے کہا کہ ”میرے مولیٰ کا حال تو بہت ہی برا ہے، ذرا آپ لوگ میرے ساتھ چل کر اس کا حال دیکھ لیجئے۔“ غلام ہم لوگوں کو ساتھ لے کر ایک مکان میں پہنچا وہ شخص اداس ہو کر ہم لوگوں سے کہنے لگا کہ مجھ پر تو بہت بڑی افتاد پڑ گئی۔ پھر اس نے اپنی آستین سے دونوں ہاتھوں کو نکال کر دکھایا تو ہم لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ اس کے دونوں ہاتھ خنزیر کے ہاتھوں کی طرح ہو گئے تھے۔ آخر ہم لوگوں نے اس پر ترس کھا کر اپنے قافلہ میں شامل کر لیا لیکن دوران سفر ایک جگہ چند خنزیروں کا ایک جھنڈ نظر آیا اور یہ شخص بالکل ہی ناگہاں مسخ ہو کر آدمی سے خنزیر بن گیا اور خنزیروں کے ساتھ مل کر دوڑنے بھاگنے لگا مجبوراً ہم لوگ اس کے غلام اور سامان کو اپنے ساتھ کوفہ تک لائے۔

(شواہد النبوة، رکن سادس در بیان شواہد ودلائلی... الخ، ص ۲۰۲)

### صدیق اکبر کا گستاخ کتابن گیا

(11) ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے منقول ہے کہ میں نے ملک شام میں ایک ایسے امام کے پیچھے نماز ادا کی جس نے نماز کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے حق میں بددعا کی۔ جب دوسرے سال میں نے اسی مسجد میں نماز پڑھی تو نماز کے بعد امام نے حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے حق میں بہترین دعا مانگی، میں نے نمازیوں سے پوچھا کہ تمہارے پرانے امام کا کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ: ”آپ ہمارے ساتھ چل کر اس کو دیکھ لیجئے۔“ میں جب ان لوگوں کے ساتھ ایک مکان میں پہنچا تو یہ دیکھ کر مجھے بڑی عبرت ہوئی کہ ایک کتاب بیٹھا ہوا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تم وہی امام ہو جو حضرات شیخین کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے لئے بددعا کیا کرتا تھا؟“ تو اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ ”ہاں۔“

(شواہد النبوة، رکن سادس در بیان شواہد ودلائلی... الخ، ۲۰۶)

اللہ اکبر! سبحان اللہ! کیا عظیم شان ہے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کی! بالخصوص یا رِغَارِ رَسُولِ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی۔ کسی مداح صحابہ نے کیا خوب کہا ہے:

بچ میں شمع تھی اور چاروں طرف پروانے  
 ہر کوئی اس کے لئے جان جلانے والا  
 دعویٰ الفت احمد تو سبھی کرتے ہیں  
 کوئی نکلے تو ذرا رنج اٹھانے والا  
 کام الفت کے تھے وہ جن کو صحابہ نے کیا  
 کیا نہیں یاد تمہیں ”غاز“ میں جانے والا

### نصیحت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخر الذکر مذکورہ بالا تین روایتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی مقدس شان میں بدگوئی اور بدزبانی کا انجام کتنا خطرناک و عبرتناک ہے؟ ایسے لوگ جو شیخین کریمین کے بارے میں بدگوئی کرتے ہیں ایسوں کے لیے یہ روایات تازیانہ عبرت ہیں کہ وہ لوگ اس سے باز آجائیں ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہلاکتوں اور بربادیوں کے سمندر میں طغیانی آئے اور عذاب الہی کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ان ظالموں کو بہا کر نیست و نابود کر دے اللہ کریم ہم سب کو صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ وتمام اللہ والوں کی محبت میں ہی ایمان و عافیت کے ساتھ شہادت کی موت عطا فرمائے اور ان تمام کی گستاخی اور گستاخوں کے شر سے بھی محفوظ فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## آپ کے متعلق نازل ہونے والی آیات مبارکہ

”واہ کیا شان ہے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کی“ کے بتیس حروف کی نسبت سے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق قرآن پاک کی ۳۲ آیات مبارکہ:

### آیت (1)..... تصدیق کرنے والے

﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (پ ۲۲، الزمر: ۳۳) ترجمہ کنز الایمان: ”اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔“

مفسر شہیر امام فخر الدین رازی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى اپنی مشہور تفسیر ”تفسیر کبیر“ میں اس آیت مبارکہ کے تحت نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”اس آیت مبارکہ میں ”سچ لانے والے“ سے مراد نبی کریم رُوْفِ رَحِيمٍ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ذات مبارکہ ہے اور ”تصدیق کرنے والے“ سے مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات بابرکت ہے۔“

(التفسیر الکبیر، الزمر: ۳۳، ج ۹، ص ۲۵۲)

### آیت (2)..... یار فار

﴿ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هَبَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾ (پ ۱۰، التوبة: ۲۰) ترجمہ کنز الایمان: صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنا سکینہ (طمینان) اتارا۔ اس آیت مبارکہ میں ”ثانی اثْنَيْنِ“ اور ”لِصَاحِبِهِ“ میں صاحب سے مراد بالاتفاق حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات بابرکت ہے، اور حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ“ میں ”عَلَيْهِ“ کی ”ہ“ ضمیر سے مراد بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں کیونکہ سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے کبھی سکینہ

زائل ہی نہیں ہوا۔ جب کفار مکہ کے شرکی وجہ سے سرکارِ دو عالم نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو راستے میں تین دن غار ثور میں قیام فرمایا، چونکہ کفار مکہ ان کے تعاقب میں تھے غار کے باہر جب صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے کفار کی موجودگی کو محسوس کیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ پریشان ہو گئے اس وقت نبی کریم رُوْفِ رَحِيم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔“ وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یوں مدد فرمائی کہ کفار اندھے ہو گئے اور آپ دونوں کو نہ دیکھ سکے، اور ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ کافر جیسے ہی غار میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک کبوتری نے انڈے دیے ہوئے ہیں اور مکڑی نے جالا بنایا ہوا ہے۔ اس سے انہوں نے یہ سمجھا کہ شاید آپ دونوں کہیں اور تشریف لے گئے ہیں۔ (تفسیر البیضاوی، البراءة: ۲۰، ج ۳، ص ۱۲۶ ملخصاً، تاریخ الخلفاء، ص ۳۶)

### آیت (3)..... بارگاہ رسالت کے مشیر

﴿فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۱۵۹) ترجمہ کنز الایمان: ”تو تم انہیں معاف فرماؤ اور ان کی شفاعت کرو اور کاموں میں ان سے مشورہ لو اور جو کسی بات کا ارادہ پکا کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو بے شک توکل والے اللہ کو پیارے ہیں۔“

سیدنا امام جلال الدین سیوطی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کی تفسیر میں حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت عبدالرحمن بن غنم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْأَكْرَم سے روایت ہے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے ارشاد فرمایا: ”اگر تم دونوں کسی مشورے پر متفق ہو جاؤ تو میں تمہاری مخالفت نہیں کروں گا۔“

(تفسیر الدر المنثور، آل عمران: ۹۵، ج ۲، ص ۳۵۹)

## آیت (4).....خوف خدا

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ﴾ (پ ۲۷، الرحمن: ۳۶) ترجمہ کنز الایمان: ”اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔“ (۱) حضرت عبد اللہ بن شوذب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی۔“ (۲) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک روز قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”کاش! میں کوئی سبزہ ہوتا جسے چوپائے کھا جاتے۔ کاش! میں پیدا نہ ہوا ہوتا۔“ پس یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر الدر المنثور، الرحمن: ۳۶، ج ۷، ص ۷۰۶)

## آیت (5).....رضائے الہی کے طالب

﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ (پ ۳۰، اللیل: ۵) ترجمہ کنز الایمان: ”تو وہ جس نے دیا اور پرہیزگاری کی۔“ صدر الافاضل مولانا مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى ان آیات مبارکہ (سورۃ اللیل کی ایک تادس) کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ آیتیں حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور اُمیہ بن خلف کے حق میں نازل ہوئیں جن میں سے ایک حضرت صدیق اَتْقى (سب سے بڑے پرہیزگار) ہیں اور دوسرا اُمیہ اشقی (بڑا بد بخت)۔ اُمیہ بن خلف حضرت بلال کو جو اس کی ملک میں تھے دین سے منحرف کرنے (یعنی منہ پھیرنے) کے لئے طرح طرح کی تکلیفیں دیتا تھا اور انتہائی ظلم اور سختیاں کرتا تھا۔ ایک روز حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دیکھا کہ اُمیہ نے حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو گرم زمین پر ڈال کر تپتے ہوئے پتھر ان کے سینہ پر رکھے ہیں اور اس حال میں بھی کلمہ ایمان ان کی زبان پر جاری ہے۔ آپ نے اُمیہ سے فرمایا: ”اے بد نصیب! ایک خدا پرست پر یہ سختیاں۔“ اس نے کہا: ”آپ کو اس کی تکلیف ناگوار ہو تو خرید لیجئے۔“ آپ نے گراں قیمت پر ان کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی اس میں بیان فرمایا گیا کہ تمہاری کوششیں مختلف ہیں یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

کی کوشش اور اُمیہ کی۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رضائے الہی کے طالب ہیں اور اُمیہ حق کی دشمنی میں اندھا۔“

### آیت (6)..... سب سے بڑے پرہیزگار

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى﴾ (پ ۳۰، اللیل: ۱۷) ترجمہ کنز الایمان: ”اور بہت جلد اس سے دور رکھا جائے گا جو

سب سے بڑا پرہیزگار۔“

اس آیت میں ”اَتْقَى“ (سب سے بڑا پرہیزگار) سے مراد سیدنا صدیق اکبر ہیں۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّوْفَى تفسیر کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں: ”مفسرین کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت مبارکہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی۔“

(التفسیر الکبیر، اللیل: ۱۷، ج ۱، ص ۱۸۷)

### آیت (7)..... وسیلہ رسول اللہ

﴿هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ ۗ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ

رَحِيمًا﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۴۳) ترجمہ کنز الایمان: ”وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں

اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔“

صدر الافاضل مفتی محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّوْفَى ”تفسیر خزائن العرفان“ میں اس آیت کا شان نزول بیان

کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا کہ جب آیت ”إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ“ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کوئی فضل و شرف عطا فرماتا ہے تو ہم نیاز مندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے۔

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔



### آیت (8)..... نیک ایمان والے

﴿فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ﴾ (پ ۲۸،

التحریم: ۳) ترجمہ کنزالایمان: ”تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔“

اس آیت مبارکہ میں ”صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ“ (نیک ایمان والے) سے مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت

سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔

(تفسیر الدر المنثور التحريم: ۳، ج ۸، ص ۲۲۳)

### آیت (9)..... رضائے الہی

﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَىٰ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَىٰ ۗ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ﴾

(پ ۳۰، اللیل: ۲۱ تا ۱۹) ترجمہ کنزالایمان: ”اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے، صرف اپنے رب کی رضا چاہتا جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔“

جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بہت گراں قیمت پر خرید کر

آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید بلال کا ان

پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی گراں قیمت دے کر خریدا اور آزاد کیا، اس پر یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اور ظاہر

فرما دیا گیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ

نہیں اور نہ ان پر حضرت بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے

بہت سے لوگوں کو ان کے اسلام کے سبب خرید کر آزاد کیا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

## آیت (10)..... آپس میں بھائی بھائی

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَبِلِينَ﴾ (پ ۱۳، الحجر: ۴۷) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر روبرو بیٹھے۔“

حضرت سیدنا امام زین العابدین علی بن حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”یہ آیت مبارکہ بنو ہاشم، بنو تمیم، بنو عدی، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کے بارے میں نازل ہوئی۔“ حضرت سیدنا ابوجعفر امام باقر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا کہ حضرت سیدنا علی بن حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے جو یہ بات منقول ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کے بارے میں نازل ہوئی درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: ”اللہ عزوجل کی قسم! یہ آیت انہیں کی بارے میں نازل ہوئی ہے اگر ان کے بارے میں نازل نہیں ہوئی تو پھر کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟“ پوچھا گیا کہ اس میں تو ان کے کینے کا ذکر ہے حالانکہ ان کے دلوں میں تو ایک دوسرے کے لیے کوئی کینہ نہیں ہے؟ فرمایا: ”اس کینے سے مراد زمانہ جاہلیت والا کینہ ہے جو ان کے قبائل بنو عدی، بنو تمیم، بنو ہاشم میں پایا جاتا تھا جب یہ تمام لوگ اسلام لے آئے، تو کینہ ختم ہو گیا اور آپس میں شیر و شکر ہو گئے، نیز ان کے مابین اس قدر الفت و محبت پیدا ہو گئی کہ ایک بار حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پہلو میں درد ہوا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ اپنے ہاتھ کو گرم کر کے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پہلو کو ٹکور کرنے لگے۔ رب تعالیٰ کو یہ ادا اتنی پسند آئی کہ اس پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی۔“

(تفسیر الدر المنثور، الحجر: ۴۷، ج ۵، ص ۸۳-۸۵)

## آیت (11)..... دعائے صدیق

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي

أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۗ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٥٠﴾ أُولَئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۗ وَعَدَ الصِّدْقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٥١﴾ ﴿(پ ۲۶، الاحقاف: ۱۶، ۱۵) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا، عرض کی: اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (بچی) رکھ، میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔ یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔“

یہ آیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حق میں نازل ہوئی، آپ کی عمر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے دو سال کم تھی، جب حضرت صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوئی تو آپ نے سید عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت اختیار کی، اس وقت حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عمر شریف بیس سال کی تھی۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عمر چالیس سال کی ہوئی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔

(تفسیر خزائن العرفان، ص ۹۲۶)

### آیت (12)..... راہ خدا میں تکالیف

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ ﴿(پ ۲۳، حم السجدة: ۳۰) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو اس جنت پر جس کا تمہیں

وعدہ دیا جاتا تھا۔“

امام فخر الدین رازی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِیٰ ”تفسیر کبیر“ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے راہ خدا میں بہت تکلیفیں اٹھائیں لیکن دین اسلام پر صبر و استقامت کے ساتھ کار بند رہے۔

(التفسیر الکبیر، فصلت: ۳۰، ج ۹، ص ۵۲۰)

### آیت (13)..... اتباع کا حکم

﴿وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ﴾ (ب ۲۱، لقن: ۱۵) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا۔“

مفسر قرآن علامہ محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِیٰ اس آیت مبارکہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں کہ ”یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حق میں نازل ہوئی۔“ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ اس آیت میں مَنْ أَنَابَ سے مراد صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اس لیے کہ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایمان لائے تو چونکہ آپ نامی گرامی تاجر تھے اس وقت کے سیاسی حلقوں میں آپ کا بہت اثر و رسوخ تھا، نیز اس وقت کے مشہور و غیر مشہور چھوٹے بڑے تمام تاجروں میں آپ کی ایک امتیازی حیثیت تھی، اس لیے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایمان لانے کی خبر جنگل کی آگ کی طرح بہت تیزی سے پھیل گئی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے قریبی تاجر دوست عبد الرحمن بن عوف، سعید بن زید، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ، زبیر بن عوام وغیرہ بہت حیران ہوئے اور اس حیرت انگیز خبر کی تصدیق کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بے یقینی کی کیفیت میں آپ سے پوچھنے لگے: ”اے ابوبکر! یہ ہم نے کیا سنا ہے آپ (حضرت) محمد بن عبد اللہ (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) پر ایمان لے آئے ہیں؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نہایت ہی محبت بھرے انداز میں اپنے قبول اسلام کا واقعہ

سنا دیا۔ بس یہ سننا تھا کہ بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اسلام لے آئے، اس وقت اللہ عزوجل کی طرف سے اس آیت مبارکہ کا نزول ہوا اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب فرمایا گیا کہ اے سعد! تمہاری سعادت مندی اسی میں ہے کہ اس شخصیت (یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیروی کرو۔  
(روح المعانی، لقمہ: ۱۵، الجزء: ۲۱، ص ۱۱۸)

### آیت (14)..... فضیلت والے

﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَيَعْفُوا وَلَا يُصَفَحُوا ۗ إِلَّا تَحِبُّونَ ۗ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾  
(پ ۱۸، النور: ۲۲) ترجمہ کنز الایمان: ”اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

یہ آیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی، جب ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقین نے تہمت لگائی تو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی مغموم ہوئے، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی بہت رنجیدہ ہوئیں، لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دکھی ہونے کا بہت افسوس تھا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھانجے حضرت سیدنا مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام المؤمنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ موافقت کی تھی اور چونکہ وہ بچپن سے ہی آپ کی پرورش میں تھے اور ان کا ہر چھوٹا بڑا خرچہ آپ برداشت کرتے تھے اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم کھائی کہ مسطح کے ساتھ پہلے جیسا سلوک نہ رکھیں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی، جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ”بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اس کو بھی نہ روکوں گا۔“ چنانچہ آپ نے اس کو جاری فرما دیا۔

اس آیت سے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی فضیلت ثابت ہوئی اس سے آپ کی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اَوْلُو الْفَضْلِ (فضیلت والا) فرمایا۔

(تفسیر خزائن العرفان، ص ۲۵۳، تفسیر الدر المنثور، النور: ۲۲، ج ۶، ص ۱۶۲-۱۶۳)

### آیت (15)..... اوصاف حمیدہ

﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِثٌ أُنَاءَ الْيَلِّ سَاجِدًا وَقَانِيًا يَحْذَرُ الْأَخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ (پ ۲۳، الزمر: ۹) ترجمہ کنز الایمان: ”کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجد میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔“

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ یہ آیت مبارکہ شیخین کریمین یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے حق میں نازل ہوئی۔ (تفسیر الغازن، الزمر: ۹، ج ۳، ص ۵۰، تفسیر معالم التنزیل،

الزمر: ۹، ج ۳، ص ۶۳)

### آیت (16)..... امان سے آنے والا

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ خَيْرًا مِّنْ يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (پ ۲۳، حم السجده: ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک وہ جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھے چلتے ہیں ہم سے چھپے نہیں تو کیا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بھلا، یا جو قیامت میں امان سے آئے گا، جو جی میں آئے کرو بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔“

اس آیت مبارکہ میں ”قیامت میں امان سے آنے والا“ سے مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

ہیں۔ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی۔  
(تفسیر الدر المنثور، فصلت: ۲۰، ج ۷، ص ۳۳۰)

### آیت (17)..... راہِ خد میں خرچ کرنے والا

﴿لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلٍ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَتَلُوا وَلَا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾ (پ ۲۷، الحديد: ۱۰)  
ترجمہ کنز الایمان: ”تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔“  
اس آیت مبارکہ میں ”فتح مکہ سے قبل خرچ کرنے والے“ سے مراد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف فرما تھے، اور آپ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی موجود تھے، اس وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک ایسا عبا زین تن فرمایا ہوا تھا جس میں ببول کے کانٹے بطور بٹن کے لگائے ہوئے تھے، اسی وقت جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ رہا ہوں کہ انہوں نے ایسی عبا زین تن کر رکھی ہے جس کے گریبان پر (بٹنوں کے بجائے) ببول کے کانٹے لگائے ہوئے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو سرکارِ دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے جبریل! صدیق نے فتح مکہ سے قبل اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر دیا ہے۔ یہ سن کر جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! رب عَزَّوَجَلَّ انہیں سلام ارشاد فرما رہا ہے اور یہ بھی ارشاد فرما رہا ہے کہ ابوبکر اپنی اس موجودہ حالت پر مجھ سے راضی ہیں یا ناراض؟ نبی کریم رُوْفَ رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! رب عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو

سلام ارشاد فرمایا ہے اور یہ بھی پوچھا ہے کہ آپ اپنے موجودہ حال میں اپنے رب غزّزل سے راضی ہیں یا ناراض؟ ”یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر رقت طاری ہوگئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا میں اپنے رب سے ناراض ہو سکتا ہوں؟ ہرگز نہیں میں اپنے رب سے راضی ہوں۔ (تفسیر ابن کثیر، الحدید: ۱۰، ج ۸، ص ۲۸)

### آیت (18)..... غیرت ایمانی

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (ب ۲۸، السجدة: ۲۲) ترجمہ کنز الایمان: ”تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔“

یہ آیت مبارکہ بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حق میں نازل ہوئی، حضرت سیدنا ابن جریج رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے والد حضرت سیدنا ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے زمانہ جاہلیت میں ایک بار سرکارِ صلی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شان میں نازیبا کلمات کہہ دیے تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں اتنے زور سے دھکا دیا کہ وہ دور جا گرے۔ بعد میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکارِ صلی اللہ



تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُوسَارَا مَا جَرَسْنَا يَا تُوَآپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي اسْتَفْسَار فَرَمَايَا: ”كِيَا وَاقِعِي تَم نِي اِيَا كِيَا؟“ عَرَض كِيَا: ”جِي هَاں!“ فَرَمَايَا: ”آسَنَدَه اِيَا نَه كَرْنَا.“ عَرَض كِيَا: ”يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اِگَر اَس وَاقْت مِي رِي پَاس تَلُوَار هُوْتِي تُو مِيں اِن كَا سِرْقَم كَر دِي تَا.“ اَس پَر يِه آيْت مَبَارَكَه نَازِل هُوِي۔

(روح المعاني، المجادلة: ۲۲، الجزء: ۲۸، ص ۳۲۳)

### آیت (19)..... حکم الہی

﴿وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيْبُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا﴾ (پ ۵، النساء: ۳۳) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے سب کے لئے مال کے مستحق بنا دیئے ہیں جو کچھ چھوڑ جائیں ماں باپ اور قرابت والے اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا نہیں اُن کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بیٹے عبدالرحمن نے جب اسلام قبول کرنے سے انکار کیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قسم اٹھائی کہ اسے وراثت سے محروم کر دیں گے۔ بعد میں وہ اسلام لے آئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو (یہ آیت مبارکہ نازل کر کے) حکم دیا کہ اب انہیں ان کا حصہ دے دیں۔

(تفسیر الدر المنثور، النساء: ۳۳، ج ۲، ص ۵۱۱)

### آیت (20)..... اللہ کے پیارے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۗ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (پ ۶، المائدة: ۵۴) ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا

مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والاعلم والا ہے۔“

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ وَحَضْرَتِ سَيِّدِنَا حَسَنِ وَقَمَادَهُ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ اس آیت مبارکہ میں جن لوگوں کے اوصاف بیان ہوئے وہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور ان کے اصحاب ہیں جنہوں نے نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد مرتد ہونے اور زکوٰۃ سے منکر ہونے والوں سے جہاد کیا۔

(تفسیر الدر المنثور، المائدة: ۵۴، ج ۳، ص ۱۰۲، تفسیر خزائن العرفان، ص ۲۲۶)

### آیت (21)..... چالیس ہزار دینار صدقہ

﴿الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (پ ۳، البقرة: ۲۷۴) ترجمہ کنز الایمان: ”وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیک (اجر) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہونہ کچھ غم۔“ جب امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے چالیس ہزار دینار اس طرح صدقہ کیے کہ دن میں دس ہزار، رات میں دس ہزار، چھپا کر دس ہزار اور اعلانیہ دس ہزار تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(تفسیر روح المعانی، البقرة: ۲۷۴، ج ۳، ص ۲۶، تفسیر خزائن العرفان، ص ۹۶)

### آیت (22)..... علم والے

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ﴾ (پ ۲۲، فاطر: ۲۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ بخشنے والاعزت والا۔“

علامہ محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي تفسیر روح المعانی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ بعض اقوال کے مطابق یہ آیت کریمہ بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی کہ آپ پر خشیت الہی

کاغلبہ تھا۔

(تفسیر روح المعانی، فاطر: ۲۸، الجزء: ۲۲، ص ۲۹۹)

## آیت (23)..... اہل بیت سے محبت

﴿ذَلِكَ الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ﴾  
 (پ ۲۵، الشوری: ۲۳) ترجمہ کنز الایمان: ”یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لئے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔“

یہ آیت مبارکہ بھی حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اہل

بیت سے بہت گہری محبت رکھتے تھے۔ (تفسیر روح المعانی، الشوری: ۲۳، الجزء: ۲۵، ص ۲۷)

## آیت (24)..... نیکیوں کی قبولیت

﴿أُولَٰئِكَ الَّذِينَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ فِي أَصْحَابِ الْجَنَّةِ ۗ وَعَدَ الصَّادِقِ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾ (پ ۲۶، الاحقاف: ۱۶) ترجمہ کنز الایمان: ”یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔“

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(تفسیر الدر المنثور الاحقاف: ۱۶، ج ۷، ص ۳۳۱)

## آیت (25)..... رب کی رحمت

﴿وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾

أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿۵۴﴾ (ب، ۷، الانعام: ۵۴) ترجمہ کنز الایمان: ”اور جب تمہارے حضور وہ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ تم پر سلام تمہارے رب نے اپنے ذمہ کرم پر رحمت لازم کر لی ہے کہ تم میں جو کوئی نادانی سے کچھ برائی کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر، عمر فاروق، عثمان غنی، علی المرتضیٰ، بلال، سالم بن ابوعبیدہ، مصعب بن عمیر، حمزہ، جعفر، عثمان بن مظعون، عمار بن یاسر، ارقم بن ابوالارقم، ابوسلمہ بن عبدالاسدان تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں نازل ہوئی۔ (تفسیر الخازن، الانعام: ۵۴، ج ۲، ص ۲۰)

### آیت (26)..... ایمان والوں کا اجر

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا﴾ (ب، ۱۵، الکہف: ۳۰) ترجمہ کنز الایمان: ”بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیک (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں۔“

یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی، ان چاروں کی موجودگی میں ایک اعرابی نے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟“ تو ارشاد فرمایا: ”اپنی قوم کو بتا دو کہ یہ آیت مبارکہ ان چاروں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔“ (تفسیر المعزز الوجیز، الکہف: ۳۰، ج ۳، ص ۵۱۵)

### آیت (27)..... تواضع کرنے والے

﴿وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ﴾

فَالِهَكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۖ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ﴿۲۳﴾ (پ ۱۷، الحج: ۲۳) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی کہ اللہ کا نام لیں اس کے دیئے ہوئے بے زبان چوپایوں پر تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور اے محبوب خوشی سادواں تو اضع والوں کو۔“

یہ آیت مبارکہ بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی و علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کے بارے

میں نازل ہوئی۔  
(تفسیر المحرر الوجیز، الحج: ۳۳، ج ۴، ص ۱۲۲)

### آیت (28)..... عقل والوں کو نصیحت

﴿هُدَا بَلَّغُ لِلنَّاسِ وَ لِيُنذَرُوا بِهِ وَ لِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهُ وَاحِدٌ وَ لِيَذْكُرُوا الْأَلْبَابِ﴾

(پ ۱۳، ابراہیم: ۵۲) ترجمہ کنز الایمان: ”یہ لوگوں کو حکم پہنچانا ہے اور اس لئے کہ وہ اس سے ڈرائے جائیں اور اس لئے کہ وہ جان لیں کہ وہ ایک ہی معبود ہے اور اس لئے کہ عقل والے نصیحت مانیں۔“

یہ آیت مبارکہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(تفسیر النکت والعیون، ابراہیم: ۵۲، ج ۲، ص ۳۳۹)

### آیت (29)..... آواز پست کرنے والے

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ

لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ﴾ (پ ۲۶، الحجرات: ۳) ترجمہ کنز الایمان: ”بے شک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔“

جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا

تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ﴾ الآية۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۲) ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو

اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اور بعض اور صحابہ نے بہت احتیاط لازم کر لی اور خدمتِ اقدس میں بہت ہی پست آواز سے عرض معروض کرتے ان حضرات کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان، ص ۹۳۸، تفسیر البحر المحیط، الحجرات: ۳، ۲، ج ۸، ص ۱۰۶)

### آیت (30)..... اسلام کی دعوت

﴿قُلْ أَدْعُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلَىٰ أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْنَا اللَّهُ كَالَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَيْرَانٌ ۚ لَّهُ أَصْحَابٌ يَدْعُونَهُ إِلَى الْهُدَىٰ ائْتِنَا ۚ قُلْ إِنْ هَدَىٰ اللَّهُ هُوَ الْهُدَىٰ ۖ وَأَمْرٌ نَأْتِيهِمْ لَرَّبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (پ، الانعام: ۷۱) ترجمہ کنز الایمان: ”تم فرماؤ کیا ہم اللہ کے سوا اس کو پوجیں جو ہمارا نہ بھلا کرے نہ برا اور اٹلے پاؤں پلٹا دیئے جائیں بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں راہ دکھائی اس کی طرح جسے شیطانوں نے زمین میں راہ بھلا دی حیران ہے اس کے رفیق اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آتم فرماؤ کہ اللہ ہی کی ہدایت، ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لئے گردن رکھ دیں جو رب ہے سارے جہان کا۔“

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور آپ کی زوجہ نے اپنے بیٹے کو اسلام کی دعوت دی تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

(تفسیر النکت والعیون، الانعام: ۷۱، ج ۱، ص ۳۱۷)

### آیت (31)..... ہمت والے کام

﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ۝ لَنْ نَنْتَصِرَ بَعْدَ ظَلْمِهِ فَأُولَٰئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِنْ سَبِيلٍ ۗ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ

النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿۳۱﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ﴿۳۲﴾ (پ ۲۵، الشوری: ۳۱ تا ۳۰) ترجمہ کنزالایمان: ”اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے بیشک وہ دوست نہیں رکھتا ظالموں کو اور بے شک جس نے اپنی مظلومی پر بدلہ لیا ان پر کچھ مواخذہ کی راہ نہیں، مواخذہ تو انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔“

یہ چاروں آیات حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئیں۔

(تفسیر النکت والعیون، الشوری: ۳۱ تا ۳۰، ج ۴، ص ۷۴)

### آیت (32)..... اطمینان والی جان

﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۳۲﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۳۳﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿۳۴﴾ وَادْخُلِي جَنَّاتِي ﴿۳۵﴾﴾ (پ ۳۰، الفجر: ۳۰ تا ۲۷) ترجمہ کنزالایمان: ”اے اطمینان والی جان، اپنے رب کی طرف واپس ہو یوں کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر میرے خاص بندوں میں داخل ہو اور میری جنت میں آ۔“

یہ آیات بھی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں نازل ہوئیں، حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب آخری آیت نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بارگاہ رسالت میں ہی موجود تھے آپ نے یہ آیت سنتے ہی عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ کتنی پیاری بات ہے۔“ سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب (موت کے وقت) یہ بات تمہیں کہی جائے گی۔“

(تفسیر النکت والعیون، الفجر: ۳۰ تا ۲۷، ج ۴، ص ۱۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بارگاہِ عالیہ



صدیق اکبر کی فضیلت پر کم و بیش ۲۰۰ احادیث مبارکہ

Marfat.com

Marfat.com



## احادیث فضائل باب (1)

## فضائل صدیق اکبر بزرگان محبوب صدیق اکبر

## بارگاہ رسالت میں مقام و مرتبہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَثَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کے ساتھ کھڑے تھے اتنے میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لے آئے تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آگے بڑھ کر ان سے مصافحہ فرمایا پھر گلے لگا کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے منہ کو چوم لیا اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَثَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے ارشاد فرمایا: ”اے ابوالحسن! میرے نزدیک ابوبکر کا وہی مقام ہے جو اللہ کے ہاں میرا مقام ہے۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۸۵)

## ستاروں کے مثل نیکیاں

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا سر مبارک میری گود میں تھا اور رات روشن تھی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے ستاروں جتنی ہوں گی؟ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جی ہاں! وہ عمر ہیں، جن کی نیکیاں ان ستاروں جتنی ہیں۔“ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! پھر میرے والد ماجد سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی نیکیاں کس درجہ میں ہیں؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”عمر کی تمام نیکیاں ابوبکر کی نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی کے برابر ہیں۔“

(مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، الفصل الثالث، الحديث: ۶۰۲۸، ج ۳، ص ۳۴۹)

## أم المؤمنین اور عقیدہ علم غیب مصطفیٰ

حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْخَنَّانِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”(جس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا سرا قدس سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی گود میں تھا اس وقت) حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی گود عرش معلیٰ سے افضل ہو گئی ہوگی کہ وہ صاحب قرآن صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی رحل بنی۔ (اور حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) کے سوال سے معلوم ہو رہا ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو ہر آسمان کے ہر گوشہ کی خبر ہے اور زمین کے ہر کونہ اور تاقیامت اپنے ہر امتی کے ہر عمل کی خبر ہے کیونکہ تارے مختلف آسمانوں پر ہیں اور امت کی عبادتیں زمین کے مختلف گوشوں میں دن کے اجالے میں رات کے اندھیرے میں ہوں گی، دو چیزوں کی برابری یا کمی بیشی وہ ہی بتا سکتا ہے جسے دونوں کی خبر ہو یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ ام المؤمنین (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا) کا عقیدہ۔“ مزید ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ ہے حضور انور (صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ) کا علم کہ نہ یہ فرمایا کہ جبریل امین (عَلَيْهِ السَّلَام) کو آنے دو پوچھ کر بتائیں گے، نہ یہ کہ قلم دوات کا غدلاؤ ٹوٹل لگا کر کہیں گے، نہ یہ کہ ذرا مجھے سوچ کر حساب لگانے دو بلا تامل فرمایا کہ میری ساری امت میں حضرت عمر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) وہ ہیں جن کی نیکیاں تعداد میں آسمانوں کے تاروں کے برابر ہیں، یہ ہے حضور کا علم غیب کلی۔“

(مرآة المناجیح، ج ۸، ص ۳۹۱)

## بارگاہ رسالت میں صدیق اکبر کی اہمیت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے بیٹے عبد الرحمن کو (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے اور کفار کی طرف سے لڑ رہے تھے) مقابلے کے لئے لکارتور رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے آپ کو بیٹھنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي بَاركَاه ميں عرض كى: ”يار سول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مجھے اجازت عطا فرمائیں، ميں ان كے اول دستے ميں گھس جاؤں گا۔“ تو نبى كريم رَوْت رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبكر! ابھی تو ہمیں تمہاری ذات سے بہت سے فائدے اٹھانے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں كہ ميں نے زيادہ تمہاری حیثیت بمنزلہ كان اور آنكھ كے ہے۔“ (روح البيان، المجادلة: ۲۲، ج ۹، ص ۱۳، روح المعاني، الجزء: ۲۸،

المجادلة: ۲۲، ص ۳۲۳، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۸۵، ۱۸۶)

## صدیق اکبر اور جنت

### جنت كے تمام دروازوں سے بلاوا

حضرت سيدنا ابو هريرة رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے كہ نور كے پيكر، تمام نبیوں كے سُرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اللہ كى راہ ميں كوئی چیز دو دو كے خرچ كى اسے جنت كے دروازوں سے اس طرح آواز آئے گی: ”اے اللہ كے بندے! یہ دروازہ تيرے ليے بہتر ہے۔“ پس نمازی كو باب الصلوة سے، اہل جہاد كو باب الجہاد سے، صدقات و خیرات كرنے والے كو باب الصدقة سے اور روزہ دار كو باب الريان سے بلايا جائے گا۔“ حضرت سيدنا ابو بكر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض كيا: ”يار سول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ميں نے ماں باپ آپ پر قربان! كسى كو ان تمام دروازوں سے پكارا جائے اس كى ضرورت تو نہیں (كيونكہ مقصود تو جنت ميں داخلہ ہے اور وہ كسى ايك دروازے سے بھی پورا ہو جائے گا) ليكن كيا ايसे لوگ بھی ہوں گے جنہیں ان دروازوں سے بلايا جائے گا؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبكر! ہاں! اور يقيناً تم ان ہی لوگوں ميں سے ہو۔“

(صحيح البخارى، كتاب الصوم، الريان للصائمين، الحديث: ۱۸۹۷، ج ۱، ص ۲۲۵)

## صدیق اکبر کی جنت میں انبیاء کرام کی معیت

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رُوْفَتْ رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”فرشتے ابو بکر صدیق کو روز قیامت لائیں گے، اور انبیاء و صدیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے۔“

(کنز العمال، فضل ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۳۲۶۲۳، ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۲۵۵)

## صدیق اکبر اور جنتی موٹے تازے پرندے

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک جنت میں کچھ پرندے بختی اونٹوں کی طرح بڑے اور موٹے تازے ہوں گے اور (جس طرح اونٹ درختوں سے چرتے ہیں ویسے ہی وہ پرندے) جنتی درختوں سے چرتے ہوں گے۔“

حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! وہ تو موٹے تازے پرندے ہوں گے۔“ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! ان کو کھانے والا بھی ان کی طرح آسودہ (یعنی موٹا تازہ) ہوگا اور مجھے یقین ہے کہ تم ان موٹے تازے جنتی پرندے کھانے والوں میں سے ہو۔“

(مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، الحدیث: ۱۳۳۱۰، ج ۴، ص ۴۴۱)

## صدیق اکبر اور جنتی درخت ”طوبی“

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت میں ”طوبی“ کا ذکر ہوا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابو بکر! طوبی کو جانتے ہو؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہی بہتر جانتے ہیں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”یہ ایک جنتی درخت ہے جس کی لمبائی چوڑائی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے البتہ اس کی ایک ٹہنی کے سائے میں ایک گھڑسوار ستر ۷۰

سال تک بھاگ سکتا ہے اور اس کے پتے ریشمی حلوں کی مانند ہیں۔ ان درختوں پر بختی اونٹوں جیسے بڑے اور موٹے تازے پرندے بیٹھتے ہوں گے۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا وہاں اتنے بڑے اور موٹے تازے پرندے ہوں گے؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو انہیں کھائے گا وہ بھی ان کی طرح آسودہ (یعنی موٹا تازہ) ہو جائے گا اور اے ابو بکر! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو تم انہی میں سے ہو گے۔“

(تفسیر ابن کثیر، الواقعة: ۱۷، ج ۸، ص ۱۳)

حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَثْرَانِ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”جنت کے کھانے اس سے بھی زیادہ لذیذ ہیں یعنی یہ پرندے تو دیکھنے کی نعمت ہے اگر وہاں کے کھانے دیکھو تو وہ ان سے کہیں زیادہ اچھے ہیں۔“

(مرآة المناجیح، ج ۷، ص ۳۹۹)

### صدیق اکبر کا جنت میں بلند و بالا محل

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”معراج کی رات جب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک بلند و بالا محل دیکھا جس پر ریشم کے پردے لگے ہوئے تھے، میں نے کہا: ”جبریل! یہ کس کے لئے ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! یہ آپ کے غلام و عاشق صادق سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہے۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۸۳)

### صدیق اکبر کے لیے گلاب جیسی چار سو حوریں

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے کچھ جنتی حوروں کو پھولوں سے پیدا فرمایا ہے اور انہیں گلابی حوریں کہا جاتا ہے، ان سے صرف نبی یا صدیق یا شہید ہی نکاح کر سکتے ہیں اور ابو بکر کو ایسی چار سو ۴۰۰ حوریں دی جائیں گی۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۸۳)

## صدیق اکبر کا جنت میں پرتپاک استقبال

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِيعُ أُمَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جنت میں ایک ایسا شخص داخل ہوگا کہ تمام جنت والے اسے پکار پکار کر کہیں گے: مرحبا! مرحبا! یہاں تشریف لائیے، یہاں تشریف لائیے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بڑے تعجب سے پوچھا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیا ہم بھی اس شخص کو دیکھ سکیں گے؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! وہ جنتی شخص تم ہی تو ہو۔“

(صحيح ابن حبان، اخباره عن مناقب الصحابة، ذکر ترحيب اهل الجنة بابي بكر، الحديث: ۶۸۲۸، ج ۶، الجزء: ۹، ص ۷)

## تمام آسمانوں میں آپ کا نام

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی پس میرا جس آسمان سے گزر ہوا میں نے وہاں اپنا نام لکھا ہوا پایا اور اپنے بعد ابوبکر کا نام بھی لکھا ہوا پایا۔“ (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ماجاء فی ابی بکر الصديق، الحديث: ۱۳۲۹۶، ج ۹، ص ۱۹، تاریخ الخلفاء، ص ۴۳)

## نورانی قلم سے لکھا ہوا نام

حضرت سیدنا ابو درداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے شب معراج عرش اعظم کے گرد سبز جواہر پر نورانی قلم سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لکھا دیکھا۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۷)

## نورانی جھنڈے پر آپ کا نام

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لُؤْلُؤِ لَآك صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ تَعَالَى كَأَيْك نُوْرَانِي جَهْنْدَا هَيْ جَسْ پَر لَكْهَا هَيْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ“۔  
(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۸)

## تینوں احادیث میں مطابقت

مذکورہ تینوں احادیث میں حقیقتاً کوئی تعارض (ٹکراؤ) نہیں۔ ممکن ہے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نام کے ساتھ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا نام ہر آسمان پر بھی ہو اور عرشِ اعظم کے ارد گرد جو اہر اور نورانی جھنڈے پر بھی ہو۔  
(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۷)

## محسن کائنات کے محسن

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم رءوفٌ رَّحِيْمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے، مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ احسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت انہیں عطا فرمائے گا۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، الحدیث: ۳۶۸۱، ج ۵، ص ۳۷۳)

## نور سے معمور دل

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْمُ کے بھائی حضرت سیدنا عقیل بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مابین شکر رنجی (ناراضی) ہو گئی، حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کی نبی کریم رءوفٌ رَّحِيْمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے نسی قرابت کی وجہ سے روگردانی فرماتے رہے، البتہ

تمام ماجرا بارگاہ رسالت میں بیان کر دیا۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ سے تمام صورت حال دریافت فرمانے کے بعد لوگوں میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”تم لوگوں اور ابوبکر کا کیا موازنہ؟ خدا کی قسم! تم میں سے ہر ایک کے دل پر اندھیرا ہے، سوائے ابوبکر صدیق کے کہ اس کا دل نور سے معمور ہے۔ خدا کی قسم! تم لوگوں نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں مجھے جھٹلایا، مگر صدیق نے میری تصدیق کی، تم نے اپنے مال روک لیے اس نے میری خاطر اپنا سب کچھ لٹا دیا، اور تم نے مجھے ذلت دینے کی کوشش کی لیکن ابوبکر نے میری مدد اور میری اتباع کی۔“

(تاریخ مدینة دمشق، حرف العين، ج ۳۰، ص ۱۱۰)

### صدیق اکبر کے لیے رسول اللہ کی حمایت

حضرت سیدنا ابوورداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”میں ایک بار دو عالم کے مالک و مختار، نبی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر تھا، اچانک حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ گھٹنوں تک دامن اٹھائے حاضر خدمت ہوئے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! کیا تمہارے دوست اور تمہارے ماہین کسی بات پر جھگڑا ہوا ہے؟“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے غمگین لہجے میں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے اور عمر بن خطاب کے درمیان کچھ شکر رنجی (ناراضی) ہو گئی تھی، میں نے ان سے کچھ سخت کلامی کر دی، پھر میں نے نادم ہو کر ان سے معافی بھی مانگی مگر انہوں نے معاف نہیں کیا۔ اس لیے میں آپ کے حضور حاضر ہوا ہوں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تین بار فرمایا: ”ابوبکر اللہ تمہیں معاف کرے۔“ اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بھی ندامت ہوئی تو وہ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مکان پر گئے تو معلوم ہوا کہ وہ تو بارگاہ رسالت میں گئے ہوئے ہیں، حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی وہیں پہنچ گئے، جیسے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہاں پہنچے انہیں دیکھ کر نبی کریم رَوَفَتْ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رُخ انور پر جلال کے آثار ظاہر ہو گئے، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یہ دیکھ کر ڈر گئے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى



عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر عاجزانہ عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! عمر کے ساتھ سخت کلامی میں نے کی تھی۔“ دوبارہ یہی کہا تو سرکارِ والا اعتبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا تو تم نے مجھے جھٹلایا، مگر ابو بکر نے میری تصدیق کی، پھر اس نے اپنا جان و مال سب کچھ مجھ پر فدا کر دیا تو کیا تم میرے دوست کے معاملے کو میری وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دوبارہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو کسی نے ایذا نہ دی۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو كنت متخذا خلیلاً، الحدیث: ۳۶۶۱، ج ۲، ص ۵۱۹)

### جان و مال سے سرکاری مدد

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے، اللہ اس پر رحم فرمائے اور اللہ کے رسول کی طرف سے اسے بہتر جزا دے کہ اس نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی ہے۔“ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۳۱)

### سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے

دو عالم کے مالک و مختار، مکئی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کی صحبت اور مال نے مجھے سب لوگوں سے زیادہ فائدہ پہنچایا وہ ابو بکر بن ابی قحافہ ہے اور اگر میں دنیا میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت قائم ہے۔“ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار باب ہجرة النبی واصحابه الى المدينة، الحدیث: ۳۹۰۴، ج ۲، ص ۵۹۱)

### حدیث پاک کی شرح

حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْبِحَثَانِ اس حدیث پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: ”خلیل یا تو بنا ہے“ خُلْتُ سے بمعنی ”دلی دوست“ جس کی محبت دل کی گہرائی میں اتر جائے، حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا ایسا

محبوب صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے۔ یا بنا ہے ”خَلَّتْ“ سے بمعنی ”حاجت“ یعنی وہ دوست جس پر توکل کیا جائے اور ضرورت کے وقت اس سے مشکل کشائی اور حاجت روائی کرائی جائے حضور انور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کا ایسا کارساز حاجت روا محبوب سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ ورنہ اصل محبت حضور (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کو جناب صدیق (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) سے بہت ہی ہے۔ (اس فرمان ”لیکن اسلامی اخوت قائم ہے“ سے مراد یہ ہے کہ) ہم مطلقاً محبت کی نفی نہیں کر رہے ہیں محتاجی، حاجت روائی کی نفی ہے، یا جگری ودلی محبت کی جو صرف ایک سے ہی ہو سکتی ہے ایمانی محبت ان سے علی وجہ الکمال ہے۔“

(سراة المناجیح، ج ۸، ص ۳۲۶)

### صدیق اکبر کا نورانی دروازہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”مسجد نبوی میں ابو بکر صدیق کے سوا سب لوگوں کے دروازے بند کر دیئے جائیں کہ ابو بکر کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس نے اپنی جان و مال کے ذریعے سب سے زیادہ میری مدد کی ہو۔“ بعض لوگوں نے کہا کہ آپ نے اپنے دوست کے سوا سب کے دروازے بند کر دیئے۔ جب آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ بات پہنچی تو ارشاد فرمایا: ”میں نے لوگوں کے دروازوں پر تاریکی اور ابو بکر کے دروازے پر نور دیکھا اور لوگوں کی یہ تاریکی ہر آنے والے دن بڑھتی جائے گی۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، الحديث: ۳۵۶۸۱، ج ۶،

الجزء: ۱۲، ص ۲۳۵)

### شان صدیق اکبر

حضرت علامہ محب طبری عَلَيهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي ارشاد فرماتے ہیں: ”مسجد نبوی کی دیواروں میں صحابہ کرام عَلَيهِمُ الرِّضْوَانُ نے اپنے اپنے گھروں کے قریب دروازے بنا رکھے تھے جن سے روشنی بھی آتی تھی اور نماز باجماعت کے لیے

جلد از جلد پہنچنے کی سہولت بھی تھی، بعد میں سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ تمام دروازے بند کر دیئے تاکہ مسجد کا ایک ہی راستہ متعین ہو جائے اور تقدس بھی برقرار رہے، البتہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کا دروازہ قائم رہنے دیا گیا اور یہ حکم سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ کے آخری ایام میں فرمایا تھا، اس میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی خلافت و امامت کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ امام کے مکان کا دروازہ مسجد ہی میں کھلا کرتا ہے۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۲۸)

### سب سے بڑھ کر امن دینے والے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مرضِ وفات میں اپنا سر باندھے مسجد میں تشریف لائے، منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: ”کسی شخص نے ابو قحافہ کے بیٹے سے بڑھ کر اپنی جان و مال سے مجھے امن نہیں دیا، اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا مگر اسلامی محبت اور بھائی چارہ افضل ہے۔ مسجد کا ہر دروازہ بند کرو مگر ابو بکر کا دروازہ کھلا رہنے دو۔“

(صحيح البخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الخوخة والمرقی المسجد، الحدیث: ۲۶۷۷، ج ۱، ص ۱۷۷)

### سب سے زیادہ احسان

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر سے بڑھ کر کسی نے مجھ پر احسان نہیں کیا، انہوں نے اپنی جان و مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ علی، الحدیث: ۳۸۳۵، ج ۳، ص ۵۰)

### امت محمدیہ پر تین چیزوں کا وجوب

حضرت سیدنا اسلم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: ”لوگوں میں جس نے اپنی دوستی اور مال کے ذریعے مجھ پر سب سے زیادہ احسان کیے وہ ابو بکر صدیق ہیں، پس ان سے محبت رکھنا، ان کا شکر یہ ادا کرنا اور ان کی حفاظت کرنا میری امت پر واجب ہے۔“

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۲۹)

### رضوان اکبر کی دعا

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ غار ثور تشریف لے جانے لگے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اونٹنی پیش کرتے ہوئے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اس پر سوار ہو جائیے۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سوار ہو گئے پھر آپ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ”اے ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رضوان اکبر عطا فرمائے۔“ عرض کیا: ”وہ کیا ہے؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمام بندوں پر عام تجلی اور تم پر خاص تجلی فرمائے گا۔“

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۲۶)

## یعنی محبوب و محبوب میں نہیں میں اتیرا

### جان و مال سب کچھ فدا

صاحب مرویات کثیرہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحب لؤلؤ لاک صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”مَا نَفَعَنِي مَالٌ قَطُّ مَا نَفَعَنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي مَجِيئِي مَجِيئِي مَجِيئِي مَجِيئِي“ فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکر صدیق کے مال نے فائدہ پہنچایا۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رونے لگے اور عرض کیا: ”هَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میری جان اور میرے مال کے مالک آپ ہی تو ہیں۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، الحدیث: ۹۳، ج ۱، ص ۷۲)

وہی آنکھ ان کا جو منہ تیکے، وہی لب کہ نحو ہوں نعت میں  
وہی سر جو ان کے لئے جھکے، وہی دل جو ان پہ نثار ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا  
مبارک عقیدہ بھی یہی تھا کہ ہم دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے غلام ہیں اور غلام کے  
تمام مال و منال کا مالک اُس کا آقا ہی ہوتا ہے، ہم غلاموں کا تو اپنا ہے ہی کیا؟

کیا پیش کریں جاناں کیا چیز ہماری ہے  
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

### اپنے مال جیسا تصرف

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابوبکر کے مال جیسا نفع مجھے کسی مال سے حاصل نہیں ہوا۔“ اور دو عالم کے مالک و مختار، مکی  
مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مال میں اپنے مال جیسا تصرف فرمایا کرتے تھے۔

(المصنف لعبد الرزاق، كتاب الجامع، باب اصحاب النبي، الحديث: ۳۸۲۸، ج ۱۰، ص ۲۲۲)

### خدا چاہتا ہے رضائے صدیق

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، وانا ئے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى  
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر تھا وہاں سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ایسا چوغہ پہنے تشریف فرما تھے جس میں بٹنوں کی  
جگہ کانٹے لگے ہوئے تھے۔ اتنے میں جبریل امین بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ  
تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آج ابوبکر نے ایسا چوغہ کیوں پہنا ہوا ہے؟“ فرمایا: ”اے جبریل! اس نے اپنا سارا مال فتح مکہ سے

پہلے مجھ پر قربان کر دیا ہے۔“ جبریل نے عرض کیا: ”اللہ آپ پر سلام بھیجتا ہے، اور فرماتا ہے ان سے پوچھئے کہ وہ اللہ سے راضی ہیں یا ناراض؟“ نبی اکرم نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”ابوبکر! اللہ تمہیں سلام ارشاد فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ مجھ سے راضی ہو یا نہیں؟“ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”میں اپنے پروردگار سے ناراض کیسے ہو سکتا ہوں؟ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۷۱)

### محبوب حلیب خدا

حضرت سیدنا ابو عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عائشہ“ انہوں نے دوبارہ عرض کیا: ”مردوں میں سے کون ہے؟“ فرمایا: ”عائشہ کے والد۔“ (یعنی حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، غزوة ذات السلاسل، الحدیث: ۳۳۵۸، ج ۳، ص ۱۲۶ مختصراً)

### سب سے زیادہ مہربان

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابوبکر صدیق ہیں۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب معاذ بن جبل، الحدیث: ۳۸۱۵، ج ۵، ص ۳۳۵ ملقطاً)

### انسانوں میں سب سے افضل

حضرت سیدنا ابو درداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اے ابو درداء! تم اس شخص

کے آگے چلتے ہو جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے، انبیاء و مرسلین کے بعد کسی انسان پر آفتاب نہ طلوع ہو اور نہ غروب  
ہوا کہ جو ابو بکر صدیق سے افضل ہو۔“ (حلیۃ الاولیاء، ذکر من تابعی المدینة... الخ، باب عطاء بن ابی رباح، الحدیث: ۴۳۱۵، ج ۳، ص ۳۷۳)

### روزِ محشر شفاعت صدیق اکبر

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب  
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا: ”ابھی تمہارے پاس وہ شخص آئے  
گا جو میرے بعد ساری امت سے افضل ہے، وہ روزِ قیامت انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی طرح شفاعت کرے گا۔“  
حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق  
رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آگئے۔ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اُٹھے اُن کی پیشانی کو بوسہ دیا اور ان کے ساتھ معانقہ بھی کیا۔“  
(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۵۵)

### ابو بکر پر کسی کو فضیلت نہ دو

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم مہاجرین و انصار حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت  
صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دروازہ کے پاس بیٹھے کسی بات پر بحث کر رہے تھے (غالبا مسجد میں آپ کے دروازے کے  
قریب بیٹھے تھے کیونکہ آپ کا دروازہ مسجد میں کھلتا تھا) دورانِ بحث آوازیں بلند ہو گئیں تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ باہر  
تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”کس بات پہ بحث کر رہے ہو؟“ ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! فضیلت پر بحث ہو رہی تھی۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر پر کسی کو فضیلت مت دو کہ  
وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہے۔“  
(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳۷)

### عرب کے دانشوروں کا سردار

حضرت سیدنا اسماعیل بن ابی خالد رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نَعَى دُو عَالَمِ كَع مَالِكٍ وَمُخْتَارٍ، كَعَى مَدَنِي سِرْكَارِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كُو دِكْ كَر كَهَا: ”اے سردار عرب۔“  
 آپ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَى ارشَاد فرمایا: ”میں تمام اولادِ آدَمِ كَا سردار ہوں اور تمہارے والد ابو بکر عرب كَع  
 دانشوروں كَع سردار ہیں۔“  
 (مصنف ابن ابی شیبہ، كتاب الفضائل، ما ذكر في ابی بكر، الحديث: ۲۷، ج ۷، ص ۴۷۴)

### قیامت تک ثواب كَع حقدار

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں كَه ایک بار حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّى اللَّهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَى حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو مخاطب كَر كَع ارشاد فرمایا: ”اے ابو بکر! آدَمِ عَلَيْهِ  
 السَّلَام سے قیامت تک اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانے والوں كَا ثواب اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نَعَى مجھے عطا کیا اور میری بعثت سے قیامت تک  
 ایمان لانے والوں كَا ثواب اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نَعَى تجھے عطا فرمایا۔“  
 (تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۱۸)

### تقدیم صدیق اکبر من جانب رب اکبر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں كَه رسولِ اَكْرَمِ، شاہِ بنی آدَمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَعَى مجھے ارشاد فرمایا: ”میں نے بارگاہِ الہی میں تین بار تمہیں مقدم كَر نَعَى كَا سوال کیا، مگر بارگاہِ الہی سے ابو بکر ہی  
 كُو مقدم كَر نَعَى كَا حکم آیا۔“ (کنز العمال، كتاب الفضائل، الفصل الثانی، ابو بکر الصدیق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، الحديث: ۳۲۶۳، ج ۶، الجزء: ۱۱،  
 ص ۲۵۵)

### عدالت صدیق اکبر بتا سید حبیب اکبر

حضرت سیدنا ابو قتادہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے كَه جنگِ حنین میں ہم حضور نبی رحمت، شفیع اُمت صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى  
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي ہمراہی میں جہاد كَع لیے نكلے، جب ہمارا دشمن سے سامنا ہوا تو مسلمان منتشر ہو گئے، میں نے ایک  
 مشرک كُو ایک مسلمان پر حاوی دیکھا تو میں گھوم كَر اس كِي پشت كِي جانب سے حملہ آور ہوا اور اس كَع کندھے پر بھر پور ضرب



لگائی جس سے اس کی ذرع کٹ گئی، وہ پلٹ کر مجھ پر حملہ آور ہوا، لیکن میری زوردار ضرب نے اسے موت کے قریب کر دیا اور تھوڑی ہی دیر میں اس گہرے زخم کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ موت کے گھاٹ اتر گیا۔ پھر میں حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس پہنچا اور ان سے پوچھا کہ آج لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم۔“ پھر مسلمان فتح یاب ہو کر واپس لوٹے تو سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی کافر کو (مقابلہ کرتے ہوئے خود) قتل کیا اسے مقتول کا مال و اسلحہ دے دیا جائے جبکہ وہ قتل پر گواہی لائے۔“ حضرت سیدنا ابوقنادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے بھی چونکہ ایک کافر کو قتل کیا تھا لہذا میں نے کھڑے ہو کر کہا: میرے قتل کرنے پر کوئی گواہی دینے والا ہے؟ لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ حضور نبی کریم، رَعُوْفٌ رَّحِيْمٌ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دوبارہ وہی ارشاد فرمایا تو میں پھراٹھا اور کہا: میرے قتل کرنے پر کوئی گواہی دینے والا ہے؟ لیکن کوئی کھڑا نہ ہوا یہ کہہ کر میں بیٹھ گیا۔ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تیسری بار وہی ارشاد فرمایا تو میں ایک بار پھر کھڑا ہو گیا لیکن میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی سرکارِ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوقنادہ! کیا بات ہے؟“ میں نے آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سارا ماجرہ پیش کر دیا۔ اچانک ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ان کی گواہی میں دیتا ہوں اور انہوں نے جس کافر کو قتل کیا تھا اس کا سارا سامان میرے ہی پاس ہے اور میں چاہتا ہوں وہ میرے ہی پاس ہے لہذا آپ مجھے اس سے دلوا دیجئے۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا: ”نہیں، خدا کی قسم! ہرگز نہیں، کیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شیروں میں سے ایک ایسے شیر کے ساتھ جو میدان جنگ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی رضا کی خاطر لڑا ہو یہ زیادتی کر سکتا ہوں کہ اس کا مال تمہیں دے دوں۔“ آپ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابوبکر نے سچ کہا ہے، لہذا ابوقنادہ کا مال اسے واپس دے دو۔“ یہ سن کر اس نے میرا مال مجھے واپس کر دیا۔ چنانچہ میں نے وہ مال بیچ کر بنو سلمہ کا ایک باغ خرید لیا اور اسلام میں یہ سب سے پہلا مال غنیمت تھا جو مجھے ہی ملا۔

(صحيح البخاری، کتاب المغازی، باب قول الله تعالى، الحديث: ۲۳۲۱، ج ۳، ص ۱۱۲)

## سب سے پہلے دخول جنت کی سعادت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِيعِ أُمَّتِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت میں داخل ہوگی۔“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی اس وقت آپ کے ساتھ ہوتا تا کہ میں بھی اس دروازے کو دیکھ لیتا۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”ابو بکر! میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے شخص تم ہی ہو گے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ، باب فی خلفاء، الحدیث: ۴۶۵۲، ج ۳، ص ۲۸۰)

## آپ کے اخروی انعامات

## روز قیامت بارگاہ رسالت میں پہلے حاضری

حضرت سیدنا ابو درداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”روز قیامت میرے پاس سب سے پہلے ابو بکر صدیق آئیں گے۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۶۳)

## روز قیامت حبیب و خلیل کی قربت

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”روز قیامت عرشِ اعظم کے سامنے میرے اور حضرت ابرہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے لئے ایک منبر نصب کیا جائے گا اور ابو بکر کے لئے ایک کرسی نصب کی جائے گی جس پر یہ بیٹھیں گے اور ایک منادی یوں نداء کرے گا: ”يَا لَيْتَكَ مِنْ صِدِّيقِي بَيْنَ خَلِيلٍ وَحَبِيبٍ“ یعنی صدیق کی عظمت کے کیا کہنے! کہ وہ خلیل اللہ اور حبیب اللہ کے مابین

تشریف فرما ہیں۔“

(لسان المیزان، من اسمہ محمد، ج ۵، ص ۲۸۲، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۵۸)

## روزِ قیامت صدیق اکبر کا حساب نہیں ہوگا

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں نے شبِ معراجِ جبریل سے پوچھا: کیا میری امت کا حساب ہوگا؟ تو جبریل نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سوا باقی تمام کا حساب ہوگا اور روزِ قیامت حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہا جائے گا: اے ابوبکر! جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ کہیں گے: جب تک مجھ سے محبت رکھنے والے جنت میں نہیں چلے جاتے میں جنت میں داخل نہیں ہوں گا۔“ (تاریخ بغداد، ذکر من اسمہ محمد

واسم ابیہ جعفر، ج ۲، ص ۱۱۷، العلل المتناهیہ، باب فی فضل ابی بکر الصدیق، ج ۱، ص ۱۹۰، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۵۳)

## صدیق اکبر پر رب کی خصوصی تجلی

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر! اللہ تعالیٰ روزِ قیامت مخلوق پر عام تجلی فرمائے گا اور تم پر خاص تجلی فرمائے گا۔“ (لسان المیزان، من اسمہ بنوس وبہرام، الرقم: ۱۷۸۳، ج ۲، ص ۱۱۳، الآئی المصنوعہ، مناقب الخلفاء الاربعہ، ج ۱، ص ۲۶۲)

## صدیق اکبر پر رب کا خصوصی کرم

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”روزِ قیامت منادی ندا کرے گا: السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ کہاں ہیں؟ پوچھا جائے گا: وہ کون ہیں؟ ندا کرنے والا کہے گا: ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کہاں ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے عام اور ابوبکر کے لئے خاص تجلی فرمائے گا۔“ (الآئی المصنوعہ، مناقب الخلفاء الاربعہ، ج ۱، ص ۲۶۳، ملقط، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۵)

## صدیق اکبر کے لیے خصوصی دعا

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھے تھے کہ بنی عبد القیس کا وفد آ گیا، ان میں سے ایک شخص نے یاواگوئی شروع کر دی۔ سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: ”ابوبکر! تم نے یہ باتیں سنیں؟“ عرض کیا: ”جی ہاں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”انہیں جواب دو۔“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں زبردست جواب دیا۔ ”سرکارِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے ابوبکر! اللہ تمہیں رضوان اکبر دے گا۔“ عرض کیا گیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! رضوان اکبر سے کیا مراد ہے؟“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ دوسرے لوگوں پر عام اور تم پر خاص تجلی فرمائے گا۔“ (المستدرک علی الصحیحین، کتاب

سعرفة الصحابة، باب يتجلى الله لعباده۔۔ الخ، الحديث: ۴۵۲۰، ج ۴، ص ۲۷، حلیۃ الاولیاء، محمد بن سوقة، الرقم: ۶۱۳۳، ج ۵، ص ۱۲)

## حوض کوثر کے ساتھی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ یعنی اے ابوبکر! تم سفر ہجرت میں غار میں میرے ساتھی تھے لہذا حوض کوثر پر بھی میرے ساتھی ہو گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، فی مناقب ابی بکر وعمر، الحديث: ۳۶۹۰، ج ۵، ص ۳۷۸)

## جنت میں رفاقت کی دعا

حضرت سیدنا زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رَحْمَتِ عَالَمٍ نُورِ مُجَسَّم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حق میں دعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے اللہ! میں نے غار میں

صدیق کو اپنا رفیق بنایا تھا، تو اسے جنت میں میرا رفیق بنا دے۔“

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال، المحمدون، ج ۱، ص ۶۳۶، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۵۱، لسان المیزان، حرف المیم، ج ۵، ص ۲۱۸)

### جنت میں رفاقت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسن اخلاق کے پیکر، محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ هَرْنِي كَأَيْك رَفِيقٌ تَهَا اور جنت میں

میرا رفیق ابو بکر ہوگا۔“ (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۶۳، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۵۰)

## امور خیر میں سب سے آگے

### صدیق اکبر کے لیے جنت کی بشارت

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”آج روزہ کس نے رکھا ہے؟“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ پوچھا: ”آج جنازہ میں کس نے شرکت کی ہے؟“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”میں نے۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار پھر پوچھا: ”مریض کی عیادت کس نے کی ہے؟“ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ”میں نے۔“ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص میں یہ نیک اعمال اکٹھے ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب من جمع الصدقة۔ الخ، الحدیث: ۱۰۲۸، ص ۵۱۳)

### صبح ہی صبح نیکیوں میں سبقت

حضرت سیدنا عبد الرحمن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اکرم، شاہ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صبح ہی صبح نیکیوں میں سبقت

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے نماز فجر سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: ”آج کس نے روزہ رکھا ہے؟“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے روزہ کی نیت نہیں کی اور نہ ہی ایسا ارادہ ہے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! رات کو فقط میرا ارادہ تھا اور صبح میں روزے سے تھا۔“ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”آج کس نے مریض کی عیادت کی ہے؟“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ابھی تو ہم نماز سے فارغ ہوئے ہیں اور مسجد سے باہر بھی نہیں نکلے، مریض کی عیادت کیسے کرتے؟“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا نبی اللہ! میرے بھائی حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیمار ہیں، آج مزاج پرسی کے لئے میں پہلے ان کے گھر گیا اور وہیں سے مسجد آ گیا۔“ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”آج راہِ خدا میں صدقہ کس نے دیا ہے؟“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! نماز فجر کی ادائیگی کے بعد سے اب تک ہم آپ کی بارگاہ میں موجود ہیں، اس صورت میں ہمارا صدقہ کرنا کیسے ممکن ہے؟“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عیادت کر کے مسجد پہنچا تو ایک سائل سوال کر رہا تھا، میرے ساتھ میرا پوتا (یا بیٹا) بھی تھا جس کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا میں نے اس سے لے کر وہ سائل کو دے دیا۔“ یہ سن کر رسول اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے دو بار فرمایا: ”تمہیں جنت کی بشارت ہو۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے دل سے ایک حسرت بھری آہ نکالی (کہ افسوس! میں یہ اعمال نہ کر سکا) تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان کی حسرت دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”اے اللہ! عمر پر بھی رحمت نازل فرما۔“ یہ پیاری دعائیں کر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خوشی سے جھوم اٹھے اور ارشاد فرمایا: ”میں نے جب کبھی کسی بھلائی میں ابوبکر سے بڑھنا چاہا تو وہ مجھ سے آگے نکل گئے۔“

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، المسائل فی المساجد، الحدیث: ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ص ۱۷۷، الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۷۵)

## صدیق اکبر کی معرفت

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مسجد میں تشریف فرماتے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اصحابِ رَضَوَانَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ آپ کے گرد جمع تھے۔ اتنے میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور بیٹھنے کیلئے کوئی جگہ تلاش کرنے لگے، نبی کریم رَعَوْفٌ رَّحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے بھی صحابہ کرام عَلَيْهِمْ الرِّضْوَانُ کے چہرے ملاحظہ فرمائے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو کون جگہ دیتا ہے؟ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ چونکہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سیدھی جانب تشریف فرماتے، اس لیے انہوں نے ایک طرف ہو کر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لئے جگہ بنائی اور ان سے کہا: ”اے ابوالحسن! یہاں تشریف رکھیے۔“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے درمیان بیٹھ گئے۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ عمل دیکھ کر محبوب ربِّ داور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا چہرہ خوشی سے دکنے لگا اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”یا ابابکر! يَعْرِفُ الْفَضْلَ لِدَوَى الْفَضْلِ أَهْلُ الْفَضْلِ يَعْنِي اے ابوبکر! اہل فضل کی فضیلت کو اہل فضل ہی جانتے ہیں۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۲، ص ۳۶۵، اللآلی المصنوعة، مناقب الخلفاء الاربعة، ج ۱، ص ۳۲۲)

## قرابت مصطفیٰ کی وجہ سے فضیلت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سید عالم، نُورِ مَجْسَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ: ”روزِ قیامت میرے نسبی اور سسرالی رشتے کے سوا ہر قسم کا نسبی اور سسرالی رشتہ منقطع ہو جائے گا۔“ (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا سید عالم، نُورِ مَجْسَمِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

وَسَلَّمَ کے ساتھ سسرالی رشتہ ہے۔)

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۸۵)

### صدیق کا پلڑا بھاری ہو گیا

رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذی وقار ہے: ”میں نے ایک ترازو دیکھا جو آسمان سے لٹکایا گیا، اس کے ایک پلڑے میں مجھے اور دوسرے پلڑے میں میری امت کو رکھا گیا تو میرا پلڑا بھاری ہو گیا۔ پھر ایک پلڑے میں میری امت کو اور دوسرے پلڑے میں ابوبکر صدیق کو رکھا گیا تو ابوبکر کا پلڑا بھاری ہو گیا۔“

(مسند امام احمد، حدیث ابی امامۃ الباہلی، الحدیث: ۲۲۹۵، ج ۸، ص ۲۸۹-۲۹۰ ملقطاً)

### صدیق اکبر کی شفاعت، شفاعت انبیاء کی مثل

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ہم خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”ابھی تم پر وہ شخص ظاہر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بعد اس کے علاوہ کسی کو افضل نہ بنایا اور اس کی شفاعت، شفاعت انبیاء کے مانند ہوگی۔“ راوی کہتے ہیں کہ ابھی ہم بیٹھے ہی تھے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نظر آئے، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کھڑے ہو گئے اور سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو پیار کیا اور گلے لگایا۔“

(تاریخ بغداد، محمد بن عباس ابوبکر القاص، الرقم: ۱۳۵۷، ج ۳، ص ۳۳۰)

### صدیق اکبر کی طرف سے کوئی برائی نہ پہنچی

حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ جب دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو آپ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: ”اے لوگوں ابوبکر ایسی شخصیت ہیں ان کی طرف سے مجھے کبھی کوئی برائی نہ پہنچی۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الصحابة، فصل فی تفصیلاً، فصل فی الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۲۰، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۶)



## انصار و مہاجرین کے سردار

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے منبر پر جلوہ افروز ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: ”میں تمہیں اپنے اصحاب میں اختلاف کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جب کہ تم جانتے ہو کہ میری اور میرے اہلبیت کی اور میرے اصحاب کی محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری امت پر قیامت تک فرض کر دی ہے۔“ پھر استفسار فرمایا: ”ابو بکر کہاں ہیں؟“ انہوں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں حاضر ہوں۔“ آپ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! میرے قریب آؤ۔“ پھر آپ نے انہیں سینے سے لگایا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے مبارک رخساروں پر آنسو مبارک بہ رہے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہاتھ پکڑ کر با آواز بلند فرمایا: ”اے مسلمانوں کے گروہ یہ ابو بکر صدیق ہے یہ مہاجرین اور انصار کا سردار ہے یہ میرا ساتھی ہے، اس نے میری اس وقت تصدیق کی جب تمام لوگوں نے میری تکذیب کی اور اس وقت مجھے پناہ دی جب لوگوں نے مجھ سے منہ پھیر لیا، اور بلال کو اپنے مال سے خرید کر آزاد کیا، پس اس سے بغض رکھنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہو۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۳۸)

## صدیق کے لیے جنت سے صدائے مرجا

حضرت سیدنا ابن ابی اوفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”اے اصحاب محمد! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رات کو مجھے (جنت میں) تمہارے گھر دکھائے۔ تمہارے گھر میرے گھر سے قریب ہیں۔“ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی طرف نظر رحمت کی اور فرمایا: ”اے علی! کیا تو اس پر خوش ہے کہ تیرا گھر

میرے گھر کے ساتھ اس طرح ہو جس طرح دو بھائیوں کے گھر ملے ہوئے ہوتے ہیں۔“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے عرض کیا: ”جی ہاں یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں خوش ہوں۔“ پھر سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوْنِي لَكِي۔ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف نظر رحمت کی اور فرمایا: ”میں اس شخص کا اور اس کے باپ کا اور اسکی ماں کا نام جانتا ہوں کہ جب وہ جنت میں داخل ہوگا تو جنت کا ہر بالا خانہ اور حجرہ مرحبا مرحبا کہے گا اور وہ ابوبکر بن ابی قحافہ ہے۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۰۳، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۳۳)

### صدیق اکبر کے لیے رسول اللہ کی دعا

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”الہی! تو نے میری امت کے لیے میرے صحابہ میں برکت فرمائی، پس ان کی برکت سلب نہ فرمانا اور انہیں ابوبکر پر جمع کر دینا اور وہ اس کے حکم سے منتشر نہ ہوں اور ابوبکر تیرے حکم پر اپنے حکم کو ترجیح نہ دے۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۱۸، ص ۳۹۱، جمع الجوامع، حرف الهمزة، الحدیث: ۳۱۹۲، ج ۲، ص ۹۹، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۲)

### صدیق بمنزلہ قمیص ہے

حضرت سیدنا زبیر بن اوفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ میں حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مسجد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”فلاں کہاں ہے؟“ میں نے آپ کے اصحاب کے چہروں پر نظر کی تو اس مطلوبہ صحابی کو نہ پایا اور اٹھ کر ان کی طرف گیا یہاں تک کہ جب وہ پیارے آقا کے پاس پہنچے تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں تم سے جو بات کرتا ہوں اسے یاد کرو اسے کبھی نہ بھلانا اور اس کے ساتھ تمہارے بعد والے بیان کریں، بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق سے مجھے چن لیا ہے۔“ پھر آپ

نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ﴾ (ب، ا، الحج: ۷۵) ترجمہ کنز الایمان:

”اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے۔“ اور میں نے تم میں سے جسے پسند کیا اسے چن لیا اور تمہارے درمیان بھائی چارہ مقرر کرتا ہوں جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرشتوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا۔ پس اے ابوبکر! اٹھ کر میرے سامنے آ جاؤ، بے شک مجھے تم سے ایک خاص ہمد دری ہے جس کے بدلے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں جزا عطا فرمائے گا، اور اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو تجھے بناتا اور تمہاری مجھ سے قربت ایسی ہے جیسے جسم سے قمیص کی۔“

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۲۳)

### صدیق اکبر تکبر نہیں کرتے

رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا گھسیٹ کر چلے گا روز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر نظرِ رحمت نہ فرمائے گا۔“ تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اگر میں اپنے تہبند کا خیال نہ رکھوں تو وہ ڈھیلا ہو کر لٹک جاتا ہے۔“ تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو تکبر کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب لو کنت ستخذ اخلیلا، الحدیث: ۳۶۱۵، ج ۲، ص ۵۲۰)

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
ہے یار غار، محبوب خدا صدیق اکبر کا  
یا الہی! رحم فرما! خادم صدیق اکبر ہوں  
تری رحمت کے صدقے، واسطہ صدیق اکبر کا

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## احادیث فضائل باب (2)

## فضائل سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم

## سیدنا ابو بکر و عمر جنتیوں کے سردار

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”ایک بار میں بارگاہ رسالت میں حاضر تھا، حضرت سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تشریف لائے تو نبی اکرم رسول مَحْتَشَمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر و عمر اول و آخرین میں سوائے انبیاء و مرسلین کے تمام جنتیوں کے سردار ہیں، اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، فی مناقب ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، الحدیث: ۳۶۸۵، ج ۵، ص ۳۷۶، المعجم الاوسط، من

اسمہ مقدم، الحدیث: ۸۸۰۸، ج ۶، ص ۲۹۱)

## ایک اہم مدنی پھول

مذکورہ بالا حدیث میں سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم کو بتانے سے کیوں منع فرمایا، اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عبدالرؤف مناوی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي فرماتے ہیں: ”یعنی اے علی! مجھ سے پہلے ان دونوں کو نہ بتانا کیوں کہ میرا بتانا ان کے لئے زیادہ خوشی کا باعث ہوگا۔“

(فیض القدير بشرح الجامع الصغير، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۱۱۷)

## سیدنا ابو بکر و عمر کی محبت، جنت کی ضمانت

ایک بار حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم کا سہارا لیے ہوئے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ

الکریم سے ارشاد فرمایا: ”یا علی اَتْحَبُّ هَذَيْنِ الشَّيْخَيْنِ یعنی اے علی! کیا تم ان دونوں سے محبت کرتے ہو؟“  
 عرض کی: ”جی ہاں یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔“ فرمایا: ”أَحَبَّهُمَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ یعنی ان سے محبت  
 قائم رکھو، جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الحدیث: ۳۲۱۱۱، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۸)

### سیدنا ابو بکر و عمر کا جنت میں داخلہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّى اللهُ  
 تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”آج دنیا مقابلے کا دن ہے جس کا انجام جنت یا جہنم ہے اور کل قیامت انجام کا دن  
 ہے، پس جہنم میں جانے والا ہلاک ہو گیا۔ میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گا، میرے بعد ابو بکر، ان کے بعد عمر فاروق،  
 ان کے بعد باقی تمام لوگ ہماری پیروی کرتے ہوئے داخل جنت ہوں گے، جو پہلے آئے گا وہ پہلے داخل ہوگا اور جو بعد  
 میں آئے گا وہ بعد میں۔“ (المعجم الاوسط، بن اسمہ احمد، الحدیث: ۶۰۵، ج ۱، ص ۸۳، تاریخ مدینة دمشق، ج ۴، ص ۳۱)

### سیدنا ابو بکر و عمر کے ساتھ سیدنا جبریل و میکائیل

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں کہ غزوة بدر کے موقع پر خاتم المرسلین،  
 رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے  
 ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ایک کے ساتھ جبریل (عَلَيْهِ السَّلَام) اور ایک کے ساتھ میکائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) ہیں۔“  
 (مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما ذکر ابی بکر، الحدیث: ۳۲، ج ۷، ص ۷۵، تاریخ مدینة دمشق، ج ۴، ص ۷۱)

### سب سے افضل صدیق اکبر ہیں

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى

اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد اس امت میں سب سے زیادہ بہتر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور ان کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

(مصنف ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما ذکر فی ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۲۸، ج ۷، ص ۷۵)

### سیدنا ابو بکر و عمر کی اطاعت میں ہدایت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے روایت ہے، حَسَنِ اخْلَاقِ كَيْبِكَرٍ، محبوبِ رَبِّ الْكَبْرِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میرے بعد ابو بکر پھر عمر کی اطاعت کرو ہدایت پا جاؤ گے اور ان دونوں کی اقتداء کرو کامیاب ہو جاؤ گے۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۲۶)

### خدا کی طرف رجوع کرنے والے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بڑے درد مند، نرم دل اور خدا کی طرف رجوع کرنے والے اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دین کی خیر خواہی کرنے والے تھے، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی خیر خواہی کی۔“

(نوادراصول، الاصل الثالث والاربعون، الرقم: ۲۶۳، ج ۱، ص ۱۷۵، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۷۹)

### سیدنا ابو بکر و عمر کی محشر میں رفاقت مصطفیٰ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”سب سے پہلے میری قبر شک ہوگی، پھر ابو بکر کی اور پھر عمر کی، اس کے بعد میں جنت البقیع میں آؤں گا، وہاں لوگ قبروں سے اٹھیں گے، پھر ہم اہل مکہ کا انتظار کریں گے، حتیٰ کہ دونوں حرموں کے مابین لوگ جمع ہو جائیں گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص عمر بن خطاب، الحدیث: ۳۷۱۲، ج ۵، ص ۳۸۸)

## الزام تراشوں والی سزا

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے فرمایا: ”جو مجھے حضرت ابو بکر و عمر سے افضل کہے گا تو میں اس کو مُقْتَرِی کی (یعنی تہمت لگانے والے کو دی جانے والی) سزا دوں گا۔“ (تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۸۳)

## سیدنا ابو بکر و عمر سب سے بہترین شخصیت

حضرت سیدنا ابو جحیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد اس امت میں سب سے بہترین شخصیت سیدنا ابو بکر اور ان کے بعد سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔“

(مسند امام احمد، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۸۳۶، ج ۱، ص ۲۲۷ ملقطاً)

## مولا علی کا یہ فرمان حد تو اتر تک پہنچا ہوا ہے

علامہ ذہبی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي اس حدیث پاک کو نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ”مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کا یہ قول حد تو اتر تک پہنچا ہوا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ رَوْافِض پر لعنت فرمائے کتنے جاہل لوگ ہیں۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۳۳)

## مہاجرین و انصار پر ظلم و ناانصافی

حضرت سیدنا عمار بن یاسر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا پر رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صحابہ میں سے کسی کو فضیلت دی اس نے مہاجرین و انصار پر ظلم و ناانصافی کی۔“

(المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، الحدیث: ۸۳۲، ج ۱، ص ۲۲۲ ملقطاً)

## سیدنا ابوبکر و عمر امت میں سب سے افضل و بہترین

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، پروانہ شمع رسالت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سید المؤمنین امام المتقین عبد اللہ بن عثمان ابوبکر صدیق اکبر اور جناب امیر المؤمنین امام العادلین ابو حفص عمر بن خطاب فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کا جناب مولیٰ المؤمنین امام الواصلین ابوالحسن علی بن ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ بلکہ تمام صحابہ کرام رَضَوْنَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ سے افضل و بہترین امت ہونا عقیدہ اجماعیہ ہے۔

(مطلع القمرین فی ابانۃ سبقة العمرین، ص ۶۷)

## سیدنا ابوبکر و عمر کے ذریعے تائید

حضرت سیدنا ابواروی دوسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ”میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا تشریف لائے تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ان دونوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي آتَانِي بِكُمَا لِعَنِي اللهُ عَزَّوَجَلَّ كَأَشْكُرُ هَبْ جَسْ نِي دُونِي كِي ذَرِيْعِي مِيْرِي تَائِيْدِي فَرْمَائِي۔“

(معرفة الصحابة، ابواروی دوسی، الرقم: ۶۷۳۵، ج ۲، ص ۲۳۷)

## سیدنا ابوبکر و عمر کے ایمان کی گواہی

حضرت سیدنا ابوسلمہ بن عبد الرحمن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا کہ ایک بھیڑیے نے حملہ کیا اور اس ریوڑ سے ایک بکری پکڑ کر چلتا بنا، چرواہے نے اس کا پیچھا کر کے اسے چھڑا لیا،



بھیڑ یا اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: ”اے چرواہے ذرا بتاؤ یوم السبع یعنی درندوں کے دن ان بکریوں کی حفاظت کون کرے گا، یہ وہی دن ہوگا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔ اسی اثنا میں ایک شخص بیل ہانکے اس پر کچھ لادے جا رہا تھا، بیل اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا: ”میں تو اس بوجھ کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔“ لوگ کہنے لگے: ”سبحان اللہ بیل بھی گفتگو کرتا ہے۔“ سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میرے ساتھ اس واقعہ کی تصدیق ابو بکر و عمر بھی کرتے ہیں۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو كنت متخذاً خلیلاً، الحدیث: ۳۶۶۳، ج ۲، ص ۵۱۹)

### سیدنا ابو بکر و عمر اسلام کے ماں باپ ہیں

حضرت سیدنا ابواسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”جانتے ہو ابو بکر و عمر کون ہیں یہ اسلام کے پدر و مادر (ماں باپ) ہیں۔“ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”میں اُس سے بری و بیزار ہوں جو حضرت سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر بدی کے ساتھ کرے۔“

(تاریخ الخلفاء، ص ۹۶)

### سیدنا انس کی سیدنا ابو بکر و عمر سے محبت

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: ”قیامت کب قائم ہوگی؟“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: ”تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟“ تو اس نے عرض کی! تیاری تو کچھ نہیں کی، مگر میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔“ حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی چیز سے اتنی خوشی حاصل نہیں ہوئی جتنی خوشی شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے ہوئی ”تم

جس کے ساتھ محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔“ حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں میں سید عالم، نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حضرت سیدنا ابوبکر اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ ان سے محبت کرنے کی وجہ سے میں انہیں کے ساتھ ہوں گا۔“

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن الخطاب۔ الخ، الحدیث: ۳۶۸۸، ج ۲، ص ۵۲۷)

### سیدنا ابوبکر و عمر بلند و بالا مرتبے والے ہیں

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”بلند و بالا درجے والوں کو کم مرتبہ والے ایسے دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر چمکتے ستارے کو دیکھتے ہو۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان بلند و بالا مرتبہ والوں میں سے ہیں۔“ (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، فضل ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۹۶، ج ۱، ص ۷۳، سنن الترمذی، کتاب المناقب،

مناقب ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۳۶۷۸، ج ۵، ص ۳۷۲)

### سیدنا ابوبکر و عمر پر رسول اللہ کی نگاہ کرم

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مہاجرین و انصار صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کے پاس تشریف فرما ہوتے تو صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رخِ زیبا کی زیارت کرتے رہتے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ان پر نگاہ کرم ڈالتے۔ یہ دونوں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے تبسم اور مسکراہٹ کا تبادلہ فرماتے۔ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر، الحدیث: ۳۶۸۸، ج ۵، ص ۳۷۷)

## سیدنا ابو بکر و عمر قیامت کے دن رسول اللہ کے ساتھ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک دن سرکارِ والاخبار، ہم بے کسوں کے مددگار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے ہمراہ مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کے دائیں جانب اور سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ کے بائیں جانب تھے اور سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ رکھا تھا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، فی مناقب ابی بکر و عمر، الحدیث: ۳۶۸۹، ج ۵، ص ۳۷۸)

## بروز قیامت سب سے پہلے قبر سے نکلنے والے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کل بروز قیامت سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور پھر ابو بکر و عمر نکلیں گے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، فی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، الحدیث: ۳۷۱۲، ج ۵، ص ۳۸۸)

## سیدنا ابو بکر و عمر رسول اللہ کے کان اور آنکھ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ”هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ لِعَنِي يَوْمَئِذٍ مِثْرَةٌ لِمِثْرَةِ كَانٍ وَأُورَانِكَيْسٍ هُنَّ“

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، نزول جبریل۔۔ الخ، الحدیث: ۳۳۸۹، ج ۳، ص ۱۳)

## سیدنا ابو بکر و عمر خاص الخاص وفادار ساتھی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

فرمایا: ”بلاشبہ ہر نبی کے لیے اس کی امت میں خاص الخاص رفیق ہوتے ہیں، یقیناً میرے صحابہ کرام میں سے خاص الخاص وفادار ساتھی ابو بکر و عمر ہیں۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل ابو بکر الصدیق، الحدیث: ۳۲۶۵۶، ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۲۵۷)

### سیدنا ابو بکر و عمر رسول اللہ کے زمینی وزیر

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہر نبی کے دو دو وزیر ہیں، دو آسمان میں اور دو زمین میں۔ آسمان میں میرے دو وزیر جبرئیل و میکائیل (عَلَيْهِمَا السَّلَام) ہیں اور زمین میں میرے دو وزیر ابو بکر و عمر (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) ہیں۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر و عمر کلہما، الحدیث: ۳۷۰۰، ج ۵، ص ۳۸۲)

### سیدنا ابو بکر و عمر پر کوئی حکمرانی نہیں کرے گا

حضرت سیدنا بسطام بن مسلم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، وانا لے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”میرے بعد کوئی بھی تم دونوں پر حکمرانی نہیں کرے گا۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، ما ذکر فی ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۳۳، ج ۷، ص ۲۷۵)

### سیدنا ابو بکر و عمر کی محبت ایمان ہے

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی محبت ایمان ہے اور ان سے بغض کفر ہے۔

(مسند الفردوس، باب العاء، الرقم: ۲۵۳۱، ج ۱، ص ۳۳۶، تاریخ الخلفاء، ص ۵۰)

### سیدنا ابو بکر و عمر کے مقام کی معرفت سنت ہے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت اور ان کے مقام و مرتبہ کو پہچاننا سنت میں سے ہے۔

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل ابی بکر و عمر، الحدیث: ۳۲۷۰۱، ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۲۶۱)

### سیدنا ابو بکر و عمر سے امت کی محبت

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ ”میں اپنی امت سے یہ امید رکھتا ہوں کہ یہ ابو بکر و عمر سے محبت رکھے گی جس طرح لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سے محبت کرے گی۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل ابی بکر و عمر، الحدیث: ۳۲۶۹۹، ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۲۶۱)

### سیدنا ابو بکر و عمر جنتی ہیں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا: ”ابھی تم پر ایک جنتی شخص ظاہر ہوگا“ تو تھوڑی دیر بعد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا: ”ابھی ایک اور جنتی شخص ظاہر ہوگا۔“ تو حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لے آئے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، فی مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب، الحدیث: ۳۷۱۴، ج ۵، ص ۳۸۸)

### سیدنا ابو بکر و عمر کی ہر اچھے کام میں سبقت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نماز ادا کر رہا تھا کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ میرے قریب سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ”اے ام عبد دعا مانگ کہ تیری دعا قبول کی جائے گی۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں نے دعا کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کی لیکن سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے سبقت لے گئے کیونکہ ہر نیکی

کے کام میں وہ مجھ سے سبقت لے جاتے تھے۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”میں ہمیشہ یوں دعا مانگتا ہوں: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَبِيدُ وَقَرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْفَدُ وَمَرَافَقَةَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ لِعَنَى أَعْلَى الْجَنَّةِ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے لازوال نعمت، نہ ختم ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سب سے اعلیٰ جنت خلد میں رفاقت مانگتا ہوں۔“

(مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، الحديث: ۳۶۶۲، ج ۲، ص ۳۱)

### سیدنا ابو بکر و عمر کی اقتداء کی وصیت

حضرت سیدنا حذیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میرے بعد دو افراد ابو بکر و عمر کی اقتداء کرنا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل ابی بکر الصدیق، الحديث: ۹۷، ج ۱، ص ۷۳)

### سیدنا ابو بکر و عمر کی مثال فرشتوں میں

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: جنگ بدر کے روز دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سیدنا صدیق اکبر و سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے ارشاد فرمایا کہ ”اے ابو بکر! تمہاری مثال فرشتوں میں میکائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) کی طرح ہے اور اے عمر! تمہاری مثال فرشتوں میں جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام) کی طرح ہے۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحديث: ۲۵۸، ج ۱، ص ۵۸)

### سیدنا ابو بکر و عمر دین اسلام کے سمع و بصر

حضرت سیدنا میمون بن مہران رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ایک آدمی کو کسی اہم کام کے لیے بھیجنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی ایک جانب سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے تو ایک صحابی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عنه نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ ان دونوں کو نہیں بھیجتے۔“ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں ان دونوں میں سے کسی ایک کو کیسے بھیجوں یہ دونوں دین کے لیے اس طرح ہیں جیسے سر کے لیے کان اور آنکھ۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحدیث: ۲۵۰، ج ۱۱، ص ۵۷)

### سیدنا ابو بکر و عمر سے بغض و محبت کا صلہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہے آسمان دنیا میں اس کے لیے اسی ۸۰ ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جو شخص ان دونوں سے بغض رکھتا ہے تو دوسرے آسمان پر موجود اسی ہزار فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔“

(الکامل فی ضعفاء الرجال، باب ذکر ماسرق العدوی، ج ۳، ص ۱۹۹، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۱۲۸)

### سیدنا ابو بکر و عمر کے گستاخ کا عبرتناک انجام

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۲۱۰ صفحات پر مشتمل کتاب ”عیون الحکایات“ صفحہ ۲۲۶ پر ہے: حضرت سیدنا خلف بن تمیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، مجھے حضرت سیدنا ابو الحصیب بشیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ میں تجارت کیا کرتا تھا اور اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے کافی مال دار تھا۔ مجھے ہر طرح کی آسائشیں میسر تھیں اور میں اکثر ایران کے شہروں میں رہا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ میرے ایک مزدور نے مجھے خبر دی کہ فلاں مسافر خانے میں ایک شخص مر گیا ہے، وہاں اس کا کوئی بھی وارث نہیں، اب اس کی لاش بے گور و کفن پڑی ہے۔ جب میں نے یہ سنا تو میں مسافر خانے پہنچا، وہاں میں نے ایک شخص کو مردہ حالت میں پایا، اس کے پیٹ پر کچی اینٹیں رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ایک چادر اس پر ڈال دی، اس کے پاس اس کے کچھ ساتھی بھی تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا: یہ شخص بہت عبادت گزار اور نیک تھا لیکن آج اسے کفن بھی میسر نہیں اور ہمارے پاس اتنی رقم بھی نہیں کہ اس کی تجھیز و تکفین کر سکیں۔ جب میں نے

یہ سنا تو اجرت دے کر ایک شخص کو کفن لینے کے لئے اور ایک کو قبر کھودنے کے لئے بھیجا اور ہم اس کے لئے کچی اینٹیں تیار کرنے لگے پھر میں نے پانی گرم کیا تا کہ اسے غسل دیں۔ ابھی ہم لوگ انہیں کاموں میں مشغول تھے کہ یکا یک وہ مردہ اٹھ بیٹھا، اینٹیں اس کے پیٹ سے گر گئیں پھر وہ بڑی بھیانک آواز میں چیخنے لگا: ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! ہائے آگ، ہائے ہلاکت، ہائے بربادی! جب اس کے ساتھیوں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو وہ وہاں سے بھاگ گئے۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کا بازو پکڑ کر ہلایا۔ پھر اس سے پوچھا: تو کون ہے اور تیرا کیا معاملہ ہے؟ وہ کہنے لگا: میں کوفہ کا رہائشی تھا اور بد قسمتی سے مجھے ایسے برے لوگوں کی صحبت ملی جو حضرت سیدنا صدیق اکبر و فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو گالیاں دیا کرتے تھے۔ ان کی صحبت بد کی وجہ سے میں بھی ان کے ساتھ مل کر شیخین کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو گالیاں دیا کرتا اور ان سے نفرت کرتا تھا۔ سیدنا ابوالخضیب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں، میں نے اس کی یہ بات سن کر استغفار پڑھا اور کہا: اے بد بخت! پھر تو تجھے سخت سزا ملنی چاہے اور تو مرنے کے بعد زندہ کیسے ہو گیا؟ تو اُس نے جواب دیا: میرے نیک اعمال نے مجھے کوئی فائدہ نہ دیا۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی گستاخی کی وجہ سے مجھے مرنے کے بعد گھسیٹ کر جہنم کی طرف لے جایا گیا اور وہاں مجھے میرا ٹھکانا دکھایا گیا، وہاں کی آگ بہت بھڑک رہی تھی۔ پھر مجھ سے کہا گیا: عنقریب تجھے دوبارہ زندہ کیا جائے گا تا کہ تو اپنے بد عقیدہ ساتھیوں کو اپنے دردناک انجام کی خبر دے اور انہیں بتائے کہ جو کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں سے دشمنی رکھتا ہے اس کا آخرت میں کیسا دردناک انجام ہوتا ہے، جب تو ان کو اپنے بارے میں بتادے گا تو پھر دوبارہ تجھے تیرے اصلی ٹھکانے (یعنی جہنم) میں ڈال دیا جائے گا۔ یہ خبر دینے کے لئے مجھے دوبارہ زندہ کیا گیا ہے تا کہ میری اس حالت سے گستاخان صحابہ کرام عبرت حاصل کریں اور اپنی گستاخیوں سے باز آجائیں ورنہ جو کوئی ان حضرات کی شان میں گستاخی کریگا اس کا انجام بھی میری طرح ہوگا۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص دوبارہ مردہ حالت میں ہو گیا۔ میں نے بھی اور دیگر لوگوں نے بھی اس کی یہ عبرتناک باتیں سنیں، اتنی ہی دیر میں مزدور کفن خرید لایا، میں نے وہ کفن لیا اور کہا: میں ایسے بدنصیب شخص کی ہرگز تجہیز و تکفین نہیں



کروں گا جو شیخین کریمین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کا گستاخ ہو، تم اپنے ساتھی کو سنبھالو میں اس کے پاس ٹھہرنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ اس کے بعد میں وہاں سے واپس چلا آیا پھر مجھے بتایا گیا کہ اس کے بد عقیدہ ساتھیوں نے ہی اسے غسل و کفن دیا اور ان چند بندوں ہی نے اس کی نماز جنازہ پڑھی، ان کے علاوہ کسی نے بھی نماز جنازہ میں شرکت نہ کی، اس کے بد عقیدہ ساتھیوں کی بد بختی دیکھو کہ وہ پھر بھی لوگوں سے پوچھ رہے تھے کہ تم نے ہمارے ساتھی کی نماز جنازہ میں شرکت کیوں نہیں کی؟ حضرت سیدنا خلف بن تمیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابوالحصب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے پوچھا: کیا تم اس واقعے کے وقت وہاں موجود تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اپنی آنکھوں سے اس بد بخت کو دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا اور اپنے کانوں سے اس کی باتیں سنیں۔ یہ سن کر حضرت سیدنا خلف بن تمیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: اب میں بھی اس بے ادب و گستاخ شخص کی اس بدترین حالت کی خبر لوگوں کو ضرور دوں گا۔ (اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی شان میں گستاخی اور بے ادبی سے محفوظ رکھے اور تمام صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کی سچی محبت عطا فرمائے، ان کی خوب خوب تعظیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین بجاہ النبی الامین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے

اور مجھ سے بھی سرزد نہ بھیجی بے ادبی ہو

صحابہ کا گدا ہوں اور اہل بیت کا خادم

یہ سب ہے آپ ہی کی تو عنایت یا رسول اللہ!

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## احادیث فضائل باب (3)

## فضائل خلفاء راشدین

## خلفاء راشدین اور علم کا شہر

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي ارشاد فرمایا: ”أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَابُوبَكْرٍ أَسَاسُهَا وَعُمَرُ حِيطَانُهَا وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا وَعَلِيٌّ بَابُهَا“ یعنی میں علم کا شہر ہوں اور ابو بکر اس کی بنیاد، عمر اس کی دیوار، عثمان اس کی چھت اور علی المرتضیٰ اس کا دروازہ ہیں۔“  
(تاریخ مدینة دمشق، ج ۹، ص ۲۰)

## خلفاء راشدین کی اصحاب کہف سے ملاقات

ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اصحاب کہف سے ملاقات کی آرزو کی تو اسی وقت حضرت سیدنا جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَامُ نازل ہوئے اور بارگاہ رسالت میں عرض کی کہ: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ انہیں دنیا میں ظاہراً نہیں دیکھ پائیں گے، البتہ اپنے اکابر صحابہ میں چار صحابیوں کو ان کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ آپ کا پیغام ان تک پہنچائیں اور انہیں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔“ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے جبریل! اس کی کیا صورت ہوگی، میں اپنے صحابہ کو ان کے پاس کیسے بھیجوں اور ان کے پاس جانے کا حکم کس کو دوں؟“ سیدنا جبریل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ایسا کریں آپ اپنی چادر مبارک کو بچھائیں اور ایک طرف حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، دوسری طرف حضرت عمر فاروقِ الْعَظِيمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، تیسری طرف حضرت علی المرتضیٰ شير خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ اور چوتھی طرف حضرت ابو ذر غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو بٹھا دیجئے۔“ پھر اس ہوا کو بلائیں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان عَلَيْهِ السَّلَامُ کے لیے مسخر فرمایا تھا، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

اسے حکم دیا ہے کہ وہ آپ کی اطاعت کرے آپ اُس ہوا سے ارشاد فرمائیے کہ ان چاروں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو اٹھائے اور اس غار تک لے جائے جہاں اصحاب کہف آرام فرما ہیں۔“ چنانچہ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ویسا ہی فرمایا۔ تو ہوانے آپ کی چادر مبارک کو اٹھایا، چاروں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ اس پر آرام و سکون سے بیٹھے رہے اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چادر آنکھوں سے اوجھل ہو گئی یہاں تک کہ اصحاب کہف کے غار کے پاس ہوانے چادر کو زمین پر رکھ دیا۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے غار کے قریب پہنچ کر منہ سے پتھر ہٹایا اور جیسے ہی روشنی اندر پہنچی تو اصحاب کہف کے اُس عاشق کتے نے جو اُن کے ساتھ ہی آرام کر رہا تھا ہلکی سی آواز نکالی، گویا اس نے غار میں داخل ہونے والوں کو بغیر اجازت داخلے سے خبردار کیا۔ خطرے کی بوسونگ کر فوراً حملہ کرنے کے لیے باہر آیا لیکن جب اولیاء اللہ کے اس عاشق نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ان پیارے عشاق کو دیکھا تو ان کے قدموں کے بوسے لینے لگا اور بڑے پیار سے اپنی دم ہلانے لگا اور پھر سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا۔ چاروں صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ غار کے اندر گئے اور سوتے ہوئے اصحاب کہف کو یوں سلام کیا: ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ“ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اصحاب کہف کو بیدار فرمایا اور انہوں نے بھی جواباً سلام کیا۔ چاروں صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے اپنا تعارف کروایا اور فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت محمد بن عبد اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ لوگوں کو سلام ارشاد فرمایا ہے۔“ انہوں نے کہا: ”ہماری طرف سے بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول حضرت محمد صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر جب تک زمین و آسمان ہیں سلامتی نازل ہو اور آپ سب پر بھی۔“ پھر سب لوگ بیٹھ کر باتیں کرتے رہے۔ اصحاب کہف سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر ایمان لے آئے اور دین اسلام کو قبول کیا اور عرض کیا کہ: ”ہماری طرف سے پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں سلام پیش کیجئے گا۔“ پھر وہ اپنی اپنی جگہوں پر دوبارہ لیٹ گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر حضرت امام مہدی عَلَيْهِ السَّلَام کے ظاہر ہونے تک نیند طاری فرمادی۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت امام مہدی عَلَيْهِ السَّلَام جب ظہور فرمائیں گے تو انہیں سلام کریں گے

اور ایک بار پھر اللہ عزوجل ان کو بیدار فرمائے گا اور اس کے بعد قیامت تک کے لیے سو جائیں گے۔ بہر حال چاروں صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ چادر پر اپنی اپنی جگہ دوبارہ بیٹھ گئے اور ہوا انہیں بارگاہ رسالت میں پہنچانے کے لیے چادر کو لے کر چل پڑی۔ ادھر حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْهِ السَّلَامُ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہو گئے اور ان چاروں صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ کے ساتھ جو ہوا سب کچھ بیان کر دیا اور جب چاروں صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے استفسار کیا کہ ”اصحاب کہف سے ملاقات کیسی رہی اور انہوں نے کیا کہا؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا، پھر ہم نے انہیں دین اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے اسے قبول کیا اور دین اسلام میں داخل ہو گئے اور اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی۔ اور یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہوں نے آپ کو سلام بھی عرض کیا ہے۔“ یہ سن کر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہت خوش ہوئے اور دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے اور بارگاہ الہی میں یوں دعا فرمائی: ”يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ! میرے، میرے رشتہ داروں، میرے دوستوں، میرے بھائیوں، میرے محبین کے مابین کبھی جدائی نہ ڈالنا اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے، میرے اہل بیت سے محبت کرتا ہے، ان کا حامی ہے، اور جو میرے اصحاب سے محبت کرتا ہے ان سب کی مغفرت فرما۔“

(تفسیر التعلی، پ ۱۵، الکہف: ۱۶، ج ۱، ص ۱۳۹۲، روح البیان، پ ۱۵، الکہف: ۲۱، ج ۵، ص ۲۳۱)

### خلفاء راشدین اور نبوت کی خلافت

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ میں، میں وہ واحد شخص تھا جو دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خلوتوں کا عاشق تھا اور جب بھی مجھے موقع ملتا فوراً پہنچ جاتا اور علم دین حاصل کرتا۔ ایک دن مجھے معلوم ہوا کہ سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے تشریف فرما ہیں تو میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خلوت کو غنیمت جانا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گیا تاکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّمَ سے کچھ سیکھ لوں۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جواب عطا فرمایا۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا: ”اے ابو ذر! تجھے کون سی چیز میرے پاس لائی؟“ میں نے عرض کیا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت۔“ میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا۔..... اتنے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر خدمت ہوئے انہوں نے سلام عرض کیا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جواب عطا فرمایا اور ان سے بھی استفسار فرمایا: ”اے ابو بکر! تجھے کون سی چیز میرے پاس لائی؟“ صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عرض گزار ہوئے: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔..... اس کے بعد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لائے اور بارگاہ رسالت میں سلام عرض کیا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی دائیں جانب بیٹھ گئے۔ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جواب دیا اور ان سے بھی پوچھا کہ: ”اے عمر! تمہیں کون سی چیز میرے پاس لائی؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی عرض کیا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت۔“..... پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے جواب دیا اور ان سے بھی پوچھا کہ: ”اے عثمان! تمہیں کون سی چیز میرے پاس لائی؟“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بھی عرض کیا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی محبت۔“

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ: اس وقت حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہاتھوں میں سات ۷ یا نو ۹ کنکریاں تھیں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں اور ان کنکریوں کی تسبیح کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح مجھے سنائی دے رہی تھی۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے کنکریاں زمین پر رکھ دیں تو وہ کنکریاں خاموش ہو گئیں۔

..... پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ کنکریاں دوبارہ اٹھائیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ پہ ڈال دیں، جیسے ہی وہ کنکریاں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ میں گئیں پھر تسبیح پڑھنا شروع ہو گئیں اور ان کی تسبیح کی آواز مجھے سنائی دے رہی تھی اور جوں ہی انہیں زمین پر رکھا تو وہ پھر خاموش ہو گئیں۔

..... پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ کنکریاں دوبارہ اٹھائیں اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ پہ ڈال دیں، جیسے ہی وہ کنکریاں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ میں گئیں پھر تسبیح پڑھنا شروع ہو گئیں اور ان کی تسبیح کی آواز مجھے سنائی دے رہی تھی اور جیسے ہی انہیں زمین پر رکھا تو وہ پھر خاموش ہو گئیں۔

..... پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے وہ کنکریاں دوبارہ اٹھائیں اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ پہ ڈال دیں، جیسے ہی وہ کنکریاں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ میں گئیں پھر تسبیح پڑھنا شروع ہو گئیں اور ان کی تسبیح کی آواز مجھے سنائی دے رہی تھی اور جوں ہی انہیں زمین پر رکھا تو وہ پھر خاموش ہو گئیں۔ تو سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”هَذِهِ خِلَافَةُ النَّبُوَّةِ لِعَنِي يَه نُبوت کی خلافت ہے۔“

حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہم میں سے ہر ایک شخص کے ہاتھ پر وہ کنکریاں رکھیں لیکن انہوں نے تسبیح نہ پڑھی۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، المعجزات ودلائل النبوة، الحديث: ۳۵۲۰۳)

ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۱۷۲، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۹، ص ۱۱۷

### خلفاء راشدین اور حوض کوثر

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے مروی ہے، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد حقیقت بنیاد ہے: ”میرے حوض کے چار کونے ہیں: پہلے کونے پر ابوبکر، دوسرے پر عمر، تیسرے پر عثمان اور چوتھے پر علی ہوں گے۔ پس..... جو ابوبکر سے محبت کرے اور عمر سے بغض رکھے اس کو ابوبکر سیراب نہیں کریں گے۔..... اور جو عمر سے محبت رکھے اور عثمان سے بغض رکھے اس کو عمر سیراب نہیں کریں گے۔..... اور جو

عثمان سے محبت کرے اور علی سے بغض رکھے اس کو عثمان حوض سے نہیں پلائیں گے۔ اور جو علی سے محبت کرے مگر عثمان سے بغض رکھے اس کو علی سیراب نہیں کریں گے۔ تو جس نے ابو بکر سے محبت کی اس نے دین متین کو قائم کیا اور جس نے عمر سے محبت کی وہ ایمان والوں میں لکھا جائے گا اور جس نے عثمان سے محبت کی وہ نورِ مبین سے منور ہوا اور جس نے علی سے محبت کی تو اس نے بھلائی کا کام کیا اور اللہ عزوجل بھلائی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے اور جس نے ان تمام کے متعلق اچھا عقیدہ رکھا وہ مؤمن ہے۔“ (العلل المتناہیة لابن الجوزی، حدیث فی فضل الاربعة، الحدیث: ۳۰۸، ج ۱، ص ۲۵۳)

### خلفاء راشدین اور استقبال نبوی

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ہم حضور سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، جنابِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اجتماعِ پاک میں بیٹھے ہوئے تھے تو..... حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر ہوئے، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے استقبال کرتے ہوئے فرمایا: ”اپنے مال کے ساتھ غمگساری کرنے والے اور دوسروں کو خود پر ترجیح دینے والے کو خوش آمدید!“..... پھر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر خدمت ہوئے تو ارشاد فرمایا: ”حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے کو مرحبا! اس شخص کو خوش آمدید جس کے ذریعے اللہ عزوجل نے دین کو کامل کیا اور مسلمانوں کو عزت بخشی۔“..... پھر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: ”میرے داماد اور میری دو بیٹیوں کے شوہر کو خوش آمدید! جس میں میرا نور جمع ہوا، جو اپنی زندگی میں سعادت مند اور موت میں شہید ہے، اس کے قاتل کے لئے نارِ جہنم کی بربادی ہے۔“..... پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ حاضر ہوئے تو ارشاد فرمایا: میرے چچا زاد بھائی کو خوش آمدید! مجھے اور اسے ایک نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ (پھر فرمایا:) اے گروہِ مسلمین! ان تمام کی محبت مؤمن کے دل میں ہی اکٹھی ہو سکتی ہے اور منافق کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتی۔ جو ان کو محبوب بنا لے اللہ عزوجل اُس کو محبوب بنا لیتا ہے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ عزوجل اُسے ناپسند فرماتا ہے۔

(مسند الفردوس، باب الخفاء، الحدیث: ۲۷۶، ج ۱، ص ۲۷۳، مختصر، الروض الفائق، المجلس الثالث والخمسون، فی مناقب الخلفاء، ص ۳۱۲)

## خلفاء راشدین اور انسانی چہرے والا جانور

حضرت سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَافِي فرماتے ہیں: میں نے مکہ مکرمہ میں ایک نو مسلم کو (جو پہلے نصرانی تھا) طواف کرتے ہوئے دیکھا جو اسقف کے نام سے مشہور تھا، میں نے پوچھا: کس چیز نے تمہیں اپنے آباؤ اجداد کے دین سے منحرف کیا؟ اس نے کہا: میں نے اُس سے بہتر چیز اختیار کی۔ میں نے پوچھا: یہ سب کیسے ہوا؟ تو اس نے اپنا واقعہ بیان کیا: میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار تھا، تھوڑی دور پہنچنے کے بعد کشتی ٹوٹ گئی۔ میں اس کے ایک تختے پر لٹک گیا، سمندر کی موجیں مجھے دھکیلاتی رہیں یہاں تک کہ کسی جزیرے میں ڈال دیا، اس میں کثیر درخت تھے جن کے پھل شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم تھے۔ اور ایک صاف و شفاف نہر تھی۔ میں نے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا اور کہا: اب میں یہ پھل کھاؤں گا اور نہر سے پانی پیوں گا جب تک کہ کوئی راستہ نہیں ملتا۔ جب رات ہوئی تو میں جانوروں کے خوف سے درخت پر چڑھ کر کسی ٹہنی پر سو گیا، رات کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد میں نے سطح آب پر ایک جانور کو بزبان فصیح تسبیح کرتے ہوئے دیکھا، جس کا مفہوم کچھ یوں ہے: اللہ عزیز و جبار کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول اور چنے ہوئے نبی ہیں۔ ابوبکر ان کے غار کے رفیق ہیں، عمر فاروق شہروں کو فتح کرنے والے، عثمان گھر میں شہید اور علی کفار پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تلوار ہیں، ان سے بغض رکھنے والوں پر عزیز و جبار کی لعنت ہو، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔

وہ جانور یہی کلمات بار بار دہراتا رہا، طلوع فجر کے بعد اس نے پھر چند کلمات کہے، جن کا مفہوم کچھ اس طرح ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس کا وعدہ و وعید سچے ہیں اور محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں، ہدایت دینے والے اور راہنمائی فرمانے والے۔ ابوبکر کو صحیح رائے کی توفیق دی گئی، عمر بن خطاب کفار پر آہنی جنگلے کی طرح (سخت) ہیں، عثمان فضیلت والے شہید ہیں اور علی بن ابی طالب زبردست قوت والے ہیں۔ ان سے بغض



رکھنے والوں پر رب مجید کی لعنت ہو۔“ جب وہ جانور خشکی پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ اس کا سر شتر مرغ جیسا، چہرہ انسان جیسا، ٹانگیں اونٹ کی ٹانگوں کی طرح اور دم مچھلی کی دم جیسی ہے، میں ہلاکت کے خوف سے بھاگنے ہی والا تھا کہ اس نے مجھے دیکھ کر کہا: رک جاؤ، ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ میرے رکنے کے بعد اس نے مجھ سے میرے دین کے متعلق دریافت کیا تو میں نے جواب دیا: نصرانیت۔ اس نے کہا: اے نقصان اٹھانے والے! بربادی ہے تیرے لئے، دین اسلام اختیار کر لے کہ تو مؤمنین جنات کی قوم میں پہنچ چکا ہے، ان سے سوائے مسلمان کے کوئی نجات نہیں پاسکتا۔ میں نے پوچھا: اسلام کیسے لاؤں؟ اس نے بتایا: اس بات کی گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔ چنانچہ، میں کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ پھر اس نے کہا: تیرا اسلام کامل تب ہوگا جب تو خلفاء اربعہ سے راضی رہے گا۔ میں نے کہا: تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟ اس نے جواب دیا: ہماری ایک قوم نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں حاضر ہوئی، انہوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت لائی جائے گی، وہ عرض کرے گی: یا اللہ عزوجل! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو میرے کونوں کو مضبوط کرے گا۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: میں نے تیرے کونوں کو خلفاء اربعہ سے مضبوط کر دیا ہے اور تجھے حسن و حسین سے زینت بخشی ہے۔ پھر اس جانور نے مجھ سے پوچھا: تم یہاں ٹھہرنا چاہتے ہو یا اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: تو پھر یہاں کھڑے رہو، ایک کشتی کا یہاں سے گزر ہوگا۔ میں وہاں کھڑا رہا۔ وہ جانور سمندر میں اتر کر میری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا پھر ایک کشتی گزری جس میں چند افراد سوار تھے۔ میرے اشارہ کرنے پر انہوں نے مجھے بھی سوار کر لیا۔ اس میں بارہ نصرانی تھے۔ جب میں نے ان کو اپنا واقعہ بتایا تو سب کے سب دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر مجھے یقین ہو گیا کہ ان لوگوں کا اللہ عزوجل کے ہاں ضرور کوئی راز ہے کہ ان کی برکت سے مجھے اسلام کی دولت ملی اور بلند مقام نصیب ہوا۔

(الروض الفائق، المجلس الثالث والخمسون، فی مناقب الخلفاء، ص ۳۱۵)

### خلفاء راشدین کی محبت صرف قلب مومن میں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر، عمر، عثمان، علی ان چاروں کی محبت صرف قلب مومن میں ہی جمع ہو سکتی ہے۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، الخلفاء مجتمعة، الحديث: ۱۰۱-۳۳۱ ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۲۹۳)

### خلفاء راشدین پر رب العلمین رحم فرمائے

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے مروی ہے، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ رَبِّ الْعِزَّةِ، محسنِ انسانیت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ ذیشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابو بکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنی بیٹی میری زوجیت میں دی، مجھے اپنی اونٹنی پر سوار کر کے مدینہ پاک لے گئے اور بلال کو اپنے مال سے آزاد کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عمر پر رحم فرمائے، وہ حق بولتے ہیں اگرچہ کڑوا ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ عثمان غنی پر رحم فرمائے، ملائکہ ان سے حیا کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ علی پر رحم فرمائے، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! علی جہاں چلے حق کو اس کے ساتھ چلا دے۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علیؑ، الحديث: ۳۷۳۲ ج ۵، ص ۳۹۷)

### تمام صحابہ میں خلفاء راشدین کی فضیلت

دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ کرام کو تمام مخلوق پر فضیلت دی سوائے انبیاء و مرسلین کے، پھر میرے صحابہ میں سے چار ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کو چن لیا۔ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ) (المجروحین لابن حبان، عبد الله بن صالح كاتب الليث المصري، الرقم: ۵۶۸، ج ۱، ص ۵۳۵ ملغظاً)

### خلفاء راشدین کی محبت فرض ہے

نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ حق نشان ہے: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر ابو بکر، عمر،

عثمان اور علی کی محبت کو فرض کر دیا ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو تم پر فرض کیا ہے تو جو ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھے اللہ عزوجل اس کی نماز قبول فرمائے گا، نہ زکوٰۃ، نہ روزہ اور نہ ہی حج اور اسے قبر سے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔“

(مسند الفردوس، باب الالف، الحدیث: ۶۱۹، ج ۱، ص ۱۰۱)

### خلفاء راشدین سے محبت کرنے والے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میرے ان چاروں صحابہ ابوبکر، عمر، عثمان، علی سے محبت کرنے والے اللہ کے دوست ہیں اور ان سے بغض اور نفرت رکھنے والے اللہ کے دشمن ہیں۔“

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۳۸)

یعنی	اس	أَفْضَلُ	الْخَلْقِ	بَعْدَ	الرُّسُلِ
ثانی	اثنین	ہجرت	پہ	لاکھوں	سلام
أَصْدَقُ	الصَّادِقِينَ	سَيِّدُ	الْمُتَّقِينَ		
چشم	د گوش	وزارت	پہ	لاکھوں	سلام

### روز قیامت خلفاء راشدین کی حکومت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن عرش کے نیچے منادی ندا کرے گا: اصحابِ مُحَمَّدٍ کہاں ہیں، پھر ابوبکر و عمر، اور عثمان و علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ آئیں گے۔“

..... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے کہا جائے گا جنت کے دروازے پر ٹھہر جائیں اور جسے

چاہیں اللہ کی رحمت سے داخل کریں اور جسے چاہیں اللہ کے علم کے ساتھ بلائیں۔

..... اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے کہا جائے گا میزان کے پاس ٹھہر جائیں جسے چاہیں اللہ

کی رحمت کے ساتھ بھاری کریں اور جسے چاہیں اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ ہلکا کریں۔

..... اور حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے لیے دو حلے آئیں گے اور انہیں کہا جائے گا دونوں پہن لیں۔

اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا کہ میں نے دونوں کو تیرے لیے اس وقت بنایا جب آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا۔

..... اور حضرت سیدنا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو عصائے مزین عطا کیا جائے گا، جو اس درخت سے بنایا گیا ہوگا جو

اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے جنت میں لگایا۔“ (تاریخ مدینة دمشق، ج ۴۴، ص ۱۹۱، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۴)

### خلفاء راشدین کی محبت ضروری ہے

حضرت سیدنا ایوب سختیانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”جس شخص نے سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے محبت کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے محبت کی اس نے اپنا راستہ روشن کر لیا اور جس نے سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے محبت کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے چمک گیا اور جس نے سیدنا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے محبت کی اس نے مضبوط گرہ کو تھام لیا اور جو شخص دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب کے لیے اچھا عقیدہ رکھتا ہے اور ان کے لیے اچھی بات ہی کہتا ہے وہ نفاق سے محفوظ ہے۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۴۲، ص ۵۳۰)

### خلافت کسے ملے گی؟

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ”نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اس وقت تک دنیا سے تشریف نہیں لے گئے جب تک کہ آپ نے مجھ سے یہ عہد نہ لے لیا کہ میرا امیر میرے بعد ابو بکر کو ملے گا پھر عمر کو پھر عثمان کو پھر میری طرف آئے گا اور لوگ مجھ پر جمع نہیں ہوں گے۔ اور آپ ہی سے روایت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس وقت تک وصال نہ فرمایا جب تک کہ مجھ پر یہ راز ظاہر نہ فرمادیا کہ میرے بعد میری ولایت ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ملے گی۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۵)

صدیق اویں ہیں خلافت کے تاجدار  
بعد ان کے عمر و عثمان وحید ہیں بالیقین

### خلفاء راشدین سورۃ العصر کی تفسیر

حضرت سیدنا ابی بن کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ”میں نے بارگاہ رسالت میں سورۃ عصر پڑھی اور عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اس سورت کی تفسیر کیا ہے تو پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”وَالْعَصْرُ: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دن کے آخر کے ساتھ قسم ہے۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سے مراد ابو بکر صدیق ہیں۔ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے مراد عمر اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ سے مراد عثمان، اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ سے مراد علی ابن ابی طالب ہیں۔“

(الجامع لاحکام القرآن، سورۃ العصر، ج ۱۰، ص ۱۳۱، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۷)

### رسول اللہ کے وزراء و مشیر

حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم رحمت دو عالم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ ابو بکر کو وزیر، عمر کو مشیر، عثمان کو سہارا اور تجھے اپنا مددگار بناؤں، پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم چاروں کے متعلق اُمُّ الْكِتَابِ میں وعدہ لیا ہے، کہ تم سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور فاجر ہی بغض رکھے گا۔ تم میری نبوت کے خلفاء ہو، میرے ذمہ کی بیعت لینے والے ہو اور میری امت پر حجت ہو، میری امت کے لوگ نہ تم سے مقاطعہ (قطع تعلق) کریں نہ تم سے منہ پھیریں۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۴۷)

### خلفاء راشدین کی موافقت رسول

روایت ہے کہ جب پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری دنیا سے تین چیزوں سے محبت

ہے تو..... حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں دنیا کی تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رُخ انور کی زیارت کرنا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر خرچ کرنے کے لیے مال جمع کرنا، آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی قرابت کے ساتھ توسل حاصل کرنا۔“..... حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں دنیا کی تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں، بھوکے کو کھانا کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا اور برہنہ کو کپڑے پہنانا۔“..... حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں نے دنیا سے تین چیزیں پسند کی ہیں، گرمی میں روزے رکھنا، مہمان کو کھانا کھلانا اور آپ کے سامنے تلوار کی ضرب لگانا۔“

(السنن الکبری للبیہقی، کتاب النکاح، الرغبة فی النکاح، الحدیث: ۱۳۴۵۳، ج ۷، ص ۱۲۵، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۶۰)

### خلفاء راشدین اور جنت کی خوشخبری

حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔“ حضرت سیدنا ابوموسیٰ اشعری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں میں نے دروازہ کھول دیا اور دیکھا کہ آنے والے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بیان کی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔“ میں نے دیکھا تو وہ حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو بھی جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بیٹھے گئے اور ارشاد فرمایا: ”دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو۔“ میں نے جا

کر دیکھا تو وہ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تَحْتَهُ، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو بھی سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان سنا کر جنت کی بشارت دے دی۔ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تو مجھے صبر عطا فرما، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ تو ہی مدد فرمانے والا ہے۔“

(صحيح البخارى، كتاب فضائل اصحاب النبي، باب مناقب عمر بن الخطاب، الحديث: ۳۶۹۳، ج ۲، ص ۵۲۹)

### فضائل خلفاء راشدین بزبان سید المرسلین

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ممبر پر جلوہ افروز ہوئے، حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تمہیں کیا ہے کہ میرے صحابہ کے بارے میں اختلاف رکھتے ہو، جانتے نہیں کہ میرے اہل بیت اور میرے صحابہ کی محبت اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس امت پر قیامت تک فرض فرمادی ہے۔“

..... پھر آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر کہاں ہیں؟“ انہوں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں یہاں موجود ہوں۔“ فرمایا: ”میرے قریب آ جاؤ۔“ جیسے ہی سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قریب آئے تو آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں اپنے سینے سے چمٹا لیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان ماتھے کا بوسہ لیا۔ ”صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے دیکھا کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکارِ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چشمان مبارک سے آنسو چھلک رہے تھے۔ پھر آپ صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ہاتھ تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! یہ ابو بکر صدیق ہے، تمام مہاجرین و انصار کا سردار اور میرا ساتھی ہے۔ جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تو اس نے میری تصدیق کی، لوگوں نے مجھ سے صرف نظر کیا تو اس نے مجھے پناہ دی اور بلال کو میری رضا کے لیے اپنے مال سے خرید کر آزاد کیا۔ اس سے دشمنی رکھنے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور تمام جہان کی لعنت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس سے بری ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّي اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے

ہاں سرخرو ہونا چاہتا ہے وہ ابو بکر صدیق کی عداوت سے باز آجائے، یہ باتیں دوسروں تک بھی پہنچا دو۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر! بیٹھ جا واللہ عزوجل تمہارے بارے میں بہتر جانتا ہے۔“

..... پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عمر بن خطاب کہاں ہیں؟“ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلدی سے سامنے آئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔“ فرمایا: ”اے عمر! قریب آ جاؤ۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریب آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سینے سے لگا کر پیشانی پر بوسہ دیا۔ ”صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔“ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑ کر با آواز بلند ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! یہ عمر بن خطاب ہے، تمام مہاجرین و انصار کا سردار ہے، اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اپنا مددگار اور مشیر بناؤں، اس کے دل زبان اور ہاتھ پر اللہ عزوجل حق بات اتارتا ہے اگرچہ اس کا کوئی حمایتی نہ ہو، یہ حق بات کہنے سے نہیں رکتا خواہ سچی بات کتنی ہی کڑوی کیوں نہ ہو۔ احکام خداوندی کی بجا آوری میں کسی انسان کی ملامت گری کو خاطر میں نہیں لاتا، شیطان اس کی شخصیت سے بھاگتا ہے۔ یاد رکھو! عمر تو جنتیوں کا نور ہے، اس کے دشمن پر اللہ عزوجل اور تمام جہان والوں کی لعنت ہے اللہ عزوجل بھی اُس سے بری اور میں بھی اُس سے بری ہوں۔“

..... پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”عثمان بن عفان کہاں ہیں؟“ تو حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً سامنے آئے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔“ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی قریب بلا کر سینے سے لگایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک رخساروں پر آنسو بہ رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! یہ عثمان بن عفان ہے، مہاجرین و انصار کا سردار ہے، انہی کے بارے میں اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ اسے اپنا سہارا اور داماد بناؤں۔ اگر میری تیسری بیٹی بھی ہوتی تو میں اسی سے نکاح



کردیتا، اس سے فرشتے جیا کرتے ہیں، اس کے دشمن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور تمام جہان والوں کی لعنت ہے۔“

..... پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”علی بن ابی طالب کہاں ہے؟“ تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ جلدی سے سامنے تشریف لائے اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میں حاضر ہوں۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے علی! میرے قریب آؤ۔“ جیسے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ قریب آئے تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے انہیں بھی اپنے سینے سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ نے دیکھا کہ اب بھی آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں۔ اس کے بعد آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اُن کا ہاتھ پکڑ کر بلند آواز سے ارشاد فرمایا: ”مومنو! یہ مہاجرین و انصار کا سردار ہے میرا بھائی میرے چچا کا بیٹا اور میرا داماد ہے، میرے گوشت، خون اور بالوں کا حصہ ہے، حسن و حسین کا والد ہے جو نو جوانان جنت کے سردار ہیں۔ یہ مشکل کشا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شیر ہے اور دشمنانِ خدا کے لیے لگتی تلوار ہے۔ اس کے دشمن پر خدا اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ بھی اُس سے بری اور میں بھی اُس سے بری ہوں۔ جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سرخرو ہونا چاہتا ہے وہ علی کی عداوت سے باز رہے۔ جو لوگ موجود ہیں وہ دوسروں تک یہ باتیں پہنچادیں۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”اے ابوالحسن! بیٹھ جاؤ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے بارے میں بہتر جانتا ہے۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۳۸)

### خلفاء راشدین کی محبت پر موت

حضرت سیدنا محمد بن وزیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حُسْنِ اَخْلَاقِ کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو میں نے خواب میں دیکھا تو قریب ہو کر عرض کیا: ”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ“ تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یوں جواب ارشاد فرمایا: ”وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ۔ تمہاری کوئی حاجت ہے؟“

میں نے عرض کیا: ”جی ہاں! یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے اہل و عیال زیادہ ہیں اور میرا مال بہت تھوڑا، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے چند دعائیں ارشاد فرمادیں جنہیں میں سفر و حضر میں ہر وقت پڑھتا رہوں اور ان دعاؤں کے ذریعے اپنے کاموں پر مدد طلب کروں۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بیٹھ جاؤ اور یہ تین دعائیں ہیں جنہیں ہر مشکل کے وقت اور ہر نماز کے بعد پڑھا کرو۔ وہ دعائیں یہ ہیں: ﴿يَا قَدِيمَ الْاِحْسَانِ﴾ یعنی اے ہمیشہ سے احسان فرمانے والے۔ ﴿وَيَا مَنْ اِحْسَانُهُ فَوْقَ كُلِّ اِحْسَانٍ﴾ یعنی اے احسان پر احسان فرمانے والے۔ ﴿وَيَا مَالِكَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ یعنی اے دنیا و آخرت کے مالک۔“ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اسلام اور سنت پر مرنے کی کوشش کرو۔ ابو بکر، عمر، عثمان اور علی کی محبت پر مرنے کی کوشش کرو کیونکہ ایسی موت کے بعد جہنم نزدیک نہیں آتی۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۰)

### خلفاء راشدین انبیاء کرام کی مثل

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ کواکب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میری امت میں مختلف انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے ہر نبی جیسا ایک شخص (یعنی اس نبی کی صفات کا مظہر) ضرور موجود ہے۔ ابو بکر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل ہے، عمر حضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح ہے، عثمان حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل ہے، اور علی بن ابی طالب میری مانند ہے۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۰)

### خلفاء راشدین کی ایک ہی مٹی سے پیدائش

حضرت سیدنا ابوذر غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سر و رَصَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر و عمر ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں اور عثمان و علی ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۱)

## خلفاء راشدین کے دخول جنت کا مبارک منظر

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ دایاں ہاتھ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ میں اور بایاں ہاتھ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ہاتھ میں تھا، حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پیارے آقا صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پیچھے تھے اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے آپ کی چادر مبارک کا پلو پکڑ رکھا تھا، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”رب کعبہ کی قسم! ہم پانچوں یونہی جنت میں داخل ہوں گے۔“

(الکامل فی ضعفاء الرجال، عبد اللہ بن خراش، ج ۵، ص ۳۵۱)

## خلفاء راشدین کا نام عرشِ اعظم پر

حضرت سیدنا براء بن عازب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں یہ بتلاؤں کہ عرش پر کیا لکھا ہے؟“ ہم نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیوں نہیں؟“ فرمایا: ”عرش پر لکھا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عُمَرُ الْفَارُوقُ عُثْمَانُ الشَّهِيدُ عَلِيُّ الرِّضَاءِ عَنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ“ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں، ابوبکر ”صدیق“ ہیں، عمر ”فاروق“ ہیں، عثمان ”شہید“ ہیں اور علی ”رضا“ ہیں۔“

(تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۹، ص ۲۹۷)

## خلفاء راشدین کا نام لواءِ الحمد پر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے پوچھا گیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! لواءِ الحمد کیا ہے؟“ فرمایا: ”اس

کے تین حصے ہیں اور ہر حصہ آسمان وزمین کے درمیان ہے: پہلے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور سورہ فاتحہ لکھی ہے۔ جبکہ دوسرے پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور تیسرے پر ابوبکر الصدیق، عمر الفاروق، عثمان ذوالنورین، علی المرتضیٰ لکھا ہوا ہے۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۵۳)

### خلفاء راشدین کی پیدائش

حضرت سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میں ابوبکر، عمر، عثمان اور علی ہم پانچوں حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام کی پیدائش سے پہلے عرش اعظم کی دائیں جانب انوار کی شکل میں تھے۔ جب حضرت آدم عَلَیْهِ السَّلَام پیدا ہوئے تو ہمیں ان کی پشت میں ٹھہرا دیا گیا۔ پھر ہم پشت در پشت منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حضرت عبد اللّٰہ کی پشت میں، ابوبکر کو ابو قحافہ کی پشت میں، عمر کو خطاب کی پشت میں، عثمان کو عفان کی پشت میں اور علی کو ابوطالب کی پشت میں ٹھہرایا۔ پھر انہیں میرا صحابی بنا دیا گیا اور ابوبکر کو میرا صدیق، عمر کو فاروق، عثمان کو ذوالنورین اور علی کو میرا وصی بنا دیا گیا۔ تو ان پر سب و شتم مجھ پر سب و شتم ہے اور مجھ پر سب و شتم اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ پر سب و شتم ہے اور جو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کو سب و شتم کرے گا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اسے ناک کے بل گھیٹ کر جہنم میں پھینکے گا۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۵۱)

### خلفاء راشدین زمانہ نبوی کے مفتی

حضرت سیدنا قاسم بن محمد رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ سے منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيمِ و دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی حیات طیبہ میں فتویٰ دیا کرتے تھے۔

(تاریخ الخلفاء، ص ۳۹)

## خلفاء راشدین کے اوصاف بزبان عبد اللہ بن عباس

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿..... اللهُ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے کہ وہ تو قرآن کی تلاوت کرنے والے، گناہوں سے نفرت کرنے والے، نیکی کا حکم کرنے والے، برائی سے روکنے والے، رضائے الہی کے لیے صبر کرنے والے، بے حیائی سے دور رہنے والے، رات بھر عبادت کرنے والے، دن بھر روزہ رکھنے والے، اللهُ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی معرفت رکھنے والے، رب العلمین کا خوف رکھنے والے، اللهُ عَزَّوَجَلَّ کے حرام کردہ امور سے دوری اختیار کرنے والے اور ہلاکت خیز اعمال سے اعراض کرنے والے تھے۔ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تو تقویٰ وقناعت میں اپنے ساتھیوں پر سبقت لے گئے، اُن کی امانت داری اور نیک نامی بے مثال تھی۔ جو ایسی عظیم ہستی پر اعتراض کرے اُس پر خدا عَزَّوَجَلَّ کی قیامت تک لعنت ہو۔ پوچھا گیا کہ: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مہر والی انگوٹھی پر کونسی عبارت نقش تھی؟“ فرمایا: ”عَبْدُ ذَلِيلٍ لِرَبِّ جَلِيلٍ یعنی عزت والے رب کا حقیر بندہ۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا: ”سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿..... اللهُ عَزَّوَجَلَّ ابو حفص عمر بن خطاب پر رحم فرمائے، آپ اسلام کے علم بردار، یتیموں کے بچا، ایمان و یقین کے مرکز، احسان کی انتہاء، کمزوروں کے میزبان، بادشاہوں کے لئے دلیل راہ، دین حق کا قلعہ اور مؤمنوں کے دستگیر تھے۔ آپ نے دین کو خوب واضح کر دیا اور مختلف ممالک فتح کر کے چپے چپے پر ذکر خدا جاری کر دیا۔ مشکل وقت ہو یا آسان، آپ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتے تھے، آپ سے بغض رکھنے والے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ روز قیامت عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ پوچھا گیا کہ ”حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مہر والی انگوٹھی پر کونسی عبارت نقش تھی؟“ فرمایا: ”اللَّهُ الْمُعِينُ لِمَنْ صَبَرَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا: ”سیدنا

عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

.....اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ابو عمر عثمان بن عفان پر رحم فرمائے کہ آپ نیک لوگوں سے بہتر، سب سے زیادہ معزز، کثرت سے استغفار کرنے والے، راتوں کو شب بیداری فرمانے والے، دوزخ کا ذکر چھڑ جانے پر کثرت سے گریہ زاری کرنے والے، شب و روز مفید کاموں میں مشغول رہنے والے، ہر عظمت و بزرگی کے خواہاں، آخرت میں نجات دلانے والے، ہر اچھے عمل کے شیدائی، ہر ہلاکت خیز عمل سے دور بھاگنے والے، وفادار، باکردار، پاک باز، تنگدست اسلامی لشکر کے سرپرست، رومہ کے کنویں کو وقف فرمانے والے اور داماد رسول تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے قاتلوں کو قیامت تک درد ناک عذاب میں مبتلا رکھے۔ پوچھا گیا کہ ”حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مہر والی انگوٹھی پر کونسی عبارت نقش تھی؟“ فرمایا: ”اللَّهُمَّ أَحْيِنِي سَعِيداً وَآمِتْنِي شَهِيداً“ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے سعادت کے ساتھ زندہ رکھ اور شہادت کی موت عطا فرما اور خدا کی قسم! واقعی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سعادت کے ساتھ دنیا میں رہے اور شہادت کے ساتھ تشریف لے گئے۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا: ”سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اُن کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

.....اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ابو الحسن علی المرتضی پر رحمت نازل فرمائے، آپ ہدایت کا مینار، تقوے کی کان، عقل کا پہاڑ، دانائی کا محور، مجسم فیاضی، انسانی علوم کی انتہاء، اندھیروں میں چمکتے نور، دین متین کے داعی، خدا کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے والے، سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد شہادت فاروق اعظم پر قائم ہونے والی مجلس کے اراکین میں سب سے زیادہ معزز، صاحب قبلتین، حسنین کریمین کے والد اور خیر النساء سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے شوہر ہیں، آپ سے بہتر کوئی آدمی نہ میری آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا، آپ جنگ و قتال کے ماہر اور ہم پلہ دشمنوں کے لیے ہلاکت تھے، آپ سے بغض رکھنے والے پر اللہ اور اس کی

تمام مخلوق کی قیامت تک لعنت ہو۔“ پوچھا گیا کہ: ”حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مہر والی انگوٹھی پر کونسی عبارت نقش تھی؟“ فرمایا: ”اللَّهُ الْمَلِكُ يَعْنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہی بادشاہ ہے۔“

(المعجم الكبير، من مناقب عبد الله بن عباس، الحديث: ۱۰۵۸۹، ج ۱۰، ص ۲۳۸، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۷)

### خلفاء راشدین کی افضلیت

حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”انبياء و مرسلين کے سوا تمام جہانوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے صحابہ کو عظمت عطا فرمائی، پھر ان صحابہ میں سے ابوبکر، عمر، عثمان اور علی کو افضلیت سے عطا فرمائی اور میرے تمام صحابہ کو پوری امت میں افضلیت عطا فرمائی اور میری امت کو تمام امتوں سے افضل بنایا۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۹، ص ۱۱۳)

بے گماں شمع نبوت کے ہیں آئینے چار  
یعنی عثمان و عمر، حیدر و اکبر صدیق  
سارے اصحاب نبی تارے ہیں امت کے لیے  
ان ستاروں میں بنے مہر منور صدیق  
علم میں، زہد میں بے شبہ تو سب سے بڑھ کر  
کہ امامت سے تری کھل گئے جوہر صدیق  
اس امامت سے کھلا تم امام اکبر  
تھی یہی رمز نبی کہتے ہیں حیدر صدیق

(دیوان سادک از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نسیمی رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُبَجَّدًا

## احادیث فضائل باب (4)

## فضائل عشرہ مبشرہ

## عشرہ مبشرہ صحابہ کرام

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن حمید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ایک مجلس میں انہیں یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف، ابو عبیدہ بن جراح اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں۔“ حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نو ۹ افراد کے نام بتا کر دسویں پر خاموش ہو گئے، لوگوں نے کہا: ”اے ابوالاعور! ہم آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ دسواں کون ہے؟“ فرمایا: ”تم نے مجھے قسم دی ہے تو سنو دسواں فرد ابوالاعور ہے۔“ (ابوالاعور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی کنیت ہے۔)

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبدالرحمن بن عوف، الحدیث: ۳۷۹، ج ۵، ص ۲۱۶)

## عشرہ مبشرہ محبوب حبیب خدا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟“ فرمایا: ”عائشہ۔“ میں نے عرض کی: ”مردوں میں؟“ فرمایا: ”ابوبکر۔“ میں نے عرض کی: ”ان کے بعد کون؟“ فرمایا: ”عمر۔“ میں نے کہا: ”پھر کون؟“ فرمایا: ”عثمان۔“ میں نے کہا: ”پھر کون؟“ فرمایا: ”علی بن ابی طالب۔“ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ پھر میں خاموش ہو گیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے عبد اللہ! جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! سیدنا علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد کون آپ کو زیادہ محبوب ہے؟“ فرمایا: ”طلحہ، پھر زبیر، پھر سعد بن ابی وقاص، پھر سعید بن زید، پھر



(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۳۳)

عبدالرحمن بن عوف اور پھر ابو عبیدہ بن جراح۔“

## اے حراء ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں

حضرت سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ”میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔“

پوچھا گیا: ”وہ کیسے؟“ فرمایا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے تو وہ ہلنے لگا۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”اے حراء ٹھہر جا، کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید کھڑے ہیں۔“ پوچھا گیا: ”حراء پر اس وقت کون کون تھے؟“ فرمایا: ”حضور نبی اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ، حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سیدنا زبیر بن عوام، حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص اور حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ۔“ پوچھا گیا: ”یہ تو نو ہیں، دسویں کون ہیں؟“ فرمایا: ”میں۔“ (یعنی حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ)

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید، الحدیث: ۳۷۷۸، ج ۵، ص ۲۲۰)

## عشرہ مبشرہ سے بغض کا انجام

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اے مسلمانوں کے گروہ! اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو یہاں تک کہ تم کمان کی طرح ہو جاؤ اور خاموشی اختیار کرو یہاں تک کہ تم کیلوں کی طرح ہو جاؤ اور تم نماز پڑھو یہاں تک کہ تم سے سوار ٹھہر جائے اور تم اصحاب عشرہ (مبشرہ) سے بغض بھی رکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اوندھے منہ ضرور جہنم میں گرائے گا۔“ (الریاض النضرة، ج ۱، ص ۳۳)

## عشرہ مبشرہ کے نور سے پیدا ہونے والا پرندہ

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عالم ارواح میں عشرہ مبشرہ کی ارواح کو جمع فرمایا اور ان کے نور سے ایک پرندہ پیدا فرمایا جو جنت ہی میں رہتا ہے۔ گویا عشرہ مبشرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ کو دنیا میں پیدا کرنے سے پہلے ہی عالم ارواح میں اکٹھا کر دیا گیا تھا اور جب یہ نفوس قدسیہ دنیا میں تشریف لائے تو عالم ارواح کی طرح یہاں بھی اکٹھے ہو گئے۔ نسب میں بھی، دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت میں بھی، رشتہ مواخات میں بھی، پھر جنت میں بھی اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اکٹھے ہی ہوں گے۔ تو خوش بخت ہے وہ انسان جس نے ان سے محبت کی، ان میں سے کسی ایک میں فرق نہ کیا اور ان کے راستے پر چلا۔ نیز بد بخت ہے وہ انسان جو ان کے باہمی اختلافات میں الجھا رہا، کسی ایک میں فرق کرنے کا خطرہ مول لیا اور نفس کی پیروی کرتے ہوئے کسی کی گستاخی کا مرتکب ہوا۔ اللہ ہی کو حمد ہے جس نے ہمیں اس گناہ سے محفوظ رکھا اور آئندہ کے لیے بھی دعا ہے کہ یہ کرم ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ (الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۳۳)

## عشرہ مبشرہ قرآن کی تفسیر

حضرت سیدنا امام جعفر بن محمد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے جد اعلیٰ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت کرتے ہیں کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان عالیشان: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ الآية (۲۶ب، الفتح: ۲۹) میں: ﴿وَالَّذِينَ مَعَهُ﴾ کی تفسیر سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ ﴿أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ﴾ کی تفسیر حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ کی تفسیر حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ ﴿تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا﴾ کی تفسیر علی بن ابی طالب (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) ہیں۔ ﴿يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا﴾ کی تفسیر حضرت طلحہ اور زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔ ﴿سَيِّمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ﴾ کی تفسیر حضرت عبد الرحمن بن عوف و سعد بن ابی وقاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا ہیں۔ ﴿ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ﴾ الخ کی تفسیر وہ مؤمنین ہیں جو ان سے محبت کرتے ہیں۔

﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ کے مصداق وہ لوگ ہیں جو ان نفوسِ قدسیہ سے بغض رکھتے ہیں اور اللہ عزوجل نے وعدہ کیا ان سے جو ان میں ایمان اور اچھے کاموں والے ہیں بخشش اور بڑے ثواب کا۔“

(فضائل الصحابة للإمام احمد، ومن فضائل عمر بن الخطاب، الرقم: ۶۹۰، ج ۱، ص ۲۳۳)

### عشرہ مبشرہ کے جنت میں رفقاء انبیاء کرام

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ایک بار حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ”اے عائشہ! تمہیں ایک بشارت نہ دوں؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیوں نہیں۔“ فرمایا: ”تمہارے والد ابو بکر جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔ عمر جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت نوح عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔ عثمان جنتی ہیں اور جنت میں ان کا رفیق میں خود ہوں گا۔ علی جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت یحییٰ عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔ طلحہ جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت داود عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔ زبیر جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت اسماعیل عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔ سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق سلیمان بن داود عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔ سعید بن زید جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہیں اور جنت میں ان کے رفیق حضرت ادریس عَلَيْهِ السَّلَام ہوں گے۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! میں سید المرسلین ہوں، تمہارے والد افضل الصدیقین ہیں اور تم ام المؤمنین ہو۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۳۵)

### عشرہ مبشرہ کی جداگانہ صفات

حضرت سیدنا عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میری ساری امت میں سب سے زیادہ رحم دل ابو بکر ہیں۔ دین میں سب سے زیادہ مضبوط عمر ہیں۔ حیا میں سب سے بڑھ کر عثمان اور سب سے زیادہ قوت فیصلہ کے مالک علی ابن ابی طالب ہیں۔ ہر نبی کے

حواری (مددگار) تھے اور میرے حواری طلحہ وزبیر ہیں۔ سعد بن ابی وقاص جہاں ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا، سعید بن زید محبوبان خدا میں سے ہیں۔ عبدالرحمن بن عوف اللہ کے تاجروں میں سے ہیں، ابو عبیدہ بن جراح اللہ اور اس کے رسول کے امین ہیں۔ ہر نبی کا محرم راز ہوتا ہے اور میرا محرم راز امیر معاویہ بن ابی سفیان ہے۔ ان سب سے محبت کرنے والا نجات پا گیا اور بغض رکھنے والا تباہ ہو گیا۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب الرسول، الحدیث: ۱۵۳، ج ۱، ص ۱۰۲)

### عشرہ مبشرہ قرآنی آیت کی تفسیر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ﴾ (پ ۱، الانبیاء: ۱۰۱) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔“ پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے فرمایا: ”میں انہیں میں سے ہوں، سیدنا ابوبکر، عمر، عثمان، اور طلحہ، زبیر، سعد، سعید، عبدالرحمن، ابو عبیدہ بن جراح رَضَوْنَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ انہیں میں سے ہیں۔“

(تفسیر البیضاوی، الانبیاء: ۱۰۱، ج ۳، ص ۱۱۰)

### عشرہ مبشرہ کے لیے رضائے مصطفیٰ کا پروانہ

حضرت سیدنا سہل بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حدیبیہ سے لوٹے تو ممبر پر تشریف لا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی بھی دکھ نہیں دیا۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔ اے لوگو! عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، عبدالرحمن بن عوف اور اول مہاجرین تمام سے میں راضی ہوں اور اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھ لو۔“

(معرفة الصحابة لابی نعیم، باب السین، سہل بن مالک، ج ۲، ص ۴۴۸)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

## احادیث فضائل باب (5)

## فضائل صدیق اکبر مع دیگر صحابہ کرام

## صحابہ کے لیے رحمت کی دعا

حضرت سیدنا ابویخامر سلسکی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ﴿.....الہی ابو بکر پر رحمت بھیج کیونکہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے﴾.....الہی عمر پر رحمت بھیج کیونکہ وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے﴾.....الہی عثمان پر رحمت بھیج بیشک وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے﴾.....الہی ابو عبیدہ بن جراح پر رحمت بھیج پس وہ تجھ سے اور تیرے رسول سے محبت کرتا ہے﴾.....الہی عمرو بن عاص پر درود بھیج کیونکہ وہ تیرا اور تیرے رسول کا محب ہے۔ (کنز العمال، فضائل الصحابة

مجتمعة، الحديث: ۳۳۶۸۰، ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۳۳۵، الرياض النضرة، ج ۱، ص ۳۱، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۶، ص ۱۳۶)

## اوصاف صحابہ بزبان محبوب صحابہ

حضرت سیدنا شداد بن اوس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوفٌ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ابو بکر میری اُمت میں سے زیادہ مہربان اور رحیم ہیں، عمر سب سے زیادہ اجر والے اور سب سے زیادہ عادل ہیں، عثمان سب سے زیادہ باحیا اور معزز ہیں، علی سب سے زیادہ چست اور بہادر ہیں، عبد اللہ بن مسعود سب سے زیادہ نیکو کار ہیں، ابو ذر سب سے زیادہ زہد و تقویٰ والے اور صدقہ کرنے والے ہیں، ابو ذر سب سے زیادہ منصف (انصاف فرمانے والے) اور متقی (پرہیزگار) ہیں اور معاویہ سب سے زیادہ حلیم (بروبار) اور سخی ہیں۔“

(کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، فضائل الصحابة مجتمعة، الحديث: ۳۳۶۶۶، ج ۶، الجزء: ۱۱، ص ۳۳۳)

## صحابہ کرام کے لیے برکت کی دعا

حضرت سیدنا زبیر بن عوام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک سے واپسی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”يَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ابوبکر کو برکت عطا فرمائی یہ برکت اس سے جدا نہ فرمانا، اور لوگ ابوبکر کی محبت پر جمع ہو گئے ہیں ان کو کبھی بھی ابوبکر کی نفرت پر منتشر نہ فرمانا کہ ابوبکر تیری رضا کو اپنی رضا پر ترجیح دیتا ہے۔ يَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ! عمر بن خطاب کو عزت عطا فرما، عثمان بن عفان کو صبر عطا فرما، علی بن ابی طالب کی موافقت فرما، زبیر بن عوام کو ثابت قدمی عطا فرما، طلحہ بن عبید اللہ کی مغفرت فرما، سعد بن ابی وقاص کو سلامتی عطا فرما، عبدالرحمن بن عوف کو ذخیرہ خیر عطا فرما۔“

(الذَّالِي الْمَصْنُوعَةُ، ج ۱، ص ۳۹۲)

## چودہ رقیب مصطفیٰ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہر نبی کو سات برگزیدہ ساتھی یا محافظ عطا کیے گئے اور مجھے چودہ۔“ ہم نے عرض کیا: ”وہ کون ہیں؟“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”میں خود، میرے دونوں بیٹے یعنی حسنین کریمین، حضرت جعفر، حضرت امیر حمزہ، حضرت سیدنا ابوبکر، حضرت سیدنا عمر، حضرت مصعب بن عمیر، حضرت بلال، حضرت سلمان، حضرت مقداد، حضرت حذیفہ، حضرت عمار اور حضرت عبد اللہ بن مسعود۔ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ)

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب اہل بیت النبی، الحدیث: ۳۸۱۰، ج ۵، ص ۳۳۳)

## صحابہ کرام سے رسول اللہ کی رضا

حضرت سیدنا سہل بن یوسف بن سہل بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے جدا مجد سے روایت کرتے ہیں کہ سُلْطَانُ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حجۃ الوداع سے لوٹے تو ممبر پر تشریف لائے اور

اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! ابوبکر نے مجھے کبھی دکھ نہیں دیا، اس بات کو اچھی طرح سمجھ لو۔ اے لوگو! عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد بن مالک، عبدالرحمن بن عوف، اور اول مہاجرین تمام سے میں راضی ہوں، اس بات کو بھی اچھی طرح سمجھ لو۔“

(المعجم الکبیر، باب السین، سہل بن مالک بن اخی، الحدیث: ۵۶۲۰، ج ۶، ص ۱۰۴)

### صحابہ کرام کے اوصاف حمیدہ

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا متبار، ہم بے کسوں کے مددگارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میری ساری امت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں، دین میں سب سے زیادہ پختہ عمر، حیا میں سب سے سچے عثمان، اللہ عزوجل کی کتاب کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب، فرائض کو سب سے زیادہ جاننے اور عمل کرنے والے زید بن ثابت، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والے معاذ بن جبل ہیں۔ یاد رکھو ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔“

(سنن ابن ماجہ، فضائل خباب رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۱۵۳، ج ۱، ص ۱۰۲)

### صحابہ کرام بہترین انسان ہیں

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ابوبکر بہترین انسان ہیں، عمر اچھے آدمی ہیں، ابو عبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح یہ سب بھی اچھے انسان ہیں۔“ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۳۸۲۰، ج ۵، ص ۴۳)

### صحابہ میں سب سے زیادہ محبوب

حضرت سیدنا عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ اللہ عزوجل کے محبوب، واناے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صحابہ میں سب سے زیادہ

کون محبوب تھا؟ فرمایا: ”سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“ میں نے پوچھا: ”ان کے بعد کون محبوب تھا؟“ فرمایا: ”سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“ میں نے پوچھا: ”ان کے بعد؟“ فرمایا: ”حضرت ابو عبیدہ بن جراح رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ۔“ فرماتے ہیں میں نے پوچھا: ”ان کے بعد کون؟ لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا خَا مَوْشُ رَهِيں۔“

(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۳۶۷۷، ج ۵، ص ۳۷۲)

### صحابہ کرام کے جنتی گھر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی اوفی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ”اے محمد (صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کے ساتھیو! آج رات میں نے جنت میں تمہارے گھروں اور اپنے گھر کے قرب کو دیکھا ہے۔“ یہ کہہ کر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

..... ”اے علی کیا تم یہ پسند کرو گے کہ جنت میں تمہارا گھر میرے گھر کے سامنے ہو جیسے دو بھائیوں کے گھر باہم مقابل ہوتے ہیں؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! کیوں نہیں۔“ یہ کہتے ہوئے حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رونے لگے۔ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

..... ”میں ایک ایسے شخص کا نام اور اس کے والدین کا نام بھی جانتا ہوں جب وہ جنت میں آئے گا تو وہاں کا ہر مکان اور ہر ہر قطرہ مرحبا مرحبا پکاراٹھے گا۔“ حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عرض کرنے لگے: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ایسا شخص تو انتہائی کامیاب ہے۔“ فرمایا: ”وہ ابو بکر ہے۔“ پھر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف التفات فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

..... ”اے ابو حفص! میں نے جنت میں سفید جوہر سے بنا ایک محل دیکھا جس پر سفید موتی جڑے تھے۔“ میں



نے مالک جنت رضوان سے پوچھا: ”یہ محل کس کے لیے ہے؟“ کہنے لگے: ”ایک قریشی جوان کے لیے۔“ میں نے سمجھا کہ شاید یہ میرا ہے وہ خود ہی بول اٹھے: ”یہ عمر بن خطاب کا ہے۔“ پھر میں نے اس کے اندر جانا چاہا تو اے عمر! مجھے تیری غیرت یاد آگئی۔“ سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَنَ كَرَّ آبَ دِيْدَهُ هُوَ كُنَّ، عَرْضَ كَرْنَ لَكَّ: ”يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! كِيَا مَجْهِيْ اَبَ پَر غِيْرَتِ اَءَئِيْ كِي۔“ پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي طَرَفِ رِخِ اَنُوْرِ كِيَا اُوْر اَرشَادِ فَرَمَايَا:

..... ”ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور اے عثمان! میرے جنت کے رفیق تم ہو۔“ پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف کی طرف نظر کرم فرمائی اور ارشاد فرمایا:

..... ”اے ابن عوف! کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں تمام صحابہ سے دیر کے ساتھ آتے دیکھا ہے؟“ عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! مجھ سے حساب ہوتا رہا کہ فلاں مال تمہیں کہاں سے ملا؟ کہاں خرچ کیا؟ بلکہ مجھے تو گمان گزرا کہ شاید آپ کو نہ دیکھ پاؤں گا۔“ پھر عرض کیا: ”میرے سواونٹ مصر سے مال تجارت سے لدے ہوئے آئے ہیں، جنہیں میں مدینہ کے پتیموں اور بیواؤں میں تقسیم کرنے کا اعلان کرتا ہوں، شاید کہ اسی سبب سے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حساب آسان فرمادے۔“ پھر آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا طلحہ اور زبیر کی طرف دیکھا تو فرمایا:

..... ”ہر نبی کے حواری و مددگار ہوتے ہیں اور میرے حواری تم دونوں ہو۔“ (الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۴۳)

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق  
سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق  
چمنستان نبوت کی بہار اول  
گلشن دیں کے بنے پہلے گل تر صدیق

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

## احادیث فضائل باب (6)

## فضائل صدیق اکبر بزبان جبریل امین

## امت میں سب سے افضل

حضرت سیدنا ابو البختری طائی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ رَوَايَت كَرْتِي هِي كِه مِيں نِي حَضْرَت سِيْدِنَا عَلِي الرَضِي شِيْر خِدَا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيْم كُو فَرْمَاتِي سَنَا كِه حَضْرَت نَبِي رَحْمَت، شَفِيْع اُمْت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي حَضْرَت سِيْدِنَا جَبْرِيْل امِيْن عَلَيْهِ السَّلَام سِي اسْتَفْسَار فَرْمَايَا كِه ”اے جبریل! ہجرت میں میرا ساتھی کون ہوگا؟“ تو سیدنا جبرائیل امین عَلَيْهِ السَّلَام نِي عَرْض كِي: ”ہجرت میں آپ كِه ساتھی سِيْدِنَا ابُو بَكْر صَدِيْق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هُوں كِه جُو آپ كِه بَعْد آپ كِي اُمْت كِه مَعَامَلَات سَنَجَالِيں كِه اور وہ اُمْت میں سب سِي اَفْضَل اور اُمْت كِه لِيے سب سِي زيَادَه مَصْلَح وَخِيْر خَوَاه هِيں۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بكر، الحديث: ۱۶۰، ج ۱، ص ۳۹)

## آسمانوں میں حلیم

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سِي رَوَايَت هِي كِه اِيك بار بار گاه رسالت میں سیدنا جبرائیل امین عَلَيْهِ السَّلَام حَاضِر تھے كِه سِيْدِنَا صَدِيْق اَكْبَر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تَشْرِيْف لائِي تُو سِيْدِنَا جَبْرِيْل امِيْن عَلَيْهِ السَّلَام نِي انھیں دِيكھ كِر عَرْض كِيَا: ”يَا رَسُوْل اللّٰهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! يِه ابُو قَافِه كِه مِيٹِي ابُو بَكْر صَدِيْق هِيں۔“ سِر كَار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي ارشاد فرمایا: ”اے جبرائیل! كِيَا آپ لوگ بھي انھیں جانتے هِيں؟“ سِيْدِنَا جَبْرِيْل امِيْن عَلَيْهِ السَّلَام نِي عَرْض كِيَا: ”اس رَبِّ غَزْوَتِل كِي قَسْم جِس نِي آپ كُو مَبْعُوْث فَرْمَايَا هِي! سِيْدِنَا ابُو بَكْر صَدِيْق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ زَمِيْن كِي نَسْبَت آسْمَانُوں مِيں زيَادَه مَشْهُور هِيں اور آسْمَانُوں مِيں ان كا نَام حَلِيْم (يعني بردبار) هِي۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## احادیث فضائل باب (7)

## فضائل صدیق اکبر و زبان صدیق اکبر

## میں خلیفہ رسول خدا ہوں

حضرت ابن ابی ملیکہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَتَبَتْ هِيَ فِي رَأْسِهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

حضرت ابن ابی ملیکہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَتَبَتْ هِيَ فِي رَأْسِهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

حضرت ابن ابی ملیکہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَتَبَتْ هِيَ فِي رَأْسِهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۳)

## سرکار کے قرابت داروں سے محبت

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ سَيْدَتِنَا عَائِشَةَ صَدِيقَةٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعَى رَأْسِي فِي إِثْرِهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ سَيْدَتِنَا عَائِشَةَ صَدِيقَةٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعَى رَأْسِي فِي إِثْرِهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ سَيْدَتِنَا عَائِشَةَ صَدِيقَةٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سَعَى رَأْسِي فِي إِثْرِهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

(صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب حديث بنی نضیر، الحديث: ۴۰۳۶، ج ۳، ص ۲۹)

## قرآن مجید میں کر آپ کا رونا

حَضْرَتُ سَيْدِنَا عَمْرُو بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُوحِي إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَقَالَ: "يُرِيكَ رُوحَكَ فِي حَرْفِ مِيمٍ".

حَضْرَتُ سَيْدِنَا عَمْرُو بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُوحِي إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَقَالَ: "يُرِيكَ رُوحَكَ فِي حَرْفِ مِيمٍ".

حَضْرَتُ سَيْدِنَا عَمْرُو بْنِ حَارِثٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُوحِي إِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَقَالَ: "يُرِيكَ رُوحَكَ فِي حَرْفِ مِيمٍ".

(ب، التوبة: ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: "جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔" تو امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ خَلَّفَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ فَهُوَ خَلِيفَتُهُ فِي بَيْتِهِ".

(الدر المنثور التوبة: ۴۰، ج ۳، ص ۲۰۲)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## احادیث فضائل باب (8)

## فضائل صدیق اکبر بزبان فاروق اعظم

## محبوبِ حلیبِ خدا

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمارے سردار ہیں، ہم میں سب سے بہتر اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔“ (سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۳۶۷۶، ج ۵، ص ۳۷۲)

## شان صدیق اکبر بزبان فاروق اعظم

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ایک شخص نے کہا: ”میں نے آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تم نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زیارت کی ہے؟“ اس نے کہا: نہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”اگر تم ان کی زیارت کا اقرار کرتے تو میں تمہاری گردن اڑا دیتا۔“ پھر فرمایا: ”تم نے حضرت ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زیارت کی ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ فرمایا: ”اگر تم ہاں کہتے تو میں تمہیں سخت ترین سزا دیتا۔“ (کیونکہ انبیاء کرام عَلَيْهِمُ السَّلَامَةُ وَالسَّلَامُ کے بعد سب سے بہتر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور تم مجھے افضل کہہ رہے ہو۔)

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۳۷)

## کٹھن وقت میں غیبی مدد

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے

ارشاد فرمایا: جنگ بدر کے روز دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ مشرکین

ایک ہزار اور مسلمان تقریباً تین سو سترہ (بروایات دیگر تین سو تیرہ) ہیں، تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور ربِّ عَزَّوَجَلَّ سے گریہ وزاری کرتے ہوئے یوں دعا کرنے لگے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر یہ مٹھی بھر مسلمان ہلاک ہو گئے تو زمین میں تاقیامت تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔“ آپ یونہی دیر تک دعا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کی چادر کندھے سے ڈھلک کر نیچے تشریف لے آئی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ تشریف لائے اور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی چادر مبارک کو اٹھا کر آپ کے کندھے پر رکھا اور آپ کا دامن تھام کر یوں عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! آپ بہت دعا کر چکے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنا وعدہ ابھی پورا فرمائے گا۔“ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی فرشتوں کے ذریعے مدد فرمائی۔ (سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الانفال، الحدیث: ۳۰۹۲، ج ۵، ص ۵۵، مسلم، کتاب

الجهاد والسير، باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر و اباحة الغنائم، الحدیث: ۱۷۲۳، ص ۹۶۹)

### آپ کا ایمان سب سے افضل

حضرت سیدنا ہزریل بن شریبیل رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اگر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایمان کو سارے اہل زمین کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا ایمان سب سے وزنی ہوگا۔“

(جمع الجوامع، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۰۲۵، ج ۱، ص ۲۱۸)

### صدیق اکبر کے سینے کا بال ہوتا

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ”اے کاش میں سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے سینے کا بال ہوتا۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۴۳)

## ساری مخلوق کے سردار

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہمارے سردار ہیں اور انہوں نے ہمارے سردار حضرت بلال رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو آزاد کروایا۔“

(جمع الجوامع، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۰۵۱، ج ۱، ص ۲۱۹)

## نیک کاموں میں سب پر سبقت

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے نیک کاموں میں کوئی بھی سبقت نہیں لے جا سکا آپ تمام لوگوں پر سبقت لے گئے۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق،

الحدیث: ۳۵۶۱۶، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۳، جمع الجوامع، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۰۵۲، ج ۱، ص ۲۱۹)

## سیدنا بلال تو صدیق اکبر کی ایک نیکی ہیں

حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”سَيِّدُنَا بِلَالٌ حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي سَيِّدَنَا بِلَالٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سَيِّدُنَا ابُو بَكْرٍ صَدِيقٌ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كِي اِيك نِيكِي هِيں۔“

(معرفة الصحابة، من اسم بلال، الحدیث: ۱۱۳۱، ج ۱، ص ۳۳۳، تاریخ مدینة دمشق، ج ۱۰، ص ۲۶۳)

## افضل ترین شخصیت

حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ارشاد فرماتے ہیں: ”دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد اس امت میں سب سے افضل حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں، جو شخص ان پر کسی کو فضیلت دے وہ مفتری یعنی تہمت لگانے والا ہے اور اس کو تہمت لگانے والے کی سزا ہی دی جائے گی۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۲۲، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۳، جمع الجوامع، مسند عمر بن خطاب، الحدیث:

۱۰۵۸، ج ۱۱، ص ۲۱۹)

### جنت میں صدیق اکبر

حضرت سیدنا حسن رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو کچھ لوگوں نے خبر دی کہ ”بہت سے لوگ اس بات پر جمع ہو گئے ہیں کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے افضل ہیں۔“ یہ سنتے ہی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جلال میں آگئے اور ان لوگوں کو بلا کر فرمایا: ”اے شریر قوم! اے شریر گروہ! اے گھوڑوں کے سردار!“ لوگوں نے متعجب ہو کر پوچھا: ”اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کیوں جلال فرماتے ہیں ہم سے کیا غلطی سرزد ہوئی ہے۔“ لوگوں نے تین بار یہی الفاظ دہرائے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تم لوگ مجھے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر کیوں فضیلت دیتے ہو؟ قسم ہے اس رب کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میری یہ خواہش ہے جنت میں ایسی جگہ رہو کہ آپ کا دیدار کرتا رہوں۔“

(جمع الجوامع، مسند عمر بن الخطاب، الحدیث: ۱۰۵۹، ج ۱۱، ص ۲۱۹)

رَسُولٌ اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے  
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیق اکبر کا  
علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے  
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا  
گدا صدیق اکبر کا، خدا سے فضل پاتا ہے  
خدا کے فضل سے ہوں میں گدا، صدیق اکبر کا

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## احادیث فضائل باب (9)

## فضیلت صدیق اکبر بزبان عثمان غنی

## خلافت کے حق دار صدیق اکبر ہیں

حضرت سیدنا حمران رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”تمام لوگوں میں خلافت کے حق دار سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی ہیں، بیشک وہ صدیق اور ثانی اشین ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھی ہیں۔“ (کنز العمال، کتاب الخلافة مع الامارة، الباب الاول في خلافة الخلفاء، الحديث: ۱۳۱۳۸، ج ۳، الجزء ۵، ص ۲۶۰)

ہیں	وزیر	احمد	مختار	یار	مصطفیٰ
اہل	حق	کے	قافلہ	یار	مصطفیٰ
ہیں	صحابہ	کے	امام	و پیشوا	مقتدی
سرور	عالم	کے	یار	فار	مصطفیٰ
حضرت	فاروق	اعظم	کے	رفیق	غمنگار
حیدر	و	عثمان	کے	دلدار	مصطفیٰ
منظہر	شان	رسالت	بیکر	صدق	وفا
واہ	سما	ہیں	صاحب	کردار	مصطفیٰ

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



## احادیث فضائل باب (10)

## فضائل صدیق اکبر بزبان علی شیری رحمتا

## صدیق اکبر سب سے زیادہ بہادر ہیں

حضرت سیدنا محمد بن عقیل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے ایک دفعہ استفسار فرمایا: ”بتاؤ! سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: ”حضور آپ ہی ہیں۔“ فرمایا: ”میں تو اپنے برابر والے سے لڑتا ہوں اس طرح میں صرف بہادر ہوں کہ سب سے زیادہ بہادر۔ میں تو سب سے زیادہ بہادر کا پوچھ رہا ہوں کہ وہ کون ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا: ”حضور آپ ہی ارشاد فرمائیے۔“ فرمایا: ”غزوہ بدر کے روز ہم نے دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت اور نگہداشت کے لیے ایک سائبان بنایا اور آپس میں مشورہ کیا کہ اس سائبان میں نگہبانی کے فرائض کون سرانجام دے گا تا کہ کوئی کافر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر حملہ کر کے تکلیف نہ پہنچا سکے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا، صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ننگی تلوار ہاتھ میں لیے آگے تشریف لائے اور نبی کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر ہم نے دیکھا کہ کسی کافر کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قریب بھی پھٹکے اور بالفرض کسی نے ایسی جرأت کا مظاہرہ کرنے کی کوشش بھی کی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے منہ کی کھائی، اس لیے ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی تھے۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۲۸۵، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۳۵)

## آل فرعون کے مومن سے بہتر

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ کفار قریش نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیب، صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو گھیر رکھا ہے اور آپ کو مختلف قسم کی تکلیفیں دے

رہے ہیں، ایک شخص آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پر دست درازی کر رہا ہے تو دوسرا نہایت ہی سختی سے زد و کوب کر رہا ہے اور یہ بدگوئی بھی کرتا جا رہا ہے کہ تو ہی ہے جس نے تمام خداؤں کو چھوڑ کر ایک خدا بنا لیا ہے۔ خدا کی قسم! اس وقت پہارے آقا و عالم کے مالک و مختار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قریب سوائے حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے کوئی نہ گیا، آپ ایک قریشی کو پیٹتے اور دوسرے کو دھکا دیتے، تیسرے پر دباؤ ڈالتے ہوئے سب کو پیچھے ہٹانے لگے اور ساتھ ہی یہ بھی فرماتے جاتے: ”انسوس ہے تم پر کہ تم ایسی شخصیت کو شہید کرنا چاہتے ہو جس کا کہنا ہے کہ میرا رب اللہ ہے۔“ یہ کہنے کے بعد حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَلَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے اپنے اوپر سے چادر اٹھائی اور زار و قطار رونے لگے اور اتاروئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی، پھر ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں مجھے بتاؤ کہ آل فرعون کا مومن بہتر تھا یا حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ؟“ تمام لوگ خاموش رہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟“ پھر فرمایا: ”خدا کی قسم! حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات طیبہ کا ایک لمحہ آل فرعون کے مومن جیسے شخص کے ہزاروں لمحات سے بہتر ہے، ارے وہ شخص تو اپنے ایمان کو چھپایا کرتا تھا اور یہ پاکیزہ ہستی اپنے ایمان کا اعلانیا ظہار کرتی تھی۔“

(سند البزان مساروی محمد بن عقیل عن علی، ج ۳، ص ۵، تاریخ الخلفاء، ص ۲۸)

### آل فرعون کے مومن کا تذکرہ

مذکورہ بالا حدیث میں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَلَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے آل فرعون کے جس مومن کا ذکر فرمایا ہے وہ قبلی قوم کا ایک فرد تھا جو حضرت سیدنا موسیٰ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَلَيْهِ السَّلَامُ پر ایمان لا چکا تھا لیکن اس نے اپنا ایمان چھپایا ہوا تھا، اپنی قوم کو اپنے ایمان سے آگاہ نہیں کیا تھا اس نے جب سنا کہ فرعون اور اس کے رفقاء حضرت سیدنا موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَلَيْهِ السَّلَامُ کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے ہیں تو اس نے ان کو اس ارادے سے باز رکھنے کی تلقین شروع کی، پہلے تو اس نے انہیں جھڑکا کہ ”تم موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَلَيْهِ السَّلَامُ کے درپے کیوں ہو اس نے تمہارا کیا جرم کیا ہے؟ اس نے کون سی قانون شکنی کی ہے؟ محض اس لیے تم اسے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے: میرا پروردگار اللہ عزوجل ہے اور

اس نے اپنے عقیدہ کی حقانیت دلائل و معجزات سے ثابت کر دی ہے تمہارا معاشرہ تو بڑا ترقی یافتہ ہے تم ان کے ذاتی عقیدے میں کیوں دخل دیتے ہو ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ اگر بالفرض وہ غلط ہے تو خود ہی اپنے انجام تک پہنچ جائے گا ہمیں اپنے ہاتھ اس کے خون سے رنگنے کی کیا ضرورت ہے۔“ اس مومن کا ذکر پارہ ۲۲، سورہ مومن، آیت نمبر ۲۸ میں یوں کیا گیا ہے: ﴿وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَإِنْ يَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهُ ۗ وَإِنْ يَكُ صَادِقًا يُصِيبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان پر اور اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں بیشک اللہ راہ نہیں دیتا اسے جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہو۔“

### صدیق اکبر کا دل بہت مضبوط ہے

حضرت سیدنا ابو شریحہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا دل بہت مضبوط ہے۔“  
(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۱۳۹)

### سب سے زیادہ رحم دل

ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کو دیکھ کر فرمایا: ”جو شخص کسی ایسے انسان کو دیکھنا چاہتا ہے کہ جو نبی اکرم رسول مَحْتَشَمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا سب سے قریبی رشتے دار ہو، سب سے زیادہ خصائص نبوت سے فیضیاب ہوا ہو اور رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا محبوب ترین ہو تو وہ علی المرتضیٰ کو دیکھ لے۔“ جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے یہ سنا

تو ارشاد فرمایا: ”ابوبکر نے میرے بارے میں اگر یہ کہا ہے تو یاد رکھو! وہ انسانوں میں سب سے زیادہ رحم دل، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یارِ غار اور اپنے مال سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والے ہیں۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳۰)

### سب سے بہتر شخص

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ پر جب ایسا قاتلانہ حملہ ہوا کہ آپ قریب الوصال ہو گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے احباب نے آپ سے پوچھا کہ: ”کیا آپ کسی کو اپنا جانشین نہیں بنائیں گے؟“ فرمایا: ”نہیں، کیونکہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی جانشین مقرر نہیں فرمایا تھا، ہم نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات ظاہری کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہی سوال کیا تھا کہ: یا رسول اللہ! کیا آپ کسی کو اپنا جانشین نہیں بنائیں گے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری بہتری چاہے گا تو تم میں سب سے بہتر شخص کو حاکم بنا دے گا۔ جیسا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم میں سب سے بہتر شخصیت حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو ہمارا حاکم بنا دیا۔“

(تاریخ مدینۃ دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۰)

### صحابہ میں سب سے افضل

حضرت سیدنا موسیٰ بن شداد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَقَّابِ فرماتے ہیں کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالَى وَجْہَہُ الْکَرِیْمُ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”ہم سب صحابہ میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ سب سے افضل ہیں۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۱۳۸)

### رب کا عطا کردہ نام

حضرت سیدنا حکیم بن سعد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر

خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی زبان پر حضرت سیدنا ابوبکر کا نام صدیق رکھا۔“  
(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۷۶)

### آسمان سے نازل ہونے والا نام

حضرت سیدنا ابوبکرِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے قسم کھا کر ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے نازل فرمایا ہے۔“  
(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، الاحادیث المشعرة بتسمية ابی بکر، الحدیث: ۲۲۶۱، ج ۴، ص ۴)

### صدیق اکبر کے لیے دعائے رحمت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے روایت ہے، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ ابوبکر پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کیا اور مجھے دار الہجرت تک پہنچایا نیز اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا۔“  
(سنن الترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی بن ابی طالب، الحدیث: ۳۷۳۳، ج ۵، ص ۳۹۸)

### ہر نیک کام میں سبقت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں نے جس کام میں بھی سبقت کا ارادہ کیا اس میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مجھ سے سبقت لے گئے۔“  
(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، جامع فی فضله، الحدیث: ۱۴۳۲، ج ۹، ص ۲۹)

### حجت و دلیل

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”قیامت میں آنے والے حکمرانوں اور ولیوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق و حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو حجت اور دلیل بنایا ہے۔“

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم یہ دونوں سب پر سبقت لے گئے ہیں اور ان دونوں نے بعد میں آنے والوں کو (اخلاص و تقویٰ کے اعتبار سے) مشکل میں ڈال دیا۔“  
(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الحدیث: ۳۶۱۵۰، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۳)

### صاحب صحیفہ سے زیادہ محبوب

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وصال کے بعد آپ کے پاس تشریف لائے جبکہ آپ کے جسد مبارک کو ایک کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میرے نزدیک کوئی اس شخصیت سے بڑھ کر پسندیدہ نہیں جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے نیک اعمال نامے کے ساتھ ملاقات کی ہو۔“  
(تاریخ الخلفاء، ص ۳۵)

### صدیق اکبر سے محبت کا انعام

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ارشاد فرماتے ہیں: ”جس نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے محبت کی، قیامت کے دن وہ ان ہی کے ساتھ کھڑا ہوگا اور جہاں وہ تشریف لے جائیں گے وہ بھی ان ہی کے ساتھ ساتھ جائے گا۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الحدیث: ۳۶۰۹۶، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۶، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۹، ص ۱۲۸)

### تمام نیکیوں میں سے ایک نیکی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ ارشاد فرماتے ہیں: ”میں تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تمام نیکیوں میں سے صرف ایک نیکی ہوں۔“ (تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳۰، ص ۳۸۳، کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۳۱، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۲۳)

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## محبت علی اور بغض شیخین جمع نہیں ہو سکتے

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی بارگاہ میں حضرت سیدنا تحفیفہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا حاضر ہوئے اور آپ کو یوں مخاطب کیا: ”اے اللہ عزوجل کے پیارے حبیب صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد تمام لوگوں میں بہتر!“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”ٹھہراے ابو تحفیفہ! حضور نبی کریم، رَاءُ وَفِّ رَّحِیْم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے بہترین شخصیات ابو بکر و عمر ہیں، کسی مومن کے دل میں میری محبت اور حضرت سیدنا ابو بکر و عمر کا بغض جمع نہیں ہو سکتے اور نہ ہی میری دشمنی اور حضرت سیدنا ابو بکر و عمر کی محبت جمع ہو سکتی ہے۔“ (تاریخ الخلفاء، ص ۴۵، کنز العمال، کتاب

الفضائل، فضل الشیخین، الحدیث: ۳۶۱۳۶، ج ۶، الجزء: ۱۳، ص ۱۱، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۵۶)

## چار باتوں میں سبقت

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ بلاشبہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ان چار باتوں میں مجھ سے سبقت لے گئے: (۱) انہوں نے مجھ سے پہلے اظہار اسلام کیا۔ (۲) مجھ سے پہلے ہجرت کی۔ (۳) سپید عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے یارِ غار ہونے کا شرف پایا۔ (۴) اور سب سے پہلے نماز قائم فرمائی۔“

(الریاض النضرة، ج ۱، ص ۸۹، تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۹۱)

## صدیق اکبر کی امامت پر رضامندی

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کثرہ اللہ تعالیٰ وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی امامت پر رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا: ”جب رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دینی معاملات میں ان سے اپنی رضامندی کا اظہار فرمایا تو ہم دنیاوی معاملات میں بھی ان سے راضی ہو گئے۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۲۶۵، کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق، الحدیث: ۳۵۶۲۵، ج ۶، الجزء: ۱۲، ص ۲۳۰)

## مسجد نبوی میں داخل ہونے میں پہل

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرْوَر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات ظاہری کے چھ روز بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ قبر انور کی زیارت کے لیے مسجد نبوی حاضر ہوئے۔ مسجد کے باہر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے عرض کیا: ”اے خلیفہ رسول اللہ! آگے بڑھئے۔“ (یعنی مسجد میں پہلے آپ داخل ہوں) حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں اس شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سے میں نے یہ سنا ہے کہ علی کا مقام میرے ہاں ایسا ہے جیسا اللہ کے ہاں میرا مقام ہے۔“ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے جواباً عرض کیا: ”میں بھی ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا، جس کے متعلق میں نے سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ اللَّهِ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر ایک نے میری تکذیب کی سوائے ابوبکر صدیق کے اور صبح ہر شخص کے دروازہ پر اندھیرا ہوتا ہے سوائے ابوبکر صدیق کے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: ”کیا واقعی آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہی فرماتے سنا ہے؟“ عرض کیا: ”جی ہاں۔“ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کا ہاتھ پکڑا اور دونوں اکٹھے مسجد میں داخل ہو گئے۔

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۲۴)

## نہایت عظیم شخصیت

حضرت سیدنا نزال بن سبرہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ سے عرض کیا کہ: ”اے امیر المؤمنین! آپ ہمیں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔“ تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت سیدنا ابوبکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ وہ عظیم شخصیت ہیں کہ جن کا



نام اللہ عزوجل نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام اور پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے رکھا۔ وہ دینی معاملات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے۔ پس جس شخص سے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دینی معاملات میں راضی ہوئے ہم اس سے دنیاوی معاملات میں راضی ہو گئے۔“

(کنز العمال، فضائل الصحابة، جامع الخلفاء، الحديث: ۳۶۹۳، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۳)

### خلافت دنیا سے ختم ہو گئی

حضرت سیدنا اسید بن صفوان رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَهْتُمْ ہيں کہ جب حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا انتقال ہوا تو اہل مدینہ رو رو کے نڈھال ہو گئے اور اس طرح بے چین و پریشان ہو گئے جیسے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت لوگ بے چین اور غم سے نڈھال تھے۔ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ روتے ہوئے تشریف لائے اور فرمایا: ”آج خلافت نبوت دنیا سے ختم ہو گئی۔“

(اسد الغابۃ، اسید بن صفوان، ج ۱، ص ۱۲۱)

### گستاخ صدیق کو ملک بدر کر دیا

عبد اللہ بن اسود حضرت سیدنا ابو بکر صدیق و عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شان میں گستاخی کیا کرتا تھا، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے اسے قتل کرنے کے لئے تلوار منگائی۔ لیکن لوگوں نے اس کی اصلاح کی امید دلائی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا ارادہ تبدیل فرما کر اسے ملک بدر کرنے کا حکم دیا، اور ارشاد فرمایا: ”میں جس شہر میں ہوں اس شہر میں یہ نہیں ٹھہر سکتا پس اسے جلا وطن کر کے شام بھیج دیا گیا۔“

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین، الحديث: ۳۶۱۵۱، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۳)

### بہتان لگانے والے کی سزا

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص مجھے سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سے بہتان لگائے گا میں اسے سزا دوں گا۔“

عَنْهَا بِرَفِئَةِ دَعَايِ اس كُوَصْفَتِي (یعنی بہتان لگانے والے) کی سزا دوں گا۔“

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، عبد اللہ بن ابی قحافة، ج ۳، ص ۹۹، تاریخ مدینة دمشق، ج ۲۴، ص ۳۶۵)

### زانی کی سزا

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے ارشاد فرمایا: ”جو مجھے سیدنا ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر

رفیعت دے گا میں اسے زانی کی حد لگاؤں گا۔“ (کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشيخين، الحديث: ۳۶۱۲۷، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۳)

### تیری گردن اڑا دیتا

ایک شخص حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ ”آپ تمام لوگوں

سے بہتر ہیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”کیا تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کی زیارت کی ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”تو نے حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى

عَنْهُمَا کی زیارت کی ہے؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تو سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو دیکھنے کا اقرار کرتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا اور اگر تو سیدنا ابوبکر و عمر کی زیارت کا اقرار کرتا تو میں تجھے

کوڑے لگاتا۔“ (کیونکہ ان کی زیارت کرنے کے بعد تو کوئی بھی ان کے غیر کو ان سے افضل نہیں کہہ سکتا اور اگر کوئی کہے تو یقیناً وہ بغض

کی وجہ سے ہی کہے گا اور ان سے بغض رکھنے والے کی یہی سزا ہے)

(کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشيخين، الحديث: ۳۶۱۲۸، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۱۳)

### آخری زمانے کے شریر لوگ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب آخری زمانے میں ایسے لوگ

ہوں گے جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے اور ہمارے گروہ میں ہونا ظاہر کریں گے، وہ لوگ اللہ کے شریر بندوں

میں سے ہیں جو حضرت سیدنا ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کو برا کہتے ہیں۔“

(تاریخ مدینة دمشق، ج ۲۶، ص ۳۴۳، کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشيخين، الحديث: ۳۶۱۰۹۸، ج ۷، الجزء: ۱۳، ص ۶ ملقطاً)

## شہزادی کونین کی نماز جنازہ

حضرت سیدنا جعفر بن محمد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صاحبزادی، شہزادی کونین سیدتنا فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کا انتقال ہوا تو سیدنا صدیق ابوبکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا آپ کی نماز جنازہ میں تشریف لائے سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو نماز پڑھانے کے لیے فرمایا تو حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”اے امیر المومنین! آپ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہیں، میں آپ کی موجودگی میں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔“ پھر حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آگے بڑھے اور سیدہ فاطمہ الزہراء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحدیث: ۱۵۳، ج ۱، ص ۳۸)

## سب سے زیادہ معزز شخصیت

حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ”اس امت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز شخص سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں اور ان کا رتبہ سب سے زیادہ بلند ہے کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے بعد سب سے پہلے قرآن مجید فرقان حمید کو جمع کرنا شروع کیا اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے دین کو اس کی قدیم حسن و خوبیوں کے ساتھ قائم فرمایا۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحدیث: ۱۵۷، ج ۱، ص ۳۹)

## فضائل صدیق اکبر بزبانِ مولی علی

حضرت سیدنا اسید بن صفوان رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا وصال

ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج و غم کے آثار تھے، ہر شخص شدتِ غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے اشک رواں تھے، صحابہ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَانُ پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ پھر جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْہَهُ الْکَرِیْمُ تشریف لائے، اور کہنے لگے: آج کے دن نبی آخر الزماں صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، آپ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہترین رفیق، اچھے محب، بااعتماد رفیق اور محبوب خدا صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز داں تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ لوگوں میں سب سے پہلے مؤمن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیزگار تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی صحبت سب سے اچھی تھی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ ہمارے لئے بہترین واسطہ تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کا اندازِ خیر خواہی، اسلام کی دعوت دینے کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح تھیں، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے دینِ متین اور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت زیادہ خدمت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت کے شایانِ شان آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کو جزاء عطا فرمائے۔ جس وقت لوگوں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلایا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

تصدیق فرمائی، حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ہر فرمان کو حق و سچ جانا اور ہر معاملے میں آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی تصدیق فرمائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم میں آپ کو صدیق کا لقب عطا فرمایا فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾ (پ ۲۳، الزمر: ۳۳) ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈروالے ہیں۔

اس آیت میں صَدَّقَ بِهِ سے مراد صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یا تمام مؤمنین ہیں۔ پھر حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَتَمَهُ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ نے مزید فرمایا: اے صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! جس وقت لوگوں نے بخل کیا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سخاوت کی، لوگوں نے مصائب و آلام میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ساتھ چھوڑ دیا لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ رہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی صحبت بابرکت سے بہت زیادہ فیضیاب ہوئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شان تو یہ ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ثانی اشہین کا لقب ملا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ یا رِغَارِہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر سکینہ نازل فرمایا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہجرت فرمائی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے رفیق و امین اور خلیفہ فی الدین تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خلافت کا حق ادا کیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مرتدین سے جہاد کیا، حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال ظاہری کے بعد لوگوں کے لئے سہارا بنے، جب لوگوں میں اداسی اور مایوسی پھیلنے لگی تو اس وقت بھی آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حوصلے بلند رہے۔ لوگوں نے اپنے اسلام کو چھپایا لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے ایمان کا اظہار کیا، جب لوگوں میں کمزوری آئی تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان کو تقویت بخشی، ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور انہیں سنبھالا۔

آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ہمیشہ نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سنتوں کی اتباع کی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے خلیفہ برحق تھے، منافقین و کفار آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے حوصلوں

کو پست نہ کر سکے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کفار کو ذلیل کیا، باغیوں پر خوب شدت کی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کفار و منافقین کے لئے غیض و غضب کا پہاڑ تھے۔ لوگوں نے دینی امور میں سستی کی لیکن آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بخوشی دین پر عمل کیا۔ لوگوں نے حق بات سے خاموشی اختیار کی مگر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے علی الاعلان کلمہ حق کہا، جب لوگ اندھیروں میں بھٹکنے لگے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات ان کے لئے منارہ نور ثابت ہوئی۔ انہوں نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف رُخ کیا اور کامیاب ہوئے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب سے زیادہ ذہین و فطین، اعلیٰ کردار کے مالک، سچے، خاموش طبیعت، دور اندیش، اچھی رائے کے مالک، بہادر اور سب سے زیادہ پاکیزہ خصلت تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جب لوگوں نے دین اسلام سے دوری اختیار کی تو سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی نے اسلام قبول کیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمانوں کے سردار تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے لوگوں پر مشفق باپ کی طرح شفقتیں فرمائیں، جس بوجھ سے وہ لوگ تھک کر نڈھال ہو گئے تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے انہیں سہارا دے کر وہ بوجھ بھی اپنے کندھوں پر لاد لیا۔ جب لوگوں نے بے پروائی کا مظاہرہ کیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے قوم کی باگ ڈور سنبھالی، جس چیز سے لوگ بے خبر تھے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسے جانتے تھے اور جب لوگوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے صبر سے کام لیا۔ جو چیز لوگ طلب کرتے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ عطا فرمادیتے۔ لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی پیروی کر کے کامیابی کی طرف بڑھتے رہے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مشوروں اور حکمت عملی کی وجہ سے انہیں ایسی ایسی کامیابیاں عطا ہوئیں جو ان لوگوں کے وہم و گمان میں بھی نہ تھیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کافروں کے لئے دردناک عذاب اور مؤمنوں کے لئے رحمت، شفقت اور محفوظ قلعہ تھے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی منزل مقصود کی طرف پرواز کر گئے اور اپنے مقصود کو پالیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی رائے کبھی غلط نہ ہوئی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی بزدلی کا مظاہرہ نہ کیا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت نڈر تھے، کبھی بھی نہ گھبراتے گویا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جذبوں اور ہمتوں کا ایسا پہاڑ تھے جسے نہ تو آندھیاں ڈمگا سکیں نہ ہی سخت گرج والی بجلیاں متزلزل کر سکیں۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تَعَالَى عَنْهُ بِالْكَلِّ اِیْسے ہی تھے جیسے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں فرمایا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بدن کے اعتبار سے اگرچہ کمزور تھے لیکن اللهُ عَزَّوَجَلَّ کے دین کے معاملے میں بہت زیادہ قوی و مضبوط تھے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے آپ کو بہت عاجز سمجھتے، لیکن اللهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا رتبہ بہت بلند تھا اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں کی نظروں میں بھی بہت باعزت و باوقار تھے۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی تعریف کرتے ہوئے مزید فرمایا: آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کبھی کسی کو عیب نہ لگایا، نہ کسی کی غیبت کی اور نہ ہی کبھی لالچ کیا۔ بلکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ لوگوں پر بہت زیادہ شفیق و مہربان تھے، کمزور و ناتواں لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک محبوب اور عزت والے ہوتے، اگر کسی مالدار اور طاقتور شخص پر ان کا حق ہوتا تو انہیں ضرور ان کا حق دلواتے۔ طاقت اور شان و شوکت والوں سے جب تک لوگوں کا حق نہ لے لیتے وہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک کمزور ہوتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک امیر و غریب سب برابر تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ مقرب و محبوب وہ تھا جو سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار تھا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ صدق و سچائی کے پیکر تھے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا فیصلہ اٹل ہوتا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت مضبوط رائے کے مالک اور حلیم و بردبار تھے۔ اللهُ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہم سب سے سبقت لے گئے، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد والے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے ان سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی منزل مقصود کو پہنچ گئے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو بہت عظیم کامیابی حاصل ہوئی، (اے یارِ غار!) آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس شان سے اپنے اصلی وطن کی طرف کوچ کیا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عظمت کے ڈنکے آسمانوں میں بج رہے ہیں اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جدائی کا غم ساری دنیا کو زلزلہ رہا ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ۔

ہم ہر حال میں اپنے رب کے ہر فیصلے پر راضی ہیں، ہر معاملے میں اس کی اطاعت کرنے والے ہیں۔ اے صدیق

اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ! رسول الله صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی جدائی کا غم مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا غم ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ذات اہل اسلام کے لئے عزت کا باعث بنی، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مسلمانوں کے لئے بہت بڑا سہارا اور جائے پناہ تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی آخری آرام گاہ اپنے پیارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے قرب میں بنائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی طرف سے اچھا اجر عطا فرمائے اور ہمیں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بعد صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے اور گمراہی سے بچائے۔ (آمین) لوگ حضرت سیدنا علی المرتضیٰ كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ کا کلام خاموشی سے سنتے رہے۔ جب آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے خاموشی اختیار کی تو لوگوں نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور سب نے بیک زبان ہو کر کہا، اے حیدرِ کَرَّار! آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بالکل سچ فرمایا، آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے بالکل سچ فرمایا۔ (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۶۲)

### پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ

ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ملاقات ہوئی تو سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ کر مسکرائے لگے۔ حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے پوچھا: ”آپ کیوں مسکرا رہے ہیں؟“ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے سنا کہ پل صراط سے وہ ہی گزرے گا جس کو علی المرتضی تحریری اجازت نامہ دیں گے۔“ یہ سن کر حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی مسکرا دیئے اور عرض کرنے لگے: ”کیا میں آپ کو رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی طرف سے آپ کے لیے بیان کردہ خوشخبری نہ سناؤں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: پل صراط سے گزرنے کا تحریری اجازت نامہ صرف اسی کو ملے گا جو ابو بکر صدیق سے محبت کرنے والا ہوگا۔“ (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۲۰۷)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ



## احادیث فضائل باب (11)

## فضائل صدیق اکبر بزبان صحابہ کرام

## مقام صدیق بزبان حسان بن ثابت

اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ارشاد فرمایا: ”اے حسان! کیا تم نے بھی میرے صدیق کے بارے میں کچھ مدح سرائی کی ہے؟“ عرض کیا: ”جی ہاں یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!“ فرمایا: ”مجھے سناؤ۔“ حضرت سیدنا حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے شان صدیق اکبر میں ایک رباعی عرض کی:

وَتَانِي اَثْنَيْنِ فِي الْغَارِ الْمَنِيْفِ وَقَدْ  
طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَاعَدَ الْجَبَلَا

ترجمہ: اے ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ آپ اس بابرکت غارِ ثور میں ”ثَانِي اَثْنَيْنِ“ یعنی دو میں سے دوسرے تھے جب دشمن نے اس پہاڑ کے گرد چکر لگایا اور اس پر چڑھا۔

وَكَانَ مِنْ اَبْرِيَّةِ لَمْ يَغْدِلْ بِهٖ قَدْ عَلِمُوا

ترجمہ: اور آپ ہی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں اور سب جانتے ہیں کہ حضور نبی کریم رُوْفٌ رَحِيْمٌ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساری مخلوق میں کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھا۔ خَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور اتنا مسکرائے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک دائرہ میں نظر آنے لگیں، پھر ارشاد فرمایا: ”اے حسان! تو نے سچ کہا ابوبکر ایسے ہی ہیں۔“

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفة الصحابة، ابوبکر الصديق ابن ابي نجافة، الحديث: ۲۳۶۹، ج ۳، ص ۷، جمع الجوامع، بسند انيس بن مالك،

الحديث: ۹۳۶۱، ج ۱۳، ص ۲۱)

## ہر جگہ سرکار کی معیت

حضرت سیدنا قاسم بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنی حیات طیبہ میں جہاں بھی ہوتے وہیں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ بھی آپ کے ساتھ ہوتے۔“ حضرت سیدنا قاسم بن ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جواباً ارشاد فرمایا: ”اس بات پر قسم نہ اٹھانا۔“ اس نے پوچھا: ”کیوں؟“ فرمایا: ”کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد ہے: ”ثَانِيًا اِثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ يَعْنِي غَارِ ثَوْرٍ اِيكٍ اِيْسَى جَلَّ هُوَ جِهًا حَضْرَتِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضَى شَيْرِ خَدَا كَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ نہ تھے بلکہ وہاں صرف حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہی حاضر خدمت تھے۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۲۵)

## حقوق العباد کی ادائیگی

حضرت سیدنا ربیعہ سلمی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ایک بار میرے اور جناب سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے درمیان کسی بات پر بحث ہو گئی، بحث مباحثہ میں آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے مجھے ایسا لفظ کہہ دیا جو مجھے ناگوار گزرا۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”اے ربیعہ! تم بھی مجھے ایسا ہی لفظ کہہ لو تا کہ بدلہ ہو جائے۔“ میں نے کہا: ”نہیں! میں نہیں کہوں گا۔“ سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے دوبارہ فرمایا: ”تم ویسا ہی لفظ کہو! ورنہ میں نبی کریم رُفَّ رَحِيمٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں چلا جاؤں گا۔“ میں نے کہا: ”بہر حال میں آپ کو ایسا لفظ نہیں کہہ سکتا۔“ یہ سن کر آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے افسوس سے زمین پر پاؤں مارا اور بارگاہ امام الانبیاء میں حاضر ہونے کے لیے چل دیے، میں نے ان کی اتباع کی اور پیچھے پیچھے چل دیا۔ جب میرے قبیلے کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ میرا آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کسی بات پر جھگڑا ہو گیا ہے اور آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں چلے گئے ہیں تو وہ لوگ

دوڑے دوڑے میری مدد کو آئے اور کہنے لگے: ”ابوبکر سے تمہارا کس بات پر جھگڑا ہوا ہے اور وہ کس معاملے میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مدد لینے گئے ہیں؟“ میں نے ان کے تیور دیکھ کر کہا: ”تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ صدیق اکبر ہیں، یہ ثانی اثنین فی الغار ہیں، خبردار! جو تم نے اس معاملہ میں میری مدد کرنے کی کوشش کی، تمہاری مدد ان کی ناراضی کا سبب بن جائے گی اور سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ناراضی نبی کریم رَوَفِ رَحِيمِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی ہے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی ہے اور اگر رب عَزَّوَجَلَّ ناراض ہو گیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔“ انہوں نے کہا: ”پھر ہم کیا کریں؟“ میں نے کہا: ”تم لوگ واپس پلٹ جاؤ۔“ تو وہ چلے گئے۔ پھر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ جیسے ہی بارگاہ رسالت میں پہنچے، میں بھی پیچھے پہنچ گیا۔ انہوں نے نبی کریم رَوَفِ رَحِيمِ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ساری روداد سنائی، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور ارشاد فرمایا: ربیعہ! تمہارا صدیق سے کیا تنازع ہے؟“ میں نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انہوں نے مجھے ایک ناگوار لفظ کہا اور پھر بولے تم بھی مجھے ایسا ہی کہہ لو تا کہ بدلہ ہو جائے، تو میں نے انکار کر دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اے ربیعہ! اب صدیق سے کوئی بات نہ کہنا، بس اتنا کہہ دو کہ اے ابوبکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری بخشش کرے۔“ میں نے کہا: ”اے ابوبکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی بخشش کرے۔“ یہ سن کر سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ روتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

(مسند امام احمد، حدیث ربیعہ بن کعب اسلمی، الحدیث: ۱۶۵۷۷، ج ۵، ص ۵۶۹ تا ۵۷۱)

### سارا مال راہ خدا میں لٹا دیا

حضرت سیدنا عروہ بن زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسلام لائے اس وقت آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے، آپ نے وہ سارے راہ خدا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خرچ کر دیئے۔

(الاستیعاب، عبد اللہ بن ابی قحافة، الرقم: ۱۶۵۱، ج ۳، ص ۹۳، تاریخ مدینہ دمشق، ج ۳، ص ۶۶)

## پانچ یا چھ ہزار درہم خرچ کیے

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے ساتھ ہمارے والد سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مکہ سے مدینہ ہجرت کے لیے جانے لگے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا کل مال یعنی پانچ یا چھ ہزار درہم ساتھ لے لیے، ہمارے دادا ابو قحافہ ہمارے گھر آئے ان کی نظر جاتی رہی تھی اور ابھی وہ داخل اسلام نہیں ہوئے تھے کہنے لگے: ”خدا کی قسم! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ابو بکر سارا مال ساتھ لے گیا ہے؟“ میں نے کہا: ”نہیں! وہ تو ہمارے لیے بہت کچھ چھوڑ گئے ہیں۔“ حضرت سیدتنا اسماء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں: ”میں نے کچھ پتھر جمع کیے، انہیں مکان کے ایک کونے میں رکھ کر اوپر موٹا کپڑا ڈال دیا، جیسا کہ میرے والد سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کیا کرتے تھے، پھر میں دادا جان کو پکڑ کر وہاں لائی اور ان کا ہاتھ وہاں رکھوایا۔“ وہ بولے: ”اگر وہ اتنا سارا مال تمہاری خاطر چھوڑ گیا ہے تو پھر کوئی خطرے کی بات نہیں۔“ جب کہ حقیقتاً سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کچھ بھی نہیں چھوڑ کر گئے تھے، صرف دادا جان کو یوں مطمئن کر دیا گیا۔

(السيرة النبوية لابن هشام، هجرة الرسول، ابو قحافة واسماء بعد هجرة ابى بكرى الجزء الاول، ص ۲۴۱)

## مسکراہٹ رسول میں شرکت صدیق اکبر

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز جب نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ کفار کی عورتیں (معانی مانگنے کے لیے) آپ کے گھوڑے کے منہ کے آگے دوپٹے کر رہی ہیں تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو دیکھ کر مسکرانے لگے (گویا آپ نے سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو اپنی خوشی میں شریک کیا)۔

(المستدرک علی الصحیحین، معرفة الصحابة، الخلافة بالمدينة والملك بالشام، الحديث: ۲۴۹۹، ج ۲، ص ۱۹)

## جنتیوں میں اضافے کی درخواست

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے اس بات پر وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت کے چار لاکھ مسلمان بلا حساب جنت میں جائیں گے۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! ان میں اضافہ فرمادیتے۔“ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ میری امت کے گنہگاروں کو یوں ایک چلو بھر جنت میں ڈال دے گا۔“ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دوبارہ اضافہ کی درخواست کرنے والے تھے کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا: ”ابوبکر بس کرو۔“ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جواب دیا: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو جنت میں بھیج دے تو تمہارا کیا نقصان ہے۔“ حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے کہا: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ساری مخلوق کو جنت میں بھیج سکتا ہے۔“ نبی اکرم نور مجسم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”عمر نے سچ کہا۔“

(المعجم الاوسط، من اسمه الحسن الحديث: ۳۲۰۰، ج ۲، ص ۳۱۵)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا یہ عقیدہ ہے کہ سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کائنات کے مالک و مختار ہیں یہاں تک کہ جنت کے بھی، اگر آپ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ چاہیں تو جنتیوں میں اضافہ ہو سکتا ہے، جیسا کہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جنتیوں میں اضافے کی درخواست پیش کی۔

سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی عرض کو قبول فرمایا اور انکار نہ فرمایا، یہ بھی بارگاہ رسالت میں آپ کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سب مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں کہ ان کی جنت میں جانے کے خواہش مند ہیں۔

## خلافت کی اہلیت

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے تھے: ”اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے حکومتی معاملات

میں ایسے شخص کو نگران بنایا ہے جو تم میں سب سے بہتر، رسول اللہ کا ساتھی، غار ثور میں خدمت کر کے ثانی اثنتین کا لقب پانے والا اور تم سب سے بڑھ کر خلافت کا اہل ہے۔“  
(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۳۷)

### سب سے بہتر آدمی

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرمایا کرتے تھے: ”بہتر شخص کو امام بنایا کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنے بعد ہم میں سب سے بہتر آدمی (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) کو امام بنا کر گئے۔“  
(الاستیعاب، عبد اللہ بن ابی قحافة، ج ۳، ص ۹۷)

### رعایا کے لیے مہربان اور رحم دل

حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو بہترین خلیفہ واقع ہوئے اور وہ رعایا کے لیے بے حد مہربان اور بہت نرم دل تھے۔“  
(تاریخ مدینة دمشق، ج ۳۰، ص ۳۸۶)

### سب سے بڑھ کر صدیق اکبر

حضرت سیدنا لیث بن سعد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے اصحاب کی نظر میں سب سے بڑھ کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“  
(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۱۳۸)

### صدیق اکبر کی ثابت قدمی

حضرت سیدنا حکیم بن حزام رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں لڑائی شروع ہوئی تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتے ہوئے وعدہ پیش کیا اور عرض کیا: ”اے اللہ! اگر مشرکین اس جماعت پر غالب آگئے تو پھر تیرا دین قائم نہ رہے گا۔“ تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

تَعَالَى عَنْهُ عَرْضُ كَرْنِي لَكِي: "يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ آتَى كِي ضَرُورَةً فَرَمَانِي كَا، اَوْرِي قِينَا آتَى كَا چِهرَه كَهْلُ اُٹْھِي كَا۔" تَوَا سِي وَتِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نِي دُشْمَن كِي فُوج كِي كَرُو اِي كِي هَزَار فَرَشْتُو كِي قَطَار اَتَارِي۔ تَوَا آتَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نِي فَرَمَا يَا: "أَبُو بَكْرُ! تَمْهِي مَبَارَكُ هُو، جَبْرِيْلُ آسْمَانِ وَزَمِيْنِ كِي دَرْمِيَانِ اِيْنِي كَهُوْزِي كُو لَكَا مِ سِي يَكُوْرِي كَهِيْجُ كَرَلَارِي هِي، جَبْرِيْلُ نِي زَرْدَرَنُگ كَا عِمَامَه سِر پَر بَانْدَه رَكْهَا هِي، وَه آسْمَانِ سِي اَتْرِي، آنَكْهُو سِي اَوْجَهْلُ هُو كِي، پْھر سَا مَنِي آ كِي اَوْر كِه رِي هِي: تَمْهَارِي پَا سِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كِي مَدُو آ پِيْنِي۔" (الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۳۰)

### راہ خدا کے غبار آلود قدم

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا سِي رَوَا يْتِ هِي كِي حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو بَكْرٍ صَدِيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي حَضْرَتِ سَيْدِنَا يَزِيْدِ بِنِ اَبُو سَفِيَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كُو مَلِكِ شَامِ كِي طَرَفِ عَامِلِ بِنَا كَر بِيْجَا اَوْر اِيْهِي رِخْصَتِ كَرْنِي كِي لِيِي دُو مِيْلِ تَكِ سَا تْھِ چَلِي۔ حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو بَكْرٍ صَدِيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سِي عَرْضِ كِي كِي: "اِي خَلِيْفَه رَسُوْلِ خُدَا! اَبِ آتَى وَ اِيْ سِ چَلِي جَا يِي۔" آتَى رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نِي اَرْشَادِ فَرَمَا يَا: "مِي نِي سَيِّدُ الْمُبَلِّغِيْنَ، رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سِي سِنَا هِي جِس كِي قَدَمِ رَا هِ خُدَا مِي غَبَارِ آ لُو دُ هُو لَّهُ عَزَّوَجَلَّ اِسِ پَر جَهَنْمِ كِي آگِ كُو حَرَامِ فَرَمَا دِي تَا هِي۔" (تاريخ مدينة دمشق، ج ۶۵، ص ۲۲۷، كنز العمال، كتاب الجهاد، فصل في احكام المتفرقة، الحديث: ۱۳۰۷، ج ۲، الجزء: ۳، ص ۲۰۳)

### رسول اللہ کے حواری یعنی مددگار

حضرت سیدنا قتادہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَا بِيَانِ هِي كِي قَرِيْشِ مِي بَارِه صَحَابِه كَرَامِ حَضْرَتِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كِي حَوَارِي هِي جِن كِي نَامِ نَامِي يِي هِي: (۱) حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو بَكْرٍ صَدِيْقِ (۲) حَضْرَتِ سَيْدِنَا عَمْرُ قَارُوْقِ (۳) حَضْرَتِ سَيْدِنَا عَثْمَانُ غَنِي (۴) حَضْرَتِ سَيْدِنَا عَلِي الْمُرْتَضَى (۵) حَضْرَتِ سَيْدِنَا حَمْزَه (۶) حَضْرَتِ سَيْدِنَا جَعْفَرِ (۷) حَضْرَتِ سَيْدِنَا اَبُو عَبِيْدِه بِنِ جِرَاحِ (۸) حَضْرَتِ سَيْدِنَا عَثْمَانُ بِنِ مَطْعُوْنِ (۹) حَضْرَتِ سَيْدِنَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِنِ عَوْفِ (۱۰) حَضْرَتِ سَيْدِنَا سَعْدِ بِنِ اَبِي وَقَاصِ (۱۱)

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ (۱۲) حضرت سیدنا زبیر بن العوام رَضَوَانُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔ (ان مخلص جاں نثاروں نے ہر موقع پر دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی نصرت و حمایت کا بے مثال ریکارڈ قائم کر دیا۔)

(معالم التنزیل للبعوی، آل عمران: ۵۲، ج ۱، ص ۲۳۶)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی وفات کے بعد ہم جس مقام پر کھڑے تھے، وہ نہایت خطرناک مقام تھا، اللہ تعالیٰ اگر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ذریعے سے ہماری مدد نہ فرماتا تو ہم ہلاکت کے گڑھے میں گر جاتے۔ ہم تمام مسلمان اس بات پر متفق تھے کہ زکوٰۃ کے اونٹ وصول کرنے کے لیے ہمیں جنگ نہیں کرنی چاہیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف رہنا چاہیے اور ہمارے شب و روز اسی کام میں بسر ہونے چاہیے۔ لیکن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے منکرین زکوٰۃ سے لڑنے کا فیصلہ کر لیا۔“

### امیر المؤمنین کا انداز فیصلہ

حضرت سیدنا میمون بن مہران رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: خلافت صدیقی میں جب حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی بارگاہ میں کوئی مقدمہ لایا جاتا تو سب سے پہلے آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اس کا حل کتاب اللہ میں تلاش کرتے، اگر قرآن مجید میں اس مسئلہ کا حل نہیں مل جاتا تو اسی کے مطابق فیصلہ فرمادیتے اور اگر قرآن مجید میں اس مسئلہ کا حل نہ پاتے تو سنت رسول میں اس کا حل تلاش کرتے، اگر سنت نبوی میں اس کا حکم مل جاتا تو اس کے مطابق اس مقدمے کا فیصلہ فرمادیتے اور اگر سنت رسول میں بھی کوئی حکم نہ پاتے تو صحابہ کرم عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ کو بتاتے کہ میرے پاس اس طرح کا مسئلہ آیا ہے جس کا حکم میں نے قرآن و سنت میں نہ پایا کیا آپ میں سے کوئی جانتا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس مسئلہ میں کوئی حکم ارشاد فرمایا ہو۔ بسا اوقات کوئی صحابی آپ کے سامنے بیان کر دیتا



کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اس معاملے میں یہ فیصلہ فرمایا تھا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اسی کے موافق اس مقدمے کا فیصلہ فرمادیتے اور یوں گویا ہوتے: ”تمام تعریفیں اس رب عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے ہم میں ایسے لوگوں کو پیدا فرمایا جنہوں نے ہمارے نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے فرامین کو اچھی طرح یاد کر لیا۔“ اور اگر اس طرح بھی مسئلہ کا حل معلوم نہ ہوتا تو مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلاتے اور ان سے مشورہ کرتے جب ان تمام کی رائے کسی حکم پر جمع ہوتی تو اسی پر فیصلہ فرمادیتے۔

(سنن دارمی، باب الفتاویٰ وما فیہ من الشدۃ، الحدیث: ۱۶۱، ج ۱، ص ۷۰)

### سارا مال بیت المال میں جمع کروادیا

حضرت سیدنا عمروہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں کہ ”سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنے تمام دراہم و دنانیر مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرادیئے۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحدیث: ۳۲۲، ج ۱، ص ۷۵)

### کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا

حضرت سیدنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا فرماتی ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ نے نہ کوئی درہم چھوڑا نہ کوئی دینار۔“

(جمع الجوامع، مسند ابی بکر، الحدیث: ۳۲۳، ج ۱، ص ۷۵)

### اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی لعنت

حضرت سیدنا زید رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جو شخص حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شان میں گستاخی کرتا ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔“

(الریاض النضرۃ، ج ۱، ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

## اقوال فضائل باب (12)

## فضائل صدیق اکبر بزبان اسلاف کرام

## شان صدیق اکبر بزبان امام جعفر

حضرت سیدنا امام جعفر صادق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْخَالِقِ سے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: میں ان کے متعلق کوئی بہتر بات ہی کہہ سکتا ہوں کیونکہ میں نے اپنے والد حضرت امام باقر سے انہوں نے امام زین العابدین سے اور انہوں نے امام حسین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ سے روایت کی ہے کہ حضرت سیدنا مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمِ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”کسی انسان پر آج تک نہ آفتاب طلوع ہوا اور نہ ہی غروب ہوا کہ وہ ابوبکر صدیق سے افضل ہو۔“ اس کے بعد امام جعفر صادق عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْخَالِقِ نے فرمایا: ”اگر میں نے روایت میں غلط بیانی کی ہو تو مجھے کل بروز قیامت سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت حاصل نہ ہو اور (میں ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے فضائل کیوں نہ بیان کروں کہ) میں تو خود روز قیامت صدیق کی شفاعت کا طلب گار ہوں۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۱۳۶)

## دل صدیق مشاہدہ ربوبیت سے پڑھا

حضرت سیدنا مفضل بن عمر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اپنے جد امجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے صحابہ کرام رَضَوْنَا اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”بے شک حضرت سیدنا ابوبکر صدیق کا دل مشاہدہ ربوبیت سے بھرا ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا، وہ لا الہ الا اللہ کا ورد کثرت سے کیا کرتے تھے۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۵۹)

## تمام اہلبیت کی سیدنا ابو بکر و عمر سے محبت

..... حضرت سیدنا ابو جعفر امام محمد باقر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فرماتے ہیں: ”جو شخص حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی فضیلت سے ناواقف ہے وہ سنت سے ناواقف ہے۔“ ..... اور آپ ہی سے روایت ہے جب ان سے شیخین کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ان دونوں کے لیے استغفار کرتا ہوں اور میں نے اہلبیت میں کسی کو نہیں دیکھا جو ان سے محبت نہ رکھتا ہو۔“ ..... اور آپ ہی سے روایت ہے کہ جس نے ان دونوں یعنی سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے بارے میں شک کیا انہوں نے سنت میں شک کیا اور سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کا بغض منافقت ہے اور انصار کا بغض منافقت ہے، بے شک بنی ہاشم بنی عدی اور بنی تیم کے درمیان جاہلیت کے زمانہ میں کینہ تھا پس جب اسلام لائے تو ان کے درمیان محبت قائم ہو گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کینہ کو ان کے دلوں سے کھینچ لیا، یہاں تک کہ ایک بار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے پہلو میں درد کی شکایت ہوئی تو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے انکے پہلو کو سینک دیا اور ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَوْ نَرَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ﴾ (پ ۱۳، العنکبوت: ۴۷) ترجمہ کنز الایمان: ”اور ہم نے ان کے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر رو برو بیٹھے۔“

(الریاض النضرہ، ج ۱، ص ۶۷)

## دشمن شیخین سے برائت کا اظہار

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے حضرت سیدنا ابو بکر و عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے فرمایا: ”جو ان دونوں سے بری ہے میں اس سے بری ہوں۔“ (یعنی جسے ان دونوں کی پرواہ نہیں مجھے اس کی پرواہ نہیں) مزید فرمایا: ”اگر ایسا نہ ہو تو میں اسلام سے نکل جاؤں اور مجھے پیارے آقا صلی اللهُ تَعَالَى

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِي شَفَاعَتِ نَصِيبِ نَهْ هُوَ۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۶۹)

### دونوں افضل اور دونوں کے لیے مغفرت

حضرت سیدنا عبد اللہ بن امام حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سَے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كَے بارے ميں پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”یہ دونوں افضل ہیں اور میں دونوں كی بلندی درجات كے لیے دعا گو ہوں۔“ مزید فرمایا: ”اگر میں اپنے دل كی بات كے خلاف کہوں تو مجھے حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كی شفاعت نہ پہنچے۔“

(الرياض النضرة، ج ۱، ص ۶۹)

### مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو حفص عمر بن علی دمشقی

صاحب تفسیر اللباب حضرت علامہ ابو حفص عمر بن علی دمشقی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ﴿صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (ب، الفاتحة: ۶) ترجمہ کنز الایمان: ”راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔“ یہ آیت حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ كی امامت پر دلالت كرتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ﴾ (ب، النساء: ۶۹) ترجمہ کنز الایمان: ”تو اُسے ان کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔“

اور صدیقین كے سردار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں لہذا اب آیت كا مفہوم یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس ہدایت كو طلب كرنے كا حکم دیا ہے جس پر حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

(اللباب فی العلوم الكتاب، ج ۱، ص ۲۱۹)

### مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا مبارک بن فضالہ

حضرت سیدنا مبارک بن فضالہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ حضرت سیدنا حسن رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ سَے روایت كرتے ہوئے

ارشاد فرماتے ہیں: (پارہ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت نمبر ۲۹ میں) ”وَالَّذِينَ مَعَهُ“ سے مراد حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“

اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، ”أَشَدَّ آءُ عَلَى الْكُفَّار“ سے مراد حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ”رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ“ سے مراد حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، ”تَرَهُمْ زُكَّاسُجَّدًا“ سے مراد حضرت سیدنا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“  
(اللباب فی علوم الكتاب، پ ۲۶، الفتح: ۲۹، ج ۱، ص ۵۱۷)

### مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا محمود بن عبد اللہ آلوسی

صاحب تفسیر روح المعانی حضرت سیدنا شہاب الدین محمود بن عبد اللہ حسینی آلوسی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا شیخ خالد نقشبندی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّقْوَى نے ایک روز کالمین کے مراتب بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿مدار نبوت کے قطب دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں۔﴾ مدار صدیقیت کے قطب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔ ﴿مدار شہادت کے قطب حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔﴾ مدار ولایت کے قطب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ہیں۔“ بعض لوگوں نے حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے بارے میں پوچھا کہ ”یہ ان درجات میں سے کس درجے پر فائز ہیں؟“ تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے ارشاد فرمایا: ﴿چونکہ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نے رتبہ شہادت اور اور رتبہ ولایت دونوں سے حصہ پایا ہے لہذا عارفین کے نزدیک آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ذوالنورین ہیں۔﴾

(روح المعانی، النساء: ۶۹، ج ۵، ص ۱۰۰)

### مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا امام ضحاک

سیدنا امام ضحاک عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الرَّاق فرماتے ہیں: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَا فَرْمَانَ ”صَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ“ كَا مَصْدَاقِ مُؤْمِنِينَ مِثْلِهِمْ فِي سَبَبِ سَبَبِ زِيَادَةِ لِيَسْتَدِيدَهُ تَرِينَ شَخْصِيَّةِ حَضْرَتِ سَيِّدِنَا ابُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اَوْر حَضْرَتِ سَيِّدِنَا عَمْرُ فَا رُوقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ هَيْنَ۔“  
(تفسیر الطبری، التحريم: ۳، ج ۱۲، ص ۱۵۳)

## مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا عبدالعزیز بن میمنی

فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی شفقت و نرمی کی وجہ سے ”الْأَوَّاه“ (یعنی رحم دل، نرم دل) کہلاتے تھے۔“

(الجامع لاحکام القرآن، التوبة: ۱۳، ج ۳، ص ۱۵۹)

## مقام صدیق اکبر بزبان داتا گنج بخش علی ہجویری

مخدوم الاولیاء، سلطان الاصفیاء، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ التَّوَّابِ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی مدح سرائی کچھ یوں فرماتے ہیں: شیخ الاسلام بعد انبیاء خیر الانام، خلیفہ پیغمبر و امام، امیر المؤمنین حضرت سیدنا عبد اللہ بن عثمان صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، آپ کی کرامات مشہور ہیں اور احکام و معاملات میں آپ کے قوی دلائل ہیں اور مسائل و حقائق تصوف میں مشہور۔ اس وجہ سے مشائخ کرام آپ کو پیشوا اور اہل مشاہدہ مانتے ہیں اس لیے کہ صاحب مشاہدہ جو ہوتا ہے اس کا حال دوسروں پر بہت کم منکشف (ظاہر) ہوتا ہے اور حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کو ان کی (دشمنان خدا پر) سخت گیری کی وجہ سے پیشوا مجاہدین مانتے ہیں۔ احادیث میں آیا ہے اور علماء میں مشہور ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ رات کے وقت نماز میں قرآن کریم آہستہ آہستہ تلاوت فرماتے اور جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نماز پڑھتے تو قرآن کریم با آواز بلند پڑھتے۔ دو عالم کے مالک و مختار، مکی مدنی سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے دریافت فرمایا کہ: ”تم آہستہ تلاوت کیوں کرتے ہو؟“ عرض کیا: ”حضور اس لیے آہستہ پڑھتا ہوں کہ میں جانتا ہوں کہ جس کی مناجات کر رہا ہوں وہ مجھ سے غائب نہیں اور اس کی سماعت ایسی ہے کہ اس کے لیے دور و نزدیک اور آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنا برابر ہے۔“ اور جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے پوچھا گیا تو عرض کیا: ”میں سوتے ہوئے لوگوں کو جگاتا ہوں اور شیطان کو بھگاتا ہوں۔“

یہ شانِ مجاہدات کا مظاہرہ تھا اور وہ شانِ مشاہدات کا اور یہ امر ظاہر ہے کہ مشاہدہ کے اندر مجاہدہ اس طرح ہے جیسے قطرہ دریا میں اور یہی وجہ تھی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے عمر! تم ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہو۔“ جب حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ جیسی جلیل القدر ہستی جن سے عزت و وقار اسلام ترقی پر آیا وہ صدیق اکبر کے مقابلہ میں ایک نیکی کے برابر ہیں تو غور کرو کہ دنیا کے لوگ آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کے مقابلہ میں کس درجہ میں ہوں گے۔ پھر باوجود اس شان کے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ ارشاد فرماتے ہیں: ”ہمارا گھر فانی ہے ہمارے حالات پرائے ہیں اور ہماری گنتی کے سانس ہیں اور ہماری سستی بدستور موجود ہے۔“ تو یاد رکھو! سرائے فانی میں دل لگانا، بڑی بڑی بلڈنگیں اور عمارتیں بنانا جہالت کے مقتضیات (تقاضوں) سے ہے اور اپنے حالات و کوائف پر بھروسہ کرنا حماقت و بے وقوفی ہے اور چند سانس کے بھروسے پر دل لگانا محض غفلت ہے اور اپنی کاہلی اور سستی کو دین کہنا خیانت مجرمانہ ہے جو محرومی اور نقصان ہے۔

(کشف المحجوب، باب فی ذکر ائمتہم بن الصحابة، ص ۶۷)

### مقام صدیق اکبر بزبان سیدی اعلیٰ حضرت

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدد دین و ملت، امام عشق و محبت الحاج القاری الحافظ شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْہَادِی نے ”مفتاح الغیب“ میں فرمایا کہ ”سُوْرَةُ وَاللَّیْلِ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی سورۃ ہے اور سُوْرَةُ وَالصُّحُفِ امام الانبیاء حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سورۃ ہے۔“

وصف	رُخ	آن	کا	سما	کرتے	ہیں
شرح	نشمس	و	ضحیٰ	کرتے	ہیں	
آن	کی	ہم	مدح	و	عنا	کرتے
جن	کو	محمود	کہا	کرتے	ہیں	

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی کے اس قول مبارک کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سورۃ کو ”لیل“ کا نام دینا اور مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی سورۃ کا نام ”ضُحٰی“ رکھنا گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ صدیق کا نور اور اُن کی ہدایت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اُن کا ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل اور اُس کی رضا طلب کی جاتی ہے اور صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ، نبی صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی راحت اور اُن کے انس و سکون اور اطمینانِ نفس کی وجہ ہیں اور اُن کے محرم راز اور اُن کے خاص معاملات سے وابستہ رہنے والے، اس لئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا﴾ اور رات کو پردہ پوش کیا۔ (پ ۳۰، النبا: ۱۰) اور اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ﴿جَعَلَ لَكُمْ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلِعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اُس کا فضل ڈھونڈو اور اس لیے کہ تم حق مانو۔ (پ ۲۰، القصص: ۷۳) اور یہ اس بات کی طرف تلمیح یعنی اشارہ ہے کہ دین کا نظام ان دونوں محبوب رب اکبر صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ و صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے قائم ہے جیسے کہ دنیا کا نظام دن رات سے قائم ہے تو اگر دن نہ ہو تو کچھ نظر نہ آئے اور رات نہ ہو تو سکون حاصل نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج ۲۸، ص ۶۷۹-۶۸۱)

خاص	اس	سائق	سیر	قرب	خدا
اَوْحِدٍ	کامیابیت	پہ	لاکھوں	سلام	
سایہ	مصطفیٰ،	مائیہ	لاکھوں	اصطفا	
عز و	نازِ	ظلافت	پہ	لاکھوں	سلام
اَصْدَقُ	الصّٰدِقِیْنَ،	سید	لاکھوں	المُتَّقِیْنَ	
پشم	دوش	وزارت	پہ	لاکھوں	سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ



## مقام صدیق اکبر بزبان برادر اعلیٰ حضرت

برادر اعلیٰ حضرت، استاذ زمن، حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْكَثْرَانِ اپنے مجموعہ کلام ”ذوقِ نعت“ میں أَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ، محبوبِ حبیبِ خدا، صاحبِ صدق و صفا، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا کی شانِ صداقت نشان میں یوں رطب اللسان ہیں:

بیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
ہے یارِ غارِ محبوبِ خدا صدیق اکبر کا  
رسل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے  
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیق اکبر کا  
علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے  
جو دشمنِ عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا

## مقام صدیق اکبر بزبان حکیم الامت

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں: ”وَالَّذِينَ مَعَهُ“ میں چار ۴ صفات بیان ہوئی ہیں: حضور عَلَیْهِ السَّلَام کے ساتھ رہنا، کفار پر سخت ہونا آپس میں رحیم و کریم ہونا، رکوع و سجدہ زیادہ کرنا یعنی عابد ہونا، یہ چاروں صفت اللہ کے فضل سے تمام صحابہ کے اندر موجود ہیں، مگر چار خلفاء میں ایک ایک وصف کمال درجے کا ہے۔ صدیق میں ساتھ رہنا، عمر فاروق میں کافروں پر سخت رہنا، عثمان غنی میں رحیم ہونا، مولیٰ علی میں عبادت و زہد رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔ گویا کہ شمعِ نبوت کی لائٹیں کے چار شیشے ہیں علیحدہ علیحدہ رنگ والے۔ اگر نورِ نبوت دیکھنا ہے تو ان رنگ برنگ شیشوں کے ذریعہ سے دیکھو۔ جو شخص ان شیشوں سے علیحدہ ہے وہ نورِ مصطفیٰ عَلَیْهِ السَّلَام سے دور ہے کیونکہ ممکن تھا کہ رب الغلصین اپنے نبی کے ساتھ کے لیے ایسے لوگوں کو خاص کرتا جو مَعَاذَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ ایماندار بھی نہ ہوں اور پھول کے پاس رہ کر مٹی بھی مہک جاتی ہے۔ آسمان کا سورج جس گندی زمین پر روشنی ڈال دے وہ پاک ہو جاوے تو کس طرح

ہو سکتا ہے کہ حضور کے پاس رہنے والے خوشبودار نہ ہو جاویں اور حضور عَلَیْهِ السَّلَامُ جو کہ دونوں جہان کے سورج حقیقی ہیں، اس سورج کے پاس بیٹھنے والے کیونکر گندے رہ سکتے ہیں، اگر مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ یہ حضرات دیندار نہ تھے تو قرآن کے پہنچانے والے مخلوق تک اور احادیث کے سنانے والے دین کی تبلیغ کرنے والے غرضیکہ چمن مصطفیٰ کی نگہبانی کرنے والے تو یہ ہی حضرات ہیں تو کیا قرآن اور اسلام مَعَاذَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ برے لوگوں کے ہاتھوں میں پھلا پھولا۔ جس آنکھ نے ایک بار بھی جلوہ مصطفیٰ دیکھ لیا، اس کا درجہ دنیا بھر کے غوث و قطب سے بڑھ گیا، تو جو حضرات سایہ کی طرح ہمیشہ حضور عَلَیْهِ السَّلَامُ کے ساتھ رہے وہ کیا شان رکھتے ہوں گے۔“ (شان حبیب الرحمن، ص ۲۱۸)

مقام صدیق اکبر بزبان امیر اہلسنت

شیخ طریقت، امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ امیر المؤمنین محبوب حبیب خدا، صاحب صدق و صفا، حضرت سیدنا ابوبکر صدیق بن ابوقحافہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُمَا کی شان میں یوں رطب اللسان ہیں:

یقیناً	منہج	خوف	خدا	صدق	اکبر	ہیں
حقیقی	عاشق	عیر الوری		صدق	اکبر	ہیں
جو	یار	محبوب	خدا	صدق	اکبر	ہیں
وہی	یار	مزار	مصطفیٰ	صدق	اکبر	ہیں
امیر	المؤمنین	ہیں	آپ	امام	المسلمین	ہیں
نبی	نے	جنبتی	جن	کہا	صدق	اکبر
بھی	علمائے	آمت	کے	امام	و پیشوا	ہیں
یلاشک	پیشوائے	اصفیا		صدق	اکبر	ہیں
نہ	ڈر	عطار	آفت	خدا	کی	فاصل
نبی	دالی	ترے	مخکل	کنا	صدق	اکبر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّدٍ

## حیات صدیق اکبر تاریخ کے آئینے میں

سیدنا صدیق اکبر عام الفیل کے ڈھائی سال بعد پیدا ہوئے۔	۵۷۳ عیسوی ۲۸ سال قبل ہجرت
سیدنا صدیق اکبر نے اسلام قبول فرمایا۔	۱ بعثت نبوی بمطابق ۶۰۹ عیسوی
خفیہ طور پر اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی۔	۱ بعثت نبوی بمطابق ۶۰۹ عیسوی
اعلانیہ طور پر اسلام کی دعوت دینا شروع کر دی۔	۱۱ بعثت نبوی بمطابق ۶۱۹ عیسوی
ہجرت حبشہ کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔	۵ بعثت نبوی بمطابق ۶۱۳ عیسوی
ہجرت مدینہ کے لیے رسول اللہ کی معیت میں مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔	۱۲ بعثت نبوی بمطابق ۶۲۲ عیسوی
سفر ہجرت کے دوران غار ثور میں قیام	۱۲ بعثت نبوی بمطابق ۶۲۲ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں مدینہ منورہ میں داخلہ	۱۲ بعثت نبوی بمطابق ۶۲۲ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں غزوہ بدر میں شرکت	۲ ہجری بمطابق ۶۲۳ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں غزوہ احد میں شرکت	۳ ہجری بمطابق ۶۲۴ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں صلح حدیبیہ و بیعت رضوان میں شرکت	۶ ہجری بمطابق ۶۲۷ عیسوی
رسول اللہ کے حکم سے بنی فزارہ کے خلاف جہاد فرمایا۔	۷ ہجری بمطابق ۶۲۸ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں غزوہ فتح مکہ میں شرکت	۸ ہجری بمطابق ۶۲۹ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں غزوہ تبوک میں شرکت	۹ ہجری بمطابق ۶۳۰ عیسوی

رسول اللہ نے آپ کو امیر الحج مقرر فرمایا۔	۹ ہجری بمطابق ۶۳۰ عیسوی
رسول اللہ کی معیت میں حجۃ الوداع میں شرکت	۱۰ ہجری بمطابق ۶۳۱ عیسوی
رسول اللہ نے آپ کو نماز کی امامت کا حکم ارشاد فرمایا۔	۱۱ ہجری بمطابق ۶۳۲ عیسوی
رسول اللہ کا وصال ظاہری، صدیق اکبر کے لیے سب سے عظیم سانحہ	۱۱ ہجری بمطابق ۶۳۲ عیسوی
خلافت کے لیے صدیق اکبر کی بیعت خاصہ و بیعت عامہ کی گئی۔	۱۱ ہجری بمطابق ۶۳۲ عیسوی
لشکر اسامہ بن زید کی روانگی کا پہلا جنگی حکم ارشاد فرمایا۔	۱۱ ہجری بمطابق ۶۳۲ عیسوی
مانعین زکوٰۃ و مرتدین قبائل کے خلاف جہاد	۱۱ ہجری بمطابق ۶۳۲ عیسوی
مختلف مصاحف قرآن کو ایک ہی جگہ جمع فرما کر ”مصحف“ نام ارشاد فرمایا۔	۱۱ ہجری بمطابق ۶۳۲ عیسوی
مانعین زکوٰۃ و مرتدین قبائل کے خلاف جہاد کی تکمیل	۱۲ ہجری بمطابق ۶۳۳ عیسوی
عراق و شام کے مختلف علاقوں میں اسلام کی ترویج اور ان کی فتوحات	۱۳ ہجری بمطابق ۶۳۴ عیسوی
۲۱ جمادی الاخریٰ بروز پیر بمطابق ۲۲ اگست دنیا سے وصال ظاہری	۱۳ ہجری بمطابق ۶۳۴ عیسوی

مذکورہ تمام تواریخ مختلف کتب معتبرہ اور (*Hijri Date Converter*) کی مدد سے لی گئی ہیں، چونکہ ہجری اور عیسوی سال کے ایام مختلف ہوتے ہیں اسی سبب سے تاریخوں میں بعض اوقات شدید اختلاف بھی واقع ہو جاتا ہے، اس لیے مذکورہ تمام تواریخ میں کمی بیشی ممکن ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

## تفصیلی فہرست

23	غلبہ نام کے سبب عتیق	5	اجمالی فہرست
24	آسمان وزمین میں عتیق	7	المدینۃ العلمیۃ کا تعارف
24	غلام آزاد کرنے کے سبب عتیق	8	پیش لفظ
24	ان تمام اقوال میں مطابقت	11	تعارف صدیق اکبر
25	صدیق لقب کی وجوہات	13	دُرود شریف کی فضیلت
25	رب تعالیٰ نے آپ کا نام صدیق رکھا	14	قریش کا نیک سیرت جوان
25	نبی کریم کے نزدیک صدیق	16	صدیق اکبر کا تعارف
26	سیدنا جبریل امین کے نزدیک صدیق	16	شخصیت کی پہچان کا اصل ذریعہ
26	زبان جبریل سے صدیق	17	آپ کا سلسلہ نسب
27	زمانہ جاہلیت سے ہی صدیق	17	نقشہ شجرہ نسب
27	تصدیق معراج کے سبب صدیق	18	آپ کے قبیلے کے اوصاف
28	صدیق لقب آسمان سے اتارا گیا	19	صدیق اکبر کا اسم گرامی
28	ہر آسمان پر صدیق لکھا تھا	19	پہلا قول، عبد اللہ بن عثمان
28	جو آپ کو صدیق نہ کہے۔۔۔؟	19	دوسرا قول، عبد الکعبہ
29	صادق، صدیق، صدیقیت اور صدیق اکبر	19	تیسرا قول، عتیق
29	صادق کسے کہتے ہیں؟	20	ان تمام اقوال میں مطابقت
29	صدیق اکبر صادق و حکیم ہیں	20	آپ کی کنیت
30	صدیق کسے کہتے ہیں؟	20	ابوبکر کنیت کی وجوہات
30	صدیقیت کسے کہتے ہیں؟	21	صدیق اکبر کے القابات
31	صدیق اکبر کسے کہتے ہیں؟	21	عتیق لقب کی وجوہات
32	لقب "حلیم" (بُرْدَبَار)	21	جنہم سے آزادی کے سبب عتیق
32	صدیق اکبر آسمانوں میں حلیم	22	حسن و جمال کے سبب عتیق
32	لقب "اواہ" (کثیر الدعاء، عاجزی کرنے والا)	22	خیر میں مقدم ہونے کے سبب عتیق
33	صدیق اکبر کی پیدائش و جائے پرورش	22	نسب کی پاکیزگی کے سبب عتیق
33	دنیا میں تشریف آوری	23	والد کے نام رکھنے کے سبب عتیق
33	جائے پرورش اور دیگر معاملات	23	ماں کی دعا کے سبب عتیق

45	صدیق اکبر کا قبول اسلام	33	صدیق اکبر کے تین مبارک گھر
45	(1) بھیرا راہب سے ملاقات	34	صدیق اکبر کا حلیہ مبارک
46	(2) آپ کا خواب	34	جسمانی خدو خال
46	(3) صدیق اکبر اور درخت کی پراسرار آواز	34	گندمی رنگ اور کم گوشت والے
47	قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر	34	داڑھی میں خضاب کا استعمال
48	صدیق اکبر اور وحدانیت الہی	34	ریش مبارک میں سفید بال
48	صدیق اکبر ہمیشہ سے مسلمان تھے	35	”کتھم“ کسے کہتے ہیں؟
48	کبھی بت کو سجدہ نہ کیا	35	صدیق اکبر کا بچپن
49	کبھی ذات باری تعالیٰ میں شک نہ ہوا	35	بچپن کی حیرت انگیز حکایت
49	ہمیشہ ہمیشہ تک سردار مسلمین	36	صدیق اکبر کی جوانی
49	روز ”آئسٹ“ کیا ہے؟	36	زمانہ جاہلیت کی زندگی
50	توحید میں سب سے بلند کلام، فرمان صدیق اکبر	36	عظمت و شرافت
50	صدیق اکبر اور وحدانیت الہی بزبان اعلیٰ حضرت	36	زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں کی مسلمہ شخصیت
51	صدیق اکبر ہمیشہ رسول اللہ کی خوشنودی میں رہے	37	صدیق اکبر کا کاروبار
52	قبل بعثت بھی مومن، بعد بعثت بھی مومن	37	کپڑے کی تجارت
52	آپ سے کوئی حالت کفر ثابت نہیں	37	صدیق اکبر کا شام تک تجارتی سفر
52	محبت الہی اور فرمان صدیق اکبر	37	رزق حلال کی اہمیت
53	اسلام لانے میں کوئی تردد نہ کیا	38	کسب حلال سے متعلق تین احادیث مبارکہ
53	قبول اسلام میں عدم تردد کی وجہ	38	تاجر ہو تو صدیق اکبر جیسا
54	ایک اور حیرت انگیز بات	40	صدیق اکبر کی نبی کریم سے دوستی
54	عظمت ایمان صدیق اکبر	40	اسلام سے قبل بھی دوست
55	صدیق اکبر اور اولیت قبول اسلام	40	صدیق اکبر کے گھر رسول اللہ کی روزانہ آمد
55	سیدنا ابو بکر صدیق پہلے ایمان لائے	40	دوستی کے وقت آپ کی عمر
56	سیدنا علی المرتضیٰ پہلے ایمان لائے	40	دوستی کی وجوہات
56	سیدنا خدیجہ الکبریٰ پہلے ایمان لائیں	41	غیبی آواز کی پکار
56	سیدنا زید بن حارثہ پہلے ایمان لائے	41	سیدنا ورقہ بن نوفل کے ہاں تشریف آوری
56	تمام اقوال میں مطابقت	42	صدیق اکبر اور رسول اللہ کی غمخواری
57	صدیق اکبر کا اظہار و اعلان اسلام	43	تین چیزیں پسند ہیں
57	سب سے پہلے اظہار اسلام	44	تینوں آرزوئیں برآئیں
57	صدیق اکبر اور دعوت اسلامی	44	کاش! ہمارے اندر بھی جذبہ پیدا ہو جائے
58	آٹھ افراد کا قبول اسلام	44	محبت کے کھوکھلے دعوے

74	دوسری بیٹی، سیدتنا اسماء بنت ابی بکر	58	ایک اہم وضاحت
75	تیسری بیٹی، سیدتنا أم کلثوم	59	سب سے پہلے مبلغ اسلام
75	<b>فصل در فصل صحابی</b>	59	کاش! ہم بھی نیکی کی دعوت دینے والے بنیں
75	والد اور اولاد دونوں صحابی	60	ایک ناکام عاشق کی توبہ
76	شجرہ خاندان صدیق اکبر	62	صدیق اکبر کا اسلام کی دعوت دینے کا انداز
77	<b>صدیق اکبر کی اہل بیت سے رشتہ داری</b>	62	عبادت و ریاضت دیکھ کر قبول اسلام
78	(1) سیدتنا عائشہ صدیقہ کا رسول اللہ سے عقد مبارک	63	اسلام کی طاقت بے مثال طاقت
78	(2) رسول اللہ اور صدیق اکبر ہم زلف	63	<b>صدیق اکبر کے والدین کریمین</b>
79	(3) صدیق اکبر کے نواسے رسول اللہ کے بھتیجے	63	آپ کے والد کا تعارف
79	(4) سیدتنا خدیجہ الکبریٰ صدیق اکبر کے نواسے کی پھوپھی داری	64	آپ کے والد کا قبول اسلام
80	(5) سیدنا صدیق اکبر کے نواسے سیدنا امام حسن کے داماد	65	آپ کی والدہ کا تعارف
80	(6) سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا صدیق اکبر کے بیٹے میں رشتہ داری	65	آپ کی والدہ کا قبول اسلام
81	(7) سیدنا علی المرتضیٰ و سیدنا صدیق اکبر دونوں کی رشتہ داری	66	تصدیق کے سبب بخشش دیا گیا
82	سیدتنا شہر بانو کے نام کی وجہ تسمیہ	67	<b>صدیق اکبر کی ازواج (بیویاں) اور اولاد</b>
82	(8) حضرت سیدنا امام جعفر صادق کا نسب	67	ازواج کی تعداد
83	(9) سیدنا امام حسین سیدنا صدیق اکبر کے داماد	67	پہلا نکاح اور اس سے اولاد
83	<b>خاندان صدیق اکبر اور خاندان اہل بیت</b>	67	دوسرا نکاح اور اس سے اولاد
	<b>میں محبت کا انوکھا انداز</b>	67	جو حور عین کو دیکھنا چاہے۔۔۔!
85	شجرہ طیبہ سیدنا امام الانبیاء اور سیدنا ابو بکر صدیق	68	تیسرا نکاح اور اس سے اولاد
86	<b>صدیق اکبر کے بھائی</b>	68	چوتھا نکاح اور اس سے اولاد
86	آپ کے تین بھائی تھے	69	اولاد کا تذکرہ فضیلت سے خالی نہیں
86	<b>صدیق اکبر کی بہنیں</b>	69	پہلے بیٹے، سیدنا عبداللہ بن ابی بکر
86	پہلی بہن، سیدتنا ام فروہ بنت ابی قحافہ	70	دوسرے بیٹے، سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر
86	دوسری بہن، سیدتنا قریبہ بنت ابی قحافہ	70	سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر کی سعادت مندی
86	تیسری بہن، سیدتنا ام عامر بنت ابی قحافہ	71	تیسرے بیٹے، سیدنا محمد بن ابی بکر
87	<b>اوصاف صدیق اکبر</b>	71	پہلی بیٹی، سیدتنا عائشہ بنت ابی بکر
89	تین سو ساٹھ خصائل	72	حق مہر صدیق اکبر نے پیش کیا
89	پیر کامل اور مرید کامل	72	علم و فضل میں سب سے بڑھ کر
90	<b>صدیق اکبر کی عفت و پاکدامنی</b>	72	آپ سے مروی احادیث مبارکہ
90	شراب کو اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا	72	اعتماد اور رازداری کی اعلیٰ مثال
91	شراب سے سخت نفرت ہو گئی	73	سیدتنا عائشہ صدیقہ کی برکت

111	دشمن کی نظروں سے اوجھل	91	عزت وغیرت کی حفاظت
112	آل فرعون کے مومن سے بہتر	91	کبھی کوئی بے ہودہ شعر نہ کہا
113	آل فرعون کا مومن کون تھا؟	92	<b>صدیق اکبر کی عاجزی وانکساری</b>
114	سب سے پہلے پلٹنے والے محافظ	92	خلیفہ ہونے کے باوجود انکساری
114	<b>صدیق اکبر کی سخاوت</b>	92	سلام کی خصوصیت پر اظہارِ تعجب
115	آیت مبارکہ اور سخاوت صدیق اکبر	93	لشکر کے ساتھ ساتھ پیدل چلتے رہے
115	اسلام کی مالی خدمت	93	عوامی امور کی ادائیگی
115	عاقبت اللہ کے ذمہ کرم پر	94	<b>صدیق اکبر کی خودداری</b>
116	رسول اللہ کی مالی خدمت	94	اونٹنی کی نکیل بھی خود اٹھاتے
116	رسول خدا کی گواہی	95	خلیفہ ہونے کے باوجود خودداری
116	اپنے ہی مال جیسا تصرف	95	<b>صدیق اکبر کا حلم و بردباری و رحم دلی</b>
116	مسلمانوں کی مالی خدمت	95	آسمانوں میں حلیم
117	<b>صدیق اکبر کا غلاموں کو آزاد کرنا</b>	95	صدیق اکبر کی اہل بیت پر شفقت
117	خیر خواہی کا بے مثال جذبہ	96	زار و قطار رو پڑے
117	سات غلاموں کے نام	97	منبر منور کے زینے کا احترام
117	100 سواوقیہ سونا	98	خلفائے راشدین اور منبر رسول
118	سخت آزمائش	98	<b>صدیق اکبر رسول اللہ کے رازدار</b>
118	حضرت سیدنا بلال کی آزادی	98	رسول اللہ کے راز کا پاس
119	شان صدیق اکبر	99	<b>صدیق اکبر کی غیرت ایمانی</b>
120	اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے۔۔۔!	100	غیرت صدیق اکبر اور یہودی عالم
121	<b>صدیق اکبر اور مختلف علوم</b>	102	غیرت صدیق اکبر اور آپ کے والد
121	دودھ سے بھرا پیالہ	103	غیرت صدیق اکبر اور آپ کے بیٹے
121	<b>علم قرآن اور صدیق اکبر</b>	103	غیرت صدیق اکبر اور آپ کی بیٹی
121	قرآن کے سب سے بڑے عالم	104	<b>صدیق اکبر کی جرأت و بہادری</b>
122	<b>علم حدیث اور صدیق اکبر</b>	105	سب سے زیادہ بہادر
122	حدیث کے بہت بڑے عالم	105	<b>مشرکین سے رسول خدا کا دفاع</b>
123	احادیث کے معاملے میں سب سے پہلے احتیاط کرنے والے	105	بدبختو! ہلاک ہو جاؤ
123	بہت کم احادیث مروی ہونے کی وجہ	106	ایک پاگل سے سامنا
123	<b>علم تعبیر اور صدیق اکبر</b>	107	گردن میں کپڑے کا پھندا
124	علم تعبیر میں مہارت	107	مرے محبوب کا کیا حال ہے۔۔۔؟
124	علم تعبیر میں مہارت کا راز	110	طواف کعبہ سے روک دیا



149	تعریف پر بارگاہ خداوندی میں التجا	124	تعبیر بتانے کے لیے آپ کی تقرری
149	مومن صالح کا کوئی بال ہوتا	125	صدیق اکبر اور خوابوں کی تعبیر
149	کاش! میں ایک درخت ہوتا	125	آنکھ میں تین چاند
150	کاش! میں سبزہ ہوتا	125	سیاہ و سفید بکریاں
150	شعر بطور نصیحت	126	بارگاہ الہی میں پہلے حاضری
150	سب سے زیادہ ڈرنے والے	126	حالت حیض میں زوجہ سے صحبت
150	فرمان رسول کے سبب گریہ وزاری	126	آپ کی تعبیر، زبان نبوت سے تصدیق
151	امید و خوف کی اعلیٰ مثال	127	آئندہ کافر ہو جانے کی پیش گوئی
151	خوف خدا کے سبب شدید تکلیف	128	علم انساب اور صدیق اکبر
152	صدیق اکبر کا تقویٰ و پرہیز گاری	128	علم انساب کے استاد
152	اللہ کی حرام کردہ اشیاء سے بچانے والا تقویٰ	129	انساب قریش میں آپ سے مشاورت
153	صدیق اکبر کے زہد و تقویٰ پر قرآن کی گواہی	130	علم انساب میں مہارت کا حیرت انگیز واقعہ
153	زہد و تقویٰ میں عیسیٰ علیہ السلام کی مثل	138	نیکی کی دعوت کے مدنی پھول
153	آپ کے پاس صرف ایک فد کی کپڑا تھا	140	غیر مسلموں کا قبول اسلام
154	کھاتے ہی تھے کردی	142	علم توحید اور صدیق اکبر
154	منع خوف خدا صدیق اکبر ہیں	142	علم توحید کے متعلق مکالمہ
155	گناہ سے باز رہنے سے بڑھ کر کوئی تقویٰ نہیں	142	صدیق اکبر اور فتویٰ نویسی
155	صدیق اکبر اور قفل مدینہ	142	زمانہ نبوی کے مفتیان کرام
155	زبان کی سختی کی شکایت	143	صدیق اکبر اور کتابت وحی
156	قفل مدینہ کے لیے منہ میں پتھر	143	صدیق اکبر کی فراست
156	زبان کا قفل مدینہ	144	صدیق اکبر کی بے مثال فراست
156	جوابی کارروائی پر شیطان کی آمد	144	صدیق اکبر کی معاملہ فہمی
157	صدیق اکبر اور تلاوت قرآن	144	معاملہ فہمی کی اعلیٰ مثال
157	تلاوت کرتے ہوئے گریہ وزاری	145	جنگی امور میں معاملہ فہمی
158	تلاوت میں رونا کا ثواب ہے	146	صدیق اکبر بحیثیت مشیر
158	گرمیوں میں روزے	146	آپ سے مشاورت کے لیے حکم الہی
160	عبادت کی مٹھاس	146	مسلمانوں کے معاملات میں مشاورت
160	کئی کئی روز تک فاقہ	147	آپ کا خاطر ہونا رب کو پسند نہیں
161	پورے سال بھر کا فاقہ	147	آپ کا مشورہ اور رسول اللہ کی تائید
161	صدیق اکبر کا یومیہ وظیفہ	148	صدیق اکبر کا خوف خدا
162	ترک کسب کس کے لیے افضل ہے؟	148	کاش! ابو بکر بھی تیری طرح ہوتا

180	(7)..... ذکر اللہ سے غفلت کا انجام	163	حصول علم دین کے لیے سفر
180	دلوں کا اطمینان اللہ کی یاد میں ہے	164	اخراجات سے زائد رقم کم کروادی
181	(8)..... رضائے الہی کے سبب دعا قبول	165	اُس کا مشاہرہ تو اتنا زیادہ اور میرا اتنا کم۔۔۔؟
181	<b>صدیق اکبر سے منقول دعائیں</b>	165	وقف کی چیزوں کے بارے میں احتیاط
181	(1)..... صبح و شام مانگی جانے والی دعا	166	<b>صدیق اکبر کی خشوع و خضوع والی نماز</b>
182	(2)..... جنازہ پڑھانے کے بعد دعا	166	نماز میں خشوع و خضوع
182	(3)..... جنات النعیم کے اعلیٰ درجات	166	یکسوئی کے ساتھ نماز کی ادائیگی
182	(4)..... اشیاء میں تمام نعمت کا سوال	166	آپ نے نماز کس سے سیکھی؟
183	(5)..... ایمان کامل، یقین صادق کی دعا	167	صدیق اکبر اور نماز تہجد
183	(6)..... حرام سے حفاظت کی دعا	167	<b>صدیق اکبر اور مریضوں کی عیادت</b>
183	(7)..... رحمت الہی کا سوال	168	خلفاء راشدین کا مدنی مکالمہ
184	(8)..... مجھ پر حق کو واضح فرما	170	سیدنا صدیق اکبر کی اپنی بیٹی پر شفقت
184	<b>صدیق اکبر کی مختلف وصیتیں</b>	170	<b>صدیق اکبر اور لواحقین سے تعزیت</b>
184	(1)..... دس باتوں کی وصیت	170	تعزیت کا مدنی انداز
185	(2)..... دنیا سے بقدر ضرورت ہی لینا	171	تعزیت کرنا باعث ثواب ہے
185	(3)..... صبح و شام اللہ کے ذمہ کرم پر	172	تعزیت کرنے کے آداب
185	<b>نام محمد پر انگوٹھے چومنا</b>	172	<b>فرامین صدیق اکبر</b>
	<b>اور آنکھوں پر لگانا</b>	172	(1)..... خوش قسمت شخص
185	انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا مستحب ہے	173	دنیا تو نری آزمائش ہے
186	صدیق اکبر نے انگوٹھے آنکھوں پر لگائے	173	چار چیزوں کے سوا دنیا ملعون ہے
186	سیدنا آدم علیہ السلام نے انگوٹھے چومے	174	کینسر کا مرض ختم ہو گیا
187	<b>انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے کے فضائل و برکات</b>	175	(2)..... پڑوسی سے جھگڑامت کرو
187	(1)..... شفاعت رسول کا حق دار	175	پڑوسی کے حقوق
187	(2)..... آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی	176	تین احادیث مبارکہ
188	(3)..... نام نامی مصیبت میں کام آ گیا	177	(3)..... رونے جیسی صورت ہی بنا لو
188	(4)..... انگوٹھے چومنے والا کبھی اندھانہ ہوگا	177	اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے
188	(5)..... جنت میں سرکار کے پیچھے پیچھے	178	(4)..... سحری کا وقت
189	(6)..... جنت کی صفوں میں داخلہ	178	(5)..... چھوٹی سی تکلیف پر بھی اجر
189	(7)..... انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانے کی برکت	179	(6)..... پہلے ہماری بھی یہی حالت تھی
191	<b>صدیق اکبر اور ہجرت حبشہ</b>	179	سیدنا امام غزالی کی تشریح
			صاحب حلیۃ الاولیاء کی وضاحت

215	کفار قریش غارتگ آپنچے	193	میرے رب کی امان ہی کافی ہے
216	غار ثور کی اندرونی ساخت	197	حبشہ کی دو ہجرتیں
216	بیٹے کی خدمت گزاری	197	تاریخ اسلام کا ایک منفرد اور عجیب واقعہ
217	غلام کی خدمت گزاری	198	<b>صدیق اکبر اور ہجرت مدینہ</b>
217	سیدنا عامر بن فہیرہ کون تھے؟	198	ہجرت رسول اللہ میں حکمت
217	جسد مبارک سے ایک نور نکلا	198	ہجرت کس تاریخ کو ہوئی؟
218	واقعہ غار ثور قرآن پاک سے	199	مقام ہجرت کا تعین
218	سکینہ کسے کہتے ہیں؟	199	ہجرت کے لیے مدینہ ہی کا تعین کیوں؟
219	حیات صدیق کا ایک دن اور ایک رات	200	مسلمانوں کو ہجرت کا حکم
220	کائنات کی منفرد عبادت	201	ہجرت کا راستہ
221	پوری زندگی کے جملہ اعمال سے بہتر	202	صدیق اکبر کا ارادہ ہجرت
222	کبوتروں کے حق میں دعا	202	گھر میں رسول اللہ کی آمد
223	غار پر خدائی پہرہ لگا دیا گیا	203	ہجرت مدینہ اور کفار کا ناپاک منصوبہ
224	واہ رے کڑی تیرا مقدر۔۔۔!	204	سوا ونٹ بطور انعام
225	غار کے اُس پار سمندر نظر آیا	204	صدیق اکبر کی اونٹنی کی پیش کش
225	مصیبت میں آقا سے مدد مانگنا صحابہ کا طریقہ ہے	205	اونٹنی آٹھ سو درہم میں خریدی
226	غار میں جنت کا پانی	205	اونٹنی خریدنے میں حکمت
226	صدیق کی کہانی صدیق کی زبانی	205	ہجرت کے رفیق سفر
228	راہبر کی خدمت گزاری	206	صدیق اکبر کے خوشی کے آنسو
228	<b>غار ثور سے مدینہ کو روانگی</b>	206	سفر کے لیے زاد راہ
228	غار ثور سے روانگی کب ہوئی؟	206	بیٹی کی خدمت گزاری
228	صدیق اکبر کے لیے رضوان اکبر کی دعا	207	ایک اہم مدنی پھول
229	صدیق اکبر کا حکمت بھرا جواب	207	سرزمین مکہ سے خطاب
229	سیدتنا امّ مَعْبُود کے گھر معجزے کا ظہور	208	صدیق اکبر کی انوکھی آرزو
231	سیدتنا امّ مَعْبُود کی مبارک بکری	209	صدیق اکبر کی انگلی کا زخمی ہونا
231	جن کے محبت بھرے اشعار	209	غار ثور میں داخلہ
232	پچھا کرنے والے کا انجام	210	صدیق اکبر کے حق میں جنت کی دعا
233	سراقہ بن مالک کا قبول اسلام	211	صدیقی حضرات کے انگوٹھے میں نشان
234	کسری کے سونے کے نگن	212	بار نبوت
234	حضرت سیدنا بریدہ سلمی سے ملاقات	213	عاشق رسول سانپ
235	آپ کا قبول اسلام	215	آپ جیسا وفادار دوست نہیں

256	غزوہ اُحد میں والہانہ جذبہ جہاد	236	مدینہ منورہ میں آمد
258	سب سے پہلے پلٹنے والے	236	رسول اللہ کا مدنی جلوس
259	غزوہ اُحد کی حسین یاد اور اشک باری	236	آمدِ مصطفیٰ --- مرحبا --- مرحبا
259	<b>حدیبیہ اور صدیق اکبر</b>	238	محب اور محبوب کی پہچان
259	رسول اللہ کا خواب	238	محب اور محبوب کو نہ پہچاننے کی وجہ
260	حدیبیہ کیا ہے؟	240	مقام قباء میں قیام اور مسجد کی تعمیر
260	کفار قریش کے وفد کی آمد	240	اسلام کی سب سے پہلی مسجد
260	صدیق اکبر کی غیرت ایمانی	240	<b>مسجد قباء کے فضائل</b>
261	سیدنا مغیرہ بن شعبہ کا والہانہ عشق	240	مسجد قباء کے بارے میں آیت مبارکہ
261	عروہ بن مسعود ثقفی کے تاثرات	241	ایک نماز کا ثواب ایک عمرہ کے برابر
262	بیعت رضوان	241	مسجد الجعہ میں نماز جمعہ
263	بیعت رضوان سے کفار خوف زدہ ہو گئے	242	نعرہ رسالت: یا رسول اللہ!
263	صلح حدیبیہ پر صدیق اکبر کا اطمینان	242	مدینہ میں اؤ لا قیام کی سعادت
264	سیدنا صدیق اکبر کی مدنی سوچ	243	مہاجرین و انصار کے مابین مواخات
265	صحابہ میں سب سے بڑھ کر صائب الرائے	244	مدینے میں سیدنا صدیق اکبر کا قیام
266	صلح حدیبیہ کے نتائج	244	صدیق اکبر کو مدینے میں بخار ہو گیا
266	رسول اللہ کا شاہانہ مدنی جلوس	245	مسجد نبوی کی قیمت صدیق اکبر کے مال سے
267	<b>صدیق اکبر اور گھوڑ دوڑ</b>	245	صدیق اکبر کے نواسے کی ولادت
267	گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ	245	مسلمانوں کا اظہار فرحت و مسرت
267	صدیق اکبر کے گھوڑے کی جیت	245	واہ کیا بات ہے سیدنا عبد اللہ بن زبیر کی!
267	اعرابی کا اونٹ سبقت لے گیا	247	سیدنا عبد اللہ بن زبیر کی سعادتیں
268	<b>غزوہ تبوک اور صدیق اکبر</b>	247	سیدنا عبد اللہ بن زبیر کا والہانہ عشق رسول
268	غزوہ تبوک کا سبب	248	سیدنا عائشہ صدیقہ کی رخصتی
269	<b>صدیق اکبر کی مالی قربانی</b>	251	<b>غزوات میں شرکت</b>
269	اللہ اور اس کا رسول ہی کافی ہے	251	<b>غزوہ بدر اور صدیق اکبر</b>
272	تبوک اور اس کا دشوار گزار راستہ	251	میدان بدر میں آپ کا بلند حوصلہ
272	صدیق اکبر اور مسلمانوں کی خیر خواہی	253	صدیق اکبر کی غیرت ایمانی جوش میں آگئی
273	سب سے بڑا جھنڈا صدیق اکبر کے ہاتھ میں	254	مولانا علی کے والہانہ جذبات
274	خوش بخت صحابی	254	میدان بدر میں صدیق اکبر کی شجاعت
275	سیدنا صدیق اکبر کا ایمان افروز تبصرہ	255	بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے کی تجویز
276	<b>جیش صدیق اکبر</b>	256	<b>غزوہ اُحد اور صدیق اکبر</b>

295	صدیق اکبر کا صبر و ضبط	276	کئی مشرکین کو واصل جہنم کیا
295	بارگاہ رسالت میں صدیق اکبر کی حاضری	276	<b>صدیق اکبر مسلمانوں کے امیر الحج</b>
297	وصال سرکار اور صحابہ کا حزن و ملال	276	صدیق اکبر پہلے امیر الحج
297	ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے	277	سرکار نے حج کیوں نہ کیا؟
299	میرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں	277	سورہ براءۃ کے لیے حضرت علی کی روانگی
300	رسول اللہ کی وفات کب ہوئی؟	278	اونٹنی کی بلبلاہٹ
301	<b>امامت کبریٰ، خلافت کا بیان</b>	278	ایک اہم وضاحت
301	<b>آیات مبارکہ اور خلافت صدیق اکبر</b>	279	حجۃ الوداع میں صدیق اکبر کی رفاقت
301	پہلی آیت مبارکہ	279	حجۃ الوداع کے اسماء اور ان کی وجہ تسمیہ
302	دوسری آیت مبارکہ	280	حجۃ الوداع میں صحابہ کرام کی تعداد
302	تیسری آیت مبارکہ	281	شہزادہ صدیق اکبر کی ولادت
304	<b>احادیث مبارکہ اور خلافت صدیق اکبر</b>	281	جیش اسامہ بن زید کی تیاری و روانگی
304	ابوبکر و عمر کی پیروی کرنا	281	جیش اسامہ بن زید کا پس منظر
304	سب دروازے بند کر دو	285	<b>امامت و خلافت کا بیان</b>
304	صدیق اکبر پر اعتماد	285	<b>امامت صغریٰ</b>
305	خلافت کے حق دار، صدیق اکبر	285	کسی اور کو امامت کا حق نہیں
305	اپنے صدقات کے پیش کریں؟	286	سرکار کی موجودگی میں امامت
305	رسول اللہ کے خلیفہ منتخب فرماتے؟	287	سرکار کی غیر موجودگی میں امامت
306	خلافت کی وصیت	288	امامت کرنے کا حکم
306	ابوبکر کے سوا کوئی منظور نہیں	288	تم بھی یوسف والی عورتیں ہو
307	سب سے پہلے خلیفہ، صدیق اکبر	289	رب اور مومنوں دونوں کو نا منظور
307	ہم دنیوی امور میں صدیق اکبر سے راضی	290	صدیق اکبر کا تقرر بحیثیت امام
307	آپ کی خلافت کے دو سال	290	صدیق اکبر نے کتنی نمازیں پڑھیں؟
308	ترتیب خلافت	290	رسول اللہ نے بیٹھ کر نماز ادا فرمائی
308	<b>مختلف اقوال اور خلافت صدیق اکبر</b>	291	آخری نماز صدیق اکبر کی امامت میں
308	خلافت صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	291	مذکورہ احادیث کی شرح
309	خلافت صدیق اکبر اور سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	291	نبی کی ادا کو ادا کر رہا ہوں
309	خلافت صدیق اکبر اور سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	292	<b>رسول اللہ کا وصال ظاہری</b>
309	خلافت صدیق اکبر اور سیدنا معاویہ بن قرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	292	عظیم سانحہ پر صدیق اکبر کا عظیم صبر
310	خلافت صدیق اکبر اور سیدنا حسن بصری رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	293	صدیق اکبر کا فصیح آموز خطبہ
310	خلافت صدیق اکبر اور امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ	294	صدیق اکبر کے صدے کی کیفیت

323	سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کی بیعت	311	بیعت صدیق اکبر
324	فاروق اعظم کا نصیحت آموز خطبہ	311	مہاجرین و انصار کی فضیلت
325	معاملات خلافت کے زیادہ حقدار	311	طبعی و فطری میلان
325	<b>صدیق اکبر کی بیعت عامہ</b>	312	انصار و مہاجرین میں اختلاف اور اس کی وجہ
325	سیدنا فاروق اعظم کا ایک اور خطبہ	312	مہاجرین مسلمانوں کا امتیاز
326	<b>بعد بیعت خطبات صدیق اکبر</b>	312	انصار مسلمانوں کا امتیاز
326	خلیفہ بننے کے بعد پہلا خطبہ	313	فضیلت انصار بزبان حبیب پروردگار
327	کوئی اس منصب کو سنبھال لے	313	مہاجرین و انصار میں اختلاف کی حقیقی وجہ
327	مجھے امارت کی کوئی چاہت نہیں	314	سقیفہ بنو ساعدہ میں انصار کا مشورہ
328	بیعت کی ذمہ داری سے آزادی	314	سقیفہ بنو ساعدہ کیا ہے؟
328	سات دن تک بیعت توڑنے کا کہتے رہے	315	تینوں اکابر صحابہ کی سقیفہ بنو ساعدہ آمد
329	دوسرا خطبہ، خلافت سے عدم دلچسپی کا اظہار	315	گفتگو کرنے کا بہترین طریقہ
329	تیسرا خطبہ، خالق کی نافرمانی میں کسی کی اتباع نہیں	316	سیدنا صدیق اکبر کا بیان
329	چوتھا خطبہ، سب سے بڑی دانائی	316	صدیق اکبر کے بیان کی تفصیل
330	نصیحتوں کے مدنی پھول	318	بیعت کے لیے اپنا ہاتھ بڑھائیے
331	بیعت صدیق اکبر اور والد صدیق اکبر	318	حضرت سیدنا سعد بن عبادہ کی تائید
331	بیعت صدیق اکبر کب ہوئی؟	319	صدیق اکبر کے بیان پر سب کا اطمینان
332	صدیق اکبر کا طرز خلافت نہایت شاندار تھا	319	<b>بیعت صدیق اکبر اور سیدنا</b>
332	ایک حیرت انگیز بات		<b>عمر فاروق اعظم</b>
333	اولین مسلمانوں کا طرز خلافت	319	آپ اس امت کے امین ہیں
334	انتخاب خلیفہ میں اہل مدینہ کا اجتہاد	320	ایک نیام میں ایک ساتھ دو تلواریں نہیں رہ سکتیں
334	دیگر خلفاء کے انتخاب کا طریقہ کار	320	ایک امیر انصار سے، ایک مہاجرین سے
335	<b>بعد بیعت ابتدائی معاملات</b>	321	<b>دو طرح کی بیعت کی گئی</b>
335	صدیق اکبر کی رہائش	321	<b>صدیق اکبر کی بیعت خاصہ</b>
336	بیت المال سے وظیفے کی تقرری	321	سیدنا فاروق اعظم کی بیعت
336	صدیق اکبر کا یومیہ وظیفہ	322	انصاری قبیلے کے سردار کی بیعت
337	آپ کے نئے وظیفے کی تقرری	322	سب سے زیادہ متفقہ بات
338	میرا مال مسلمانوں کے کام آجاتا ہے	322	<b>فاتح خیبر اور بیعت صدیق اکبر</b>
338	<b>صدیق اکبر اور مہر رسول والی انگوٹھی</b>	322	شیر خدا کا دعویٰ خلافت سے انکار
339	انگوٹھی پر کندہ عبارت	323	خلافت کی وصیت نہیں کی
339	انگوٹھی تیار کرنے والے صحابی	323	خلافت صدیق سے استحکام اسلام

361	زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟	339	نام صدیق نام حبیب سے جدا نہ ہو
361	زکوٰۃ کس مال پر ہے؟	341	صدیق اکبر کے پاس مہر نبوت
361	زکوٰۃ کے متعلق تین آیات مبارکہ	341	صدیق اکبر کی ذاتی مہر والی انگٹھی
362	زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر تین احادیث مبارکہ	342	<b>بعدِ خلافت حیات صدیق اکبر</b>
363	زکوٰۃ کی ادائیگی کی حکمتیں اور فوائد کثیرہ	342	سب سے پہلا اور اہم مسئلہ
364	منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد ضروری تھا	342	متردد ہونے کے باوجود قبولیت
364	<b>منکرین زکوٰۃ کی سرکوبی</b>	343	پہلے خلیفہ کا پہلا جنگی حکم
364	مہاجرین و انصار کا جنگی لشکر	343	لشکر اسامہ بن زید کا اجمالی خاکہ
365	شرعی معاملے میں کوئی نرمی نہیں	346	لشکر اسامہ کو ہم پر بھیج دو
366	فرط محبت سے سرچوم لیا	347	نقشہ مقام جُرف
366	اصابت رائے پر آفریں	348	لشکر اسامہ کو نصیحت آموز خطبہ
366	مولانا علی کے والہانہ جذبات	349	لشکر اسامہ کی روانگی
367	<b>صدیق اکبر اور مرتدین کے خلاف جہاد</b>	350	سیدنا اسامہ بن زید پر شفقت و رافت
367	بغاوت و ارتداد کی وجوہات	350	آپ کی والدہ حضرت سیدتنا ام ایمن
367	پہلی وجہ، اسلامی تعلیم میں پختہ نہ ہونا	351	سیدنا اسامہ بن زید کو امیر کیوں مقرر کیا گیا؟
368	دوسری وجہ، بیرونی عوامل	352	لوگوں کا لشکر اسامہ بھیجنے پر اعتراض
368	تیسری وجہ، احکامات شرعیہ میں نرمی	352	لشکر اسامہ کی روانگی میں حکمتیں
369	چوتھی وجہ، منافقین کا منفی کردار	353	لشکر اسامہ کی جنگ کا حال
369	یہ مرتدین کس قسم کے تھے؟	353	لشکر اسامہ کی واپسی
369	جھوٹے مدعیان نبوت کی پیشن گوئی	354	صدیق اکبر اور اسلامی نظام حکومت
371	<b>مرتدین سے جہاد کا لائحہ عمل</b>	354	صدیق اکبر کا منفرد نظام حکومت
371	مرتدین کو صدیق اکبر کا مکتوب	355	<b>صدیق اکبر اور مختلف قبائل کا</b>
371	صدیق اکبر کے مکتوب کا مضمون		<b>ارتداد و بغاوت</b>
373	گیارہ سپہ سالار اور گیارہ جھنڈے	355	دو طرح کے لوگوں سے مقابلہ
373	پہلا جھنڈا سیدنا خالد بن ولید کو دیا گیا	356	مختلف قبائل کا مختلف کردار
373	دوسرا جھنڈا سیدنا عکرمہ بن ابی جہل کو دیا گیا	359	منکرین زکوٰۃ سے جہاد
374	تیسرا جھنڈا سیدنا شریحیل بن حسنہ کو دیا گیا	359	منکرین زکوٰۃ کے انکار کی وجوہات
374	چوتھا جھنڈا سیدنا خالد بن سعید کو دیا گیا	360	<b>اسلام میں نظریۂ زکوٰۃ</b>
374	پانچواں جھنڈا سیدنا عمرو بن العاص کو دیا گیا	360	زکوٰۃ کا لغوی معنی
374	چھٹا جھنڈا سیدنا حذیفہ بن محسن کو دیا گیا	360	زکوٰۃ کی تعریف
374	ساتواں جھنڈا سیدنا عرفجہ بن ہرثمہ کو دیا گیا	360	زکوٰۃ کا شرعی حکم

390	اسود عنسی کے خلاف جہاد	375	آٹھواں جھنڈا سیدنا معن بن جابر کو دیا گیا
390	اسود عنسی کون تھا؟	375	نواں جھنڈا سیدنا سوید بن مقرن کو دیا گیا
390	اسود عنسی کذاب کا ظہور	375	دسواں جھنڈا سیدنا علاء بن حضرمی کو دیا گیا
391	اسود عنسی کا عروج	375	گیارہواں جھنڈا سیدنا مہاجر بن امیہ کو دیا گیا
391	اسود عنسی کا زلت آمیز قتل	375	تمام امراء کے لیے نصیحت آموز فرمان
392	حضرت سیدنا فیروز دیلمی کا تعارف	377	ایک حیرت انگیز بات
392	علقمہ بن علاثہ کے خلاف جہاد اور اس کا قبول اسلام	377	تمام سپہ سالاروں کی روانگی
393	فجاء ایاس بن عبد کے خلاف جہاد	378	صدیق اکبر و مرتدین کے خلاف جہاد
393	ابو شجرہ بن عبد العزی کا ارتداد اور قبول اسلام	378	معرکہ سیدنا خالد بن ولید
394	اُمّ زمل کے خلاف جہاد	378	قبیلہ بنی اسد و بنی غطفان سے جہاد
394	اُمّ زمل کون تھی؟	378	مختلف قبائل کا اجتماع عظیم
394	اُمّ زمل کا جنگی اونٹ	378	مرتدین بھاگ کھڑے ہوئے
395	اُمّ زمل سے جنگ اور اس کا نتیجہ	379	سلمیٰ نامی خاتون سے جنگ
396	ارتداد کی آخری چوہ جنگیں	379	سیدہ خاتون جنت کا وصال پر ملال
396	مرتدین بحرین کے خلاف جہاد	380	قبیلہ بنی تمیم کے مرتدین سے جہاد
396	بنو عبد القیس کی ارتداد سے توبہ	381	قبیلہ بنی اسلم سے جہاد
396	حطیم بن ضبیحہ کا ارتداد	381	مسلمہ کذاب کے خلاف جہاد
397	مرتدین بحرین سے جنگ	381	دو چھوٹے نبیوں کی خبر
397	مرتدین عثمان کے خلاف جہاد	381	مسلمہ کذاب کون تھا؟
398	مرتدین مہرہ کے خلاف جہاد	382	بارگاہ رسالت میں حاضری
398	یمن کے مرتدین کے خلاف جہاد	382	مسلمہ کذاب کا مکتوب
399	کندہ و حضرموت کے مرتدین باغیوں کے خلاف جہاد	383	رسول اللہ کا جوابی مکتوب
400	فتنہ ارتداد کا مکمل خاتمہ	383	ہر معاملہ الٹا ہو جاتا
400	صدیق اکبر سلطنت مصطفیٰ کے شہنشاہ	384	جنگ یمامہ اور اس کا ہوش ربا منظر
401	جھوٹے نبیوں کی خوش فہمی	385	صحابہ کرام کا عقیدہ استمداد
402	مجلس انتظامی امور	387	حیات طیبہ میں مدد طلب کرنا
404	دور صدیقی میں فتوحات کا آغاز	388	بعد حیات مدد طلب کرنا
404	عراق اور ملحقہ علاقوں کی فتوحات	388	مسلمہ کذاب کا قتل
404	جنگ ذات السلاسل	389	حضرت سیدنا وحشی کون تھے؟
405	فتح حیرہ	389	برادر فاروق اعظم کی شہادت
			دیگر مختلف صحابہ کرام کی شہادت



426	چور کی عبادت والی رات	405	فتح انبار
426	باغ فدک اور صدیق اکبر	406	فتح عین التمر
426	فدک کیا ہے؟	406	فتح دومۃ الجندل
427	صدیق اکبر اور رسول اللہ کی اتباع	407	فتح حصید، خنافس، صحیح
427	بعد وصال رسول اللہ کا ترکہ	407	ایک اہم بات
428	شہزادی کونین اور میراث رسول اللہ	407	فراض اور اس کی جنگ
429	شہزادی کونین نے میراث کا مطالبہ کیوں کیا؟	408	سیدنا خالد بن ولید کی بہترین حکمت عملی
430	شہزادی کونین کے مطالبہ کی برکت	409	شام اور ملحقہ علاقوں کی فتوحات
430	انبیاء کی میراث نہ ہونے کی حکمت	409	ملک شام کی پہلی فتح
431	انبیاء کرام کی میراث علم ہے	409	ملک شام کی پہلی صلح اور پہلی جنگ
431	علماء انبیاء کے وارث ہیں	410	سیدنا خالد بن ولید کی شام کی طرف روانگی
431	صدیق اکبر کی شہزادی کونین سے والہانہ محبت	411	یرموک پر تمام لشکروں کا اجتماع
432	شہزادی کونین کا وصال	411	مسلمانوں کے لشکر کی مکمل تعداد
432	نماز جنازہ صدیق اکبر نے پڑھائی	411	رومی فوج کی تعداد
433	خطبات صدیق اکبر	412	دونوں لشکروں میں جنگ
433	(1)..... نصیحتوں کے مدنی پھول	413	فتح اردون
435	(2)..... آسانیوں والے دروازے کا کشادہ ہونا	413	فتح اجنادین
435	(3)..... حیا کے سبب سر ڈھانپ لینا	414	فیضان حیات صدیق اکبر
435	حیا کے سبب پیٹھ دیوار سے لگانا	415	صدیق اکبر اور جمع قرآن
436	(4)..... فکر آخرت سے بھرپور خطبہ	415	جمع قرآن کا پس منظر
437	(5)..... کہاں ہیں حسین چہروں والے؟	415	جمع قرآن اور اس کے متعلق مشاورت
437	(6)..... زمین پر رحمت الہی کا سایہ	417	سب سے زیادہ ثواب کے حق دار
437	وصیت خلافت عمر فاروق اعظم	417	سب سے پہلے جامع قرآن
438	خلافت کے معاملے میں مشاورت	421	صدیق اکبر کا انداز خلافت
439	پروانہ خلافت بنام سیدنا عمر فاروق اعظم	421	صدیق اکبر کی شرعی عدالت
440	سیدنا عمر فاروق اعظم کو نصیحت	421	صدیق اکبر کے فیصلہ کرنے کا انداز
441	امید و خوف کے درمیان رہو	422	رسول اللہ کی موجودگی میں فیصلہ کن رائے
441	سیدنا عمر فاروق اعظم کے حق میں دعا	424	مسائل شرعیہ میں اجتہاد
442	فراسٹ صدیق اکبر	424	تقدیر کے معترض پر سرزنش
442	کامیاب اور موثر انتظامی ڈھانچہ	425	دماغ میں شیطان گھسا ہے
443	آپ کی ذات بہت بڑا معجزہ	425	چور کے لیے قتل کا حکم

465	عقیدہ حیات الانبیاء	445	وصال صدیق اکبر
465	انبیاء کرام کی قبروں میں نماز	447	مرض وفات اور صدیق اکبر
466	گستاخ رسول سے ڈور رہو	447	تینوں اقوال میں مطابقت
467	گستاخ صحابہ سے ڈور رہو	448	ہائے ذلیل دنیا
467	قبر میں سیدنا ابو بکر و عمر کا وسیلہ کام آگیا	448	دنیا کی محبت اندھی ہوتی ہے
468	وقت وفات سیدنا صدیق اکبر کی عمر	449	آپ کی وفات کا سبب حقیقی
468	کلمہ طیبہ پڑھ کر جنت میں داخلہ	449	صدیق اکبر کا غم مصطفیٰ
468	آپ کی مدت خلافت	451	کاش! ہمیں بھی غم مصطفیٰ نصیب ہوا!
469	اللہ آپ کو ہمیشہ سرخورد رکھے	451	خواب میں دیدار مصطفیٰ
469	روزِ محشر مزارات منور سے باہر آنے کا حسین منظر	452	اپنی وفات کی طرف اشارہ
470	راہِ خدا میں آنے والی مشکلات کا سامنا کیجئے	452	دل مراد نیا پھیرا ہو گیا
470	غم دنیا میں نہیں غم مصطفیٰ میں روئیں	453	غسل دینے کی وصیت
471	یہ کیسا عشق اور کیسی محبت ہے؟	454	محبوب سے محبت کا انوکھا انداز
473	تاقیامت ”ہمتی ہمتی“ فرمائیں گے	454	پسندیدہ دن اور راتیں
474	محدث اعظم پاکستان کا فرمان	455	پیارے آقا کے کفن سے مطابقت
474	روزِ قیامت فکر امت کا انداز	455	صدیق اکبر کا کفن
475	کاش! ہم بچے عاشق رسول بن جائیں	455	سفرِ آخرت میں موافقت
479	صدیق اکبر اور قرآن پاک	456	نزع کے وقت آپ کی کیفیت
	کی تفسیر	457	آخری کلمات طیبہ
479	بیان تفسیر میں خوفِ خداوندی	457	آپ کے والد کے تاثرات
479	بغیر علم کے تفسیر کرنا	457	سیدنا علی المرتضیٰ کا تاریخی خطبہ
480	لفظ ”تَمَلَّاتُ“ کی تفسیر	462	صدیق اکبر کی نماز جنازہ
480	دو آیتوں کی تفسیر	462	چار تکبیروں کے ساتھ جنازہ
481	ایک اور آیت کریمہ کی تفسیر	462	نماز جنازہ کہاں ادا کی گئی؟
481	ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا	462	نماز جنازہ کس نے ادا کی؟
482	صدیق اکبر سے مروی احادیث	462	لحد میں کس نے اتارا؟
482	سنت رسول کے جید عالم	463	صدیق اکبر کی تدفین
482	آپ سے روایت کرنے والے صحابہ و صحابیات	463	کس وقت تدفین کی گئی؟
484	آپ سے مروی احادیث مبارکہ	463	رسول اللہ کے پہلو میں تدفین
484	(1)..... جنت میں داخل نہ ہوں گے	463	یا رسول اللہ!۔۔۔ ابو بکر حاضر ہے
485	(2)..... مومن کو نقصان پہنچانے والا	464	صدیق اکبر حیات النبی کے قائل تھے

497	(5)..... سب سے پہلے جامع قرآن	485	(3)..... نماز صبح پڑھنے والا اللہ کے ذمہ کرم پر
498	(6)..... سب سے پہلے مسمیٰ قرآن	485	(4)..... مسواک کی فضیلت
498	(7)..... سب سے پہلے خلیفہ	485	(5)..... دو رکعت نماز صلوٰۃ التوبہ
498	(8)..... سب سے پہلے خلیفہ پکارا گیا	486	(6)..... بخیل جنت میں داخل نہ ہوگا
498	(9)..... سب سے پہلے فقہ کی تقرری	486	(7)..... جمعہ کی فضیلت
498	(10)..... سب سے پہلے خطیب	486	(8)..... صبح و شام کا وظیفہ
499	(11)..... سب سے پہلے محافظ	487	(9)..... شیطان کی ہلاکت والے کلمات
499	(12)..... سب سے پہلے مقیم بیت المال	487	(10)..... اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے
499	(13)..... سب سے پہلے عتیق لقب پانے والے	488	(11)..... زبان کی تیزی کی شکایت
499	(14)..... سب سے پہلے مبلغ اسلام	488	(12)..... برائی کو دیکھ کر نہ روکنا
499	(15)..... سب سے پہلے معین اسلام	488	(13)..... راہ خدا میں غبار آلود قدم
500	(16)..... سب سے پہلے امیر الحج	489	(14)..... جھوٹ سے بچو
500	(17)..... اپنے والد کی حیات ہی میں پہلے خلیفہ	489	(15)..... مصیبت زدہ عورت کو تسلی دینا
500	(18)..... حیات والد میں انتقال کرنے والے پہلے خلیفہ	489	(16)..... راہ خدا میں ننگے پاؤں چلنا
500	(19)..... اسلام کی سب سے پہلی مسجد بنانے والے	490	(17)..... حدیث لکھنے کی فضیلت
501	<b>افضلیت صدیق اکبر</b>	490	(18)..... مسلمانوں پر زری کرنے والا
503	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	490	(19)..... میری مخلوق پر رحم کرو
503	مفتی کی سزا	491	<b>خصوصیات صدیق اکبر</b>
504	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	493	پہلی خصوصیت، نام صدیق
504	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	493	دوسری خصوصیت، رفیق ہجرت
504	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	493	تیسری خصوصیت، یارِ غار
505	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا محمد بن علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا	493	چوتھی خصوصیت، مؤمنین کی موجودگی میں امامت
505	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا اصحٰب بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	494	پانچویں خصوصیت، جبریل امین کی گفتگو سننے
505	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو درداء رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	494	چھٹی خصوصیت، وزیر خاص
506	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا سلمہ بن اکوع رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	494	ساتویں خصوصیت، آپ کی تعریف و توصیف
506	افضلیت صدیق اکبر بزبان جبریل امین عَلَيْهِ السَّلَام	494	آٹھویں خصوصیت، آپ کی رضا
506	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا عمرو بن عاص رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	495	<b>اولیات صدیق اکبر</b>
507	افضلیت صدیق اکبر بزبان حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	497	(1)..... سب سے پہلے دوست
507	افضلیت صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو حصین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ	497	(2)..... سب سے پہلے مصدق
507	افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ نسفی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي	497	(3)..... سب سے پہلے مسلمان
508	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ	497	(4)..... سب سے پہلے اظہار اسلام کرنے والے

517	جہاں نہایتیں وغایتیں ختم وہاں مقام صدیق شروع	508	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
518	مسئلہ افضلیت باب عقائد سے ہے	508	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام مالک رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
519	<b>صدیق اکبر صوفیاء کی نظر میں</b>	508	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام طحاوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
519	صوفی بننے کے لیے نقش صدیق کی اتباع	509	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام ابو بکر باقلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
519	خوف و امید کی اعلیٰ مثال	509	افضلیت صدیق اکبر بزبان شیخ تقی الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
519	صدیق اکبر جیسے بن جاؤ	509	افضلیت صدیق اکبر بزبان حافظ ابن عبد البر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
520	صوفیاء کی بولی بولنے والے پہلے شخص	510	افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ عبدالشکور سالمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
521	صوفیاء کی پہلی بولی صدیق اکبر نے بولی	510	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
522	حیات صدیق اور اشارات صوفیاء	510	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام کمال الدین رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
522	صوفیاء کی بولی، دوسری مثال	511	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام قاضی عیاض رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
523	ایک سوال اور اس کا جواب	511	افضلیت صدیق اکبر بزبان غوث اعظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
524	صدیق اکبر کے تین الہام	511	افضلیت صدیق اکبر بزبان حافظ ابن عساکر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
524	(1) مانعین زکوٰۃ کے خلاف جنگ	512	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام شرف الدین نووی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
525	(2) حبش اسامہ کی روانگی	512	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام محمد بن حسین بغوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
525	(3) قبل وصال بیٹی کی خوشخبری	512	افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ ابن حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
526	صحابہ کے مابین امتیاز صدیق اکبر	513	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام جلال الدین سیوطی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
527	کھاتے ہی فوراً قے کر دی	513	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام عبدالوہاب شعرانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
527	کاش میں ایک سبزہ ہوتا	513	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
527	صدیق اکبر اور تین آیتیں	514	افضلیت صدیق اکبر بزبان امام ابن حجر ہیتمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
529	دنیا داروں کی مذمت میں صدیق اکبر کے اشعار	514	افضلیت صدیق اکبر بزبان مجدد الف ثانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
529	صدیق اکبر سب سے بہترین راہنما	514	افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ ملا علی قاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
529	صدیق اکبر مرید صادق ہیں	515	افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ قسطلانی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
530	صدیق اکبر کی فضیلت کی بالفعل دلیل	515	افضلیت صدیق اکبر بزبان میر عبدالواحد بلگرامی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
530	قول صدیق میں انتہائی ادب	515	افضلیت صدیق اکبر بزبان شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
532	استحقاق امامت کا عرفان	515	افضلیت صدیق اکبر بزبان شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
533	<b>کرامات صدیق اکبر</b>	515	افضلیت صدیق اکبر بزبان علامہ عبدالعزیز پربھاری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
535	(1) کھانے میں عظیم برکت	516	افضلیت صدیق اکبر بزبان پیر عمر علی شاہ گولڑوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
536	(2) بیٹی پیدا ہونے کی بشارت	516	افضلیت صدیق اکبر بزبان اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
536	واقعی لڑکی پیدا ہوئی	517	افضلیت صدیق اکبر بزبان صدر الافاضل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
537	دو کرامتوں کا ثبوت	517	افضلیت صدیق اکبر بزبان صدر الشریعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ
537	صدیق اکبر کو علم غیب تھا	517	سیدنا صدیق اکبر و عمر فاروق کی افضلیت قطعی ہے
538	اولیائے کرام کو بھی علم غیب ہے		

561	آیت (18)..... غیرت ایمانی	539	بیٹا پیدا ہونے کی بشارت
562	آیت (19)..... حکم الہی	540	صدیق اکبر کی کرامات کے کیا کہنے!
562	آیت (20)..... اللہ کے پیارے	540	صدیق اکبر نے مدنی آپریشن فرمادیا
563	آیت (21)..... چالیس ہزار دینار صدقہ	541	(3) نگاہ کرامت کی نوری فراست
563	آیت (22)..... علم والے	543	(4) کلمہ طیبہ سے قلعہ مسمار
564	آیت (23)..... اہل بیت سے محبت	543	(5) خون میں پیشاب کرنے والا
564	آیت (24)..... نیکیوں کی قبولیت	543	(6) سلام سے دروازہ کھل گیا
564	آیت (25)..... رب کی رحمت	544	(7) کشف مستقبل
565	آیت (26)..... ایمان والوں کا اجر	546	(8) مدفن کے بارے میں غیبی آواز
565	آیت (27)..... تواضع کرنے والے	547	(9) صدیق اکبر کا گستاخ بندر بن گیا
566	آیت (28)..... عقل والوں کو نصیحت	547	(10) صدیق اکبر کا گستاخ خنزیر بن گیا
566	آیت (29)..... آواز پست کرنے والے	548	(11) صدیق اکبر کا گستاخ کتاب بن گیا
567	آیت (30)..... اسلام کی دعوت	549	نصیحت کے مدنی پھول
567	آیت (31)..... ہمت والے کام	550	آپ کے متعلق نازل ہونے والی آیات
568	آیت (32)..... اطمینان والی جان	550	آیت (1)..... تصدیق کرنے والے
571	احادیث فضائل باب (1)	550	آیت (2)..... یار غار
571	فضائل صدیق اکبر بزبان محبوب صدیق اکبر	551	آیت (3)..... بارگاہ رسالت کے مشیر
571	بارگاہ رسالت میں مقام و مرتبہ	552	آیت (4)..... خوف خدا
571	ستاروں کے مثل نیکیاں	552	آیت (5)..... رضائے الہی کے طالب
572	آئم المؤمنین اور عقیدہ علم غیب مصطفیٰ	553	آیت (6)..... سب سے بڑے پرہیزگار
572	بارگاہ رسالت میں صدیق اکبر کی اہمیت	553	آیت (7)..... وسیلہ رسول اللہ
573	صدیق اکبر اور جنت	554	آیت (8)..... نیک ایمان والے
573	جنت کے تمام دروازوں سے بلاوا	554	آیت (9)..... رضائے الہی
574	صدیق اکبر کی جنت میں انبیاء کرام کی معیت	555	آیت (10)..... آپس میں بھائی بھائی
574	صدیق اکبر اور جنتی موٹے تازے پرندے	555	آیت (11)..... دعائے صدیق
574	صدیق اکبر اور جنتی درخت ”طوبی“	556	آیت (12)..... راہ خدا میں تکالیف
575	صدیق اکبر کا جنت میں بلند وبال بال	557	آیت (13)..... اتباع کا حکم
575	صدیق اکبر کے لیے گلاب جیسی چار سو خوریں	558	آیت (14)..... فضیلت والے
576	صدیق اکبر کا جنت میں پرتپاک استقبال	559	آیت (15)..... اوصاف حمیدہ
576	تمام آسمانوں میں آپ کا نام	559	آیت (16)..... امان سے آنے والا
576	نورانی قلم سے لکھا ہوا نام	560	آیت (17)..... راہ خدا میں خرچ کرنے والا

589	روز قیامت صدیق اکبر کا حساب نہیں ہوگا	577	نورانی جھنڈے پر آپ کا نام
589	صدیق اکبر پر رب کی خصوصی تجلی	577	تینوں احادیث میں مطابقت
589	صدیق اکبر پر رب کا خصوصی کرم	577	محسن کائنات کے محسن
590	صدیق اکبر کے لیے خصوصی دعا	577	نور سے معمور دل
590	حوض کوثر کے ساتھی	578	صدیق اکبر کے لیے رسول اللہ کی حمایت
590	جنت میں رفاقت کی دعا	579	جان و مال سے سرکار کی مدد
591	جنت میں رفاقت	579	سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والے
591	امور خیر میں سب سے آگے	579	حدیث پاک کی شرح
591	صدیق اکبر کے لیے جنت کی بشارت	580	صدیق اکبر کا نورانی دروازہ
591	صبح ہی صبح نیکیوں میں سبقت	580	شان صدیق اکبر
593	صدیق اکبر کی معرفت	581	سب سے بڑھ کر امن دینے والے
593	قرابت مصطفیٰ کی وجہ سے فضیلت	581	سب سے زیادہ احسان
594	صدیق کا پلڑا بھاری ہو گیا	581	امت محمدیہ پر تین چیزوں کا وجوب
594	صدیق اکبر کی شفاعت، شفاعت انبیاء کی مثل	582	رضوان اکبر کی دعا
594	صدیق اکبر کی طرف سے کوئی برائی نہ پہنچی	582	یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا
595	انصار و مہاجرین کے سردار	582	جان و مال سب کچھ فدا
595	صدیق کے لیے جنت سے صدائے مرجا	583	اپنے مال جیسا تصرف
596	صدیق اکبر کے لیے رسول اللہ کی دعا	583	خدا چاہتا ہے رضائے صدیق
596	صدیق بمنزلہ تیس ہے	584	محبوب حبیب خدا
597	صدیق اکبر تکبر نہیں کرتے	584	سب سے زیادہ مہربان
598	احادیث فضائل باب (2)	584	انسانوں میں سب سے افضل
598	فضائل سیدنا صدیق اکبر و سیدنا فاروق اعظم	585	روز محشر شفاعت صدیق اکبر
598	سیدنا ابوبکر و عمر جنتیوں کے سردار	585	ابوبکر پر کسی کو فضیلت نہ دو
598	ایک اہم مدنی پھول	585	عرب کے دانشوروں کا سردار
598	سیدنا ابوبکر و عمر کی محبت، جنت کی ضمانت	586	قیامت تک ثواب کے حقدار
599	سیدنا ابوبکر و عمر کا جنت میں داخلہ	586	تقدیم صدیق اکبر من جانب رب اکبر
599	سیدنا ابوبکر و عمر کے ساتھ سیدنا جبریل و میکائیل	586	عدالت صدیق اکبر بتائید حبیب اکبر
599	سب سے افضل صدیق اکبر ہیں	588	سب سے پہلے دخول جنت کی سعادت
600	سیدنا ابوبکر و عمر کی اطاعت میں ہدایت	588	آپ کے اخروی انعامات
600	خدا کی طرف رجوع کرنے والے	588	بروز قیامت بارگاہ رسالت میں پہلے حاضری
600	سیدنا ابوبکر و عمر کی محشر میں رفاقت مصطفیٰ	588	بروز قیامت حبیب و خلیل کی قربت

614	خلفاء راشدین اور نبوت کی خلافت	601	الزام تراشوں والی سزا
616	خلفاء راشدین اور حوض کوثر	601	سیدنا ابوبکر و عمر سب سے بہترین شخصیت
617	خلفاء راشدین اور استقبال نبوی	601	مولانا علی کا یہ فرمان حد تو اترا تک پہنچا ہوا ہے
618	خلفاء راشدین اور انسانی چہرے والا جانور	601	مہاجرین و انصار پر ظلم و نا انصافی
620	خلفاء راشدین کی محبت صرف قلب مومن میں	602	سیدنا ابوبکر و عمر امت میں سب سے افضل و بہترین
620	خلفاء راشدین پر رب الغلیمین رحم فرمائے	602	سیدنا ابوبکر و عمر کے ذریعے تائید
620	تمام صحابہ میں خلفاء راشدین کی فضیلت	602	سیدنا ابوبکر و عمر کے ایمان کی گواہی
620	خلفاء راشدین کی محبت فرض ہے	603	سیدنا ابوبکر و عمر اسلام کے ماں باپ ہیں
621	خلفاء راشدین سے محبت کرنے والے	603	سیدنا انس کی سیدنا ابوبکر و عمر سے محبت
621	روز قیامت خلفاء راشدین کی حکومت	604	سیدنا ابوبکر و عمر بلند و بالا مرتبے والے ہیں
622	خلفاء راشدین کی محبت ضروری ہے	604	سیدنا ابوبکر و عمر پر رسول اللہ کی نگاہ کرم
622	خلافت کسے ملے گی؟	605	سیدنا ابوبکر و عمر قیامت کے دن رسول اللہ کے ساتھ
623	خلفاء راشدین سورۃ العصر کی تفسیر	605	بروز قیامت سب سے پہلے قبر سے نکلنے والے
623	رسول اللہ کے وزراء و مشیر	605	سیدنا ابوبکر و عمر رسول اللہ کے کان اور آنکھ
623	خلفاء راشدین کی موافقت رسول	605	سیدنا ابوبکر و عمر خاص الخاص و فادار ساتھی
624	خلفاء راشدین اور جنت کی خوشخبری	606	سیدنا ابوبکر و عمر رسول اللہ کے زمینی وزیر
625	فضائل خلفاء راشدین بزبان سید المرسلین	606	سیدنا ابوبکر و عمر پر کوئی حکمرانی نہیں کرے گا
627	خلفاء راشدین کی محبت پر موت	606	سیدنا ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے
628	خلفاء راشدین انبیاء کرام کی مثل	606	سیدنا ابوبکر و عمر کے مقام کی معرفت سنت ہے
628	خلفاء راشدین کی ایک ہی مٹی سے پیدائش	607	سیدنا ابوبکر و عمر سے امت کی محبت
629	خلفاء راشدین کے دخول جنت کا مبارک منظر	607	سیدنا ابوبکر و عمر جنتی ہیں
629	خلفاء راشدین کا نام عرش اعظم پر	607	سیدنا ابوبکر و عمر کی ہر اچھے کام میں سبقت
629	خلفاء راشدین کا نام لواء الحمد پر	608	سیدنا ابوبکر و عمر کی اقتداء کی وصیت
630	خلفاء راشدین کی پیدائش	608	سیدنا ابوبکر و عمر کی مثال فرشتوں میں
630	خلفاء راشدین زمانہ نبوی کے مفتی	608	سیدنا ابوبکر و عمر دین اسلام کے سمع و بصر
631	خلفاء راشدین کے اوصاف بزبان عبد اللہ بن عباس	609	سیدنا ابوبکر و عمر سے بغض و محبت کا صلہ
633	خلفاء راشدین کی افضلیت	609	سیدنا ابوبکر و عمر کے گستاخ کا عبرتناک انجام
634	احادیث فضائل باب (4)	612	احادیث فضائل باب (3)
634	فضائل عشرہ مبشرہ	612	فضائل خلفاء راشدین
634	عشرہ مبشرہ صحابہ کرام	612	خلفاء راشدین اور علم کا شہر
634	عشرہ مبشرہ محبوب حبیب خدا	612	خلفاء راشدین کی اصحاب کہف سے ملاقات

646	فضائل صدیق اکبر بزبان فاروق اعظم	635	اے حراء ٹھہر جا، تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں
646	محبوب حبیب خدا	635	عشرہ مبشرہ سے بغض کا انجام
646	شان صدیق اکبر بزبان فاروق اعظم	636	عشرہ مبشرہ کے نور سے پیدا ہونے والا پرندہ
646	کٹھن وقت میں غیبی مدد	636	عشرہ مبشرہ قرآن کی تفسیر
647	آپ کا ایمان سب سے افضل	637	عشرہ مبشرہ کے جنت میں رفقاء انبیاء کرام
647	صدیق اکبر کے سینے کا بال ہوتا	637	عشرہ مبشرہ کی جداگانہ صفات
648	ساری مخلوق کے سردار	638	عشرہ مبشرہ قرآنی آیت کی تفسیر
648	نیک کاموں میں سب پر سبقت	638	عشرہ مبشرہ کے لیے رضائے مصطفیٰ کا پروانہ
648	سیدنا بلال تو صدیق اکبر کی ایک نیکی ہیں	639	احادیث فضائل باب (5)
648	افضل ترین شخصیت	639	فضائل صدیق اکبر مع دیگر صحابہ کرام
649	جنت میں صدیق اکبر	639	صحابہ کے لیے رحمت کی دعا
650	احادیث فضائل باب (9)	639	اوصاف صحابہ بزبان محبوب صحابہ
650	فضیلت صدیق اکبر بزبان عثمان غنی	640	صحابہ کرام کے لیے برکت کی دعا
650	خلافت کے حق دار صدیق اکبر ہیں	640	چودہ رقیب مصطفیٰ
651	احادیث فضائل باب (10)	640	صحابہ کرام سے رسول اللہ کی رضا
651	فضائل صدیق اکبر بزبان علی شیر خدا	641	صحابہ کرام کے اوصاف حمیدہ
651	صدیق اکبر سب سے زیادہ بہادر ہیں	641	صحابہ کرام بہترین انسان ہیں
651	آل فرعون کے مومن سے بہتر	641	صحابہ میں سب سے زیادہ محبوب
652	آل فرعون کے مومن کا تذکرہ	642	صحابہ کرام کے جنتی گھر
653	صدیق اکبر کا دل بہت مضبوط ہے	644	احادیث فضائل باب (6)
653	سب سے زیادہ رحم دل	644	فضائل صدیق اکبر بزبان جبریل امین
654	سب سے بہتر شخص	644	امت میں سب سے افضل
654	صحابہ میں سب سے افضل	644	آسمانوں میں حلیم
654	رب کا عطا کردہ نام	645	احادیث فضائل باب (7)
655	آسمان سے نازل ہونے والا نام	645	فضائل صدیق اکبر بزبان صدیق اکبر
655	صدیق اکبر کے لیے دعائے رحمت	645	میں خلیفہ رسول خدا ہوں
655	ہر نیک کام میں سبقت	645	سرکار کے قرابت داروں سے محبت
655	حجت و دلیل	645	قرآن مجید سن کر آپ کا رونا
656	صاحب صحیفہ سے زیادہ محبوب	646	احادیث فضائل باب (8)



672	سب سے بڑھ کر صدیق اکبر	656	صدیق اکبر سے محبت کا انعام
672	صدیق اکبر کی ثابت قدمی	656	تمام نیکیوں میں سے ایک نیکی
673	راہ خدا کے غبار آلود قدم	657	محبت علی اور بغض شیخین جمع نہیں ہو سکتے
673	رسول اللہ کے حواری یعنی مددگار	657	چار باتوں میں سبقت
674	امیر المؤمنین کا انداز فیصلہ	657	صدیق اکبر کی امامت پر رضامندی
675	سارا مال بیت المال میں جمع کروادیا	658	مسجد نبوی میں داخل ہونے میں پہل
675	کوئی درہم و دینار نہ چھوڑا	658	نہایت عظیم شخصیت
675	اللہ تعالیٰ اور تمام فرشتوں کی لعنت	659	خلافت دنیا سے ختم ہو گئی
676	اقوال فضائل باب (12)	659	گستاخ صدیق کو ملک بدر کر دیا
676	فضائل صدیق اکبر بزبان اسلاف کرام	659	بہتان لگانے والے کی سزا
676	شان صدیق اکبر بزبان امام جعفر	660	زانی کی سزا
676	دل صدیق مشاہدہ ربوبیت سے پر تھا	660	تیری گردن اڑا دیتا
677	تمام اہلبیت کی سیدنا ابو بکر و عمر سے محبت	660	آخری زمانے کے شریر لوگ
677	دشمن شیخین سے براءت کا اظہار	661	شہزادی کونین کی نماز جنازہ
678	دونوں افضل اور دونوں کے لیے مغفرت	661	سب سے زیادہ معزز شخصیت
678	مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا ابو حفص عمر بن علی دمشقی	661	فضائل صدیق اکبر بزبان مولیٰ علی
678	مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا مبارک بن فضالہ	666	پل صراط سے گزرنے کا اجازت نامہ
679	مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا محمود بن عبد اللہ آلوسی	667	احادیث فضائل باب (11)
679	مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا امام ضحاک	667	فضائل صدیق اکبر بزبان صحابہ کرام
680	مقام صدیق اکبر بزبان سیدنا عبدالعزیز بن یحییٰ	667	مقام صدیق بزبان حسان بن ثابت
680	مقام صدیق اکبر بزبان داتا گنج بخش علی ہجویری	668	ہر جگہ سرکار کی معیت
681	مقام صدیق اکبر بزبان سیدی اعلیٰ حضرت	668	حقوق العباد کی ادائیگی
683	مقام صدیق اکبر بزبان برادر اعلیٰ حضرت	669	سارا مال راہ خدا میں لٹا دیا
683	مقام صدیق اکبر بزبان حکیم الامت	670	پانچ یا چھ ہزار درہم خرچ کیے
684	مقام صدیق اکبر بزبان امیر اہلسنت	670	مسکراہٹ رسول میں شرکت صدیق اکبر
685	حیات صدیق اکبر تاریخ کے آئینے میں	671	جنتوں میں اضافے کی درخواست
687	تفصیلی فہرست	671	خلافت کی اہلیت
708	ماخذ و مراجع	672	سب سے بہتر آدمی
		672	رعایا کے لیے مہربان اور رحم دل

## ماخذ و مراجع

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف / متوفی	مطبوعات
1	قرآن مجید	کلام الہی	مکتبہ المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
3	المحرر الوجیز	قاضی ابو محمد بن غالب بن عطیہ اندلسی، متوفی ۵۲۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
4	تفسیر البغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
5	التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث بیروت
6	الجامع لاحکام القرآن	ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت
7	تفسیر البیضاوی	امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر شیرازی بیضاوی، متوفی ۶۸۵ھ	دار الفکر بیروت
8	تفسیر الخازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	اکوڑہ خشک نوشہرہ
9	تفسیر ابن کثیر	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
10	اللباب فی علوم الکتاب	ابو حفص عمر بن علی ابن عادل حنبلی، متوفی ۸۸۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
11	الدر المنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت
12	روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ
13	روح المعانی	ابو فضل شہاب الدین سید محمود آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث بیروت
14	النکت والعیون	ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب بغدادی، متوفی ۳۵۰ھ	المکتبہ الشامیہ
15	تفسیر الثعلبی	امام ابواحق احمد المعروف امام ثعلبی، متوفی ۳۲۷ھ	المکتبہ الشامیہ
16	خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
17	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
18	صحیح مسلم	امام ابو حسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الفکر بیروت
19	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار المعرفہ بیروت
20	سنن ابی داؤد	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث بیروت
21	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
22	سنن النسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
23	الموطا	امام مالک بن انس اصحبی، متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت
24	مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن حمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
25	مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی عجمی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت
26	مسند امام احمد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت

نوادر الاصول	ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبہ امام بخاری
مسند البزار	امام ابو بکر احمد عمرو بن عبد الخالق بزار، متوفی ۲۹۲ھ	مکتبہ العلوم والحکم مدینہ منورہ
سنن الدارمی	امام حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی، متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتب العربیہ بیروت
السنن الکبری	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنیٰ موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شرح معانی الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مشکل الآثار	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث بیروت
معجم ابی یعلی	شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنیٰ موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	المکتبہ الشامہ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
السنن الکبری	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
معرفة السنن والآثار	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فردوس الاخبار	حافظ ابو شجاع شیرازی بن شہر دار بن شیرازی دیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الفکر بیروت
شرح السنة	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
تاریخ مدینہ دمشق	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
العلل المتناہیة	امام ابو فرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
جامع الاصول	امام مبارک بن محمد شیبانی المعروف بابن اثیر جزیری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المجروحین	امام حافظ محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دار الصمیعی ریاض
صحیح ابن حبان	علامہ امیر علماء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیتمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت
فیض القدر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المطالب العالیة	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

دارالکتب العربی بیروت	شیخ محمد عبدالرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	المقاصد الحسنیة	56
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	اللائمی المصنوعہ	57
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	جمع الجوامع	58
دارالفکر بیروت	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	جامع الاحادیث	59
دارالکتب العلمیہ بیروت	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	کنز العمال	60
دارالکتب العلمیہ بیروت	شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی، متوفی ۱۱۶۲ھ	کشف الخفاء	61
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام یوسف بن عبداللہ محمد بن عبدالبر، متوفی ۳۶۳ھ	التمہید	62
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	فتح الباری	63
دارالفکر بیروت	امام بدرالدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	عمدة القاری	64
دارالفکر بیروت	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	ارشاد الساری	65
دارالفکر بیروت	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	مرقاۃ المفاتیح	66
ضیاء القرآن پبلی کیشنز کراچی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مرآة المناجیح	67
برکاتی پبلشرز کراچی	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۳۲۰ھ	نزہة القاری	68
المکتبۃ الشاملہ	امام ابو فرج عبدالرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	کشف المشکل	69
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	مشکل الآثار	70
دارالکتب العلمیہ بیروت	حافظ امام ابو بکر عبداللہ بن محمد قرظی، متوفی ۲۸۱ھ	مکارم الاخلاق	71
مکتبۃ الرشدریاض	امام احمد بن ابی بکر بن اسماعیل بوسیری، متوفی ۸۴۰ھ	اتحاف الخیرۃ المہرۃ	72
المکتب الاسلامی بیروت	امام ابو جعفر احمد بن محمد طحاوی، متوفی ۳۲۱ھ	شرح العقیدۃ الطحاویۃ	73
کراچی	علامہ مسعود بن عمر سعد الدین قنطازانی، متوفی ۷۹۳ھ	شرح العقائد النسفیۃ	74
دارالکتب العلمیہ بیروت	عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد شعرائی، متوفی ۹۷۳ھ	اليواقیت والجواهر	75
مدینۃ الاولیاء ملتان	حافظ احمد بن حجر مکی بیہقی، متوفی ۹۷۴ھ	الصواعق المحرقة	76
کراچی	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	شرح الفقہ الاکبر	77
مکتبۃ اعلیٰ حضرت	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	تکمیل الایمان	78
مدینۃ الاولیاء ملتان	علامہ محمد عبدالعزیز فرہاری، متوفی ۱۲۳۹ھ	النبراس	79
مخطوطہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	مطلع القمرین	80
دار المعرفہ بیروت	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	رد المحتار	81
دارالفکر بیروت	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ و جماعت من علماء ہند	الفتاویٰ الہندیۃ	82
رضا فاؤنڈیشن لاہور	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	الفتاویٰ الرضویۃ	83
مکتبۃ رضویہ کراچی	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	بہار شریعت	84

دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکاشفة القلوب	85
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	منہاج العابدین	86
دارالغد الحدید	امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	الزهد	87
کونہ	ابو نصر عبد اللہ بن علی سراج طوسی، متوفی ۳۷۸ھ	اللمع فی التصوف	88
دار صادر بیروت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	احیاء علوم الدین	89
مکتبہ قادریہ لاہور	میر عبد الواحد بگلرامی، متوفی ۱۰۱۷ھ	سبع سنابل	90
مکتبہ القدوس کونہ	محمد دالف ثانی شیخ احمد سرہندی، متوفی ۱۰۳۳ھ	مکتوبات امام ربانی	91
دارالکتب العلمیہ بیروت	ابو محمد عبد الملک بن ہشام، متوفی ۲۱۳ھ	السیرۃ النبویۃ لابن ہشام	92
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۳۵۸ھ	دلایل النبوة	93
مرکز اہلسنت برکات رضاہند	قاضی ابو فضل عیاض مالکی، متوفی ۵۲۳ھ	الشفایت عرف حق المصطفی	94
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو قاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ نخعی سہلی، متوفی ۵۸۱ھ	الروض الانف	95
دار الفکر بیروت	عماد الدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر دمشقی، متوفی ۷۷۴ھ	البدایۃ والنہایۃ	96
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	الخصائص الکبری	97
مرکز اہلسنت برکات رضاہند	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	شرح الصدور	98
دارالکتب العلمیہ بیروت	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	المواہب اللدنیۃ	99
نوریہ رضویہ لاہور	مولانا معین الدین کاشفی ہروی، ۹۰۷ھ	معارج النبوة	100
استنبول ترکی	مولانا عبد الرحمن جامی متوفی ۸۹۸ھ	شواہد النبوة	101
نوریہ رضویہ لاہور	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مدارج النبوة	102
دارالکتب العلمیہ بیروت	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	شرح المواہب	103
مرکز اہل سنت برکات رضاہند	امام یوسف بن اسماعیل مہمانی، متوفی ۱۳۵۰ھ	حجة اللہ علی العالمین	104
دارالکتب العلمیہ بیروت	محمد بن سعد بن منیع ہاشمی، متوفی ۲۳۰ھ	الطبقات الکبری	105
دارالکتب العلمیہ بیروت	ابو الحسن علی بن محمد بن اشیر جزری متوفی ۶۳۰ھ	الکامل فی التاریخ	106
دارالکتب العلمیہ بیروت	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	107
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، متوفی ۴۳۰ھ	معرفة الصحابة	108
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام ابو فرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	صفة الصفوة	109
دارالکتب العربی	امام محمد بن احمد بن عثمان زہبی، متوفی ۷۴۸ھ	تاریخ الاسلام	110
موسسة الاعلی للمطبوعات	علامہ محمد بن عمر بن واقدی، متوفی ۲۰۷ھ	کتاب المغازی	111
دارالکتب العلمیہ بیروت	امام شیخ ابو جعفر احمد طبری، متوفی ۶۹۳ھ	الریاض النضرة فی مناقب العشرة	112
دار الفکر بیروت	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	تہذیب التہذیب	113

114	الاصابة في تمييز الصحابة	امام حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلاني، متوفى ۸۵۲ھ	دار الكتب العلمية بيروت
115	اسد الغابة	امام حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلاني، متوفى ۸۵۲ھ	دار الكتب العلمية بيروت
116	تهذيب الاسماء	امام ابو زكريا يحيى الدين بن شرف نووي، متوفى ۶۷۶ھ	دار الفكر بيروت
117	ميزان الاعتدال	امام محمد بن احمد بن عثمان ذهبي، متوفى ۷۴۸ھ	دار الفكر بيروت
118	لسان الميزان	امام حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلاني، متوفى ۸۵۲ھ	دار الفكر بيروت
119	ازالة الخفاء عن خلافة الخلفاء	شاه ولي الله محدث دہلوی، متوفى ۱۱۷۶ھ	کراچی
120	همعات	شاه ولي الله محدث دہلوی، متوفى ۱۱۷۶ھ	لاہور
121	انفاس العارفين	شاه ولي الله محدث دہلوی، متوفى ۱۱۷۶ھ	گجرات
122	لسان الميزان	امام حافظ احمد بن علي بن حجر عسقلاني، متوفى ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث بيروت
123	المعارف لابن قتيبه	ابو محمد عبد الله بن مسلم، متوفى ۲۷۶ھ	کراچی
124	المنتظم في تاريخ الملوك والامم	امام ابو فرج عبد الرحمن بن علي ابن جوزي، متوفى ۵۹۷ھ	مكتبة دار البازمكة المكرمة
125	سير اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذهبي، متوفى ۷۴۸ھ	دار الفكر بيروت
126	الروض الفائق	شيخ شعيب حريفيش، متوفى ۸۱۰ھ	کوئٹہ
127	نزهة المجالس	علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام صفوري شافعي، متوفى ۸۹۳ھ	دار الكتب العلمية بيروت
128	تاريخ الخلفاء	امام جلال الدين بن ابى بكر سيوطي شافعي، متوفى ۹۱۱ھ	ضياء القرآن پبلي كيشنز
129	سبل الهدى والرشاد	محمد بن يوسف صالح شامي، متوفى ۹۳۲ھ	دار الكتب العلمية بيروت
130	فضائل دعا	والد اعلى حضرت مولانا تقى على خان، متوفى ۱۲۹۷ھ	مكتبة المدينة كراچی
131	تمهيد الايمان	اعلى حضرت امام احمد رضا خان، متوفى ۱۳۳۰ھ	مكتبة المدينة كراچی
132	ملفوظات اعلى حضرت	مولانا مصطفى رضا خان، متوفى ۱۳۰۲ھ	مكتبة المدينة كراچی
133	مهر منير	سوانح حیات پير مہر علی شاہ گولڑوی، متوفى ۱۳۵۶ھ	لاہور
134	رسائل نعيمية	حكيم الامت مفتي احمد يار خان نعیمی، متوفى ۱۳۹۱ھ	ضياء القرآن پبلي كيشنز
135	نيكى كى دعوت	امير السنن مولانا محمد الياس عطار قادري	مكتبة المدينة كراچی
136	فيضان سنت	امير السنن مولانا محمد الياس عطار قادري	مكتبة المدينة كراچی
137	تاج العروس من جواهر القاموس	ابو فيض محمد بن محمد بن عبد الرزاق حسيني	المكتبة الشاملة
138	التعريفات	سيد شريف علي بن محمد بن علي جرجاني، متوفى ۸۱۶ھ	دار النور للطباعة والنشر
139	اردولغت	اداره ترقى اردو بورڈ	ترقى اردو لغت بورڈ كراچی

## مجلس المدينة العلمية کی طرف سے پیش کردہ 226 کتب و رسائل

## ﴿ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت ﴾

## اُردو کُتب

- 01..... راہِ خدائیں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقُحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِي أَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَيْلِ الْمُدْعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوِعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِيدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطَرَحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... الملقوظ المعروف بملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07..... شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (الْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- 09..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 10..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعْجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِثْبَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 13..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... الْوُظَيْفَةُ الْكَرِيمَةُ (کل صفحات: 46)
- 16..... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات: 1185)

## عربی کُتب

- 17, 18, 19, 20, 21..... جَدُّ الْمُؤْتَمَرِ عَلَي رَدِّ الْمُخْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 483, 650, 713, 672, 570)
- 22..... التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری (کل صفحات: 458)
- 23..... كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74)
- 24..... الْأُجَازَاتُ الْمَيِّبَةُ (کل صفحات: 62)
- 25..... الزُّمَرَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93)
- 26..... الْفَضْلُ الْمَوْهَبِيُّ (کل صفحات: 46)

- 27..... تَمْهِيْدُ الْإِيْمَانِ (كل صفحات: 77)  
 28..... أَجْلَى الْأَعْلَامِ (كل صفحات: 70)  
 29..... إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (كل صفحات: 60)

## عنقريب آنے والى كُتُب

01..... جدالمستار جلد ۵، ۶، ۷

## شعبه تراجم كُتُب

- 01..... اللّٰهُ وَالْوَالِدِ الْبَاتِنِ (حَلِيَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاءِ) پہلى جلد (كل صفحات: 896)  
 02..... مدنى آقا كے روشن فيصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (كل صفحات: 112)  
 03..... سايہ عرش كس كس كو ملے گا...؟ (تَمْهِيْدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (كل صفحات: 28)  
 04..... نيكیوں كى جزائیں اور گناہوں كى سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمُفْرَحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُونِ) (كل صفحات: 142)  
 05..... نصيحتوں كے مدنى پھول بوسيله احاديث رسول (الْمَوَاعِظُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ) (كل صفحات: 54)  
 06..... جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَتَجَرُّ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (كل صفحات: 743)  
 07..... امام اعظم عليه رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَمُ كى وصيتیں (وَصَايَا إِمَامٍ أَعْظَمَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (كل صفحات: 46)  
 08..... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (الزَّوْجَرُ عَنْ أَقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ) (كل صفحات: 853)  
 09..... نيكی كى دعوت كے فضائل (الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (كل صفحات: 98)  
 10..... فيضان مزارات اولياء (كَشْفُ الثُّورِ عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ) (كل صفحات: 144)  
 11..... دنيا سے بے رغبتى اور اميدوں كى كى (الزُّهُدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (كل صفحات: 85)  
 12..... راهِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (كل صفحات: 102) 13..... عُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم حصه اول) (كل صفحات: 412)  
 14..... عُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم حصه دوم) (كل صفحات: 413) 15..... احياء العلوم كا خلاصه (لِبَابِ الْأَحْيَاءِ) (كل صفحات: 641)  
 16..... حكايتیں اور نصيحتیں (الرَّوْضُ الْفَائِقُ) (كل صفحات: 649) 17..... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمَذَاكِرَةِ) (كل صفحات: 122)  
 18..... شكر كے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (كل صفحات: 122) 19..... حسن اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (كل صفحات: 102)  
 20..... آنسوؤں كا دريا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (كل صفحات: 300) 21..... آداب دين (الْأَدَبُ فِي الدِّينِ) (كل صفحات: 63)  
 22..... شاہراہ اوليا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (كل صفحات: 36) 23..... بيے كو نصيحت (أَيُّهَا الْوَالِدُ) (كل صفحات: 64)  
 24..... الدُّعْوَةُ إِلَى الْفِكْرِ (كل صفحات: 148)  
 25..... اصلاح اعمال جداول (الْحَدِيثَةُ النَّدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيقَةِ الْمُحَدِّثَةِ) (كل صفحات: 866)



- 26.....جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (الزَّوْجِرُ عَنْ الْكِبَائِرِ) (كل صفحات: 1012)
- 27.....عاشقانِ حدیث کی حکایات (الرَّحْلَةُ فِي طَلْبِ الْحَدِيثِ) (كل صفحات: 105)
- 28.....احیاء العلوم جلد اول (احیاء علوم الدین) (كل صفحات: 1124)

### عنقریب آنے والی کتب

01.....اللہ والوں کی باتیں جلد 2

02.....قوت القلوب جلد اول

### شعبہ درسی کتب

- 01.....مراح الارواح مع حاشیة ضیاء الاصباح (كل صفحات: 241)
- 02.....الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (كل صفحات: 155)
- 03.....اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسة (كل صفحات: 325)
- 04.....اصول الشاشی مع احسن الحواشی (كل صفحات: 299)
- 05.....نور الايضاح مع حاشیة النور والضیاء (كل صفحات: 392)
- 06.....شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد (كل صفحات: 384)
- 07.....الفرح الكامل علی شرح مئة عامل (كل صفحات: 158)
- 08.....عناية النحو فی شرح هداية النحو (كل صفحات: 280)
- 09.....صرف بهائی مع حاشیة صرف بنائی (كل صفحات: 55)
- 10.....دروس البلاغة مع شمس البراعة (كل صفحات: 241)
- 11.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضیة (كل صفحات: 119)
- 12.....نزہة النظر شرح نخبة الفكر (كل صفحات: 175)
- 13.....نحو میر مع حاشیة نحو منیر (كل صفحات: 203)
- 14.....تلخیص اصول الشاشی (كل صفحات: 144)
- 15.....نصاب النحو (كل صفحات: 288)
- 16.....نصاب اصول حدیث (كل صفحات: 95)
- 17.....نصاب التجوید (كل صفحات: 79)
- 18.....المحادثة العربیة (كل صفحات: 101)
- 19.....تعريفات نحویة (كل صفحات: 45)
- 20.....خاصیات ابواب (كل صفحات: 141)
- 21.....شرح مئة عامل (كل صفحات: 44)
- 22.....نصاب الصرف (كل صفحات: 343)
- 23.....نصاب المنطق (كل صفحات: 168)

- 24..... انوار الحديث (كل صفحات: 466)  
 25..... نصاب الادب (كل صفحات: 184)  
 26..... تفسير الجلالين مع حاشية انوار الحرمين (كل صفحات: 364)

### شعبه تخریج

- 01..... صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (كل صفحات: 274)  
 02..... بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، كل صفحات: 1360)  
 03..... بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (كل صفحات: 1304)  
 04..... أمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن (كل صفحات: 59)  
 05..... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (كل صفحات: 422)  
 06..... گلدستہ عقائد و اعمال (كل صفحات: 244)  
 07..... بہار شریعت (سولہواں حصہ، كل صفحات: 312)  
 08..... تحقیقات (كل صفحات: 142)  
 09..... اچھے ماحول کی برکتیں (كل صفحات: 56)  
 10..... جنتی زیور (كل صفحات: 679)  
 11..... علم القرآن (كل صفحات: 244)  
 12..... سوانح کربلا (كل صفحات: 192)  
 13..... اربعین حنفیہ (كل صفحات: 112)  
 14..... کتاب العقائد (كل صفحات: 64)  
 15..... منتخب حدیثیں (كل صفحات: 246)  
 16..... اسلامی زندگی (كل صفحات: 170)  
 17..... آئینہ قیامت (كل صفحات: 108)  
 18..... 24 تا 24..... فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)  
 25..... حق و باطل کا فرق (كل صفحات: 50)  
 26..... بہشت کی کنجیاں (كل صفحات: 249)  
 27..... جہنم کے خطرات (كل صفحات: 207)  
 28..... کرامات صحابہ (كل صفحات: 346)  
 29..... اخلاق الصالحین (كل صفحات: 78)  
 30..... سیرت مصطفیٰ (كل صفحات: 875)  
 31..... آئینہ عبرت (كل صفحات: 133)  
 32..... بہار شریعت جلد سوم (كل صفحات: 1332)  
 33..... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (كل صفحات: 470)  
 34..... فیضان نماز (كل صفحات: 49)  
 35..... 19 دُرود و سلام (كل صفحات: 16)  
 36..... سورہ یس شریف اور اس کے فضائل (كل صفحات: 16)

### شعبه فیضان صحابہ

- 01..... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (كل صفحات: 56)  
 02..... حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ (كل صفحات: 72)  
 03..... حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (كل صفحات: 89)

- 04..... حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 60)  
 05..... حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کل صفحات: 132)  
 06..... فیضان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### عنقریب آنے والی کتب

- 01..... فیضان فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

### شعبہ اصلاحی کتب

- 01..... غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات (کل صفحات: 106)  
 02..... تکبر (کل صفحات: 97)  
 03..... فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کل صفحات: 87)  
 04..... بدگمانی (کل صفحات: 57)  
 05..... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات: 115)  
 06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)  
 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)  
 08..... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)  
 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)  
 10..... ریاکاری (کل صفحات: 170)  
 11..... قومِ بچات اور امیر اہلسنت (کل صفحات: 262)  
 12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)  
 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)  
 14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)  
 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)  
 16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)  
 17..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63)  
 18..... ٹی وی اور موبی (کل صفحات: 32)  
 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)  
 20..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)  
 21..... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)  
 22..... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)  
 23..... نماز میں اقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39)  
 24..... خوفِ خدا غُزْجُل (کل صفحات: 160)  
 25..... تعارفِ امیر اہلسنت (کل صفحات: 100)  
 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)  
 27..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)  
 28..... نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات: 696)  
 29..... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)  
 30..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)  
 31..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152)  
 32..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)  
 33..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)

- 34..... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (کل صفحات: 590)  
 35..... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات: 48)  
 36..... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)

### عنقریب آنے والی کتب

- 01..... قسم کے احکام  
 02..... حسد  
 03..... جلد بازی  
 04..... فیضان دعا (غار کے قیدی)  
 05..... بخل  
 06..... فیضان اسلام

### شعبہ امیر اہلسنت

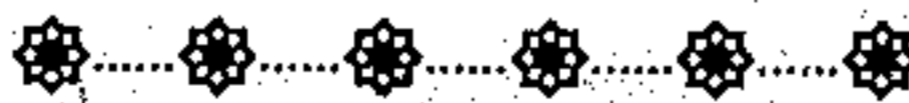
- 01..... سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات: 49)  
 02..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)  
 03..... اصلاح کا راز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)  
 04..... 25 کرچین قیدیوں اور پادری کا قبول اسلام (کل صفحات: 33)  
 05..... دعوت اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)  
 06..... وضو کے بارے میں دوسو سے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)  
 07..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)  
 08..... آداب مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)  
 09..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)  
 10..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)  
 11..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)  
 12..... گوگا مبلغ (کل صفحات: 55)  
 13..... دعوت اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)  
 14..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)  
 15..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33)  
 16..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)  
 17..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48)  
 18..... غافل درزی (کل صفحات: 36)  
 19..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33)  
 20..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)  
 21..... تذکرہ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49)  
 22..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)  
 23..... تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 4) (کل صفحات: 49)  
 24..... میں حیا دار کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)  
 25..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32)  
 26..... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)  
 27..... معذور بچی مبلغ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)  
 28..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)

- 29..... عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24)
- 30..... ہیرو نیچی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 31..... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32)
- 32..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 33..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32)
- 34..... قلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 35..... ساس بہو میں صلح کاراز (کل صفحات: 32)
- 36..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 37..... فیضان امیر اہلسنت (کل صفحات: 101)
- 38..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
- 39..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 40..... کر سچین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32)
- 41..... صلوة و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
- 42..... کر سچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
- 43..... میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات: 32)
- 44..... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 45..... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32)
- 46..... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32)
- 47..... با برکت روٹی (کل صفحات: 32)
- 48..... اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32)
- 49..... میں نیک کیسے بنا (کل صفحات: 32)
- 50..... شرابی، مؤذن کیسے بنا (کل صفحات: 32)
- 51..... بد کردار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 52..... خوش نصیبی کی کرنیں (کل صفحات: 32)
- 53..... ناکام عاشق (کل صفحات: 32)
- 54..... میں نے ویڈیو سینٹر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات: 32)
- 55..... چمکتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 56..... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 5) (کل صفحات: 102)
- 57..... حقوق العباد کی احتیاطیں (تذکرہ امیر اہلسنت قسط 6) (کل صفحات: 47)
- 58..... نادان عاشق (کل صفحات: 32)
- 59..... سینما گھر کا شیدائی (کل صفحات: 32)
- 60..... گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب قسط پنجم (5) (کل صفحات: 23)
- 61..... ڈانس رنٹ خوان بن گیا (کل صفحات: 32)
- 62..... گلوکار کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32)
- 63..... نئے باز کی اصلاح کاراز (کل صفحات: 32)
- 64..... کالے بچھو کا خوف (کل صفحات: 32)
- 65..... بریک ڈانس کیسے سدھرا؟ (کل صفحات: 32)
- 66..... عجیب الخلق پچی (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والی کتب

01..... اجنبی کا تحفہ

02..... جیل کا گویا



## مرتبہ صدیق اکبر کا

نبیاں ہو کس زباں سے مرتبہ صدیق اکبر کا  
 ہے یارِ غار، محبوبِ خدا صدیق اکبر کا  
 یا اِلهی! رَحْم فرما! خادمِ صدیق اکبر ہوں  
 تری رَحمت کے صدقے، واسطہ صدیق اکبر کا  
 رَسُل اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے  
 یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ، صدیق اکبر کا  
 گدا صدیق اکبر کا، خدا سے فضل پاتا ہے  
 خدا کے فضل سے ہوں میں گدا، صدیق اکبر کا  
 ضعیفی میں یہ قوت ہے ضعیفوں کو قوی کر دین  
 سہارا لیں ضعیف و اَثویا صدیق اکبر کا  
 ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت  
 بنا فخرِ سلاسلِ سلسلہ صدیق اکبر کا  
 مقام خوابِ راحت چین سے آرام کرنے کو  
 بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا  
 علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمنِ علی کا ہے  
 جو دشمنِ عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا  
 لٹایا راہِ حق میں گھر کئی بار اس مَحَبَّت سے  
 کہ لٹ لٹ کر حسنِ گھر بن گیا صدیق اکبر کا

(ذوقِ نعت، ص ۵۳)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

## بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق  
 سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق  
 چمنستان نبوت کی بہار اوّل  
 گلشن دیں کے بنے پہلے گل تر صدیق  
 بے گماں شمع نبوت کے ہیں آئینے چار  
 یعنی عثمان و عمر و حیدر و اکبر صدیق  
 سارے اصحاب نبی تارے ہیں امت کے لیے  
 ان ستاروں میں بنے مہر منور صدیق  
 ثانی اثنین ہیں ابوبکر خدا میرا گواہ  
 حق مقدم کرے پھر کیوں ہوں مؤخر صدیق  
 زیت میں موت میں اور صبر میں ثانی ہی رہی  
 ثانی اثنین کے اس طرح ہیں مظہر صدیق  
 والذین معہ کے ہیں یہ فرد کامل  
 حشر تک پائے نبی پر ہیں دھرے سر صدیق  
 بال بچوں کے لیے گھر میں خدا کو چھوڑیں  
 مصطفیٰ پر کریں گھر بار پنچاور صدیق  
 تو ہے آزاد سقر (جہنم) سے تیرے بندے آزاد  
 ہے یہ سالک بھی ترا بندہ بے زر صدیق

(رسائل نعیمیہ، دیوان سالک از مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی، ص ۲۶)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)

## منبع خوف خدا صدیق اکبر میں

یقیناً منبع خوف خدا صدیق اکبر ہیں  
 حقیقی عاشق عمیر الوری صدیق اکبر ہیں  
 بلا شک پیکر صبر و رضا صدیق اکبر ہیں  
 یقیناً مخزن صدق و وفا صدیق اکبر ہیں  
 نہایت مستقی و پارا صدیق اکبر ہیں  
 تقی ہیں بلکہ شاہ اتقیا صدیق اکبر ہیں  
 جو یار غار محبوب خدا صدیق اکبر ہیں  
 وہی یار مزار مصطفیٰ صدیق اکبر ہیں  
 طیب ہر مریض لادوا صدیق اکبر ہیں  
 غریبوں بے کموں کا آسرا صدیق اکبر ہیں  
 امیر المؤمنین ہیں آپ امام المسلمین ہیں آپ  
 نبی نے جنتی جن کو کہا صدیق اکبر ہیں  
 سبھی اصحاب سے بڑھ کر مقرب ذات ہے انکی  
 رفیق سرور ارض و سما صدیق اکبر ہیں  
 عمر سے بھی وہ افضل ہیں وہ عثمان سے بھی اعلیٰ ہیں  
 یقیناً پیشوائے مرتضیٰ صدیق اکبر ہیں  
 نہ ڈر عطار آفت سے خدا کی خاص رحمت سے  
 نبی والی ترے، مشکل کشا صدیق اکبر ہیں

(وسائل بخشش، ص ۲۹۴)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ  
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

## فیضان صدیق اکبر کے بارے میں علمائے کرام و شخصیات کے تاثرات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی مجلس ”المدينة العلمية“ کے شعبے ”فیضان صحابہ و اہل بیت“ نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت طیبہ پر کام کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اَوَّلًا ”عشرہ مبشرہ“ کی سیرت پر کام شروع کیا گیا۔ عشرہ مبشرہ میں سے چاروں خلفائے راشدین کے علاوہ بقیہ چھ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی سیرت طیبہ پر کام کی تکمیل کے بعد خلیفہ اول، یارِ غار، امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی سیرت طیبہ بنام ”فیضان صدیق اکبر“ پر کام کرنے کی سعی کی اور کم و بیش چھ ماہ کے قلیل عرصے میں اس مبارک کتاب کی تکمیل ہو گئی۔ دعوتِ اسلامی کی طرف سے ”فیضان صدیق اکبر“ پاکستان کے جید علماء و مشائخ و دیگر شخصیات کی خدمت میں پیش کی گئی۔ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالَى اس کتاب کو توقعات سے بڑھ کر پذیرائی ملی، مختلف اسلامی بھائیوں، مبلغین و واعظین، ائمہ و مؤذنین، خطباء و پروفیسر حضرات، علمائے کرام و مفتیان عظام کی طرف سے کثیر مکتوب (خطوط) اور فون موصول ہوئے۔ چند مکاتیب کے چیدہ چیدہ اقتباسات درج ذیل ہیں:

(1)۔ اویب المذنب، استاذ العلماء، حضرت علامہ مولانا محمد منشا تاشل قسوری مَدَا ظَلَمَهُ اللّٰہُ

(مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ، مرکز الاولیاء لاہور و خطیب جامع مسجد ظفریہ مرید کے شیخ پورہ)

سلام و رحمت مزاج گرامی۔۔۔! آپ کا ارسال فرمودہ تحفہ انیقہ باصرہ افروز ہوا، اس پر بے حد شکر یہ آپ کا اور

آپ کے اہل علم و قلم کا۔ ”فیضان صدیق اکبر“ عدیم النظیر، فقید المثال شاہکار تصنیف تالیف لطیف ہے۔ آپ

حضرات کی مساعی جمیلہ قابل صد تحسین اور لائق تبریک ہیں۔ ایک سے ایک بڑھ کر مرغوب و محبوب کا رنامہ ہے۔ دعا ہے اللہ عزوجل اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دعوت اسلامی کی خدمات کو چار چاند لگائے اور ہر شعبہ علم کو عروج عطا فرمائے۔ آپ حضرات کا خصوصی شکر یہ کہ ناچیز کو ہمیشہ یاد رکھا۔ اللہ عزوجل امیر دعوت اسلامی کا سایہ قائم رکھے اور آپ کو بہتر جزاء عطا فرمائے، آمین۔ رفقائے کام کی خدمت میں سلام مسنون۔

(تاریخ: ۲۶ ذی قعدہ مبارکہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

## (۲) خلیفہ شرف ملت مفتی ابوالحسن محمد عارف محمود قادری مدظلہ العالی

(انچارج شعبہ افتاء و صدر المدرسین جامعہ انوار العلوم گلن خیل تحصیل ضلع میانوالی پاکستان)

آپ کی طرف سے ارسال کردہ تصنیف لطیف ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنے جلوے لٹاتی میرے گنہگار ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے اور ایام عاشورہ میں اس کا گہرا مطالعہ کر کے اپنے ایمان کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ بے شمار نئی نئی معلومات کے رنگارنگ مدنی پھولوں سے اپنے گلستہ قلبِ عاصی کو معطر کر چکا ہوں۔ بلا مبالغہ اس گئے گزرے زمانے میں ایسی کتاب لا جواب مفید شیخ و شاب کی از حد ضرورت بالعموم جمیع مسلمانان عالم بالخصوص اسلامیان پاکستان کو بہت زیادہ تھی۔ اس ضرورت کے پورا کرنے میں بھی ہمارے دلوں کی دھڑکن دعوت اسلامی بازی لے گئی۔

مرجبا! صد مرحبا! اے دعوتِ اسلامی

خدا رحمت کند بر علمائے دعوتِ اسلامی

امیر اہلسنت بلاشبہ امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ، سیدنا غوث اعظم عبدالقادر جیلانی، مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا خان حنفی،

محدث اعظم پاکستان سیدنا سردار احمد قادری اور مفتی اعظم سیدنا مفتی وقار الدین احمد رضوی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اَجْمَعِينَ

کے فیضانِ مظہر اتم ہیں اور دعوتِ اسلامی کے ذریعے یہ فیضانِ اعظم بالکل واضح ہے۔ پھر مدنی چینل اس فیضانِ اعظم کو

ہر چہار درنگ عالم میں عام کرنے کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ اہل حق علمائے اہل سنت کثرہم اللہ کی اس وقت بھاری اکثریت اس موثر ذریعے کی تائید و توثیق کرتی ہے، ایک بچے سے لے کر جید علمائے دین تک اس کی حمایت کرتے اور اس کے نفع مند سے متمتع ہوتے ہیں۔ اس احقر نے اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال کی اخلاقی تربیت کے لیے مدنی چینل کا سلسلہ شروع کیا، اس کے نتیجے میں اہل و عیال میں کثرت عبادت کا جذبہ فزوں تر ہو گیا، افتاء و تحقیق اور اُراد و وظائف، اخلاقیات و طب وغیرہ کے حوالے سے میری معلومات میں اضافہ کثیرہ ہوا۔ امیر اہلسنت اَدَامَ اللہُ ظِلَّةَ الْکَرِیْمِ کی خدمت سراپا عظمت میں ایمان کی سلامت کی دعاؤں کا طالب، ان کی آل اولاد کی ترقی کا طالب اپنی اور اپنی اہل و عیال اور جملہ متعلقین کی نجات کا طالب ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

(3) ادیب شہیر صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی مَدَّ ظِلَّةَ الْعَالِی

(پیر کالونی والٹن روڈ، مرکز الاولیاء لاہور کینٹ)

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر و عافیت ہوں گے۔ آپ کا مرحلہ حدیقہ انیقہ ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نظر نواز ہوا، دیکھتے ہی آپ کے لیے ڈھیروں دعائیں نکلیں۔ یہ کتاب مستطاب آپ کی روایتی مطبوعات سے ہٹ کر ایک جداگانہ اور دلکش انداز لیے ہوئے ہے۔ اس کتاب کی خصوصیات میں: دلکش و دیدہ زیب سرورق اور مضبوط جلد بہت خوب ہے۔ کاغذ بھی نفیس استعمال ہوا ہے۔ ابواب بندی کے لیے فور کٹر جلی صفحہ قائم کیا گیا ہے۔ معنوی حسن کے ساتھ ساتھ صوری حسن کا خصوصی التزام کیا گیا ہے۔ معاصر ناشرین کی مسابقت اور معیار پر پورا اترنے والی کتاب ہے۔ تحقیق کا حق ادا کیا گیا ہے۔ حضرت مدوح (سیدنا صدیق اکبر) رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی شخصیت کے حوالے سے ایک جامع اور منفرد کوشش ہے۔ احقر آپ سب کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے کہ آپ نے

(تاریخ ذیقعدہ ۱۴۳۱ ہجری بمطابق ۲۸ دسمبر ۲۰۱۲ء)

عالمی معیار کی کتاب شائع کی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (4) حضرت مولانا مفتی محمد قمر الزمان قادری رضوی مدظلہ العالی

(نائب مفتی دارالعلم شاہ جمال کالونی اچھرہ، خطیب و امام جامع مسجد قادریہ شام نگر چورجی مرکز الاولیاء لاہور)

ایک عرصہ سے جو خلاء مسلک اہلسنت وجماعت کے لیے لمحہ فکریہ تھا کہ کوئی ایسا مرد میدان، مرد مجاہد نظر نہیں آ رہا تھا جو بیک وقت ظاہری میدانوں کے ساتھ ساتھ باطنی میدان کا بھی سیاح ہو اور جس طرف رخ کرے کامیابی و کامرانی اس کے قدموں کا بوسہ لیتی جائے اور وہ ہر میدان میں فتح و نصرت کے جھنڈے گاڑتا چلا جائے، جو بیان کرے تو ظاہر بدل جائے اور جس کی تحریر اور نگاہ کامل دل و دماغ اور باطن کو یکسر بدل کے رکھ دے، جو خود تو تعلیمات اسلامیہ کی روشنی میں محمدی رنگ میں رنگا ہو مگر ساتھ ہی دنیوی و دینی معاملات اور تصوف و سلوک کی وادیوں کا بھی دولہا ہو، اللہ عزوجل نے امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے اس خلاء کو پر فرمایا، جو ایسے مرد میدان و مرد مجاہد ہیں کہ تقریباً اسی سے زائد شعبہ جات میں دین اسلام اور خصوصاً مسلک اہلسنت وجماعت کی تبلیغ و اشاعت میں شب و روز مصروف عمل ہیں۔ انہی شعبہ جات میں سے ایک شعبہ ”المدینۃ العلمیہ“ بھی ہے جس کی کاوش ”فیضان صدیق اکبر“ دیکھ کر انتہائی مسرت حاصل ہوئی۔ خصوصاً قابل تعریف و صد ستائش کارنامہ عربی عبارات پر اعراب اور مشکل الفاظ کی تسہیل اور سب سے اہم بات کہ کتاب حوالہ جات سے مزین دیکھ کر انتہائی مسرت و شادمانی محسوس ہوئی۔ دور حاضر کی انتہائی اہم ضرورت کو پورا کرنے پر دعوت اسلامی خصوصاً امیر اہلسنت کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(۲ نومبر ۲۰۱۲ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (5) حضرت مولانا ابو خالد محمد صفدر علی قادری رضوی مدظلہ العالی

(جانشین محدث قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، عالمی مبلغ اسلام و بانی دارالعلم، شاہ جمال کالونی اچھرہ مرکز الاولیاء لاہور)

تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر اور غیر سیاسی تحریک دعوت اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ایک عرصہ سے قبلہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہِہ کے زیر سرپرستی دین اسلام خصوصاً مسلک اہل سنت و جماعت کی سربلندی و اشاعت میں شب و روز کوشاں ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے محبوب کریم صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طفیل امیر اہلسنت اور ان کی اس تحریک کو شب و روز ترقی و کامیابی نصیب فرمائے، آمین۔ اس وقت میرے پیش نظر امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ کی سیرت طیبہ پر لکھی گئی کتاب بنام ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ موجود ہے، اس پر ایک نظر ڈالنے میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کتاب کی عام فہم عبارت اور اہم ترین حوالہ جات سے مزین کیا جانا تمام دیگر کتب سے ممتاز کرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ”المدینۃ العلمیہ“ کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین (۱۲۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (6) حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی مدظلہ العالی

(پرنسپل و شیخ الحدیث جامعہ اسلام آباد، سربراہ شرعی بورڈ دارالافتاء 8-1/14 اسلام آباد)

بندہ آپ کا انتہائی شکر گزار ہے کہ آپ وقتاً فوقتاً دعوت اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس ”المدینۃ العلمیہ“ کی علمی کاوشوں سے آگاہ کرتے رہتے ہیں اور ”المدینۃ العلمیہ“ کی علمی اور تحقیقی مطبوعات ارسال کرتے ہیں، اس مبارک عمل پر پوری مجلس کے ذمہ داران کا جتنا بھی شکر یہ ادا کروں کم ہے۔ حال ہی میں ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْہُ موصول ہوئی جسے دیکھ کر انتہائی مسرت اور خوشی نصیب ہوئی اور دعوت اسلامی کے جملہ ذمہ داران کے حق میں دعا کی۔ دعوت اسلامی اگرچہ تبلیغی امور کو سرانجام دینے کے لیے قائم ہوئی تھی لیکن بِحَمْدِہِ تَعَالٰی تبلیغ کے ساتھ ساتھ تعلیم

و تربیت اور تحقیق و تصنیف کے میدان میں بھی قابل فخر خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اللہ زِدْ فَزِدْ

”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ افضل البشر بعد الانبياء خليفه اول بلا فصل حضرت سيدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی سیرت و فضائل پر لکھی جانے والی کتب میں منفرد نوعیت کی تصنیف ہے۔ جو اپنی نمایاں خصوصیات کی وجہ سے علماء و عوام کے لیے یکساں مفید ہے۔ اور تخریج کے کام نے اس کے حسن کو دو بالا کر کے تحقیقی اور تصنیفی عمل میں مصروف اہل علم کے لیے ماخذ کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مقبول عام کا شرف بخشے اور ”المدینۃ العلمیۃ“ کی پوری ٹیم کے علم و عمل اور اخلاص و استقامت میں مزید ترقی بخشے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

(۶۷)۔ ادیب شہیر سید محمد عبد اللہ قادری مدظلہ العالی

(مصنف، مورخ، صحافی، محقق، کالم نگار، واہ کینٹ پنجاب پاکستان)

آپ کی جانب سے مرسلہ علمی تحائف موصول ہوئے۔ ۱۹ ستمبر ۲۰۱۲ء کو کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ مل گئی تھی۔ آپ نے جس محبت اور جان فشانی سے یہ کام کیا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نبی کریم رَوِّف رَحِيم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صدقے میں صلہ عطا فرمائے گا۔ ۷۲۰ صفحات پر مشتمل نادر کتاب پیش کی ہے۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے تو پوری انسانیت فیض یاب ہو رہی ہے، آپ نے جو کام کیا ہے یہ ناقابل فراموش کاوش ہے، اسے مدتوں تک یاد رکھا جائے گا اور یہ آپ لوگوں کی حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ سے محبت کا واضح ثبوت ہے۔

(۹ جنوری ۲۰۱۳ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (8) پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمن قادری مدظلہ العالی

(گورنمنٹ ظفر علی خان ڈگری کالج وزیر آباد پنجاب پاکستان)

مجلس المدینۃ العلمیہ کی پیش کش ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مطالعہ کا شرف ملا، مؤلفین، ناشرین کے لیے دل سے دعائیں نکلیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان حضرات کی مساعی کو ماجور و مشکور فرمائے۔ بلا مبالغہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی حیات طیبہ پر ایسی عظیم الشان کتاب اردو زبان میں آج تک راقم الحروف کی نظر سے نہیں گزری۔ دور حاضر میں ایسی ہی کتاب کی ضرورت بلکہ اشد ضرورت تھی، بِحَمْدِهِ تَعَالَى المدینۃ العلمیہ کے محققین کرام کو یہ ضرورت پوری کرنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان علمائے کرام کو اسلام و مسلمین کی جانب سے بہترین جزا عطا فرمائے، اور آئندہ بھی ایسا ہی تحقیقی کام کرتے رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین (۲۵ شعبان المعظم ۱۴۳۴ ہجری)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (9) حضرت مولانا محمد سراج احمد قادری سعیدی رضوی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء صدر مدرس ناظم اعلیٰ مدرسہ عزیز العلوم رجسٹرڈ اوج شریف ضلع بہاولپور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی کی مطبوعہ کتاب مستطاب ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ ”المدینۃ العلمیہ“ مجلس ”المدینۃ العلمیہ“ شعبہ فیضان صحابہ و اہل بیت دعوت اسلامی کی طرف سے موصول ہوئی۔ اسے حاصل کرنے کے بعد فقیر پر تقصیر کسی کام کے لیے گھر سے باہر نکلا تو دعوت اسلامی کے احباب سے معلوم ہوا کہ اوج شریف میں ”جامعۃ المدینہ“ کی اجازت مل گئی ہے۔ کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ اور ”جامعۃ المدینہ“ کے لیے اجازت مل جانا دونوں حوالوں سے بے حد خوشی نصیب ہوئی۔ ہمارا دل و جان دعوت اسلامی کے لیے قربان۔ (۱۳ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (10) حضرت مولانا پیر سید محمد زین العابدین شاہ راشدی مدظلہ العالی

(سجادہ نشین آستانہ قادریہ راشدیہ شادمان ٹاؤن بلیر باب المدینہ کراچی)

آپ کے ادارے ”المدینۃ العلمیہ“ کی جانب سے دیگر کتب کے ساتھ کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ نظر نواز ہوئی۔ یقیناً اس ادارے کی طرف سے یہ ایک اہم و مفید اور قابل رشک کام ہوا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ مزید ترقی عطا فرمائے، آمین۔ یقیناً آپ کا ادارہ اور مجلس مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى آفِ اور ہم سب کو اپنی رضا کے لیے تبلیغ و اصلاح کا مزید کام کرنے کا سلیقہ، جذبہ، ہمت، قوت، توفیق اور آسانیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طہ و یسین صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## (11) حضرت مولانا ابوبلال محمد صیغی علی سیالوی مدظلہ العالی

(خطیب مرکزی جامع مسجد محمدی، ناظم اعلیٰ جامعہ کنز الایمان ہر سہ شخ لاہور روڈ ضلع چنیوٹ)

۱۴ ربیع الاول شریف کے مبارک لمحات میں آپ کی طرف سے کتاب مستطاب ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ باصرہ نواز ہوئی۔ سبز گنبد اور سنہری جالیوں سے مزین خوبصورت ٹائٹل آنکھوں میں بس کر دل میں سما گیا اور بے ساختہ میرے لبوں پر یہ شعر جاری ہو گیا:

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے  
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے

دعا پڑھ کر کتاب کا مطالعہ شروع کیا، ۱۰۲ صفحات مسلسل اور چند چیدہ چیدہ مقامات پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل خاص ہے کہ مجھے مطالعہ کتب کا شوق جنون کی حد تک ہے، اس شوق کی تکمیل کے لیے ناچیز کے پاس



عربی اردو اور دیگر زبانوں کی کثیر کتب کا ایک ذخیرہ موجود ہے جس میں کتابوں کی تعداد ایک ہزار سے بڑھ چکی ہے۔ میں ہر وقت توحید باری تعالیٰ، حضور جان کائنات صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان، صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ، اہلسنت عظام اور اولیائے کاملین رَحِمَهُمُ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ أَجْمَعِينَ اور بالخصوص تحفظ عقائد اہلسنت پر مواد کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہوں، جب مجھے کوئی مطلوبہ چیز ملتی ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے صدیوں سے پیاسے کو ٹھنڈا میٹھا پانی مل گیا ہو۔ ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کی ورق گردانی کے دوران جب میں صفحہ ۸۹ پر تین سو ساٹھ خصائل والی حدیث مبارکہ پڑھ رہا تھا تو مجھے ایسے محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی بہت بڑا خزانہ میرے پاس (ہاتھ) آرہا ہے۔ چونکہ یہاں تاریخ مدینہ دمشق جلد ۳۰ صفحہ ۱۰۳ کا حوالہ دیا گیا تھا جبکہ میرے پاس تاریخ دمشق ۸۰ جلدوں والی موجود تھی۔ میں نے اس سے یہ روح پرور حدیث مبارکہ تلاش کرنا شروع کر دی۔ اس سلسلہ میں مناظر اعظم پاکستان پروفیسر محمد سعید اسد صاحب مَدَّ ظِلُّهُ الْعَالِي كُوْبِهِ زحمت دی اور بالآخر حضور شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالوی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِي کی توجہ خاص سے جلد ۳۳ ص ۶۹ پر یہ حدیث مبارکہ مل ہی گئی۔ میں نے ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے مرتبین اور ناشرین کو بہت دعائیں دیں۔ جیسا کہ عرض کر چکا ہوں کہ میری لائبریری کافی وسیع ہے لیکن یہ کتاب اپنے عنوان پر ایک لاجواب کتاب ہے۔ ایسی جامع کتاب کم از کم میری نظر سے نہیں گزری۔ سیرت صدیق اکبر رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بھی لکھی گئی دیگر کتب حجم کے لحاظ سے تقریباً اتنی ہی ہیں لیکن ان میں اتنی چاشنی نہیں جتنی ”فیضان صدیق اکبر“ میں ہے اور کئی کتب تو حوالوں سے بھی پاک ہیں۔ میری طرف سے یہ مدنی مشورہ ہے کہ ایسی ہی ضخیم کتب حضرت سیدنا فاروق اعظم، حضرت سیدنا عثمان غنی، حضرت مولا علی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اور حضرت غوث الثقلین رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ پر بھی آنے چاہیے اور اس کتاب کو مزید خوبصورت انداز میں شائع کیا جائے۔

(ربیع الاول ۱۴۳۴ھ ہجری)

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## (12) حضرت مولانا منظور حسین قریشی مدظلہ العالی

(بانی و مہتمم جامعہ غوثیہ مہریہ، جامع مسجد مرکزی بلال غوثیہ چکوال پاکستان)

آپ کی جانب سے ارسال کردہ انتہائی قیمتی اور فیض یاب آمد نایاب تحفہ ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ موصول ہوا، بہت بہت شکریہ۔ آپ کی خدمات جلیلہ قابل صد تحسین اور لائق ستائش ہیں۔

محبت و پیار سے یہ مدنی تحائف علماء تک پہنچانا اور بھی شکریہ کے لائق ہے۔ کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ مدلل اور ہرفن پر پوری کی پوری معاملات مہیا کرنے والا خزینہ انوار ہے۔ آپ کی خدمت اور جملہ معاونین کی خدمت میں سلام نیاز ہے۔

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## (13) حافظ پیر سید اسرار البہار شاہ مدظلہ العالی

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ شہسواریہ، جامعہ اسلامیہ شہسواریہ مہدی محلہ گجرہ ضلع ٹوبہ پاکستان)

اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سے دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ آپ کو حضور اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے صدقہ جلیلہ سے ایمان کی سلامتی نصیب فرمائے اور روزِ حشر نور مجسم، شفیع معظم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی شفاعت عطا فرمائے، آمین۔

آپ کی طرف سے بھیجی گئی کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بندہ ناچیز کو موصول ہو چکی ہے، سرسری مطالعہ بھی کر لیا ہے۔ مجھے مذکورہ کارش بہت پسند آئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی اور آپ کے امورِ صادقہ میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَي مُحَمَّد

## (14) حضرت مولانا ابوالحسن خان محمد قادری مدظلہ العالی

(جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، جامع مسجد غوثیہ، ڈھوک پراچہ، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی)

آپ کا ارسال کردہ مدنی تحفہ ”فیضان صدیق اکبر“ موصول ہوا، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دعوت اسلامی ہر میدان میں بہت اچھا کام کر رہی ہے، جو آپ لوگوں اپنے بزرگوں کی کتابیں چھپوا رہے ہیں بہت ہی احسن طریقے سے یہ سلسلہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ آپ کی کتب کی چھپوائی، کاغذ، حوالہ جات بہت ہی اچھی ترکیب ہے۔ دعوت اسلامی کا کام ہر میدان میں قابل تحسین ہے چونکہ میری دعوت اسلامی سے کافی لگن ہے، لہذا میری یہ دعا ہے کہ اللہ عزوجل دعوت اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے اور امیر اہلسنت حضرت قبلہ مولانا محمد الیاس عطار قادری صاحب کا سایہ ہم پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

(۱۵ اپریل ۲۰۱۳ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (15) حضرت مولانا قاری محمد کریم انجم مدظلہ العالی

(بانی و مہتمم جامعہ جلالیہ للبنات، گورسیاں جاتلاں میرپور آزاد کشمیر)

آپ کی طرف سے کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ موصول ہوئی، اس کا خوبصورت ٹائٹل، انداز تدوین اور شہہ سرخیاں قابل تعریف ہیں۔ مطالعہ کے لیے قاری کو سہولت میسر آئی ہے۔ اللہ عزوجل آپ کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرمائے۔ آمین

(۲۱ مارچ ۲۰۱۳ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## (16) ایڈیٹر ماہنامہ نعت راجہ رشید محمود صاحب

(اظہر منزل، ملتان روڈ نیوشالا مارکالونی، مرکز الاولیاء لاہور)

آپ کے کرم کی صورت میں ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کا تحفہ ملا۔ کتاب ہر لحاظ سے معیاری ہے۔ موضوعات کی تعین کے ساتھ تحقیقی انداز میں معلومات کی ترتیب صد لائق صد توصیف ہے۔ اعراب کا اہتمام خوب ہے۔ اس اہم تالیف پر آپ کو اور مجلس المدینۃ العلمیہ کے صاحب علم و دانش علماء اہلسنت کو مبارک باد۔ یقین ہے کہ آپ سب حضرات کی یہ کاوش خالق و مالک جل شانہ اور اس کے محبوب کریم صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خصوصی عنایت کا نتیجہ ہے۔ سب احباب کو سلام مسنون۔

(۱۵ اکتوبر ۲۰۱۲ء)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (17) حافظ غلام عباس فیضی صاحب

(ناظم اعلیٰ جامعہ فاروقیہ رضویہ، 289- ایف ون جوہر ٹاؤن مرکز الاولیاء لاہور)

آپ کی جملہ کتب طباعت، صفحات، ترتیب و تدوین کے لحاظ سے انتہائی خوبصورت ہیں، خصوصاً حوالہ جات کا کام نہایت ہی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سے کسی بھی بات کو مجمع عام میں بھی با آسانی بیان کیا جاسکتا ہے۔ ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ بہت جامع مانع کتاب ہے۔

یہ کتاب اس وقت ہمارے پاس پہنچی جب ہمیں اس کی ضرورت بھی تھی۔ دیگر کتب بھی انتہائی خوبصورت ہیں۔ آپ کی اس سعی جمیلہ سے مستفید ہونے کے لیے آئندہ بھی منتظر رہیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

## (18) حافظ ملک محمد اویس فیضی صاحب

(خطیب جامع مسجد مدینہ نور اسلام، عارف آباد بہدیاں روڈ مرکز الاولیاء لاہور)

آپ کا محبت نامہ بمع کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ موصول ہوا، پڑھ کر بے انتہا خوشی و مسرت ہوئی۔ موصولہ کتاب ادارے کی محنت اور کاوش کا انتہائی اعلیٰ ترین ثبوت ہے، سرورق انتہائی دیدہ زیب اور ضخامت سے ہی اندازہ ہو رہا تھا کہ کس قدر مشقت سے تمام معلومات جمع کر کے مدون کیا گیا ہے اور جس ہستی مبارکہ کو موضوع بنایا گیا ہے دل بے اختیار کہہ اٹھا کہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ“۔

ادارے کے لیے تہہ دل سے مشکور ہوں اور دل کی اتھا گہرائیوں سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے آپ کو ایسی کاوشوں کی توفیق سے نوازتا رہے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

(19) پروفیسر ڈاکٹر نور احمد انور صاحب

(استاذ العربیہ الفخری، استاذ کرسی الشیخ الجویری پنجاب یونیورسٹی مرکز الاولیاء لاہور)

آپ کے تحقیقی ادارے المدینۃ العلمیہ کی عظیم الشان کتاب ”فیضان صدیق اکبر“ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ کے ایک مرسلہ نسخہ کے لیے سراپا سپاس ہوں، افضل البشر بعد الانبیاء کے مرتبہ و مقام اور اثرات و خدمات کے متعلق یہ ایک علمی تحفہ اور قابل تحسین تصنیف ہے۔ جَزَاكُمُ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

میں ہدیہ تشکر کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہوں، خداوند کریم اسے شرف قبولیت بخشے اور مصنف کے لیے اجر عظیم عطا

فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلٰی مُحَمَّد

فہرست حنفی کی عالم بنانے والی کتاب



# عالم بنانے والی

جلد سوم (3)  
2014ء

صدر المشرف علیہ السلام حضرت مولانا مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی  
مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی



مفتی محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی  
صدر المشرف علیہ السلام

جلد: 2



# کتابت العلماء

(مجموعہ)

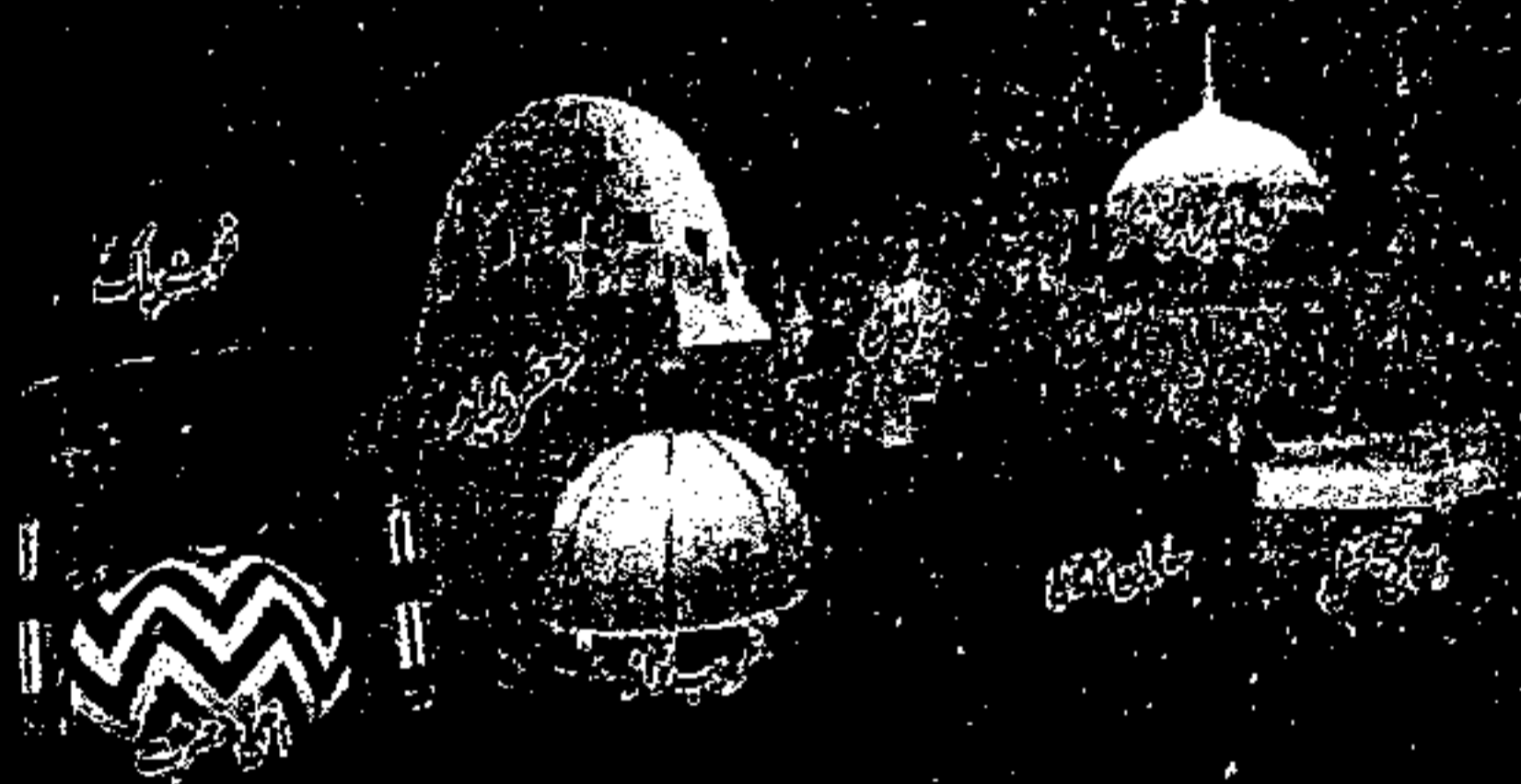
مفت  
علامہ محمد رفیع صاحب مدظلہ العالی





# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## وَاللَّهُ أَكْبَرُ



ترجمہ امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصغر بن ابی شامس المتوفی ۵۴۰ھ





## سُنَّتِ كِي بھاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابند سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدنی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ



ISBN 978-969-631-110-2



0101130



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net